بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰهم صلّ على سيدنا ومولانا محمدٍ صلوٰةً تنجينا بها من جميع الاهوال و
الآفات وتقضي لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها من جميع السيئات وترفعنا
بها عندك اعلى الدرجات وتبلغنا بها اقصى الغايات من جميع الخيرات
في الحيوٰة وبعد الممات انك على كل شيءٍ قديرٌ ○ الحمد لله الحي القيوم
زين السماء الدنيا بمصابيح وجعلها رجوما للشياطين والصلوٰة والسـ
على افضل رسله محمد الذي اعطى مفاتيح خزائن السمٰوٰت والار
وعلى آله واصحابه سادات المسلمين من الانصار والمهاجرين وا
امهات المؤمنين واهل بيته الطيبين الطاهرين ثم على سائر
الفقهاء المحدثين وتابعيهم من المقلدين سيما على سيدنا وامامنا
ابي حنيفة رضي الله عنهم وعنا الى يوم الدين بعد حمد ونعـ
عرض کرتا ہے ابو ادریس محمد عبد الرب خادم الحنفیہ و سالک مسلک الـ

ابن الشیخ محمد عبد الخالق دہلوی کو نہ تو مجھسے کسی نے اس رسالے کے جمع کرنے کی درخواست
کی اور نہ کوئی سبب جدید اسکی تالیف کا ہوا مگر عنفوان شباب سے مجھے یہ خیال تھا کہ قیامت کے
دن کے واسطے کہ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۔ اسکی شان ہی بہت سے حمایتی اپنے بناؤن کہ
بخوشی و خرمی جنت مین جاؤن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی انکی جہت سے تعلق
اپنا بڑھاؤن کہ مجھے وہ اپنا اور اپنے محبوبون کا خادم تصور فرما کے اپنے ہمسایے مین آباد فرمائین
کہ اس دل مضطر کا مقال یہ ہی ہے ۔ نہ جاؤنگا کبھی جنت مین مین نہ جاؤنگا ✤ اگر دیکھونگا
نقشہ تمھارے گھر کا سا ۔ سوئے رہا قبر مین بھی کوچہ جانان کی طرف ✤ مرگئے پر
بھی تصور نہ ادھر کا نکلا ✤ اور آپکے محبوبون کا جو مین نے تتبع کیا تو دو جماعتون کو پایا
ایک امہات المؤمنین اور ذریۃ الطاہرین کہ وہ موجب عیش و آرام اور دل و جان
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے اصحاب طیبین کہ وہ باعث اشاعت
اسلام اور قوت بازو ہین آپ کے قیامت تک اور نازل ہوئے آیات بینہ انکے اوصاف
کے بیان مین اور وارد ہوئے احادیث نبویہ انکی شان مین لیکن آیات آیت پہلی سورہ انا فتحنا
مین مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ فرمایا اللہ تعالے
نے کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور وہ لوگ جو انکے ساتھ ہین یعنی صحابہ اور اہل بیت
سخت تر ہین کفار پر رحم دل ہین آپس مین دیکھتا ہی تو انکو رکوع اور سجدے مین
یعنی نماز مین ڈھونڈھتے ہین فضل اللہ تعالی سے اور رضامندی اسکی پہچان انکی سجدون
کے نشان انکے چہرون مین ہین بھلا دیکھو تو سہی کہ اللہ تعالی جب یہ صفات انکے بیان
فرمائے تو پھر بندے کی کیا مجال ہی کہ انمین دم مارے انمین صحابہ او اہل بیت سب

شامل ہین معہ کے لفظ کو غور کرنا مومن کو کافی ہی اور یہ کیونکر سمجھا جائے کہ آیت مین وہ مراد ہون اور ہم ہون ان یہ تو ہو سکتا ہی کہ جو ہم لوگون مین سے کوئی یہ صفات پیدا کرے تو حق تعالی انکے صدق سے ہمکو بھی اُنکے خادمون مین کرے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِھِمْ آمین آیت دوسری سورہ حشر مین وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور وہ لوگ کہ آئے بعد صحابہ کے یعنی تابعین کہتے ہین ای رب ہمارے بخش دے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو سابق ہوے ہین ہم سے ایمان لانے مین اور نہ ڈال ہمارے دل مین کھوٹ یعنی بغض ایمان والون کا یہ آیت اُن لوگون کی شان مین ہی کہ پیدا ہوے صحابہ کے بعد مگر اسمین فضیلت صحابہ اور اہل بیت کی ہی کہ جو بعد انکے پیدا ہون انکے واسطے دعا مغفرت کی جناب الٰہی سے طلب کرین اور اپنے دل مین بغض اُنکا نہ رکھین تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ جو صحابہ کو ذکر خیر سے یاد نہ کرے وہ اہل اس آیت کا نہین ہی آیت تیسری سورہ حشر مین لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ مال غنیمت کا خرچ کرنا چاہیے فقرای مہاجرین پر کہ نکالے گئے وہ اپنے شہر یعنی مکے سے اور جدا ہوے اپنے مالون سے یعنی مکے مین انکی ریاست تھی اور مال و اسباب اُنکو اسکے واسطے چھوڑا ڈھونڈھتے ہین فضل اللہ کا اور رضا اُنکی اور مدد کرتے ہین اللہ تعالی کی یعنی اللہ کے دین اور اُسکے رسول کی یہ جماعت مہاجرین صحابہ کی سچی ہی اپنے قول مین اور فعل مین بیت اقم کہتا ہی ذرا تمہی اپنے رب کی قسم غور کرو کہ کیا شان بیان کی اللہ تعالی نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور جمیع مہاجرین صحابہ کی آیت کے لفظ لفظ کو غور کرو اور جگہ دو اپنے دل مین صحاب رسول اللہ صلعم کو اور اپنی آنکھون مین اہل محبت اللہ

صلعم کو یہ آیت مہاجرین کی فضیلت مین ہی اور آیت مابعد انصار کی شان مین ہی اُسکو
بھی غور کرو آیت چوتھی وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور وہ لوگ جو مقیم
مین دار ہجرت کے یعنی مدینہ منورہ کے پہلے سے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ایمان نام مدینے
کا رکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ دوست رکھتے ہین انکو
جو ہجرت کرکے آئے ہین مکے سے اُنکے یہان وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا
اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ اپنے دلون مین تنگی اُس سے جو ملجائے مال مہاجرین کا اسکی
شان نزول مفسرین نے یون لکھی ہی کہ مال غنیمت بَنِي النَّضِير کا آیا تو فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت انصار کو ای گروہ انصار کے اگر کہو تم تو دیدون مین یہ مال
مہاجرین کو اور جدا ہو جائین وہ تمھارے گھرون سے کہ اپنا آپ کھایا کرین یا دیدون
مین یہ مال تمکو اور مہاجرین بدستور تمھارے یہان کھایا کرین عرض کی سعد بن ابی وقاص رض
اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رض نے کہ یہ سردار تھے انصار کے دیدیجیے یہ کل مال مہاجرین
کو اور بدستور کھایا کرین ہمارے یہان وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور ترجیح دیتے ہین
مہاجرین کو اپنی جانون پر وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اگرچہ انکو تکلیف خرچ کی ہو مسلمان کو
یہ مقام انصاف کا ہی کہ جب فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ دُکرین
مہاجرین کی تو اُنھون نے عرض کی کہ ہمکو یقین ہو کہ مکہ فتح کریگا اللہ تعالی آپ پر پھر
آپ وہان بسبب حب وطن کے مقیم ہو جائینگے اگر آپ ہمسے وعدہ فرمائین کہ بعد فتح
مکے کے بھی مین مقیم مدینے کا رہونگا تو پھر نصرت ہماری دیکھیے جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے باذن الٰہی اُنسے وعدہ اس امر کا کر لیا تو اُنھون نے عرض کی کہ ایک ایک
ملک ایک ایک مدنی کو دیدیجیے اور اُسکو اُسکا بھائی قرار دیجیے آپ نے یون ہی کیا اُسکو

مواخات کہتے ہین پھر اہل مدینہ نے ایسی مدد کی کہ ہر شخص نے اپنا نصف مال منقول اور
غیر منقول شام سے پہلے اپنے بھائی کی ملک کردیا یہان تک کہ ایک جوتا اپنا اسکو دیدیا
ایک آپ رکھا اُسپر پھر انصار نے یون کہا کہ مال غنیمت بنی النضیر کا مہاجرین کو آپ دیجیے
اور انکو ہمارے یہان سے جدا نہ کیجیے بدستور وہ ہمارے بھائی بنے رہین اور ہمارے یہان کھاتے
پیتے رہین خدا کے واسطے غور کرو کہ انصار مین سبھی تو امیر نہ تھے آخر غریب بھی تو تھے جنکو
فرمایا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ آیت پانچوین سورۂ توبہ مین
وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی پہل کرنے والے اسلام مین اور ہجرت مین مہاجرین و انصار سے اور وہ جو تابع
ہوے خوبیون مین راضی ہے اللہ تعالی ان سب سے اور راضی ہین یہ بھی اللہ تعالے
سے اور تیار کی ہین اللہ تعالی نے واسطے ان سب کے جنتین کہ جاری ہین نیچے
اُنکے نہرین ہمیشہ رہینگے اُنمین یہ بڑی مراد ہے ایسے حضرات کو برا کہنا صاف قرآن
مجید کا انکار ہے اور انکی تو اِسمین بھی خوبی معلوم ہوتی ہے ؎ جو حسد کسی کو تجھپر ہو
تو ہے یہ تیری خوبی ✤ کہ جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیون حسود ہوتا آیت چھٹی سورۂ نسا مین ہے
وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ جو کوئی مخالفت کرے رسول کی بعد اسکے
کہ ظاہر ہو واسطے اسکے ہدایت یعنی مسلمان ہوچکا ہو اور پیروی کرے اُس راہ کی
جو راہ مومنون کی نہو مختار کرینگے ہم اسکو اُس چیز کا جسکو اُسنے اختیار کیا اور داخل کرینگے
ہم اسکو دوزخ مین اور برا ٹھکانا ہے وہ غور کا مقام ہے کہ جو مومن اُسوقت مین تھے اُنکی

راہ کے خلاف چلنے کو جہنم سپرد کیا ہی آیت ساتوین سورہ نساء مین ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ای ایمان والو اطاعت
کرو تم اللہ تعالی کی اور اطاعت کرو رسول کی اور انکی جو صاحب حکم ہین تم مین سے ثعلبی
نے لکھا ہی کہ صاحبان حکم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ ہین کہ یہ دونون وزیر ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی مضمون کی حدیث ہی اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ
یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو تم میرے بعد ابوبکر اور عمرؓ کی ابوبکر
وراق سے روایت ہی کہ مراد صاحبان حکم سے خلفای راشدینؓ اور سب صحابہ ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ
اِھْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستارے ہین جسکی پیروی کروگے تم ہدایت پاوگے تم سے
ہین چرخ نبوت کے ستارے ٭ جہان روشن ہی انکی روشنی سے ٭ اچھا اگر مراد منکم
سے صحابہ نہین ہین تو ابو جہل اور ابو لہب اور امیہ ہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
آیت آٹھوین سورہ احزاب مین ہی ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وہ ذات پاک ہی کہ رحمت بھیجتا ہی وہ اور اسکے فرشتے تمپر کہ نکالے
وہ تمکو تاریکی کفر سے طرف روشنی ایمان کے اتصاف کی جا ہی کہ اللہ تعالی صحابہ کو مخاطب
کرکے یہ فرمائے کہ مین اور میرے فرشتے رحمت بھیجتے ہین تمپر اور بچاتے ہین سیاہی کفر
سے تمھارے نور ایمان کو قوت دیکر جسکا محافظ اور مصلح اللہ تعالی ہو بھلا وہ کیسے کفر
اور فسق مین پڑین یا یون کہین کہ یہ خطاب صحابہ کو نہین ہی کسی اور کو ہی تو جن اور ملائکہ
اور بہائم تجویز کرنی چاہیین یا فرمان خداوندی کو لغو سمجھنا چاہیے نعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یضلل اللہ فلا ہادی لہ آیت نوین سورہ انا فتحنا

مین ہی اُسکا شان نزول یہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے چھٹے سال
مین خواب دیکھا کہ مین مع اصحاب مسجد حرام مین داخل ہوا ہون اور وہان احرام کھولا ہی
اور حجامات کی ہی بموجب اس خواب کے آپ مع اصحاب کے روانہ ہو گئے جب حدیبیہ مین پہونچے
وہان کفار مکہ نے آکر روکا کہ ہم تمکو مکے مین داخل نہونے دینگے بعد قال و قیل بسیار کے کفار مکہ
سے اس بات پر صلح ٹھیری کہ مکے سے جو کافر مسلمان ہو کر مدینے مین آ جائے اُسکو مدینے سے نکال دینا
اور جو مسلمان مرتد ہو کر مدینے سے مکے آئیگا ہم نہین آنے دینگے اور صلح مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ لکھا جائے فقط باسمک اللھم لکھو اور محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد بن عبداللہ لکھو صحابہؓ کو اس بات سے برا تردد
ہوا کہ نبی کا خواب جھوٹا کیونکر ہو وحی آئی کہ سال آیندہ ہم تمھارا خواب سچا کر دینگے صحابہ جو جان
نثاران دین اور جانبازان سید المرسلین تھے اُنکو یہ بات نہایت گران معلوم ہوئی اور عرض
کی کہ صلح کی کیا حاجت ہمارا جان و مال سب اللہ تعالی کا ہی ہمکو جان و مال سے دریغ نہین
پھر دین کی حقارت کیون منظور کرین اور کیون دبکر صلح پر راضی ہون اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت حیران تھے اُدھر حکم خداوندی اِدھر جان نثارون کا خیال اگر نفس کے واسطے
ہو تو اُنکا خیال ہرگز بھی نہو فقط دین کی حمیت کے واسطے اڑتے ہین تو پھر انکا راضی رکھنا
ضرور ہی آخر اللہ جل شانہ تو اپنے بندون پر رحیم ہی خاص ایسے بندون پر کہ سب رنج و مال
و جان فدا کردہ و کیش بیگانگی رہا کردہ و صحابہ پر اپنی رحمت سے بارش تسکین کی فرمائی وہ آیت یہ ہی
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ
كَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ نازل کی اللہ تعالی نے تسکین اپنی طرف سے
اپنے رسول پر اور مومنون پر جو مہاجرین و انصار حدیبیہ مین موجود تھے اور لازم کر دیا
انکو کلمہ تقوی کا یعنی اگرچہ جان و مال سے وہ سب فدا تھے مگر تقوی اسی بات کا نام ہی

کہ جو مرضی مولا ہو وہی کرنا چاہیے اور یہی صحابہ اسی بات کے لائق تھے کہ وہ قبول کریں تقوی کو سبحان اللہ ایسے ایسے مرتبے کے الفاظ مہاجرین اور انصار کی شان میں اللہ تعالی فرماوے وہ کیسے مسلمان آدمی ہیں کہ ایسی عمدہ جماعت پر تبرا اختیار کریں آیت ۶ سورہ انا فتحنا میں اور شان نزول اسکا یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو اصحاب کے ساتھ عمرے کے واسطے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو حدیبیہ میں مقام کیا وہاں سے حضرت عثمانؓ کو مکہ معظمہ میں بھیجا کہ یہ پیغام اہل مکہ کو پونہچا ئیں کہ ہم اب عمرے کو آئے ہیں قتال کا ارادہ نہیں جب پونہچے حضرت عثمانؓ مکہ معظمہ میں اور ادا کیا پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا حضرت ابو سفیان اور سب سرداران قریش نے کہ تم طواف کرلو انھون نے کہا نہ طواف کرونگا میں جب تک کہ طواف نہ کرینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر روک لیا انکو اہل مکہ نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پونہچی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کیا پس جمع کیا آپ نے سب اصحاب کو اور فرمایا بیعت کرو مجھسے اس بات پر کہ جان اور مال کو راہ خداوندی میں صرف کرینگے اور دریغ نہ کرینگے چونکہ حضرت عثمان اسی کام واسطے مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے وہان موجود نہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو ہاتھ حضرت عثمانؓ کا قرار دیکر اپنے دوسرے ہاتھ پر بیعت لی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بیشک اللہ تعالی راضی ہوا ان مومنون سے جنھون نے بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ پس جانا اللہ تعالی نے جو ان مسلمانون کے دل میں تھا یعنی استواری اور مضبوطی اور صدق دلی فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ پس اُتاری تسکین اُنکے دلون پر یعنی طمانینت اور رضا بالقضا وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا اور دی انکو فتح قریب یعنی اسکے انعام میں اللہ تعالی نے انکو

فتح کی خبر دی ہکذا فی المعالم التنزیل مقام ہی کہ ان چودہ سو صحابہ مین جو شریک بیعت
رضوان کے تھے حضرت صدیق اور حضرت فاروق بھی تھے بائیین اور حضرت عثمان
اگرنہ تھے تو وہ خاص اس کام کو گئے تھے اگر وہ نہ جاتے اور انکے قتل کی خبر نہ آتی تو بیعت
ہی کیون ہوتی اسپر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو انکا ہاتھ قرار دیکر انکی
بیعت لی اسکا نام بیعۃ الرضوان ہی کہ اس بیعت سے رضای خداوندی اصحاب سے نازل
ہوئی حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین جس کسی نے بیعت کی
درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ مین کذا فی المعالم آیت گیارھوین سورۂ توبہ مین وَالسَّابِقُونَ
الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ اور سابقین اولین مہاجرین مین یعنی مردون مین اول حضرت
ابوبکر صدیق اور عورتون مین حضرت ام المومنین خدیجہ اور لڑکون مین اول حضرت علی اور
غلامون مین اول حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت زبیر اور حضرت
عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ بھی اولین مین ہین
کہ جس دن ایمان حضرت صدیق لائے انکو بھی انھون نے اسی دن مسلمان کیا وَالْأَنْصَارِ
اور سابقین اولین انصار مین سے جنھون نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین آکر بیعت کی
وہ چھ آدمی ہین اسعد بن زرارہ جابر بن عبداللہ بن رئاب عوف بن الحارث رافع
بن مالک قطبہ بن عامر عقبہ بن عامر یہ اہل بیعت عقبہ اولی مین اور ستر آدمی عقبہ ثانیہ
مین مسلمان ہوے وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ اور جو مسلمان ہوے بعد ان
سابقین اولین کے اور اتباع کیا انھون نے سابقین اولین کا ایمان کے ساتھ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
راضی ہوا اللہ تعالی ان سب اولین و آخرین سے وَرَضُوا عَنْهُ اور راضی ہین یہ سب
اولین اور آخرین اللہ تعالی سے وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور تیار کی اللہ تعالی نے واسطے ان سب کے جنتین کہ بہتی ہین نیچے اُنکے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
اَبَدًا ابد الآباد رہینگے وہ اسمین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اور یہ بڑی مراد ہی آب یہ آیتین صاف
صاف ناطق ہین اسپر کہ سب صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی راضی ہی اب جو
مسلمان ہوکر ان سے ناراض ہو وہ ڈرے اللہ تعالی سے اور نہ بنے خلیفہ شیطان کا آیت
بارھوین سورۂ توبہ مین لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ لیکن رسول اور وہ لوگ
جو ایمان لائے ساتھ رسول کے جہاد کیا انھون نے اپنے مال اور جان سے انھی کے واسطے سب
نیکیان ہین اور یہی مراد کو پونہچے یہ بارہ آیتین قرآن شریف کی جو تمام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی شان مین ہین لکھی مین نے اور خاص آیتین جو نازل ہین خلفای راشدین
کے حق مین وہ اپنے اپنے مقام پر لکھی جائینگی انشاء اللہ تعالی اور زیادہ کی طلب ہو تو علمای
اہل سنت کی بڑی بڑی کتابون مین ملینگی اور انصاف تو یہ ہی کہ قرآن شریف کی تلاوت اور
فہم آیات سے اور دریافت شان نزول آیات سے خوب واضح ہو جاتا ہی کہ کتنی آیات فضائل صحابہ
مین ہین مثل آیت كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ و آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ و آیت وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ و آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا و آیت وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ و آیت اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى و آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ و آیت
يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝

وآیت لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ وآیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وآیت وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ خیال طوالت سے انھی پر اکتفا کیا گیا عاقل فہیم کو یہی بہت ہی أَمَّا الْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ابو سعید خدری سے روایت ہی حدیث پہلی قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلعم لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو تم میرے اصحاب کو فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا اگر خرچ کرے کوئی تم مین کا کوہ احد کے برابر سونا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ نہ پہنچیگا وہ انکے مد کی برابر۔ مد کہتے ہین ایک صاع اور تہائی صاع کو اور صاع پیمانہ ہی چار سیر کا یعنی صحابہ نے جو راہ خداوندی مین ایک مد صرف کیا تو غیر صحابہ کا کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرنا اللہ کے کام مین برابر نہین ہی یہ روایت صحیح بخاری اور مسلم کی ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی نیکی کو اتنی فضیلت دین پھر جو کوئی انکی خیرات کو بہا منثورا کرے اپنے حسنات برباد کرے فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا حدیث دوسری ابو بردہ اپنے باپ ابو موسی اشعری سے روایت کرتے ہین کہ اٹھایا نبی صلعم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور آپکی عادت تھا کثر یہی تھی فرمایا تارے امن ہین آسمان کی جب منکدر ہو جاوینگے تارے آسمان کے تو آئیگا آسمان پر جو وعدہ اسکا ہی یعنی قیامت اور مین امن ہون اپنے صحاب کے لیے جب جاؤنگا مین آئیگا

[illegible]

تو آویگا انپر فتنہ یعنی مرتد ہوجانا اعراب کا بعد وفات شریف کے مثل تابعین مسیلمہ کے اور شہادت حضرت فاروق اور شہادت حضرت ذی النورین کے اور جناب امیرؓ کے اور شہادت حضرت حسینؓ کے یہ سب وقائع بعد وفات شریف کے ہین اور اصحاب میرے امن ہین امت کے واسطے جب اٹھ جاوینگے وہ امت پر سے آویگا وعدہ امت کا یعنی پیدا ہونگے بدعات انمین اور فتنہ اور شر روایت کی مسلم نے حدیث تیسری ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک میرے صحابہ قائم رہینگے تو جہاد کی فتح ہوتی رہیگی یعنی انکی برکت سے قلعے اور شہر کفار کے فتح ہوتے رہینگے روایت کی بخاری نے اور مسلم نے عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین میری امت کا میرا زمانہ ہی یعنی قرن صحابہ کا اور پھر بہتر قرن تابعین کا ہی پھر بہتر قرن تبع تابعین کا ہی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ابن عمر سے حدیث چوتھی حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کرو میرے اصحاب کی کہ وہ بہتر اور افضل ہین تمسے یہ خطاب تابعین کو ہی اور تم تابعین افضل ہو تبع تابعین سے روایت کی نسائی نے حدیث پانچوین جابرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لگے گی آگ ان لوگون کو جنھون نے مجھے دیکھا یعنی ایمان کے ساتھ اور ان لوگون کو جنھون نے میرے اصحاب کو دیکھا روایت کیا اسکو ترمذی نے ف یہ تخصیص عشرہ مبشرہ کی نہین جمیع صحابہ اور تابعین کو شامل ہی تنبیہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اس بشارت مین شریک ہین یعنی انھون نے صحابہ کو دیکھا صحابہ کے دیکھے ہین امام صاحب کے محدثین اور غیر محدثین سب کا اتفاق ہی حدیث چھٹی روایت ہی عبد اللہ بن مغفلؓ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے مقدمہ مین ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے نہ بناؤ تم میرے اصحاب کو نشانہ تیرون کا کہ میرے بعد انکو گالیان دو

اور برا اُنکو جو کوئی دوست رکھے میرے اصحاب کو تو اُسنے میری محبت سے دوست رکھا اُنکو
اور جسنے بغض رکھا اُن سے تو اُس نے مجھے بغض وحسد رکھا اور جسنے ایذا دی
میرے اصحاب کو اُسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو اُسنے ایذا دی اللہ تعالی کو اور جسنے
ایذا دی اللہ تعالی کو اُسکو پکڑیگا اللہ تعالی عذاب مین روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث ساتوین
حضرت انس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میرے اصحاب کی
میری امت مین ایسی ہی جیسے نمک طعام مین اور نہین مزہ دار ہوتا کھانا بغیر نمک کے روایت
کی یہ شرح سنت مین فائدہ حقیقت مین جو مسلمان محبت نہ رکھین اصحابؓ سے وہ ایسے
ہین جیسے بے نمک کا کھانا حدیث آٹھوین روایت کی عبداللہ بن بریدہ نے اپنے
باپ بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس زمین پر میرا کوئی صحابی
مریگا قیامت کے دن وہ کھینچ لائیگا وہان کے لوگون کو طرف جنت کے اور ہوگا وہان کے
لوگون کو نور قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث نوین روایت ہی
ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم اُن لوگون کو کہ گالیان
دیتے ہون میرے صحابہ کو پس کہو تم لعنت ہی اللہ تعالی کی تمہارے شر پر روایت کی ترمذی
نے حدیث دسوین روایت ہی حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ سوال کیا مین نے اللہ تعالی سے صحابہ کے اختلاف کا سو وحی کی اللہ تعالی نے
مجہر کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیشک اصحاب تیرے میرے نزدیک بمنزلے ستارون آسمان
کے ہین بعض اُنکا قوی ہی بعض سے مگر روشن سب ہین جو کوئی تیری امت کا تیرے کسی
صحابی کے قول پر عمل کریگا وہ ہدایت پر ہی روایت کی رزین نے حدیث گیارھوین
روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب

مثل تارون آسمان کے ہین جسکی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے روایت کی رزین نے
حدیث بارھوین حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
برا کہیگا میرے اصحاب کو مسلط کریگا اللہ تعالی اُسکی قبر مین ایک جانور کہ کاٹیگا اور پھاڑیگا
وہ اُسکا گوشت قبر مین قیامت تک روایت کی تذکرۃ الموتی والقبور مین یہ بارہ آیتین اور
بارہ حدیثین تحفہ اثنا عشریہ کی ہین اہل سنت والجماعت کی طرف سے اگرچہ مین نے فضائل
اہل بیت جداگانہ حاسہ خامسہ مین لکھے ہین مگر لفظ صحابہ کا تو شامل ہی امہات مومنین اور
ذریت کو تو جو فضائل صحابہ کے ہین وہی فضائل اہل بیت کے ہین اسواسطے کہ صحابی
اُسے کہتے ہین کہ جسنے ایمان سے صحبت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ایک ساعت
تو یہ آیات اور احادیث جو فضائل صحابہ کے ہین وہ اہل بیت کے بھی فضائل سمجھنے چاہیین اور
صاحب عقل پر یہ بات بھی مخفی نہین کہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر ہین سرکار خداوند
کے اور فوج ہین بارگاہ محمدی کے اگر آنکھین ہون تو دیکھین کہ کیا کیا عزت اسلام کی اِنسے
ہوئی اور کیا کیا دبدبہ نبوت کا انسے ظہور مین آیا یون تو صحابی آپکے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین
مگر جو جو جن خدمتون پر مامور تھے اُنکو لکھتا ہون وہ صحابہ جو غلام تھے آپکے اُنکے نام یہ ہین زید
بن حارثہ اسلم ابو رافع ثوبان ابو کبشہ شقران رباح یسار مدعم کرکرہ اور جو غلام آپکے
ساتھ سفر مین رہتے تھے اور خدمت سواری کی اُنکو تھی اُنکے نام یہ ہین انجشہ الحادی
سفینہ انسہ افلح عبید طہمان ذکوان مہران مروار حنین سندر فضالہ مابور یہ خصی
تھے اُقد ابو واقد ہشام ابو عسیب ابو مویہبہ یہ لوگ جہاد اور قتال مین آپکے
دم کے ساتھ تھے اور لونڈیان آپکی سلمی ام رافع میمونہ حضرہ رضوی ربیحہ ام ضمیرہ
اور میمونہ بنت ابی عسیب ماریہ ریحانہ یہ دونون آپکی صحبت سے مشرف ہوئین

اور وہ لوگ جو خدام تھے آپکے اُنکے نام یہ ہین انس بن مالک کہ رات دن آپکے گھربار
کے کامون پر تھے عبداللہ بن مسعود انھون نے کفش برداری کی خدمت اختیار کی تھی
اور عصا اور مسواک اور تکیہ بھی انھی کے سپرد تھا عقبہ بن عامر الجہنی اسلع بن شریک بلال
ابن رباح انکو خدمت اذان کی تھی ابوذر غفاری ایمن بن عبید یہ وضو کرانے پر
تھے اور وہ لوگ جو آپ کے منشی تھے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی
یہ چارون وزیر تھے زبیر عامر بن فہیرہ ابی بن کعب عمرو بن العاص عبداللہ بن الارقم
ثابت بن قیس حنظلۃ الربیع مغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن رواحہ خالد بن الولید خالد
بن سعید اور وہ لوگ جو آپ کے دوامی محرر اور منشی تھے اُنکے نام یہ ہین معاویہ بن ابی
سفیان زید بن ثابت اور وہ لوگ کہ جنکو خدمت قاصدی کی تھی اور نامہ مبارک آپکا
بادشاہون کے پاس لیجایا کرتے تھے اُنکے نام یہ ہین عمرو بن امیۃ الضمری کہ وہ آپکا نامہ
لیکر طرف نجاشی بادشاہ حبش کے گئے تھے دحیہ کلبی جو آپکا نامہ لیکر قیصر روم کی طرف
گئے تھے اگرچہ قیصر روم نے ارادہ اسلام کا کیا تھا مگر اسلام نہین لایا پھر یہی نامہ لیکر گئے تھے
طرف مسیلمہ کذاب کے اسکو اسلام نہین نصیب ہوا اور جہنم مین گیا عبداللہ بن حذافہ نامہ
لیکر گئے طرف بادشاہ ایران کے کہ وہ کسری تھا پس پھاڑ ڈالا اُسنے نامہ آپکا فرمایا آپ نے
پھاڑے اللہ تعالی ملک کو اُسکے سو پھٹ گیا ملک اُسکا حاطب بن ابی بلتعہ نامہ لیکے گئے تھے
طرف بادشاہ اسکندریہ کے کہ نام اُسکا مقوقس تھا اسکو اسلام نصیب نہوا مگر بھیجے اُسنے ہدیے
اور تحفے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجے کہ اُنمین ہین ماریہ قبطیہ اور دونون بہنین انکی سیرین
اور قیسر اور پھر ایک لونڈی اور ہزار اشرفیان اور بیس جوڑے مصری اور ایک خچر جسکا نام
شہبا تھا اور ایک غلام خصی اور ایک گھوڑا اور ایک پیالہ شیشے کا اور شہد اور ثلثقا سا آپ نے

وہ شہد نوش فرمایا تھا شجاعؓ بن وہب الاسدی گئے تھے طرف بادشاہ بلقا کے سلیطؓ بن
عمرو گئے تھے طرف ہودہ بن علی الحنفی کے یمامہ مین اسنے اکرام کیا انکا عمرؓو بن العاص
گئے تھے طرف جیفر اور عبد کے عمان مین وہ دونون اسلام لائے علاءؓ الحضرمی گئے تھے
طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے وہ اسلام لایا اور مہاجرؓ بن امیہ مخزومی گئے تھے
طرف حارث بن عبد کلال حمیری کے یمن مین اسنے کہا مین فکر کرونگا اور وہ لوگ جو آپ کی
طرف سے پیغام وعظ فرمانے والے تھے اُنکے نام یہ ہین ابو موسیٰؓ اشعری اور معاذؓ بن جبل
اور حضرت علیؓ طرف یمن کے گئے پس اسلام لائے سب لوگ یمن کے بغیر قتال و جدال کے
جریرؓ بن عبد اللہ بجلی تشریف لیگئے طرف ذی کلاع اور ذی عمر کے اور دعوت کی انکو
اسلام کی پس اسلام لائے وہ دونون اور جریر انھی مین رہے یہان تک کہ وفات ہوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریب تھا کہ جریر کو جنون ہوجائے حضرت کی وفات کے
صدمے سے مصعبؓ بن عمیر گئے طرف مدینہ منورہ کے قبل ہجرت کے اور مسلمان کیا سیکڑون
کو نام اُن لوگون کے جو اذان کہنے پر مامور تھے بلالؓ بن رباح اول موذن یہ ہین اور نہین
اذان دی انھون نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبھی مگر اُسوقت کہ جب آئے بلال ملک
شام سے مدینہ منورہ مین زمانہ حضرت عمرؓ مین فرمایا حضرت عمرؓ نے ای بلال اذان کہو جب کہی
انھون نے اذان روئے وہ اور رلایا لوگون کو اور نہ تمام ہوئی اذان عمروؓ بن ام مکتوم موذن
تھے مسجد نبوی کے سعیدؓ القرظی موذن تھے مسجد قبا کے ابو محذورہؓ موذن تھے مکہ معظمہ کے
نام اُن لوگون کے جو صوبہ تھے آپ کے ملکون مین باذانؓ بن ساسان انکو امیر کیا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن پر بعد موت کسری کے خالدؓ بن سعید بن العاص
امیر تھے صنعای یمن کے ابو موسیٰؓ اشعری امیر تھے زبید اور عدن اور زمع اور ساحل کے زیادؓ

ابن لبید امیر تھے حضر موت پر معاذ بن جبل امیر تھے جند کے ابوسفیان بن حرب امیر تھے نجران کے عتاب بن اسید عامل تھے مکہ معظمہ کے اور امیر تھے حج کے حضرت علی بن ابی طالب امیر تھے یمن کے خمس پر عمرو بن العاص امیر تھے عمان پر نام اُن لوگوں کے کہ پہرہ دیا کرتے تھے واسطے حفاظت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو حراث کہتے ہین محمد بن سلمہ پہرہ دینے پر تھے آپکے جنگ اُحد مین سعد بن معاذ پہرہ دیا تھا انھون نے جنگ بدر مین اور حُنین مین مغیرہ بن شعبہ ننگی تلوار لیے کھڑے تھے آپ کے سر مبارک پر دن حدیبیہ کے زبیر بن العوام حراست پر تھے آپکی جنگ احزاب مین اور نام اُن لوگون کے جو حد مارتے تھے مجرمون کو اور گردن مارتے تھے کفار کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی بن ابی طالب زبیر بن العوام جو قتل کیا انھون نے سب بنی قریظہ کو کہ تھے دو سات سو جوان مقداد بن عمر محمد بن مسلمہ عاصم بن ثابت ضحاک بن سفیان اور نام کوتوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری تھا نام آپکے شاعرون کے جو آپ کی شان مین اور حسن اسلام اور مسلمین مین قصیدے کہتے تھے اور کفار کی ہجو کرتے تھے کعب بن مالک عبداللہ بن رواحہ حسان بن ثابت مقام غور کا ہے کہ جن لوگون سے یہ کام اسلام کا نکلا ہو وہ تو تیر ہدف ملامت کے ہون اور داڑھی کترے بے نماز گنجفہ اور شطرنج باز کنکوا تکل اڑانے والے مرغ اور بلبل لڑانے والے مسلمان خاص گنے جائین سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ چونکہ ابتدای شباب سے اب تک عمر میری خدمت عباد اللہ مین بسر ہوئی اب آخر عمر مین یہ دل مین آیا کہ بعد موت کے بھی مجھسے یہی کام نکلے لہذا یہ کتاب مین نے کتب معتبرہ سے جمع کی نام اُن کتابون کے یہ ہین کتاب اللہ قرآن شریف تفسیر

تفسیر روح البیان تفسیر حسینی تفسیر عزیزی تفسیر معالم صحیح بخاری صحیح مسلم ترمذی مشکوۃ ازالۃ الخفا صواعق محرقہ تاریخ الخلفا للسیوطی مجمع بحار الانوار تحفۂ اثنا عشریہ یواقیت والجواہر لعبد الوہاب کشف الغمہ ترجمۂ شیخ محدث دہلوی تاریخ طبری مدارج النبوۃ معارج النبوۃ شواہد النبوۃ تاریخ خمیس اور نام ان سب کے اپنے اپنے موقع پر اس کتاب مین درج کیے گئے اور اس کتاب کا نام مین نے فردوس آسیہ رکھا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے کہ میری بیٹی مرحومہ کو بعوض کتاب گلزار آسیہ کے قبر اسکی گلزار کرے اور بسبب کتاب بہار آسیہ کے اس گلزار کی بہار اسکو دکھائے بسبب کتاب گلدستۂ آسیہ کے گلدستہ جنت فردوس کا اسکو قبر مین دے اور بعوض کتاب فردوس آسیہ کے فردوس برین مین اسکو داخل کر کے جناب رسالت مآب کے ہمسایے مین اسکو جگہ دے اور مجکو بھی اس نعمت عظمی سے حصہ عنایت فرمائے جیسا کہ اسکو میرے دل کا چین بنایا تھا کہ مین اپنی زندگی مین اسکے دیدار سے خوش تھا اور بعد اسکی موت کے اسکے ہدیہ رسانی مین مشغول ہون وہان بھی مجکو اور اسکو قریب قریب مکان دے آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کتاب کے مین نے دو حصے کیے حصۂ اول کا نام حواس خمسہ ہے اور ہر حاسے کا نام جدا جدا رکھا حاسہ پہلا نعم الرفیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ دوسرا روضۃ الاحباب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ تیسرا قرۃ العینین فی مناقب ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ چوتھا درک المآرب فی مناقب اسد اللہ الغالب رضے اللہ تعالی عنہ حاسہ پانچوان مصباح الزینت فی مناقب اہل البیت بقیہ حاشیہ پنجم مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسنین رضے اللہ تعالی عنہم جس کسی کے حواس خمسہ صحیح اور سالم ہون اسکو انسان پورا قرار دیتے ہین ایسا ہی جس کے دل مین محبت ان پنج تن پاک کی ہو اسکا

ایمان کامل ہی یا الٰہ العالمین تو اپنے حبیب کے طفیل سے میرے حواس خمسہ ظاہری یعنا
یعنی آنکہ ناک کان زبان بدن اور حواس خمسہ باطنی و دین کو کہ عبارت محبت اصحاب اور
اہل بیت رسول اللہ سے ہی تا دم مرگ سلامت رکھ اور برخوردار محمد ادریس کو
بھی اس دولت سے مشرف فرما اور عمر طبعی اور علم نافع اور فہم کامل سے اسکو حصہ دے آمین
یا رب العالمین بحبیبک و نبیک وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ تَوْفِیْقَ التَّنْمِیْقِ وَبَعَثَ الْمُرْسَلِیْنَ هِدَایَةً لِسَوَاءِ الطَّرِیْقِ
وَاٰمَنَنَا مِنَ الْعَذَابِ الْحَرِیْقِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِهِمْ وَاَکْمَلِهِمْ سَیِّدِنَا النَّبِیِّ
وَشَفِیْعِنَا جَاءَ بِالشَّرْعِ الْوَثِیْقِ وَالدِّیْنِ الرَّشِیْقِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خُصُوْصًا مِنْهُمْ
ذِی الْاَصْلِ الْعَرِیْقِ شَارِبِ الْکَوْثَرِ وَالرَّحِیْقِ صَاحِبِ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالتَّوْفِیْقِ حَبِیْبِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَالرَّفِیْقِ اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ الَّذِیْ سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتِیْقِ مَنْ اَحَبَّهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَهُوَ زِنْدِیْقٌ اَوَّلِ
خَلِیْفَةِ الرَّسُوْلِ عَلَی التَّحْقِیْقِ لِاَنَّهٗ هُوَ اَفْضَلُهُمْ وَاَکْمَلُهُمْ بِالنَّصِّ الْحَقِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَسَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ بعد اسکے
عرض کرتا ہی محمد عبد الرب بن الشیخ محمد عبد الخالق دہلوی قریشی حنفی قادری کہ یہ حصہ
اول ہی کتاب حواس خمسہ سے اور یہ ایک جز ہی کتاب فردوس آسیہ کا نام اسکا نعم الرفیق
فی مناقب الصدیق ہی جاننا چاہیے کہ نسب نامہ آپکا والدین کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نسب نامے سے ملتا ہی اسواسطے کہ مرہ جیسے جد ہیں حضرت صدیق اکبر کے ویسے ہی
جد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نام آپ کی والدہ شریفہ کا سلمی بیٹی صخر کی وہ بیٹا

عامر کاہی تو والدہ کی طرف سے بھی آپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب نامے مین شریک ہین
اور عتیق نام رکھا آپ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طبرانی نے روایت کی ابن عباسؓ سے
کہ عتیق اسواسطے انکا نام رکھا کہ آپ خوبصورت تھے اور روایت کی ابو یعلی اور ابن سعد اور حاکم
نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرماتی ہین مین کوٹھری مین تھی ایکدن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ صحن مین تھے اور بیچ مین پردہ پڑا تھا کہ آئے اُسوقت ابو بکرؓ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسکو خوشی ہو کہ دیکھے طرف عتیق مِنَ النَّار کے وہ دیکھے طرف ابو بکرؓ کے اور روایت
کی ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق داخل ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
ابو بکرؓ فرمایا آپ نے ای ابو بکر تو عتیق اللہ من النار ہی یعنی تو دوزخ سے آزاد ہی اُسدن سے
نام پڑگیا انکا عتیق اور بعضون نے لکھا ہی کہ آپکا نسب بری ہی عیب سے اسواسطے نام آپکا
عتیق رکھا گیا اور نام آپکا صدیق اسواسطے ہوا کہ تمام عمر مین کبھی جھوٹ نہین بولے اور
اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے معراج سے تو کہا جبریل سے
کون تصدیق کریگا میری معراج کی کہا جبریل نے کہ تصدیق کریگا آپ کی ابو بکر اور وہ
صدیق ہی اور یون ہی ہوا کہ جب معراج کی صبح کو آپ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ آج کی
رات مجکو معراج ہوئی کہا حضرت ابو بکرؓ نے بے شک سچے ہین آپ اُسی صبح سے آپکا نام
صدیق مشہور ہوگیا عنہ ٥ جو فرمایا حضرت نے کہا صَدَقْتَ لیس سنکر یہ خطاب انکو اُسی
وقت سے انکا صدیق اکبر کا نام ہوا اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین نزال بن سبرہ سے کہ کہا
ہمنے حضرت علی سے خبر دیجیے ہمکو اے امیر المومنین صفت ابو بکرؓ سے فرمایا حضرت علیؓ نے
کہ ابو بکر ایسے آدمی ہین کہ نام رکھا اللہ جل شانہ نے صدیق جبرئیل علیہ السلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی زبان پر اور تھے وہ خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی دارقطنی اور حاکم نے

ابو یحییٰ سے کہ بار بار ذکر کیا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ منبر پر کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا ابو بکر کا اپنے نبی کی زبان پر صدیق اور طبرانی نے روایت کی سند صحیح کے ساتھ حکیم بن سعد سے کہا کہ مین نے حضرت علیؓ سے اور وہ قسم کھا کر فرماتے تھے البتہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے نام ابو بکر کا صدیق پیدا ہوے آپ مکۂ معظمہ مین بعد پیدا ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو برس کئی مہینے اور وفات ہوئی آپکی ترسٹھ برس کی عمر مین جیسے وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر مین تو عمر آپکی اور حضرت کی ترسٹھ برس کی ہوئی اور نہ نکلا کرتے تھے آپ مکۂ معظمہ سے کبھی مگر واسطے تجارت کے اور تھے آپ بڑے الدار اور صاحب مروت اور صاحب فضل قوم قریش مین جیسا کہ کہا ابن وغنہ نے آپ کے مناقب مین تو ملانے والا ہی رشتے کا اور سچا کرنے والا ہی بات کا اور پیدا کرنے والا ہی اچھے کامون کا اور آسان کرنے والا ہی مشکلات لوگون کے اور خدمت کرنے والا ہی مہمانون کا کہا نووی نے کہ تھے آپ سرداران قریش مین سے سب سردار مشورہ لیا کرتے تھے آپسے اور دوست رکھتے تھے آپکو جب قبول کیا آپ نے اسلام کو پھر اور کچھ نہ خیال کیا آپ نے ان امورات کا اور قبول کیا تکالیف اسلام کو جان و دل سے کہ قریب ملاحظہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ابن عساکر نے روایت کی ابو العالیہ سے کہ پوچھا لوگون نے حضرت صدیق سے کہ کبھی تمنے شراب پی ہی فرمایا اعوذ باللہ پوچھا کیون نہ پی فرمایا بچایا مین نے عزت اور مروت کو کہ شراب کے پینے سے عزت اور مروت جاتی ہی جب پہونچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر فرمایا سچا ہی صدیق سچا ہی ابو بکر بن سعد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے اُنسے حلیہ آپکا پوچھا فرمایا گوری رنگت تھی اُنکی اور بدن چھریرا تھا یعنی موٹے نہ تھے اور تھے دونون رخسارے آپکے دبلے یعنی رخسارون پر گوشت کم تھا اور انگلیون کے جوڑون پر بھی گوشت کم تھا اور کمر سے

تہ بند نیچے کو ڈھلکا رہتا تھا اور خضاب کیا کرتے تھے مینہدی ملا کر کذا فی تاریخ الخلفاء للسیوطی
اور تھا اسلام آپ کا سب صحابہ سے پہلے روایت کی ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے کہ اول اسلام
لائے مردون مین سے ابو بکر اور روایت کی خثیمہ نے سند صحیح کے ساتھ زید بن ارقم سے کہ اول نماز
پڑھی حضرت کے ساتھ ابو بکرؓ نے روایت ہی ابو اروی الدوسی صحابی سے کہ اول اسلام لائے
ابو بکر طبرانی نے روایت کی کہ شعبی نے سوال کیا ابن عباسؓ سے کہ کونسا صحابی اول اسلام لایا فرمایا ابو بکر
صدیق ابو نعیم نے روایت کی کہ فرات بن سائب نے سوال کیا میمون بن مہران سے کہ حضرت
علی افضل ہین نزدیک تیرے یا حضرت ابو بکر کہا دونون سردار اسلام کے ہین کہا مین نے اول اسلام
ابو بکرؓ کا ہی یا علیؓ کا کہا قسم ہی اللہ تعالی کی اول ایمان لائے ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
وقت ملاقات بحیرا راہب کے انتہی ما فی تاریخ الخلفا روۃ قصہ ارباب تاریخ نے یون لکھا ہی
کہ جناب صدیق اکبرؓ تجارت کے واسطے طرف یمن کے گئے تھے وہان ملاقات ہوئی ایک
شخص سے کہ وہ عالم تھا توریت اور انجیل کا اور تھا وہ صاحب کمال عمر اسکی تین سو نبے
برس کی تھی اور تھا صاحب تدبیر اُسکو کتب آسمانی سے معلوم تھا کہ حرم مکہ مین جو پیغمبر آخر الزمان
پیدا ہوگا اُسکا مددگار ایک ادھیڑ عمر کا آدمی ہوگا اور ایک جوان وہ ادھیڑ آدمی بوقت ظہور اسلام
اُس نبی کی بہت بڑی مدد کریگا اور اُس نبی کے ساتھ مین طرح طرح کی ایذا اور تکلیف اٹھائیگا
رنگت کا سفید اور بڑے حلم اور وقار کا آدمی ہوگا اور پیٹ پر اوسکے اور بائین ران پر خال
سیاہ ہوگا اُسنے حضرت صدیق سے جب یہ حال معلوم کیا کہ یہ رہنے والے حرم مکہ کے ہین اور
رنگت بھی آپکی سفید پائی بولا کہ اپنا پیٹ اور بائین ران دکھاؤ تو خال سیاہ دونون جگہ
پایا بولا بے شک وہ ادھیڑ آدمی تو ہی ہی کہ مدد کریگا تو بڑی سختیون مین اُس نبی کے ساتھ
انکو اپنے گھر لیگیا اور ضیافت کی اُنکی اور بڑی خاطر کی اُنکی اور کہا قریب ہی وہ وقت کہ یہ دو لت

تیرے نصیب مین آسمئے خبردار خبردار جوا اپنا تجھے اس نعمت کے سبب پونچے گھبرانا نہین اور صبر
کرنا جب حضرت صدیق مکہ معظمہ مین واپس آئے تو اہل مکہ انبر جماعت جماعت اسکے مبارکباد
سفر کے داخل ہوئے حضرت صدیق نے انسے پوچھا کہ کوئی واقعہ بیان ہوا ہی سب نے بالاتفاق
کہا کہ تمھارے بعد بیان ایک واقعہ پیش آیا ہی وہ یہ ہی کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب نے دعوی
نبوت کا کیا اور ہمارے دین آبا و اجداد کی جڑ اکھیڑی حضرت صدیق تو اس بات کے انتظار مین
تھے سب کو اپنے اپنے موقع سے رخصت کیا اور کثرت خوشی سے صبر نہو سکا حضرت کی خدمت مین
حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور محبت قدیمہ اور اخلاص دیرینہ جو انمین اور حضرت مین تھا اور اب حسب مضمون
شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک ‌‌* آتش شوق تیز تر گردد * شعلہ عشق کا دل مین بھڑکا یہ کہتے
ہوئے در دولت پر حاضر ہوئے ع لاکھ جسکی دربانی کے خاطر ہاتھ ملتے ہین * در دولت سرا
پر اسکے پونہچایا ہی قسمت نے * خدا بیٹھے تھے کہ حضرت نے فرمایا ای ابوبکر مجکو خدای عزوجل نے
نبوت سے مشرف کیا اور مجھے نبی کیا تو مجپر اور خدای تعالی پر ایمان لا انھون نے خوشی کو ضبط
کیا اور کہا کچھ نبوت کی دلیل و برہان لائیے فرمایا خال تیرے بطن از تبیان ران کا ہی سنتے ہی
کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایمان دل سے اور اول سب سے یہی لائے اور بعضون نے لکھا ہی
کہ قبل نبوت حضرت کے انھون نے یہ خواب دیکھا تھا کہ چاند آسمان سے نیچے اترا اور مکے کے سب
گھرون مین اسکا شعلہ چمک گیا پھر وہ نور جمع ہو کر میری گود مین آگیا یہ خواب کسی عالم یہودی کے
سامنے بیان کیا اسنے تعبیر دی کہ پیغمبر آخر الزمان اب قریب پیدا ہوگا تو اسپر ایمان لائیگا اور
جان و دل سے تو اسکی اطاعت کریگا اور سب ایمان لانے والون مین سردار تو ہی ہوگا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ہوئی اور انکو فرمایا تو مجپر ایمان لا انھون نے معجزہ طلب کیا حضرت
نے فرمایا معجزہ میرا تیرا وہ خواب ہی سو حقیقت یہ ہی سب مومنون مین جو حضرت پر ایمان لائے

یہی افضل ہین اُسی روز کہ یہ ایمان لائے حضرت عثمان اور طلحہ اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن ابن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہ پانچ عشرۂ مبشرہ مین سے ہین حضرت صدیق مین اور انمین کمال دوستی تھی انکے پاس گئے اور حقیقت حال ایمان کا انپر بیان کیا اور خوب فہمایش کی انکی دعوت سے یہ پانچون بھی اُسی دن ایمان لائے اور زید بن حارثہ اور طلحہ بن عبداللہ بھی انھی کی دعوت سے ایمان لانے اُسکے بعد ایمان لائے ابوعبیدہ اور عامر بن عبداللہ بن الجراح اور ابوسلمہ بن عبداللہ بن عبدالاسد اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن مسعود اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب کذا فی مدارج النبوۃ الحمد للہ حمداً کثیراً اور قصے چند در چند انکے ایمان لانے کے کتب تاریخ مین درج ہین اختصار کے واسطے انھی پر اکتفا کیا گیا فصل اُن جان نثارون مین جو بعد ایمان کے حضرت صدیقؓ پر واقع ہوئے آپ سننا چاہیے احوال اُس جانفشانی اور جان کاہی کا جو حضرت صدیقؓ سے اسلام کی مدد مین ظاہر ہوئے وہ یہ ہین کہ تین برس تک تو حضرت کو حکم رہا کہ پوشیدہ دعوتِ اسلام کرین پھر یہ آیت نازل ہوئی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی ظاہر کر جس کام کا تجھے حکم ہی اور دعوت اسلام ظاہر کر اور روگردانی کر مشرکین سے تب حضرت نے کمر ہمت و کوشش دعوت اسلام کی مضبوط باندھی اور دعوت مردم آشکارا فرمانے لگے اس حال مین بھی کفار کو حضرت سے کچھ تعرض نہوا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا کہ بت اور بت پرست سب دوزخ مین جاوینگے اس بات سے کفار کو وحشت ہوئی اور درپی آزار حضرت کے ہوئے اس حال مین بہت بڑی حمایت حضرت کی ابوطالب نے کی یہ سب حال کتب سیر مین درج ہی جب حضرت گلی کوچون مین دعوت اسلام اور مذمت بت اور بت پرستون کی علی الاعلان فرمانے لگے ابولہب وہان جا کر کہتا کہ ای لوگو یہ شخص دین تمھارے آبا و اجداد کا تمسے چھڑایا چاہتا ہی تم قریب اُسکے نجاؤ

بعض کفار حضرت کو جادوگر کہتے بعض شاعر بعضے کاہن بعضے مجنون پھر سب کفار نے جمع ہو کر یہ مشورہ کیا کہ اب موسم حج کا آتا ہی یہ شخص علی الاعلان سب کو گمراہ کریگا بہت لوگ دین سے پھر جائینگے بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ کاہن ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ شاعر ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ مجنون ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ جادوگر ہی ولید بن مغیرہ کہ جسکو خدای عزوجل نے سورۂ نون مین ولدالزنا فرمایا ہی وہ بولا کہ بھائیو تمھاری بات کوئی درست نہ بنیگی اسواسطے کہ مین نے کاہن ہزارون دیکھے کوئی صفت اسمین کہانت کی نہین پائی جاتی اور مین خوب فن شعر سے واقف ہون اسکا کلام شعر سے بھی نہین ملتا اور مجنون کیونکر کہوگے کوئی بات جنون کی اسمین پائی نہین جاتی اور جادوگر تو بڑے خبیث اور ناپاک ہوتے ہین یہ ہمیشہ پاک صاف رہتا ہی مگر خیر اسطرح سے جادوگر کہہ سکتے ہین کہ اسکے کلام مین ایسا اثر ہی کہ بھائی کو بھائی چھوڑے دیتا ہی اور بیٹے کو ماں اور باپ بیٹا حکم آیا اللہ جل شانہ کا اِنَّہٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ یعنی اُس مردود نے فکر کی اور اندازہ کیا بات کا پس مارا جائیو کیسا اندازہ کیا پھر مارا جائیو کیسا اندازہ کیا اب نوبت یہان تک پہونچی کہ گلی کوچون مین حضرت پر خاک برسانا اور سنگ باری شروع کی سے گل سے جو نازک بدن ہو اور وہ گل سے رنج پاے اُسپہ ہو یہ سنگ باران کیون نہ نکلے دل سے ہاے + ایک مرتبہ حضرت حرم شریف مکہ مین سجدے مین تھے ایک کافر نے حضرت کا ایسا گلا گھوٹا کہ قریب تھا کہ آنکھین حضرت کی باہر نکل پڑین حضرت صدیق نے اُن سب کا تن تنہا مقابلہ کیا مین کیا لکھون حال اُسوقت کا جو حضرت صدیق پر گذرا پھوٹ گیا سر اُنکا اور ریش مبارک اکھڑ گئی اُسی حال مین اپنا کچھ خیال نہ کیا اور حضرت کو چھڑایا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ

رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ کیا مار ہی ڈالو گے ایسے شخص کو جو کہتا ہے
رب میرا اللہ ہی اور وہ لایا ہی دلیلین روشن تمھارے رب کے پاس سے صحیح بخاری مین
روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ وہ فرماتے ہین کھڑے تھے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ صحن کعبۂ شریفہ مین کہ آیا عُقبہ بن مُعیط لعنۃ اللہ علیہ پس ڈالا اُسنے ایک کپڑا حضرت
کی گردن مین اور لپیٹا اسکو پیچ دیکر اور کھینچا اسکو اپنی طرف ایسا کہ گھٹ گیا گلا حضرتؐ کا
نہایت سخت پس پکڑا حضرت صدیقؓ نے اُس لعین کو اور دھکا دیا اسکو اور خلاص کیا
حضرتؐ کو اُس شوم سے اور پڑھی وہی آیت جو اول پڑھی تھی سبحان اللہ جن مصیبتون مین
کوئی صحابی کام نہ آتا اور سب کھڑے دیکھتے رہتے اور دہشت ہجوم کفار سے کچھ نہ بولتے
وہان حضرت صدیقؓ کام آتے اپنی جان پر بناتے اور حضرتؐ کو چھڑاتے اسیواسطے حضرت
علی مرتضےؓ قائل تھے شجاعت حضرت صدیقؓ کے اور فرماتے تھے کہ ایسی ایسی مصیبتون مین
حضرتؐ کے ساتھ شجاعت کی حضرت صدیقؓ نے کہ وہان کسی کا حوصلہ نہوا کذا فی مدارج النبوۃ ؎
تجھے اور تیرے دشمن کو سدا ہی اوج عالم مین ٭ تجھے تخت خلافت پر اُسے دار سیاست پر ٭
اور صحیح بخاری مین اس سے زیادہ تر یہ حال لکھا ہی کہ حضرتؐ ایکدن نماز پڑھتے تھے
قریب کعبے کے جماعت قریش نے یہ حال دیکھا ایک نے اُنمین سے کہا کہ کون ہی
تم مین سے کہ لائے اونٹ کی اوجھڑی اور انتڑیان نجاست آلودہ اور ڈال دے
اسکی پیٹھ پر جب یہ شخص سجدے مین جائے پس گیا بدبخت وہی ملعون عُقبہ بن مُعیط
جو ہمسایہ تھا حضرتؐ کا اور لایا وہ سب نجاست کو اور رکھدیا حضرتؐ کے دونون شانون
پر حالت سجدہ مین پس نہ اُٹھ سکے حضرتؐ اُس بوجھ سے اور کفار سب کھڑے ہان
ہنستے تھے اور ہنسی کی شدت سے ایک دوسرے پر گر گر پڑتے تھے کہ خبر ہوئی حضرت فاطمہ زہراؓ کو

جلدی آئین اور یہ سب بوجہ حضرت پر سے پھینکا اور دعای بد کی اُنکے واسطے جب تمام
کی حضرت نے نماز بد دعا کی اُنکے واسطے ان لفظون کے ساتھ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ
مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ قبول ہوئی دعا حضرت کی جتنے کفار اُس جلسہ مین تھے سب
جنگ بدر مین مارے گئے اور ڈالی گئین لاشین اُنکی لعنت کے کنوین مین ؎ جو اللہ
کا ہوئے روشن دیا ؛ اُسے جو بجھائے تو یہ ہی سزا ؛ اور جو لوگ اسلام لائے تھے
اُنکو نہایت تکلیف دیتے تھے اور اسلام سے ہٹاتے تھے جیسے حضرت بلالؓ کہ غلام تھے
اُمیہ بن خلف الجمحی کے اور بڑے پیارے تھے اُسکے بسبب امانت اور دیانت کے
اسواسطے اُسنے اُنکو خدمت تجملخانے اور خزانے دونون کی سپرد کی تھی جب اُسکو اُنکے ایمان
کی خبر ہوئی سخت رنجیدہ ہوا اور وہ دونون خدمتین اُنسے لیکر اور کو سپرد کین اور حضرت
بلال کو بلا کر سمجھانا شروع کیا اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا سمجھانے مین اُنکے مونہہ سے یہی آواز
نکلی اَحَدٌ اَحَد ؎ تو نے سمجھایا اور مین سمجھا ؛ پر مرا دل بھی کافرا سمجھے ؛ اُس کافر
نے اِنکی تکلیف دینے پر اور اُنھون نے ایذا اُٹھانے اور صبر کرنے پر کمر باندھی حتی کہ صبح کو
کپڑے اِنکے اُتروا کر ننگے بدن مین کانٹے ببول کے چبھواتا کہ وہ ہڈی پر جا کر کھٹکین بولتے
اور سی آہ نہ کرتے ؎ حضورِ کبریا مین اہل دین کی آزمایش ہی ؛ اور اُسکے ساتھ ہی آب
اہل کین کی آزمایش ہی ؛ جب گرمی سخت ہوتی تو دھوپ کی شدت مین اُنکو گرم جگہہ مین لٹاتا
اور چھاتی پر پتھر گرم رکھواتا اور چارون طرف اِنکے آگ روشن کرواتا کہ خوب سینک
آگ کی پونہچے اور آگ کی لپٹ سے صدمہ بدن کو پونہچے ؎ خدا کرے کہ تیرے تن
بدن مین آگ لگے ؛ کہ تجکو کفر سے کافر یہ سارے بھاگ لگے ؛ جب شام ہوتی تو حضرت
بلالؓ کو پاؤن مین بیڑی اور ہاتھون مین ہتکڑی گلے مین طوق ڈالکر اندھیری کوٹھری

یہین بند کرتا اور حکم کرتا کہ تمام رات کوڑے سے مارا کرو صبح تک آواز کرو دشمن کی برابر چلی آئے
حضرت بلال تمام رات یہی پکارتے اَحد احد احد احد یعنی بلال کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو
اللہ ایک ہی انتہی ما فی تفسیر العزیز ۔ مریض عشق پر رحمت خدا کی ۔ مرض بڑھتا گیا
جون جون دوا کی ۔ اور اُس ملعون پر لعنت خدا کی ۔ نہ سمجھا اگرچہ مہلت بھی ملا کی ۔ مرا
دل کو پتھا ہی کیا لکھون مین ۔ کہ جیسی جیسی کا فر نے جفا کی ۔ نہ کچھ حکمت چلی کافر کی جب
بھی ۔ کہ تو پہنچی مدد فوراً خدا کی ۔ کہ آئے حضرت صدیق اُسجا ۔ کہا کافر سے اسنے کیا خطا کی
یہ پیارا ہی خدا کا تو ہی دشمن ۔ ارے ظالم نہ تو نے کچھ حیا کی ۔ کہا یون ہی تو تم ہی مول لیلو
جو ہی تم کو رضا اپنے خدا کی ۔ کہا کر مول اور قیمت بیان کر ۔ مین لونگا ہی یہ مرضی کبریا کی
مقر عصیان کا ہی یہ عبد مولا ۔ مگر امید ہی عفو خطا کی ۔ تفسیر کبیر اور تفسیر روح البیان
مین لکھا ہی کہ گذرے رسول اللہ ﷺ ایک بار اُمیّہ کے مکان کی طرف اور سنی آواز حضرت
بلال کی کہ بلبلا کر پکار رہے ہین اَللہُ اَحَد اللہ اَحَد فرمایا تجھکو اَحَد اَحَد یعنی نجات
دیگا تجھکو وہی ایک اللہ اور تفسیر روح البیان مین یہ بھی لکھا ہی کہ روایت
کی سعید بن مُسیّب نے کہ خرید کیا حضرت صدیق نے بلال کو اُمیّہ سے حسب الطلب
اُسکے بدلے اپنے غلام نُطاس رومی کے کہ اُسنے حضرت صدیق کے خرید کرنے کے
بعد دس ہزار اشرفیان پیدا کی تھین اور خریدے تھے لونڈی اور غلام اور مواشی علاوہ
اُسکے سو وہ بڑا لائق آدمی تھا مگر وہ کافر تھا حضرت صدیق نے اُسکو فرمایا تھا کہ اگر تو
مسلمان ہو جائے تو یہ سب مال تیرا ہی اور تو آزاد ہی وہ نہ مانتا تھا جب اُمیّہ نے بلال
کے بدلے اسکو طلب کیا تو حضرت صدیق نے اس بات کو غنیمت جانا کہ زحمت کے بدلے
رحمت ہاتھ آتی ہی دل اور جان سے قبول کیا اور دے دیا نُطاس رومی کو اُسکے مال سمیت

اور ایک سو چالیس تولے سونا اور دیا کذا فی فتح العزیز و الحسینی اور خرید کیا بلال کو اور بڑی
خوشی سے آزاد کیا انکو فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحم کرے اللہ تعالی ابوبکر
پر کہ نکاح کر دیا اُسنے اپنی بیٹی کا مجسے اور مدد کی اُسنے ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنے
مال سے اور فرمایا کرتے حضرت عمرؓ بلال سید ہمارا اور غلام ہمارے آقا کا ہی جیسا کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سلمان ہمارے اہل بیت مین سے ہی پس انصاف
کرنا چاہیے کہ تعلق ملی نے کیسے لوگون کو کہان تک پہنچایا انتہی یہ وہ بلال ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر تو نے مجھے اسکی خرید مین کیون نہ شریک کیا
اور سُنی آواز جوتون کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے جنت مین پوچھا یہ
کون ہی کہا گیا کہ یہ بلال آپ کا خادم ہی ۞ باوجودیکہ وہان نہ تھے آدم کے بیٹے پوچھا
وہان تک کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا ۞ تفسیر کبیر اور روح البیان مین لکھا ہی کہ جب
خرید کیا حضرت صدیق نے بلال کو اتنا مال دیکر تو کہا اُنکے باپ ابو قحافہ اور کفار نے
کہ ابوبکر نے کیا خراب غلام خریدا اور ایسا تحفہ غلام کہ اُو دیدیا اور اگر اتنے مال سے اچھے اچھے
لیاقت کے غلام خرید کرتا تو بڑا نفع دنیا کا پاتا فرمایا حضرت صدیق نے مین نے اُسکو رضائی اللہ
ورسول کے واسطے خرید کیا مجھے دنیا کی خواہش نہین پس نازل ہوئی یہ آیت وَسَيُجَنَّبُهَا
الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ قریب ہی کہ بچا لینگے ہم آتش جہنم سے اُس شخص
کو کہ دیتا ہو مال اپنا واسطے پاک کرنے نفس کے کفار نے کہا کہ کچھ حق بلال کا ابوبکر پر
ہوگا جو اتنا مال اُسپر صرف کر کے خرید کیا اُسکو پس آیت نازل ہوئی وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ
نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ اور نہ تھا کسی بشر کا ابوبکر پر حق نعمت کہ بدلا دیا اُسکا ابوبکر نے إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ مگر کیا ابوبکر نے یہ کام فقط واسطے طلب رضا ے اللہ تعالی کے کہ بلند

بالا ہی وہ سب سے وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور قریب ہی کہ راضی ہوگا رب ابوبکر کا ابوبکر
سے یعنی راضی تو اب بھی ہی مگر ظہور رضا کا قریب ہی کہ قیامت کے دن ہوگا یہ ترجمہ
روح البیان سے لکھا گیا صاحب تفسیر کبیر نے لکھا ہی کہ اتفاق سب تفسیر والون کا ہی کہ یہ
آیتین حضرت صدیق کی شان مین نازل ہوئین اور جب اَتقٰی حضرت باری عز اسمہ نے
صدیق کو فرمایا تو معنی اتقٰی کے سب سے بڑا متقی تو افضل مخلوق کے بعد انبیا کے حضرت
صدیق ہوسے اور بھی لکھا ہی حضرت امام اعظم نے فقہ اکبر مین کہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہی
کہ بعد انبیا کے افضل بشر ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور
اسی طریق سے خلافت انکی ہی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ایسا ہی سات لونڈی غلام
جو اسلام لائے تھے اور اسلام مین بڑے مضبوط ہوگئے تھے اور اُنکے مالک اُنکو طرح طرح
کا عذاب دیتے تھے اور وہ اسلام سے موںھ نہ موڑتے تھے حضرت صدیق نے مال کثیر صرف
کرکے اُنکو اُنکے مالکون سے خرید کیا اور آزاد کیا ایک اُنمین کے عامر بن فُہیرہ کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اُنھون نے ہجرت کی اُنکو آدھ سیر سونا دیکر خرید کیا تھا وہ بیر معونہ پر شہید ہوے
اور ایک لونڈی زُنیرہ نام وہ بڑی مضبوط اسلام مین تھی بڑے بڑے عذاب اُسپر ہوتے مگر وہ
اسلام سے نہ پھری جب حضرت صدیق نے اُسکو خرید کر آزاد کیا تو وہ نابینا ہوگئی کفار نے طعنہ
دیا کہ لات و عُزّٰی نے اسکو اندھا کر دیا اُسنے کہا کسی کو سوای اللہ تعالی کے طاقت نہین کہ کچھ کر سکے
خدا کی قدرت وہ پھر بینا ہوگئی اور دو لونڈیان ایک کافرہ کے ملک مین تھین جب وہ دونون
اسلام لائین تو اُس کافرہ نے اُنپر سخت عذاب شروع کیا جب حضرت صدیق نے اُنکو خرید کیا تو
اُنکے پاس گئے دیکھا کہ وہ آٹا پیس رہی ہین اُنسے کہا کہ اُٹھو میرے ساتھ چلو کہ مین نے تمکو
خریدا اور آزاد کیا اُن دونون نے کہا صبر کیجیے ہم آٹا پورا کرکے اُسکو پہونچا دین تب پھر آئین

کرحق استنے برسون کا کیونکر بھلا دین اور اسکا کام ادھر مین چھوڑ کر کیونکر چلین حضرت صدیق
نے فرمایا کہ اچھا اور انہین سے ایک لونڈی تھی کہ حضرت عمر اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے
اسکو بسبب اسکے کہ انکے کسی قوم کے آدمی کی وہ لونڈی تھی بہت ایذا دیتے اسکو بھی
حضرت صدیق نے خرید کرکے آزاد کیا اور ایسا ہی ام عُبَیدہ اور اور لونڈی غلامون کو ایسی ہی
مصیبتون سے چھڑایا اور خرید کرکے آزاد کیا یہان تک کہ چالیس ہزار درہم جو انکا کل مال
تھا سب دین کی مدد اور حمایت مین صرف کیا فقط باقی چھ ہزار درہم تھے جو ہجرت نبوی اور
مسجد نبوی مین صرف کیے اور خالی ہاتھ رہگئے سے مال وجان دونون کیے نبی پہ نثار
اب نبید سے شرماتے ہین ہم تو آسواسطے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نفع
دیا مجکو کسی مال نے ہرگز ایسا کہ جیسا نفع دیا مجکو مال ابوبکر نے یہ تو ملاحظہ تھا پس سے خوب معلوم
ہوتا ہو کہ مراد آیت وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى سے (یعنی پایا تجکو فقیر پس غنی کیا ہے)
مال حضرت ابوبکرؓ اور حضرت خدیجہؓ کا ہی آپ یہ انصاف کرنا چاہیے کہ مال حضرت خدیجہ کا
قبل نبوت حضرتؐ کے کام آیا خوراک مین پوشاک مین اور اموات خیر مین کیونکہ پندرہ برس
پہلے نبوت کے حضرت کا انسے نکاح ہوا تھا آٹھ برس بعد نبوت کے حضرت خدیجہؓ کا
انتقال ہوا اور مال حضرت صدیق کا سب کا سب مدد اسلام اور مدد مسلمین مین صرف ہوا
اور جناب رسول پاک کی خوشنودی مین خرچ ہوا جب کل مال حضرت صدیق کا خرچ
فی سبیل اللہ ہوگیا یہان تک کہ کپڑے بھی بدن کے راہ مولیٰ مین دیدیے تو ایک کمل کا
ٹکڑا کرتے کے بجای گلے مین ڈالا اور کانٹون سے دونون طرف اسکے بند کرکے حضرت
کی خدمت مین بے ملال اور بے خیال جیسے ہر وقت حاضر باش تھے حاضر ہو حضرت
جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آج ابوبکر کا

کیا حال ہی اور کیسا لباس پہنا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھون نے تمام مال اپنا رضائے مندی اللہ جل شانہٗ مین صرف کردیا اور مفلس ہوگئے کہ یہ نوبت پہونچی جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حق تعالی نے ابوبکر کو سلام فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہ اس مفلسی اور تنگدستی مین بھی تو ہمسے راضی ہی یا کچھ کدورت دل مین آئی ہی حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بطور ارباب وجد و شوق کے شوق مین آگئے اور اس نغمہ کو بار بار پکار کے کہنے لگے اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون ❀ میرے نصیب کہان جو خدا مجھے پوچھے ❀ نہ پوچھتے وہ ہی تو پھر کوئی کیا مجھے پوچھے فصل بیچ بیان جان فشانی اور جان کا ہی حضرت صدیق کے وقت ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظم

جماعت تھی ایک خزرج و اوس کی
کہا انسے ایمان کرو تم قبول
ہین جتنے صحائف کتاب خدا
مراد صفت ظاہر ہی تجھ سے
زمانہ مین گذرے ہین جتنے رسل
مدینے مین رہتے تھے یہ کافرین
یہود اور انمین ہمیشہ تھی جنگ
ڈراتے تھے اس بات پر انکو تب
مددگار اس شاہ کا ہی خدا

مدینے سے مکے کو وہ آئی تھی
تلاوت کی قرآن کی اور کہا
ہی ان سب مین احوال میرا لکھا
تمام انبیا فضل رحمن سے
انھون نے کیا مجھپہ ایمان قبول
مدینے مین رہتے تھے جتنے یہود
یہود انکے ہاتھون سے رہتے تھے تنگ
کہ نزدیک ہی دور ختم الرسل
سعادت ہی وہ اہل اسلام کا

جب انکی جماعت آ پہنچے رسول
نبی ہون مین مجھپر ہی نازل ہوا
زبور اور توریت و انجیل سے
ہین واقف مری عزت و شان سے
یہ اوس اور خزرج جو تھے مشرکین
یہ رکھتے تھے انسے عداوت فزون
یہود انسے مغلوب ہوتے تھے جب
اب انکی نبوت کا کھلتا ہی گل
کرینگے ہم اسلام برحق قبول

[illegible]

کریگا ہماری مدد وہ رسول
کرینگے تمھین یان سے خانہ خراب
تو جانا یہی دین کا ہی وہ شاد
کہ ہی اسمین رحمت بھی اور دلبری
کہ بیشک ہین یہ خاتم المرسلین
بچھ شخصون نے انمین سے فی الفور ہی
تھا اک بو امامہ مبارک تمیز
کیا التماس آی سوار براق
کہ دن رات آمادہ جنگ ہین
تو اگلے برس آنکر ہم تمام
کرین ذلت ہم عبد اصنام کی
رسول خدا سے زیادہ عزیز
کرینگے اُسے جان و دل سے قبول
مدینہ مین پھر آپ کے ذکر کا
یہی ذکر تھا مخفی و آشکار
کہ پھر بعد جسکے قیامت تلک
انھین دو جہان کی ملی سروری
جسے انکی بیعت سے نعمت ملی
بڑے شوق سے کلمہ آکر پڑھا

بنا کر اُسے اپنا سردار ہم
کرینگے تہ تیغ تمکو شتاب
جو انوار باطن کے آثار ہین
نمودار ہی شان پیغمبری
لگا کہنے اک دوسرے سے یہی
پڑھا کلمہ حق بصدق دلی
تھا اک عوف اور رافع سربلند
جو ہی اوس و خزرج مین باہم نفاق
گر اس امر مین ہو دعائی حضور
مسلمان ہو جائینگے لاکلام
جھکاتے تھے سر جس صنم کے تلے
نہ رکھینگے کچھ دین و دنیا کی چیز
یہ اقرار کر سال آیندہ کا
گلی اور کوچہ مین چرچا ہوا
ہوا سب مین شہرہ کہ مبعوث اب
نہو گا رسول خدائے فلک
ہوا انپہ نازل کلام خدا
اُسے دین و دنیا کی دولت ملی
معاذ اور عبادہ رفاقت شعار

اُسے کرکے اپنا مددگار ہم
یہان اوس و خزرج سے تھی جنگ گاہ
وہ چہرہ پہ اُسکے نمودار ہین
ہوا اس جماعت کو جب یہ یقین
کرین اپنے سبقت ہم اسلام کی
تھا اک اسعد بن زرارہ عزیز
تھا اک جابر اور عقبہ ارجمند
اِس آپس کے جھگڑے سے ہم تنگ ہین
کہ آپس کی رنجش یہ ہو جائے دور
کرین ہم مدد اہل اسلام کی
ملینگے اُسے ہم قدم کے تلے
جو ہوئیگا حکم خدا اور رسول
مدینہ کو ہر ایک بس پھر گیا
جہان بیٹھتے ملکے دو چار یار
ہو لکے مین وہ رسول عرب
اُنھی پہ ہوئی ختم پیغمبری
ہوا انکو حاصل مقام رضا
دوبارہ کے موسم مین بارہ نے آ
عویمر و ہیثم نکو نامدار

مسلمان ہو کر یہ کہہ سے سب
جماعت سے پڑھنے لگے وہ نماز
طلب آپ سے اک خلیفہ کی کی
مدینہ کو بھیجا اُنھیں با وقار
سنا سعد نے جو ہی ابن معاذ
کہ ہوتا نہیں ہی کسی سے نیزہ
خبردار آسئے نہ ہرگز یہاں
تو نیزہ وہ لائے مگر زم تھے
ذرا غور سے سن یہ کہتا ہی کیا
کہ بھائی مرا لائے ایمان بجان

مدینہ میں داخل ہو جا کے تب
ہوا خوب اسلام کا جب رواج
سکھاتے وہ تا حکم حق و نبی
کہا کرتے تھے وعظ وہ جا بجا
وہ نیزہ لے آئے کہ کیسی نماز
سکھاتا ہی لوگوں کو کیا کیا کلام
رئیسوں کے ہیں یاں پہ سارے مکان
انھیں تم اسعد نے دیکھا جو وان
اگر نیک کہتا ہی لا تو بجا
تو بسم اللہ پڑھکر بقلب سلیم

تو شہر مدینہ میں باصد نیاز
تو ان سب نے با فرحت و ابتہاج
جو تھا مصعب بن عمیر ایک یار
سناتے تھے حکم رسول خدا
یہ ہی کونسا شخص ایسا دلیر
یہ کرتا ہی یاں آنکر ازدحام
دوبارہ جب آسجا پہ مصعب گئے
کہا سے بھائی تو ہی میری جان
کہا پھر یہ مصعب سے پڑھیے قران
لگا پڑھنے مصعب کلام قدیم

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۭ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۔ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

وہ قرآن عربی وہ لحن عرب
ہوا انکو عالم وہیں وجد کا
بنی عبد اشہل جو قوم انکی تھی
کہ پونہچا سیرے دل کو اس سے قلق
ہوے خود مسلمان اور انکو کیا

وہ سنتے تھے سارے کھڑے باادب
لگے تھرتھرانے کہ رنگ اڑگیا
وہ انکی جماعت میں داخل ہوئی
میں اسلام لایا اُسی لئے یہ
سبھوں نے بصد شوق کلمہ پڑھا

سنو حال اب حضرت سعد کا
تجلی حق سے دل انکا بھرا
کیا جمع سب کو کہا ہی یہ حق
کہ بھیجا ہی جسنے یہ پیغامبر
ہرا کیا ہی مو نہ اور کیا میں کہوں

جو تیری صفت ای خدا مین کرون
مین صدیق حضرت سے جیسے رفیق
فرشتے بحکم خداوندگار
تبارہ کا جو موسم حج ہوا
سبھی آکے خدمت مین حاضر ہوئے
کیا کہ مین آپ سے یہ قرار

کیا تو نے قدرت سے فی الغور زر
ہین ویسے ہی یہ بھی نبی کے شفیق
ہلا عرش الٰہی ہوئی جب وفات
اُسے عقبہ ثالثہ ہی لکھا
جمال مبارک کو بس دیکھکر
اور اُسکو قسم سے کیا استوار

اُنہین جو کہ تھے کفر مین اپنے شہر
جنازے پر اُنکے تھے ستر ہزار
یہ تھے عاشق سرور کائنات
مع پانصد مرد انصار کے
وہ قربان نبی کے ہوئے سربسر
مدارج النبوۃ مین لکھا ہے

حضرت عباس رض اُس قوم کو حمایت حضرت کی اور اصحاب کی فہمایش کرنے لگے جو کہ عباس مسلمان ابھی نہ ہوئے تھے تو اہل مدینہ نے اُنکے قول پر خیال نہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ فرمائیے جو کچھ فرمانا ہی جب حضرت نے یہ فرمایا

کہ مجھ سے اعدا کا شور و شغب
خبر رکھتے ہین جان و مال اپنے سے
ہوئی اسطرح جب کہ بیعت تمام
مدینہ مین اصحاب جا کر رہین
جدا اگرچہ ہونا گوارا نہ تھا
خدا کی محبت پہ باندھی کمر
ادھر حشم پر آب تھے مصطفا
کہ ای کعبہ و قبلہ عاشقان
بس اب چار و ناچار جاتے ہین ہم
بس اب جاتے ہین ہم بحکم خدا

کرین دفع اور رفع اور منع سب
اسی طور رکھنا صحابہ کا غم
رسول خدا نے کیا حکم عام
کہ حکم خدا ہی وہ حکم رسول
مگر حکم رب سے تو چارہ نہ تھا
کرون عالم اسوقت کا کیا بیان
اُدھر شور تھا نالہ و آہ کا
جدائی بھلا کس کو منظور ہی
اطاعت کا ڈنکا بجاتے ہین ہم
ملینگے ملائیگا جب کردگار

کہ جس طور اہل و عیال اپنے سے
اسی بات پر رہنا ثابت قدم
کہ مکہ سے اب جلد ہجرت کرین
کیا سب نے دل سے یہ فرمان قبول
کہ حب الوطن اور گھر چھوڑکر
عجب طرح کا بندھ گیا تھا سمان
یہ کہتا تھا ہر ایک با صد فغان
زمین سخت ہی آسمان دور ہی
خدا کے سپرد آپکو اب کیا
چھٹا آج بس ہمسے شہر و دیار

چھٹا ہاے ہمسے خدا کا حبیب
ہوے ہم تو رخصت ہمارا سلام
گئے کوچ کر سب قوی و ضعیف
رہے خدمت خاص مین باوفا
سوا اُنکی شاید کوئی یار اور
وہ ہمراہ حضرت مدینے گئے
وہ دونو ہی حاضر تھے ہر دم ضرور
سوا انکے سب شہر بدخواہ تھا
جدھر دیکھتے تھے اُٹھا کر نگاہ
ملے کسکو غیر از رسول خدا
تو کس نے نہ کچھ رکھا تھا دل مین نفاق
تو مال و متاں اپنا سب انکو دین
اُدھر سو خدا سو ہزار آشنا
و لیکن تھا کفار کو ڈر سوا
کیا کرتے کعبہ کا جا کر طواف
نہ دم مارتے تھے وہ ہرگز ذرا
فقط ہین محمد اور اک اُنکے یار
نہ کوئی ہی مخلص نہ کوئی شفیق
پس اک رات دروازۂ خمدا نگاہ

خدا جانے کب ہو زیارت نصیب
اُٹھاتے تھے جب سوئے منزل قدم
روانہ ہوسے وہ مدینہ شریف
یہ تھے پاس ہر دم حبیب خدا
رہا ہوگا مکہ مین پوشیدہ طور
نصیب انکو یہ دونو تب ہوے
نہ کرتے تھے خدمت مین اک دم قصور
عجب طرح کا وقت تھا روبکار
دکھائی نہ دیتا تھا اک خیرخواہ
صحابہ کے اعدا کو دو یہ خبر
کہ سب شہر کو تھا یہی اشتیاق
اُدھر تھا اسیری کا بس زور و شور
اِدھر اک خدا اک رسول خدا
اس آفت بلا مین شعر غرق
جو قرآن اُترتا سناتے وہ صاف
خبیثون کو جب علم یہ ہوگیا
سوا انکے کوئی نہین غمگسار
پھر اُن کافرون نے بطور دغا
لیا گھیر انکو یہ جو تھے روسیاہ

نگہبان تیرا ہو رب الانام
نظر کرتے مونہ پھیر کر دمبدم
ابوبکر اور صاحب ذوالفقار
اُٹھاتے زمانہ کی سر پر بلا
کہ ذکوان مدنی بھی پوشیدہ تھے
مہاجر اور انصار دونون بنے
رفاقت مین یہ دو اور اللہ تھا
یہ دو دوست تھے اور دشمن ہزار
علی اور ابوبکر سے آشنا
کہ ہوتے منافق یہ اصحاب اگر
کہ دین محمد سے جو یہ پھرین
اِدھر تھی غریبی نہ زر تھا نہ زور
اگرچہ تھے تنہا نہ دوسرا
اور ایسے حالت مین کرتے نہ فرق
بدستور کہتے بتون کو برا
کہ اک اک صحابی بہا بچ گیا
نہ کوئی ہی خادم نہ کوئی رفیق
کیا قصد قتل رسول خدا
ہوے جمع کرنے لگے انتظار

رہے رات آخر تو کیجیے یہ کار
وہین آکے جبریل نے دی خبر
کرو ہجرت اس شہر سے مصطفا
تم اسپر اسے اوڑھکر سو رہو
کہ مکہ کو چھوڑون مدینہ چلون
مرے قتل کے آج درپے ہین سب
نہوینگی کچھ بھی ہلاکت تمھین
مدینہ کا کر دل مین عزم سفر
نہ سب بلکہ تا قول لایبصرون
پڑی انکے سر پہ وہ جسوقت دھول
وہان سے نکل آئے خیر الورا
اگر بھوکا ہو پیٹ بھر جائیگا
جو تن ہو برہنہ تو ڈھک جائیگا
وہان سے ابوبکر کے گھر پہ جا
کہ خلوت مین کہنا ہی مجکو یہین
یہ اسما ہی لونڈی وہ باقی غلام
مجھے حکم ہجرت ہوا ہی ابھی
خوشی مین یہ صدیق کا حال تھا
کہا سب کا حافظ تمھارا خدا

وہ مکر الٰہی نہ سمجھے لعین
پیمبر کو کفار کے مکر پر
پیمبر نے شیر خدا سے کہا
ہی اللہ ہی حافظ نہ خطرہ کرو
امانات لوگون کی جو ہین یہان
بچائیگا مجکو وہی میرا رب
علی سو گئے وان اور وہ عالی گہر
لے اک ہاتھ مین خاک اُٹھا مشت بھر
کھڑے تھے جو وان انپہ ڈالی وہ خاک
نہ دیکھا انھون نے جمال رسول
روایت یہ روح البیان مین لکھی
جو پیاسا ہو پانی بھی ملجائیگا
اگر ہو کے بیمار پائے شفا
پکارا انھین جاکے ای باوفا
کہا غیر کوئی نہین ہی یہان
تمھارے ہین ای سیدۂ الکرام
کہا پھر یہ صدیق نے اور مجھے
کہ چشمون سے اشکون کا چشمہ بہا
نہ سدہ گھر کی لی اور نہ بچون کی لی

کہ آئی لہم ان کیدی متین
کی عرض اُسنے ہی حکم اللہ کا
مرا یہ بچھونا ہی اور یہ ردا
مجھے حکم ہی اب مین ہجرت کرون
انھین جاکے دینا وہ مینگے جہان
حفاظت سے لیجائیگا وہ امین
برآمد ہوئے شب کو بیرون در
پڑھی پہلے یٰس اُسپر فزون
ہوئے بدر کے دن وہ کافر ہلاک
وہ اندھے ہوئے اور نہ سوجھا ذرا
کریں کوئی پڑھنے جس گھڑی
اگر خوف جان ہو امان پائیگا
یہ حکم پیمبر ہی سن لو ذرا
کوئی غیر تو گھر مین تیرے نہین
یہ ہی عائشہ آپکی انس جان
یہ فرمایا حضرت نے میرے ولی
کہا ہی مرے ساتھ مین بھی تجھے
اثاثہ جو گھر کا تھا وہ لیلیا
نبی کے ہوئے ساتھ حق کے ولی

دو شنبہ کا دن تھا اور ماہ ربیع الاول تھا چنانچہ روایت ہے کہ بہت دن پہلے حضرت صدیق نے جناب نبی
ہجرت دیکھکر جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا وقت قریب ہے اسوقت سے چار
مہینے پہلے دو اونٹنی آٹھ سو درم کو خرید کیے تھے اور چار مہینے سے برابر دانہ گھاس کھلا کر موٹے
کیے تھے تب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے کہ ایک آپ کے واسطے
میں نے خرید کیا ہے اور آپ اپنے واسطے فرمایا بغیر قیمت دیکر نہ لونگا عرض کی کہ حضور
مال اس میں ایک نکتہ ہے کہ ہجرت عبادت ہے اور عبادت اپنے مال سے ہو تو خوب ہے کیا قال
اللہ تعالی وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا یعنی نہ شریک کرے عبادت رب میں کسی کو ورنہ حضرت
صدیقؓ نے چالیس ہزار دینار سب کے سب حضرت پر اور دین اسلام پر صرف کیے تھے کذا فی
تفسیر روح البیان فی قصۃ الغار اور اُس اونٹنی کا نام قصویٰ تھا اور بعضوں نے جذعا
لکھا ہے یہ قصویٰ حضرت صدیق کی خلافت میں مری تھی اور جو آپ کی اونٹنی عضبا تھی اسپر حضرت
فاطمہؓ قیامت کے دن سوار ہو کر حشر کے دن آوینگی کذا فی تفسیر روح البیان فی قصۃ الغار
حضرت صدیق نے ایک شخص کو کہ نام اُسکا عبد اللہ بن اُریقط تھا اور راہ سے خوب
واقف تھا اور نہایت امانت دار تھا اگرچہ کافر تھا اجرت مقرر کر کے فرمایا کہ ان دونوں اونٹوں
کو تیسرے دن جبل ثور پر لائے فرماتی ہیں حضرت عائشہ کہ ہمنے جلدی ناشتا سفر کا تیار کر دیا پھر
نکلے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کھڑکی میں سے جو پیچھے مکان حضرت
صدیق کے تھی اور اُسی رات سامنے کعبہ شریف کے جو نکلے مکہ معظمہ سے تو کھڑے ہوئے
حزورہ پر اور وہ ایک جگہ ہے بلند باہر شہر مکہ کے خطاب فرما کر کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی
تو مجھے بڑا ہی محبوب ہے اگر نہ نکالتے لوگ مجھکو تجھ میں سے نہ نکلتا میں ہرگز تجھ میں سے اُسوقت
حال حضرت صدیقؓ کا یہ تھا کہ کبھی پیچھے چلتے حضرت کے کبھی داہنے اور کبھی بائیں

کبھی آگے کہ سب طرف کی خبر رکھین جب کانٹون سے حضرت کے قدم مبارک کو صدمہ پہونچنے لگا تو حضرت صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر بٹھالیا اور اپنی ایذا کا بھی کچھ خیال نہ کیا کذا فی المواہب اللدنیۃ و مدارج النبوۃ و سائر کتب السیر مع فرق یسیر بھلا جسکے نصیب مین یہ مرتبہ ہو کہ محبوب خدا اسکا محبوب ہو اور وہ اُسکے ساتھ تنہا ہو گھر بار کو جوا بدے بال بچون کو تنہا دشمنون مین چھوڑے اور پھر طرہ یہ کہ محبوب کو وہ اپنے کندھے پے بٹھائے لیے جاتا ہو اُسکو دہشت جان اور خار مان سے کیا غرض خار و شت مغیلان سے کیا اندیشہ

نظم مین رنج محبت کبھی راحت سے نہ بدلون	عیش دو جہان اُسکی مصیبت سے نہ بدلون
تجسے کبھی یوسف کو اگر بدلے زلیخا	زندان مین پڑون پر کسی صورت سے نہ بدلون
یہ رنگ رخ زرد جو ہو دیکھتے میرا	قارون بھی اگر بدلے تو دولت سے نہ بدلون
اس عشق کی رسوائی مین پائی ہی یہ عزت	حرمت سے کوئی بدلے تو حرمت سے نہ بدلون
دے خضر اگر چشمۂ حیوان بھی تو ہرگز	واللہ مین تری چشم عنایت سے نہ بدلون
جنت کو اگر بدلے کوئی تیری گلی سے	مرجاؤن ولے تو بھی مین جنت سے نہ بدلون

اسی حال مین غار ثور تک پہونچے اور عرض کی کہ آپ ابھی تشریف اندر نہ لیجایے کہ ایسے مقامون مین سانپ بچھو اور صدہا بلیات ہوتے ہین اول مین جاتا ہون اور وہان کا بندوبست کرکے ابھی آتا ہون جاکر جتنے سوراخ سانپ بچھو وغیرہ کے تھے اپنا کپڑا پھاڑ کر سب کا مونہ بند کیا ایک سوراخ باقی رہا اور کپڑا نہ رہا یہ تصور کیا کہ یہان اگر اسپر اپنے پاؤن کا انگوٹھا رکھدونگا پھر آکر حضرت کو اندر لے گئے حضرت کو اسوقت نیند کا غلبہ تھا حضرت صدیق کے زانو پر سر مبارک رکھکر آرام فرمایا اور حضرت صدیق نے ایڑی پاؤن کی اُس سوراخ پر رکھدی کہ مونہ اُسکا بند ہو گیا اسوقت سانپ اور بچھو اُنکے پاؤن کو کاٹتے تھے

اور یہ اس خوف سے دم نہ مارتے تھے کہ حضرت کی نیند مین حرج ہو اور حضرت کو ایذا نہ پہنچے
یہان تک کہ ہلے بھی نہین ولیکن اُس تکلیف سے آنسو اُنکے چہرہ پر روان تھے ایک قطرہ آنسو
کا چہرۂ مبارک حضرت پر پڑا آپ بیدار ہو گئے اور پوچھا حال اُنکا اُسوقت انھون نے زبان حال سے عرض کیا

شعر مجکو صدقے کرا گر ہی بدمزہ تیرا مزاج یہ ادھر صدمہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی نہ غم کہا تو بیشک اللہ تعالی
ہمارے ساتھ ہی اُسوقت کے بعد پھر کتنا ہی وہ کاٹا کیے مگر حضرت صدیق کو ایذا نہوئی
اسواسطے کہ دیدی اللہ تعالی نے اُنکو تسکین اپنی طرف سے اور بعضی روایتمین آیا ہی کہ
حضرت صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانون سے بسبب کانٹون سکے خون
بہتے دیکھا تو اُنکو سخت غم ہوا اسوقت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا ہذا فی المدارج والمواہب وغیرہا من کتب السیر ٭ یہان کا یہ قصہ تو
چھوٹا یہان ٭ ذرا اب سنو شیر حق کا بیان ٭ وہان کفار مکہ تو اپنے خیال مین تھے مگر شیطان
بصورت شیخ نجدی ہو کر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ کیا انتظار کر رہے ہو دشمن تمھارا تمھارے سامنے
گھر سے باہر نکل گیا وہ جب اندر مکان کے گئے حضرت علیؓ کو سوتا دیکھکر اس شیخ نجدی سے کہا
کہ تو جھوٹا ہی مطلوب ہمارا موجود ہی اُسنے کہا جگا کر دیکھو تو کون ہی اس عرصہ مین حضرت علیؓ
نے چادر مونہ پر سے اُٹھائی وہ سب شرمندہ ہو گئے اور کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہان ہین
حضرت علی مرتضے نے فرمایا اَللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یعنی اللہ تعالی جانتا ہی مجکو خبر نہین وہان سے
سب گھبرا کر حضرت صدیق کے گھر گئے پوچھا حضرت اسما سے کہ تیرا باپ کہان ہی کہا مجھے خبر
نہین ابو جہل ملعون نے ایک طمانچہ اُنکو مارا اور گھر گھر مکہ کا دیکھا جب کہین نشان نپایا تو
سب ملکر شہر کے باہر چلے شیخ نجدی نے کہا مجکو خبر ہی یہ دونون کے پانون کے نشان ہین

اسکو دیکھتے چلے چلو آگے چلکر جو ایک پاؤن کا نشان رہگیا تھا شیخ نجدی سے کہا کہ یہان ایک
کہان چلا گیا کہا صدیقؓ عاشق نبی ہی کانٹون کے سبب اس جگہ سے نبی کو وہ اپنے کندھے پر
بٹھا کر لیگیا فائدہ سبحان اللہ شیطان حضرت صدیقؓ کو عاشق نبی جانے مسلمان امتی انکو مسلمان
بھی نہ جانے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ جب غار تک گئے تو کہا اس غار مین دونون ہین جماعت
کفار نے جو غار کے رستہ کو دیکھا تو وہان قدرت حق سے جالے مکڑی کے بہت دن کے پڑے
ہوئے تھے اور ایک درخت ببول کا نہایت پھیلا ہوا راتون رات اس جگہ پیدا ہو گیا ایسا کہ جانا وہان
دشوار ہوا اور طرفہ یہ کہ کبوتر نے وہان انڈے بھی اس رات کو دیدیے امیہ بن خلف نے سب سے کہا کہ
یہ جالے مکڑی کے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے کے ہین اسکے کہنے سے کفار اندر
جانے سے رک گئے سبحان اللہ کیا شان الٰہی ہے کہ مچھر سے نمرود ایسے مردود کو ہلاک کیا ابابیلون
سے ہاتھی والون کو غارت کیا موسیٰ جیسے غریب سے فرعون کو تباہ کیا یہان اس جماعت کو
مٹھی بھر خاک سے اندھا کر دیا اور مکڑی کے جالون سے انکو اندر جانے سے روک دیا ہم بھی رات
دن دیکھتے ہین کہ روزمرہ غذا ہضم ہوئی جاتی ہے جب چاہتا ہے اسی غذا کو زہر کر دیتا ہے
کہ بڑے بڑے حکیمون سے کچھ بن نہین پڑتا آخر قبر مین اسکو سلا دیتا ہے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قَانِتُوْنَ ۔ جب غار مین جانا موقوف رہا تو داہنے بائین سے غار کے
اوپر چڑھے اور چارون طرف دیکھنے لگے ایسا کہ حضرت صدیقؓ انکو دیکھکر بیتاب ہو گئے اور رونے لگے
فرمایا حضرت نے کیا ہے عرض کی دیکھیے ہمارے سامنے سب پھر رہے ہین ذرا ہم پر نگاہ پڑی تو
کام تمام ہے اور عرض کی کہ اگر مین مارا گیا تو کچھ نقصان نہین اور جو خدانخواستہ آپکے دشمنون کو
کچھ صدمہ ہوا تو پھر کوئی نام لینے والا اللہ تعالی کا زمین پر نہ رہیگا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا نہ مغموم ہو بیشک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے اب یہان

لکھتا ہون آیت غار کو مع ترجمہ اردو تفسیر کے تا جان لین بھائی مسلمان مرتبہ صدیقؓ کا ان آیات
قرآن مجید سے اور ہرگز شک نہ لاوین دل مین ناحق برابر اِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر نہ مدد کروگے تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگ تبوک مین پس بیشک مدد کریگا
اُنکی اللہ تعالی جیسا کہ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جسوقت تنگ کیا تھا اُنکو کفار مکہ نے اور نکلے تھے
وہ باذن ہمارے مکہ سے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اُس حال مین کہ وہ رسول دوسرا تھا
دو کا یعنی ایک رسول اور ایک ابوبکر دونون تھے غار مین تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ جب
حضرت صدیقؓ کی ایڑی مین سانپ نے کاٹا تو اُنکی سخت تکلیف ہوئی آپ کو تو لگا دیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اپنا اُنکی ایڑی مین اُسی وقت تسکین ہوگئی فائدہ
دیکھو تو کسکا لعاب دہن اور کسکے ہاتھ سے حضرت صدیقؓ کی ایڑی کو لگے پھر اُنکو خدا رسول سے
شرم نہین ہی جو ایسے ایسے الفاظ اُنکے حق مین بولتے ہین کہ نہ زمین اُٹھا سکے نہ آسمان
جب دیکھا حضرت صدیقؓ نے کفار کو کہ پھرتے تھے سامنے اوپر غار کے تو سخت صدمہ ہوا
اُنکو اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کا اور روئے یہ اُسوقت کہ اگر خدانخواست
کچھ صدمہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسوقت تو جاچکا دین اللہ تعالی کا روی زمین سے
اُسوقت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان تیرا ہی اُن دو کے ساتھ جنکا تیسرا اللہ ہو
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ جسوقت کہ کہتا تھا رسول اپنے صاحب کو لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم کھا
تو بیشک اللہ تعالے ہمارے ساتھ ہی مدد کریگا ہماری اور محفوظ رکھیگا ہمکو اُنکی شر سے پس اندھا کردیا
اللہ تعالی نے کفار کو حضرت کی دعا سے کہ آپ نے اُسوقت یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْمِ اَبْصَارَهُمْ
یا اللہ اندھا کر دے اُنکی آنکھون کو کہ نہ سوجھے اُنکو کچھ اور تفسیر روح البیان مین یہ بھی لکھا ہی کہ جب کہا حضرت صدیقؓ
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ایک بھی اُنمین سے اپنے قدمون مین دیکھے تو دیکھ لے ہمکو

فرمایا حضرت نے اگر آجاوینگے وہ ہمارے پاس اُس طرف سے تو ہم چلے جاوینگے اس طرف سے
پس حیران ہوے حضرت صدیق کہ اودھر رستا کہان ہی ناگہان دیکھا کہ غار اودھر سے کھل گیا
اور اُس سے ملا ہوا ایک دریا بہ رہا ہی اور اُسمین ایک کشتی اسی جانب بندھی ہوئی ہی استنے
مین تاج سفارسی مین جو اشعار اس موقع پر تھے انکا ترجمہ اشعار

اور اُسمین تھا اک نوجوان منیر
یہ کشتی تو دیکھی عجیب و غریب
نبی ہی مری جان چھوڑون کہان
جو صدیق کو مرتبہ یہ ملا
ہوا انکو ارشاد سُن اِی ولی
وہ کشتی جو دیکھی ہی تونے عجیب
وہ ہی خاص رضوان باغ جنان
جو کشتی مین جاتا تو حسب الطلب
ہوتی غرض کچھ تجھے طیش سے

کہا اس جوان نے یہ صدیق کو
یہان آؤ دیکھو تو باغ اک عجیب
نبی ہی کی صحبت بڑا باغ ہی
تو دروازہ غیب اُنپر کھلا
یہ دریا جو آیا ہی تجکو نظر
وہ اخلاص تیرا ہی سن اِی حبیب
طرف باغ کے وہ بلاتا جو تھا
تو جنت مین جاتا ابھی بے تعب
ہین جسطور ادریس والا مقام

وہ کشتی جو دیکھی تو تھی دل پذیر
کہ ہرگز ذرا بھی نہ غمگین ہو
کہا اسکو صدیق نے اِی جوان
ہنو یہ تو پھر باغ بھی داغ ہی
بیان یہ جو حضرت سے وہ اودکی
یہ ہی حوض کوثر کا اِی نامور
جوان اک جو دیکھا ہی تونے وہان
بہشت بین ہی وہ اِی خوش لقا
ہمیشہ تو رہتا بڑے عیش سے
اسی طرح سے تو بھی کرتا قیام

راقم کہتا ہی کہ یہ سب کچھ مگر حضرت صدیق کا مضمون قلبی تو یہ تھا شعر

نجاؤنگا کبھی جنت مین مین تنہا ونگا | اگر نہ دیکھونگا نقشہ تمہارے گھر کا سا

تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اس سے بڑا عالی درجہ حضرت صدیق کا ثابت
ہوا کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالی نے عالم ارواح مین دوسرا رسول اللہ کا جو اول ایمان لائے وہ تو دوسرے
ہوے رسول اللہ کے ایمان مین اور شریک ہوے وہ دعوت اسلام مین یہان تک کہ
جسدن ایمان لاسے اُسی دن اُنکی دعوت سے وہ لوگ ایمان لائے کہ جماعت صحابہ مین

بڑے عالیشان ہین وہ لوگ کہ عشرۂ مبشرین بالجنۃ مین ہوئے جیسا گذرا اور ثانی اثنین تھے وقت ہجرت کے اور غار مین اور اکثر جہادون مین اور امامت مین حالت حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور بعد وفات کے منبر پر وعظ فرمانے مین اور خلافت اور قبر مین ہر یہ ثانی اثنین اور قبر سے نکلنے کے وقت اور دخول جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر قیامت کے دن تجلی اللہ جل شانہ کی عام ہوگی اور تیرے واسطے خاص اور عرض کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے غار مین کہ مجھے پیاس ہی یا رسول اللہ فرمایا جا تو بیچ مین غار اور پانی پی لے پس جب یہ گئے اوسط غار مین پس پایا پانی شہد سے میٹھا دودھ سے سفید خوشبودار زیادہ مشک سے پس پی لیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ پانی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے فرشتہ کو کہ جنت کی نہر مین سے پانی چشمہ غار مین لائے کہ پی لے تو ای ابوبکر عرض کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت میرا یہ مرتبہ ہی اللہ تعالی کے یہان فرمایا کہ ہان اور اس سے بھی افضل فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ پس اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر اپنے نبی کے کما فی تفسیر ابی السعود و روح البیان ترجمہ دوسرا پس اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر صدیق اکبر کے کما فی تفسیر الکبیر اور حضرت امیر المومنین حفصہ کے قرآن شریف مین ہی علیہما اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی دونون پر جب کر چکے تم مطالعہ ان آیات کا تو غور کرو کہ جو مرتبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا آیات قرآنی سے ثابت ہوا ہے مین بلکہ تمام نبی آدم مین سوائے جماعت انبیا علیہم السلام کے دوسرے کے نصیب مین نہین ہوا تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اس آیت سے چند در چند مرتبے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوئے مرتبہ اول جب تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے چھپ کر غار مین تو سبب اسکا یہ تھا کہ کفار قتل حضرت پر آمادہ تھے ایسے وقت پر جو حضرت نے خاص کیا انکو اپنی رفاقت مین

تو بلا شک بالیقین جانا حضرت نے کہ ابوبکر میرا دوست صادق ہی ہرگز میری رفاقت
مین فتور نہ کریگا اور جان نثاری مین فرق نہ لائیگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا ادنی آدمی
جسکو کچھ عقل ہوتی ہی وہ اپنے دوست اور دشمن کو پہچانتا ہی اور ایسے وقت مین سوائے
اپنے سچے دوست کے کسی کو اپنا محرم راز نہین بناتا کیا گمان کرتے ہو تم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی عقل کو کہ کل سو حصہ عقل کے روز ازل مین ہوے ایک تمام بنی آدم کو
ایک کم سو حضرت کو ملے کذا فی تفسیر نقرہ کار للمعین اور یہ بات بھی محقق ہی کہ جو صحابہ مدینہ
منورہ بھیجے گئے وہ وحی الٰہی سے بھیجے گئے اور حضرت صدیق اور حضرت علی جو حضرت
کی رفاقت کے واسطے رکھے گئے وہ بھی حکم خداوندی سے رکھے گئے اور جن جن کام کے
واسطے یہ دونون رکھے گئے وہ بھی مرضی الٰہی سے تھا پس اب سوچنا چاہیے کہ رفاقت
ہجر کی اور ہمراہی منازل مدینہ کی سب حصہ صدیق مین اللہ جل شانہ نے رکھی آپ غور
کرو کہ اور صحابہ اگرچہ یگانگی اور قرب قرابت مین حضرت کے ساتھ زیادہ ممتاز تھے مگر جانبازی
اور جان نثاری اور فدای مال و اولاد جب یہ سب صدیق کو حاصل تھا چنانچہ شرح اسکی
آیت واللیل مین اوپر گزری اسواسطے خاص کیا اللہ جل شانہ نے صدیق کو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی معیت مین اس سفر دشوار گزار مین اور کافی ہی یہ نکتہ کہ حضرت صدیق نے جو
کمال رفاقت کے پائے پیغمبر کے ساتھ غار مین گئے کہ اپنے زن و فرزند اور گھربار سب کو اللہ پر
چھوڑا اور اپنا مال اور جان لیکر حاضر خدمت رسول ہوگئے اور تاحیات اپنے نباہ دیا اسکا یہ
ظہور ہی کہ ہندو مسلمان تمام جہان کی زبان پر لفظ یار غار کا جاری ہی جیسا کہ نام رستم کا
شجاعت مین اور نام حاتم کا سخاوت مین اور نام یوسف علیہ السلام کا حسن مین ہو اگر
یہ اوصاف انمین بدرجۂ انتہا نہ ہوتے تو کیونکر زمانہ مین انکا نام اس درجہ مشہور ہوتا فافہم

مرتبہ دوسرا تمام صحابہ مدینہ کو ہجرت کر گئے انکو حضرت نے نہ جانے دیا اور رکھ لیا انکو اپنی خیرخواہی کے لیے اس فضیلت مین حضرت علی بھی شریک ہین ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ مرتبہ تیسرا نام رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ثانی اثنین یس بنایا حضرت نے حضرت صدیق کو اپنا دوسرا اور اسکی تفصیل کہ حضرت صدیق کن کن امور مین ثانی اثنین ہین ابھی گذر چکی مرتبہ چوتھا اللہ جل شانہ نے قرآن مجید مین حضرت صدیق کو رسول اللہ کا صاحب اور یار فرمایا اِذْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ یہ مرتبہ عالی اور شان بلند ہی حضرت صدیق کی کہ کوئی صحابہ اس مرتبہ کو نہین پونہچا اسی واسطے کہا حسین بن فضیل البجلی نے جو کوئی انکار کرے حضرت صدیقؓ کے صحابی ہونے کا وہ کافر ہی اسواسطے کہ اجماع تمام علمای امت کا ہی کہ مراد لصاحبہ سے حضرت صدیق ہین پس صحابی ہونا آپکا قطعی الدلالۃ ہوا مرتبہ پانچوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کیا انکو اپنی جان کے ساتھ کہ فرمایا نہ غم کھا اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی قولہ تعالی لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اور جو حضرت صدیق اپنی جان کے صدمہ سے روتے تو حضرت کے ساتھ کیون آتے اور کسنے زبردستی انکو بھیجا تھا فقط رضامندی اللہ کے واسطے آئے تھے صغیرہ مَعَنَا کو غور کرو اور انصاف کو کام فرماؤ تنبیہ اگر فرمایا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مَعَنَا کو تھٹے کی راہ سے جیسا کہ زعم ہی بعض شیعہ کا تو حضرت بھی داخل ہین اسمین اور جو فرمایا کر واسطے بلندی شان لینے کے تو حضرت صدیق بھی داخل ہین اسمین بھلا جسکے ساتھ اللہ تعالی ہو اسکی تعریف اور توصیف کسکی قدرت ہی کہ لکھے یا بیان کرے آور اور جگہہ قرآن شریف مین انکی شان مین فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ہ بیشک اللہ تعالی ساتھ ہی متقیون کے اور محسنون کے تو نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ ضرور متقی اور محسن تھے

مرتبہ چھٹا یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو فرمایا کہ لا تحزن نہ غم کھا
یہ نہی سطلق ہی چاہتی ہی دوام کو تو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق کو بے غم کر دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے موت تکسا اور بعد موت کے بھی اور ترجمہ آیت کا فانزل اللہ سکینتہ
علیہ صاحب تفسیر کبیر نے یہ کہا کہ اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر صدیق کے وجہ
اسکی یہ لکھی ہی کہ غم اور صدمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا حضرت صدیق کو تھا
نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب تو مطمئن تھا
اسواسطے کہ وعدہ الہی فتح قریش کا ہی اسواسطے راجع کرنا ضمیر علیہ کا طرف صدیق کے
چاہیے اور انکا ذکر بھی اوپر کی آیت مین قریب اسکے ہی دوسری وجہ یہ لکھی ہی کہ اگر حضرت
کو خود خوف ہوتا تو خوف والا خوف والے کو کیا تسلی دیتے مخالفین کا اعتراض ہی کہ حضرت
علی نے جو کام اس رات کیا کہ حضرت کے بچھونے پر حضرت کی چادر مبارک اوڑھکر سو رہے
اور جانتے تھے کہ آج کی رات درپے قتل حضرت کے ہین یہ کام حضرت صدیق کے کام سے
سے زیادہ تھا اور صدیق تو اپنی جان اور مال اور اولاد کے خوف سے روتے تھے نہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جواب یہ کام حضرت علی کا بیشک بڑھ کے ہی
چنانچہ تفصیل سے ہم اس قصہ کو حاشیہ چہارم مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی مگر حضرت صدیق
کے کامون مین اور اس کام مین زمین آسمان کا فرق ہی کئی وجہ سے وجہ اول یہ
کہ حضرت صدیق سے جو مدد دین کی بن پڑی تھی وہ علی مرتضی رض سے ظہور مین نہ آئی چالیس
ہزار دینار سب کے سب مد اسلام مین صرف کیے اور کیسے کیسے بڑے بڑے کفار انکی دعوت
سے انکے ہاتھ پر ایمان لائے اور کیسے کیسے صحابہ کو کیسی کیسی قید غلامی سے نکالکر آزاد کیا
اب جو آپنے سامان ہجرت کا کیا تو کفار سخت دشمن حضرت صدیق کے ہوگئے تھے یا حضرت علی کے

انسے ابھی تک بسبب صغر سنی اور تنگدستی کے کوئی مدد اسلام کی ظہور مین نہین آئی تھی حضرت
کے گھر مین رہتے تھے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ کام فرمایا وجہ دوسری
جب کفار نے حضرت علی کو حضرت کے بستر پر سوتے دیکھا سوا پوچھنے کے انکو اور کچھ تنبیہ
وغیرہ نہ کی اور اگر پاتے حضرت صدیق کو غار مین یا راہ مدینہ مین تو بوٹی بوٹی اور تکا تکا انکا
کرتے کہ سارا فساد اول سے اسی نے اٹھایا ہی وجہ تیسری حضرت صدیق اپنی اولاد اور مال
منقولہ اور غیر منقولہ سب کفار مین واسطے خدا کے چھوڑ گئے تھے اسکا کیا غم کرنا تھا اور جو نقد
پاس تھا فقط وہ مدد اسلام کے واسطے اپنے ہمراہ لیا تھا اگر وہ وہان لٹ جاتا تو اسکا انکو کیا
غم تھا وجہ چوتھی یہ کہ حضرت علی رض اتنے عرصہ تک اگرچہ حضرت کے کام مین تھے مگر حضرت
سے غائب تھے اور حضرت صدیق اتنے عرصہ تک حضرت کے کام مین تھے اور ہر وقت
دیدار رسول سے مشرف تھے وجہ پانچوین اس سفر مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت صدیق کو اپنے ہمراہ لیا تو بھلا خیال کرو اگر اس سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شہادت یا وفات ہوتی تو تجہیز و تکفین حضرت کی سب انکے ہاتھ سے ہوتی اور حضرت انکی
کو اسوقت اپنا وصی فرماتے اور امت کا خلیفہ بناتے **دوسرا طعن** مخالفین کا اگر رونا حضرت
صدیق کا ثواب تھا تو حضرت نے کیون منع فرمایا اور جو ثواب نہ تھا تو ابو بکر عاصی تھے
جواب اسکا بچند وجہ ہی **وجہ اول** فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام
کو لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ؕ نہ ڈر مکر فرعون سے تو ہی بلند رہیگا اگر
خوف کرنا حضرت موسی علیہ السلام کا ثواب تھا تو کیون روکا اور جو گناہ تھا تو حضرت
موسیٰ بھی عاصی ہوسے **وجہ دوسری** اور فرشتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا
لَا تَخَفْ نہ ڈر اے ابراہیم **وجہ تیسری** حق تعالی نے لوط علیہ السلام کو فرمایا لَا تَخَفْ

دکھا تجھکو نہ ڈر اور نہ غم کر آن سب صورتون مین یا حضرات انبیا علیہ السلام حامی ہوے
یا خدای تعالی اور فرشتون نے ثواب سے نبیون کو ردکا جو جواب انکا ہی وہی جواب ہمارا شعر

زانکس کہ زقرآن و خبر زو نرہی	اینست جوابش کہ جوابش نرہی

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ یہ سب تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر سے لکھا گیا مدارج النبوۃ مین
لکھا ہی کہ تین رات رہے غار مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور عبد اللہ بن
ابی بکر تمام دن قریش مین بسر کرتے اور انکے سب حیلہ اور مکر کی خبر رات کو غار مین جاکر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے اور رات کو حضرت کی خدمت مین کھانا لیجاتے
اور وہین رات بسر کرتے عامر بن فہیرہ غلام حضرت صدیق کا جو بکریان چرانے پر مقرر
تھا رات کو دودھ بکریون کا غار مین پونہچایا کرتا تھا تیسرے دن عبد اللہ بن اریقط جو ان
دونون اونٹون پر اجرت سے حضرت صدیق نے انکو مقرر کیا تھا اور وعدہ دیا تھا
کہ تیسری رات اونٹون کو غار پر لانا وہ اپنے وعدہ پر لایا اور باوجودیکہ کافر تھا مگر امانت دار
اور بات کا پورا تھا امام نووی نے لکھا ہی کہ اسکے اسلام کی کسی کو خبر نہین شب پنجشنبہ کو
ایک اونٹنی پر جسکا نام جذعا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوے اور اپنے پیچھے
حضرت صدیق کو بٹھایا اور دوسری اونٹنی پر عبد اللہ اور عامر کو بٹھایا اور متوجہ طرف مدینہ کے
کیا ایک دن رات برابر چلے دوسرے دن جب دھوپ نکلی اور وقت گرمی کا آیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم وہان اترے حضرت صدیق نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک
درخت کے سایہ مین جگہ صاف کرکے اپنا پوستین بچھایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

وہان آرام فرمایا سبحان اللہ یہ وہ ذات مقدس ہی کہ عرش معلے پر پہونچے اور یہان زمین
پر لیٹے ہوں وہان ایک شخص بکریان چرا رہا تھا اُس سے حضرت صدیق نے بسبب سابق
ملاقات اپنی کے ایک پیالہ دودھ کا لیا اور ذرا پانی ڈال کر اُسکو ٹھنڈا کیا جب بیدار ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کو پلایا اور سوار ہوے تیسری منزل مین اُم معبد کے
گھر مین اُترے وہ ایک عورت تھین بوڑھی مسافر نواز اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھی رہتی تھین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے گوشت اور کھجورین اور دودھ طلب فرمایا اُسنے کہا
کہ ایکے سال قحط کے سبب ہمارا تنگ حال ہی ورنہ مین تمہاری مہمانی کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُسکے خیمہ مین ایک بکری دیکھی نہایت لاغر فرمایا کہ ای ام معبد یہ بکری کیسی ہی کہا کہ لاغری
سے ریوڑ کے ساتھ جنگل کو نہ جا سکی فرمایا اسمین دودھ ہی کہا دودھ کا نام بھی اسکے پاس
نہین فرمایا اگر تو اذن دے تو مین دودھ اسکا دوہون کہا قربان میرے مان باپ تم پر
اگر دودھ ہو تو شوق سے دوہ لو حضرت نے اپنا دست مبارک اُسکے تھن کو لگایا اور دعا
مانگی خداوندا برکت دے ام معبد کو اُسکی بکری مین اُسی وقت ایسا دودھ ہوا کہ تھرانے لگین
ٹانگین بکری کی دودھ کے زور سے پھر طلب کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے
ٹھلیا تو بھر گئی وہ دودھ سے اول حضرت نے سب گھر والون کو پلایا پھر پلایا حضرت صدیق
اور اُنکے غلام اور اُنکے نوکر کو پھر پیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پھر دوبارہ دوہا تو
دوبارہ پیاسے اور گھر کے برتن سب بھر گئے وہ بکری اٹھارہ برس زندہ رہی حضرت عمر کے
زمانہ مین جو قحط شدید پڑا اور کہین نام دودھ کا نہ رہا تو صبح شام لوگ اُسکا دودھ پیا کرتے تھے
تاریخ خمیس مین لکھا ہی کہ ام معبد ایک بکری ذبح کے واسطے حضرت کے سامنے لائین

آپنے اسکا دودھ دوہا اسمین یہ خیر برکت ہوئی دوسری بکری وہ اور لائین اور ذبح کی اور
پکایا اسکا گوشت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ناشتہ کے واسطے بھی
اسمین سے رکھا جب کوچ کر گئے وہان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ابو معبد خاوند
ام معبد کا گھر مین آیا اور یہ خیر و برکت گھر مین دیکھکر حیران ہو گیا اور سبب اسکا پوچھا ام معبد
نے یہ سب قصہ بیان کیا کہا معلوم ہوا مجکو یہ وہ سردار قریش تھا کہ جسکے قریش دشمن ہین
افسوس کیا کہ مین اگر حاضر ہوتا تو ضرور اُنکے ساتھ جاتا پھر دونون میان بی بی وطن سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ مین پہنچے اور اسلام لائے روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ ایسا ہی قصہ
ایک اور اونٹنی کا ہی کہ ہرگز اُسکے دودھ نہ تھا رستہ مین واقع ہوا جب قوم قریش
نے مکہ معظمہ مین منادی کی کہ جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے رفیق کو قتل کرے
یا اُن دونون کو قید کر لاسئے سو اونٹ اُسکو دینگے سُراقہ بن مالک نے سنا تو سوار ہوا وہ
اپنے گھوڑے تیز رفتار پر اور دوڑا وہ وہان سے یہان تک کہ پہنچا نزدیک حضرت کے
تو گھوڑے نے اُسکو پھینکا اپنی پیٹھ سے سُراقہ کہتا ہی کہ پھر اٹھا مین اور سوار ہوا یہان تک
کہ نزدیک ہوا مین حضرت سے ایسا کہ سنتا تھا مین آواز قرارت قرآن حضرت کی پھر
گر گیا گھوڑا میرا اور دھس گئے دو پانون اگلے اُسکے زمین مین زانو تک پھر بڑی مشکل سے
نکلا وہ زمین مین سے پھر سوار ہوا مین اور قریب ہوا حضرت سے ایسا کہ مجھین اور حضرت
مین ایک نیزہ کا فرق رہگیا جب دیکھا حضرت نے مجکو تو دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّہٗ بِمَا شِئْتَ
ای اللہ بچا تو ہمکو اسکی شر سے جسطرح چاہے تو اسی وقت چارون پانون اُسکے زمین مین دھس گئے
اُسوقت فریاد کی مین نے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرا اپنے رب سے کہ گھوڑا میرا نجات پائے
اور مجھے تمسے کچھ غرض نہین اور وعدہ کرتا ہون کہ جسکو راہ مین تمہاری طرف آتا دیکھونگا

اٹھا ہٹا لیجاؤنگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَاَطْلِقْ فَرَسَہٗ خداوندا اگر یہ سچا ہی تو نجات دے اسکے گھوڑے کو اُسی وقت گھوڑا میرا زمین سے نکل آیا مین نے حضرت سے عرض کی کہ کھانا پینا میرے پاس بہت ہی آپ لیجیے فرمایا ہمکو اسکی کچھ حاجت نہین مگر بھید ہمارا کسی پر افشا نہ کیجیو اُسوقت اسلام سراقہ کے نصیب مین نہ تھا مگر حضرت سے عرض کی کہ مدینہ مین کہان فروکش ہوجیے گا اگر میرے مکان کو مشرف فرمائین تو میری سعادت ہی فرمایا مین مامور ہون مجھے کچھ اختیار نہین انجام کو بعد فتح مکہ مین اپنی قوم سمیت مسلمان ہوا اس سے زیادہ عجیب قصہ یہ ہی کہ قریش کی منادی سے ابو بُرَیدہؓ اسلمی بھی حضرت کے پیچھے لانے کو مکہ معظمہ سے نکلا اور حضرت کو قریب مدینہ منورہ کے پایا اور وہ ستر آدمی کے ساتھ تھا جب قریب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا حضرت نے فرمایا تیرا کیا نام ہی کہا بُرَیدہ آپ نے تفاؤل سے فرمایا کہ ٹھنڈک ہی پھر فرمایا کس قوم سے کہا اسلم سے فرمایا تو سلامتی ہی اسنے حضرت سے پوچھا کہ آپکا کیا نام ہی فرمایا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ اسنے حضرت کی شجاعت کو دیکھکر دم نہ مارا اور مع اپنی جماعت کے اسلام لایا بریدہؓ نے عرض کی کہ اب آپ داخل مدینہ ہوتے ہین ہم سب غلام آپکے پارکاب ہین مگر نشان آپکے آگے ضرور ہونا چاہیے اپنے عمامہ کو نیزہ پر باندھکے آگے چلا اور سب اُسکے ہمراہی حضرت کے داہنے بائین آگے پیچھے پیادہ چلے اور طلحہ اور زبیر اور جو صحابہ کہ تجارت کے واسطے ملک شام کو گئے تھے وہ سب اُسی جگہ حضرت سے آملے اور لباس سفید تحفہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق کے واسطے لائے تھے وہ اُنکو پہنائے تنبیہ خدا تعالی کی حکمتون سے کسی کو وقفیت نہین مگر جس کسی کو جتنا اُس نے وقوف دیا وہ واقف ہوا غور کرنے کا مقام ہی کہ مکہ معظمہ مین سامان موجود تھا جماعت کثیرہ مدینہ والون کی جو اسلام لائی اور جماعت قریش جو ہجرت

کر گئی اُنکے ساتھ مین حضرت کو حکم ہوا اور پھر کس مصیبت سے حضرت کو گھر سے نکالا اور کیا
مصیبت غار مین اور راہ مین اٹھائی اب مدینہ پہونچنے تک سب سامان مہیا کر دیا رفیق
بھی ایک جماعت کثیر اور لباس بھی عمدہ اور نشان بھی آگے آگے چلتا ہی کہ مدینہ والون کو
یہ خیال نہو کہ پیغمبر کو ہم کفار کی مصیبت سے نکال کر لائے یا پیغمبر مکہ سے بھاگ کر دو چار
آدمیون سے ہمارے یہان آئے مدینہ منورہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی دن سے
آمد آمد کی خبر تھی انصار ہر روز صبح کو مدینہ کے باہر پہاڑون پر جا کے انتظار کیا کرتے تھے
جس دن کہ آپ تشریف لائے سب کے سب انتظار کر کے چلے آئے ایک یہودی پہاڑ پر
کھڑا رہا اُسنے جو دور سے نشان محمدی دیکھا شہر والون کو آواز دی کہ ای مسلمانو مقصود اور
مطلوب تمھارا آ پونچا سنتے ہی سب مسلمان ہتیار لگا کر گھرون سے اپنے دوڑے اور استقبال
کر کے مقام حرہ پر ملازمت حاصل کی اور مبارکباد آپسمین دی جوان اور بوڑھے اور لڑکے تو
آپکے ساتھ تھے اور عورتین واسطے زیارت کے کوٹھون پر تھین اور سب کے مونہ سے اُسوقت
یہ آواز نکلتی تھی جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ اور لڑکیان انصار کی دف بجاتی تھین
اور یہ گاتی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ + یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ ہم ہم بنی نجار کی
لڑکیان ہین کیا خوب ہی کہ محمد بھی ہمارے ہین سے ہین اور عورتین انصار کی دروازون پر
اور کوٹھون پر یہ پڑھتی تھین ؎ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ + وَجَبَ
الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعیٰ لِلّٰہِ دَاعٍ

نظم

رسول خدا رونق افزا ہی آج | حبیب خدا جلوہ آرا ہی آج
حبیب الٰہی رسول خدا | مدینہ مین تشریف فرما ہی آج
مدینہ کا گلشن ہی رشک ارم | کا اس باغ مین سرو رعنا ہی آج
ہوا داخل اس مصر مین وہ عزیز | کہ ہر یوسف اُسپر زلیخا ہی آج

ز فرش زمین تا بعرش برین
مدینہ مین وہ نور آیا ہی آج
عوض ایک کلمہ کے فردوس ہی
وہ بیکل ہو کل اسکو سودا ہی آج

عجب طرح کا نور پھیلا ہی آج
تجلی رب ہمنے دیکھی نہین
عجب طرح کا مفت سودا ہی آج
ہمین آج ہی روز اقبال مند

سنور ہین جس نور سے مہر و ماہ
مگر نور حق ہمنے دیکھا ہی آج
رہے ایسی دولت سے جو نا امید
کہ مقبول رب ہمنے پایا ہی آج

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دوست رکھتے ہو مجکو ای جماعت انصار کی انھون نے
عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مین دوست رکھتا ہون تمکو انس رض کہتے ہین
کہ مین اسوقت آٹھ نو برس کا تھا جب تشریف لائے حضرت مدینہ منورہ مین مجھے یاد ہی کہ ہر گھر
مین نور اور برکت اور خوشی اور روشنی تھی اور وفات شریف کا دن بھی مجھے یاد ہی کہ ہر گھر
مین مدینہ کے اندھیرا اور غم اور مصیبت تھی جب بیٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ناواقف
لوگ حضرت صدیق کو نبی جانکر انکو سلام کرتے اور مصافحہ کرتے حضرت صدیق اس خیال کے
دفعہ کرنے کو حضرت کے سر مبارک پر چادر تانکر کھڑے ہو گئے کہ رفع شبہہ ہو جائے اور حال
عشق حضرت صدیق کا جنگ بدر مین اور جنگ احد مین اور جنگ حنین مین کتب سیر اور
حدیث سے خوب واضح ہی اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ بڑا احسان کرنے والا مجپر اور ہر دم کی رفاقت اور خرچ کرنے مین مال کے
ابو بکر ہی سب کے دروازے مسجد مین سے بند کر دو مگر دروازہ ابو بکر کا کھلا رہنے دو اور اگر
مین سوا اپنے رب کے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا ولیکن وہ بھائی اسلام
کا ہی یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین مجکو کہ بلا اپنے باپ اور بھائی کو کہ لکھ دون
مین کتاب کہ مجکو خوف ہی کہ کوئی آرزو کرے اور کوئی کہے کہ مین ہون اور نہین ہوگا

کہ انکار کرتا ہی اللہ تعالی اور سب مومن ابوبکر کے غیر کو یہ روایت مسلم کی ہی یعنی ظن غالب
یہ ہی کہ چاہا حضرت نے کہ خلافت ابوبکر کو لکھدون پھر فرمایا اللہ تعالی اور سب مومن ابوبکر کے
سوا کسی کو خلافت نہ دینگے جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہا کہ آئی ایک عورت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کلام کیا آپنے کچھ فرمایا کہ پھر آئیو وہ بولی کہ اگر آؤن مین اور نہ پاؤن
آپکو یعنی زندہ تو فرمایا آئیو ابوبکر کے پاس یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی عمرو بن العاص سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا مجکو اوپر لشکر ذات السلاسل کے پھر جب
آیا مین وہان سے تو عرض کی مین نے کون آدمی آپکو بہت محبوب ہی فرمایا عائشہؓ عرض کی
مردون مین سے فرمایا باپ اُسکا عرض کی مین نے بعد اُنکے کون محبوب ہی فرمایا عمر یہ حدیث
بخاری اور مسلم کی ہی محمد بن حنیفہ کہتے ہین کہ پوچھا مین نے اپنے باپ یعنی حضرت علی سے
کونسا آدمی بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ابوبکر کہا مین نے پھر کون فرمایا عمر
ڈرا مین کہ اب کہدینگے عمر کے بعد عثمان بہتر ہین تو کہا مین نے بعد عمر کے آپ بہتر ہین فرمایا
مین تو ایک مرد مسلمان ہون یہ حدیث بخاری کی ہی ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے
زمانہ مین ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے اُنکے بعد عمر کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے اُنکے بعد
عثمان کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے یہ حدیث بخاری کی ہی ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا مجپر احسان نہین مین نے سب کا احسان ادا کر دیا مگر
ابوبکر کا کہ اُسکا بدلہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن دیگا اور مجھے کسی کے مال نے نفع نہین دیا
اتنا کہ جتنا ابوبکر کے مال نے دیا یہ حدیث ترمذی کی ہی حضرت عمر فرماتے ہین کہ ابوبکرؓ سردار
ہمارے اور بہتر ہم سب کے تھے اور زیادہ محبوب ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو تھے یہ حدیث ترمذی کی ہی ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ابوبکر کو کہ تو صاحب میرا غار مین اور صاحب میرا حوض پر ہی یہ حدیث ترمذی کی ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہی قوم کو کہ جہان ابوبکر ہو اُنکے سوا بیشے اور کوئی نماز پڑھاوے حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حکم فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ لانے کا مین نے کہا کہ آج اتنا صدقہ لیجاؤنگا کہ ابوبکر پر فوقیت ہو مجکو پس لیگیا مین آدھا مال لیا فرمایا ای عمرؓ کیا چھوڑا تو نے واسطے اہل و عیال اپنے کے عرض کی مین نے کہ آدھا مال اور لائے ابوبکرؓ سب مال گھر کا فرمایا رسول اللہ نے کیا چھوڑا تو نے ای ابوبکرؓ واسطے اہل اپنے کے عرض کی اللہ اور رسول اُسکا کہا مین نے دل مین کہ اب کبھی نہوگا سبقت مجکو ابوبکرؓ پر یہ حدیث ترمذی کی ہی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو کہ فرق تم دونون مین اتنا ہی کہ جتنا تمھارے قول مین ہی ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور پکڑا ہاتھ میرا اور دکھایا مجکو وہ دروازہ جنت کا جس مین سے میری امت جاویگی عرض کی حضرت صدیقؓ نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون مین اس بات کو کہ مین اُسوقت آپکے ساتھ ہوتا کہ دیکھتا مین اُس دروازے کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاطر جمع رکھ ای ابوبکر کہ اول تو سب سے داخل ہوگا جنت مین یہ ابو داؤد کی حدیث ہی حضرت عمرؓ کے سامنے ایکدن ذکر حضرت صدیقؓ کا ہوا روئے حضرت عمرؓ اور فرمایا آرزو کرتا ہون مین اسکی کہ میرے سارے عمل ہوجائین مثل ایک رات دن کے عملون ابوبکرؓ مین سے رات تو غار کی جسکا قصہ اوپر لکھا گیا اور دن وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ پھر گئے اسلام سے عرب اور مرتد ہوگئے وہ اور کہا اُنھون نے نہین ادا کرینگے ہم زکوۃ فرمایا ابوبکرؓ نے اگر ایک گھُٹی بھی زکوۃ کی نہ دینگے تو جہاد کرونگا تمپر کہا حضرت عمرؓ نے ای خلیفہ رسول اللہ کے

نرمی کرو لوگون کے ساتھ اور تالیف قلوب کرو لوگون کی کہا ابوبکر رضہ نے مجکو تو بڑا سرکش
تھا جاہلیت مین اور ضعیف ہو گیا تو اسلام مین وحی تو موقوف ہو گئی اور تمام ہو چکا دین
آیا کم کریگا کوئی حق اسلام کا میری زندگی مین روایت کیا اسکو رزین نے ہذا کلہ فی المشکوۃ
اب سننا چاہیے کہ شب غار کا تو ذکر ابھی ہو چکا اب لکھتا ہون دن وفات کا کہ حضرت
صدیق رضہ سے کیا کیا کام دین کے اُس دن بن پڑے اگر نہ ہوتے اُس دن حضرت صدیق
تو وہ کام دین کا درہم برہم ہو چکا تھا اللہ جل شانہ نے انکی ذات مقدس سے اسلام کو از سر نو
رونق دی کہ آجتک وہ ظہور قوت اسلام کا چلا جاتا ہی اور قیامت تک رہیگا انشاء اللہ تعالی
جب مرض الموت ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو نماز جماعت کی آپ بذات خود پڑھاتے
رہے مگر جب اُٹھنے کی طاقت نہ رہی اور وہ وقت نماز عشا کا تھا تو منتظر تھے صحابہ واسطے
نماز کے مسجد مین فرمایا آیا نماز پڑھ لی لوگون نے عرض کیا گیا کہ نہین یارسول اللہ
آپکا انتظار ہی فرمایا پانی لاؤ اور مجپر ڈالو کہ مین اُٹھون یہ فرما کر بیہوش ہو گئے اسی طرح
تین دفعہ اتفاق ہوا مگر آپ سے اُٹھا نہ گیا فرمایا ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھائے لوگون کو
حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ میرا باپ نرم دل ہی جب آپکی جگہ کھڑا ہوگا اور آپ کو نہ دیکھیگا
تو اُسکو طاقت نماز پڑھانے کی نہوگی اگر عمر رضہ کو حکم دیجیے تو خوب ہی فرمایا حکم کرو ابوبکر
کو کہ نماز پڑھائے حضرت عائشہ رضہ نے حضرت حفصہ رضہ کو کہا کہ تم حضرت کی خدمت مین
عرض کرو جب حضرت حفصہ رضہ نے عرض کی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم باز
رکھنی ہو مجکو حق سے جیسے باز رکھتی تھین عورتین یوسف علیہ السلام کو جب کھڑے ہوئے
حضرت ابوبکر نماز پڑھانے کو تو کچھ آرام معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دو آدمی
کی مدد سے آپ تشریف لائے جب معلوم ہوا حضرت صدیق کو تشریف لانا آپکا تو ا

پیچھے آنے کا کیا فرمایا حضرت نے اپنی جگہ پر ہو پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بائین
اُنکے اور پڑھی نماز یہ دلیل ہی روشن واسطے اہل سنت کے اوپر خلافت حضرت ابو بکرؓ کے
اسواسطے کہ جب حکم دیا حضرت نے اُسوقت مین کہ سب صحابہ اور حضرت علیؓ بھی موجود تھے
حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا اور باوجود منع کے بھی نہ مانا تو اب کیا اُنکی خلافت مین شک رہا
اسی واسطے کہا کرتے تھے حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ کو مقدم کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے پھر کون ہی کہ موخر کرے تمکو روایت ہی حسن بصری رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے حضرت علیؓ
کہ مقدم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو نماز مین اور امام بنایا انکو مین اُسوقت
حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست تھا مریض نہ تھا اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے
امام بناتے لیکن نہ بنایا مجکو مین راضی ہون جسمین خدا رسول راضی ہی دارقطنی اور حاکم اور
ابن عساکر نے روایت کی کہ کہا حضرت علیؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
سوال کیا مین نے اللہ تعالی سے کہ مقدم کرون مین تجکو اوپر تین کے پس انکار کیا اللہ تعالے
نے اور حکم دیا ابو بکر کے مقدم کرنے کا اور روایت کی حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ذہبی نے کہ
آئے ابو سفیانؓ طرف حضرت علیؓ کے اور کہا کہ اگر کہے تو تو بھر دون زمین کو گھوڑون اور
آدمیون سے کہا حضرت علیؓ نے اے ابو سفیان تو ہمیشہ عداوت اسلام مین رہا ہمنے پایا ابو بکر
کو اہل خلافت کا بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے آپ متعین کردی جب قبض روح مبارک ہوئی تو آئے حضرت ابو بکرؓ حجرۂ جناب صدیقہ
مین اور اٹھائی چادر آپکے اوپر سے بوسہ دیا پیشانی نورانی کو اور رکھ دیا دہن اپنا اوپر دہن مبارک کے

[illegible]

اور کہا ای نبی اللہ تعالی کے پھر روتے روتے بوسہ دیا اور کہا ای مقبول اللہ تعالی کے پھر
اٹھایا سر اور پھر روتے روتے بوسہ دیا اور کہا ای محبوب اللہ تعالی کے قربان ہون میرے ماں باپ
آپ پر خوشبودار ہین آپ جیسے خوشبودار تھے زندگی مین سے گرے نعش پر کہکے ای
نبی ❊ ابھی تمھین خوشبو ہی آتی وہی ❊ جب باہر آئے حجرہ سے تو دیکھا عجب حال صحابہ کا ہر
حضرت عمرؓ تلوار لیے کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین
ہوئی یہان اس قصہ کا دریای موج زن ہر ابھی گلدستہ آسیہ مین بیان وفات شریف کا
لکھ چکا ہون یہان فقط بیان فضیلت حضرت صدیق کا ہی اسواسطے یہان وہ قصہ
نہین لکھا فرمایا حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمرؓ کو بیٹھ ای عمرؓ انھون نے عشق کی بیتابی
مین نہ سنا پھر فرمایا ای آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ تشریف
جنت الفردوس کو لیگئے کیا نہین سنا تو نے خطاب اللہ تعالی کا اپنے حبیب کو قرآن مجید
مین اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۝ بیشک تو مرنے والا ہی اور یہ سب مرنے والے ہین
وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ پھر منبر نبوی
پر آئے اور سب لوگ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر انکے پاس جمع ہو گئے حضرت صدیق رضؓ نے
خطبہ پڑھا اول حمد خدای تعالی کی بیان کی پھر درود پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کہ حضرت نے وفات پائی جو کوئی بندگی خدا کی کرتا تھا وہ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ہی زندہ ہی
کبھی نہین مریگا اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ یعنی نہ تھے محمد خدا کے شریک مگر رسول
تھے اللہ کے انکے پہلے بہت رسول گذر چکے ہین اگر یہ بھی مرجائیگا یا مارا جائیگا تو تم پھر جاؤگے
دین سے ایڑیون کے بل جب سنی سب نے حضرت صدیق سے یہ دونون آیتین قرار پکڑ گئے سب کے دل

اور یقین ہو گیا سب کو کہ حضرت کی وفات بیشک ہو گئی آپ ایسے وقت مین یہ دونون آیتین
سنائین کہ سب نے جانا آج نازل ہوئین پھر گلی کوچون مین لوگ یہ آیتین پڑھنے لگے
پھر عمر نے بھی اُسی مجلس مین بطور خطبہ کے کہا اے لوگو کل جو یہ بات مین کہتا تھا کہ نہین وفات
پائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہنا میرا نہ کتاب اللہ سے تھا نہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بلکہ امید رکھتا تھا مین اپنے دل مین کہ شاید پھر روح مبارک جسم مشریف
مین آجائے اور تدبیر فرماوین آپ ہمارے دین کی اور دل چاہتا تھا میرا کہ ہم آپکے سامنے
مرین پس اختیار کیا اللہ عزوجل نے جو کچھ اُسکو منظور تھا اور یہ جو فرمایا ابو بکر صدیق نے یہ
کتاب اللہ سے ہے اور حدیث رسول اللہ سے پس مضبوط پکڑو اسکو اور رجانو اسکو حق
کہا ابو نصر نے تھا یہ قول حضرت عمر کا خوف فتنۂ منافقین سے جب دیکھا اُنھون نے
قوتِ یقینِ حضرت صدیق کو تسکین ہو گئی اُنکے قلب کو اور خود فرمایا حضرت عمرؓ نے قسم ہے
اللہ تعالی کی یہ آیت صدیقؓ کے پڑھنے سے اُسوقت خیال مین آئی گویا نہ سنی تھی ہمنے
کبھی جب سُنی مین نے حضرت صدیقؓ سے یہ آیت لرزہ میرے بدن مین پڑا اور گر پڑا مین
اپنی جگہ سے اور ابن عمرؓ کہتے ہین گویا ہم سب کے دل پر پردہ پڑا ہوا تھا ابو بکرؓ کے خطبہ
سے وہ پردہ سب کے دلون سے اُٹھ گیا اور یقین جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہو گئی اُسوقت سب نے پڑھا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۰ بعد
اُسکے صدیقؓ نے تسلی اہل بیت کی کی اور اُنکو فرمایا کہ مشغول ہو تم حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے غسل اور کفن مین کہ یہ کام علاقہ تمسے رکھتا ہے اور مین مشغول ہوتا ہون ایک
بڑے کام مین دین کے کہ وہ خلافت ہے پھر اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے ساتھ
آپ اس کام مین مصروف ہوے انصار نے کہا کہ ہمارا امیر ہم مین سے ہو تمہارا تم مین سے

اسوقت کہا حضرت عمرؓ نے ای جماعت انصار کی کیا نہین جانتے تم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے مقدم کیا ابوبکر کو سب اپنے اصحاب پر اپنی زندگی مین آور امام بنایا انکو ہم سب کا
اب تمکو خوش آتی ہی یہ بات کہ مقدم ہو ابوبکرؓ پر اور امام بنو تم اُسکے کہا انصار نے نعوذ باللہ
جو ہم یہ بات چاہتے ہون یہ روایت نسائی کی ہی پھر کھڑے ہوے زید بن ثابت اور
کہا سب لوگون کو تم خوب جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین مین تھے اور
خلیفہ بھی مہاجرین مین سے ہونا چاہیے اور ہم تھے انصار یعنی مددگار رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اُسی طرح ہین مددگار خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر کڑا ہاتھ
ابوبکرؓ کا اور کہا یہ ہی صاحب تم سب مسلمانون کا بیعت اول حضرت عمرؓ نے کی پھر سب صحابہ
نے مہاجرین اور انصار مین سے آور سوار ہوے حضرت ابوبکرؓ منبر پر اور دیکھا سب طرف
لوگون کو نہ پایا انمین حضرت زبیرؓ کو بلایا انکو اور فرمایا کہ ای زبیر تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہو اور حواری ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادہ کرتے ہو تم توڑو
عصا مسلمانون کا انھون نے کہا کہ نہین ارادہ کرتا ہون بیعت کا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوے وہ اور بیعت کی انھون نے سب کے سامنے پھر نہ پایا اس
قوم مین حضرت علیؓ کو تو بلوایا انکو اور کہا ای علی تم بیٹے ہو چچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور داماد اُنکے ارادہ کرتے ہو کہ توڑ دو عصا مسلمانون کا کہا انھون نے نہین ارادہ
کرتا ہون بیعت کا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی انھون نے
روایت کیا اس حدیث کو ابن سعد اور حاکم نے اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
کہ یہ بیعت اُسی دن ہوئی کہ جسدن وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی
بارھوین ربیع الاول کو ان پیر کے سنہ گیارھوین ہجرت کے آور کہا محمد بن اسحاق نے

اپنی سیرت مین حدیث کی مجکو زہری نے انکو حدیث کی انس بن مالک سے کہ جب
بیعت کی صحابہؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی سقیفہ بنی ساعدہ مین اور ہوا دوسرا دن بیٹھے حضرت
ابو بکر منبر پر اور کھڑے ہوے حضرت عمرؓ اور حمد کی اللہ تعالی کی اور کہا بیشک اللہ تعالی
نے جمع کیا کام تمھارا اوپر بہترین تمھارے کے کہ وہ صاحب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور دوسرا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غار مین پس کھڑے ہو تم اور بیعت
کرو تم اُسکی پس بیعت کی تمام لوگون نے پھر فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے بعد حمد اللہ جل شانہ
ای لوگو مین والی کیا گیا ہون تمھارا اور نہین ہون بہتر تمسے اگر بہتر بات کہون تو مدد کرو
تم میری اور اگر بری بات کہون مین تمکو تو سنبھالو تم مجکو سچ بولنا امانت ہی اور جھوٹ بولنا
خیانت ہی جو ضعیف ہی تم مین سے وہ قوی ہی مجپر کہ پہونچاؤنگا مین حق اُسکا انشاء اللہ تعالے
اور جو قوی ہی تم مین سے وہ ضعیف ہی نزدیک میرے پورا لیلونگا مین اُس سے حق مسلمان
کا انشاء اللہ تعالی جس قوم مین جہاد موقوف ہوگا ڈالیگا انپر اللہ تعالی ذلت اور جس قوم
مین ظاہر ہوگا فحش بلای عام ڈالیگا اللہ تعالی اُس قوم پر اطاعت کرو تم میری جب تک
اطاعت کرون مین اللہ اور رسول کی اور جب نافرمانی کرون مین اللہ اور رسول کی تو نہ
اطاعت کرو تم میری پس کھڑے ہو تم طرف نماز کے رحم کرے اللہ تعالی تمپر عبد الرحمن بن
عوف سے روایت ہی کہ خطبہ پڑھا حضرت ابو بکرؓ نے اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی نہ تھا مین
حریص سرداری کا کسی دن اور نہ کسی رات ہرگز اور نہ تھی مجکو رغبت سرداری کی اور نہ دعا
کی مین نے اللہ تعالی سے اس بات کی ظاہر مین اور نہ پوشیدہ و لیکن ڈرا مین فتنہ سے
اور کیا مجھے اس سرداری مین راحت ہی بلکہ ڈالا گیا میری گردن مین ایک امر عظیم کہ نہین مجھے
اُسکے اٹھانے کی طاقت نہین مگر اللہ تعالی کی قوت سے پس کہا حضرت علیؓ اور زبیرؓ نے

کہ ہمین غصہ کسی بات کا نہین مگر خیال ہی کہ ہمین اول مشورہ مین کیون نہ پوچھا اور بیشک
ہم جانتے ہین کہ ابوبکرؓ لائق ہین اس کام کے سب لوگون مین سے کیونکہ وہ صاحب
رسول اللہ ہین غار مین اور ہم خوب جانتے ہین کہ وہ شریف ہین اور بہتر ہین سب سے
اسواسطے کہ حکم دیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھانے کا اپنی زندگی
مین ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء للسیوطی حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ بعد وفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد ہوگئے عربؓ اور کہا انھون نے نماز تو پڑھینگے مگر زکوۃ ہم نہ دینگے
آیا مین پاس حضرت ابوبکرؓ کے اور کہا مین نے ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نرمی کیجیے اور دل انکے ہاتھ مین لیجیے کہ یہ لوگ مانند وحشی کے ہین فرمایا حضرت صدیقؓ
نے کہ امید رکھتا ہون مین تجھسے مدد کی اور تو کم ہمت ہوگیا جاہلیت مین تو بڑا مضبوط تھا اسلام
مین بودا ہوگیا کس بات سے انکی دلداری کرون ہرگز ہرگز مجھسے یہ نہین ہونے کا تشریف
لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور موقوف ہوگئی وحی قسم ہی اللہ تعالی کی جہاد کرونگا
مین انسے اور نہ روکونگا مین اپنی تلوار کو انسے اگر یہ ایک کھر بھی بکری کا حق زکوۃ سے
بند کرینگے کہا حضرت عمرؓ نے کہ کھول دیا اللہ تعالی نے سینہ ابوبکر کا تو پھر جانا مین نے کہ ابوبکرؓ
حق پر ہین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ جب وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے پھیل گیا نفاق اور مرتد ہوگئے عرب یعنی بیرونجات مدینہ کے لوگ اور اختلاف ہوا
انصار مین اگر پہاڑ پر یہ کام پڑتا البتہ نہ اٹھا سکتا وہ جو اٹھا لیا میرے باپ نے پوچھا سب نے
کہان دفن ہونگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابوبکرؓ نے سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کسی نبی نے وفات نہین پائی مگر وہین دفن ہوا جس جگہ وفات پائی یہ
اول اختلاف تھا کہ واقع ہوا تھا اصحاب مین بعضے کہتے تھے کہ مکہ معظمہ مین دفن ہون کہ

وہین پیدا ہوے تھے بعضے کہتے تھے کہ مسجد نبوی مین بعضے کہتے تھے بیت المقدس
مین کہ وہان اکثر انبیا دفن ہین بعضے کہتے تھے بقیع مین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث
پڑھی پس رفع ہوا اختلاف اور دفن ہوے آپ حجرۂ مبارک مین پھر اختلاف ہوا کہ ورثہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیونکر تقسیم ہو اور نہ تھا علم کسی کو اس بات کا جواب دیتا فرمایا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نَحْنُ مَعْشَرُ الْأَنْبِيَاءِ
لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ تحقیق ہم جماعت انبیا کی ہین نہین وارث ہوتا کوئی
ہمارا جو کچھ ہم چھوڑین وہ صدقہ ہی روایت ہی بیہقی اور ابن عساکر سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ نہوتے نہ عبادت
کیجاتی اللہ تعالی کی کہا اس لفظ کو ابوہریرہ نے تین بار عروہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مرض الوفات مین فرماتے تھے کہ تیاری کرو لشکر اسامہ کی پس روانہ ہوے اسامہ
لشکر کے طرف روم کے جب پہنچے جرف مین تو انکی زوجہ فاطمہ بنت قیس نے انکو کہلا بھیجا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت وفات قریب ہی جب سنی اسامہ نے خبر وفات کی تو
اُلٹے چلے آئے اور کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ مجھکو خوف ہی کہ عرب کافر ہو جائین اور مجھے
مقابلہ ہو اور میرے ساتھ صحابہ جلیل الشان ہین پس خطبہ پڑھا حضرت صدیق اکبر
نے اور فرمایا محبوب ہی مجھکو کہ میرا بدن جانور اُچک لیجائین اس سے کہ کرون مین کوئی
کام دین کا پہلے اسکے کہ ادا نہ کرون اُس کام کو کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
شروع کیا ہو اور فرمایا ہو اس کام کے کرنے کو ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
روانہ کیا لشکر اسامہ کا وہ تھوڑے عرصہ مین فتح کر کے سلامت آگئے مدارج مین
اس قصہ کو یون لکھا ہی کہ یہ آخر جہاد تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ حکم دیا

اسامہ بن زید کو سنہ گیارھوین ہجرت مین کرا ُبنی کو کہ وہ ملک شام مین سے ہی اور
مقتل ہی زید بن حارثہ کا جو والد اسامہ کے تھے مع لشکر اسلام کے جاسکے اور جہاد کر
اور اُنکے گھر بار کو جلائے اور جلدی جلائے کہ اُن لوگون کو خبر نہونے پائے اور پہلے پہنچنے
سے جاسوسون کو روانہ کرے اور راہ بتانے والون کو ساتھ لیجائے یہ تدبیر ہو رہی تھی کہ
اٹھائیسوین صفر سے آپ کو مرض شروع ہو گیا اور تپ اور درد سر کی آپکو شدت ہوئی دوسرے
دن باوجود مرض کے آپنے اپنے دست مبارک سے نشان بنایا اور فرمایا کہ جہاد کر اللہ تعالی
کے نام سے بیچ راہ اللہ تعالی کے اور قتل کر اُنکو جو کفر کرین اللہ تعالی کا پس اسامہ نے
وہ نشان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور بریدہ بن الحصیب کو دیا
کہ تکو مین نے نشان بردار اپنے لشکر کا کیا اور اُنکے ساتھ حکم دیا جانے کا حضرت ابوبکر
صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہم کو بلکہ اس بات سے خیال ہوا اصحاب کو کہ ایسے بڑے مہاجرین اور
انصار پر حضرت نے غلام کو سردار کیا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی فرمایا ای لوگو
نہین خیال کرتے ہو تم کہ اسامہ اور باپ اسامہ کے محبوب ہین میرے تو لائق ہین سرداری
کے کسی نے دم نہ مارا اور راضی ہوے اُنکی ہمراہی پر پھر یہان تک کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت
مین جب انسے ملاقات کرتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اسامہ جواب مین
کہتے غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آپ مجھے امیر کہتے ہین حضرت عمرؓ فرماتے
جب تک زندہ ہون تمھین امیر کہونگا انشاء اللہ تعالی اسوقت عمر اُنکی اٹھارہ انیس
برس کی تھی دسوین دن مرض کے حکم روانگی کا فرمایا اُس دن لشکر کے تمام لوگ آپ سے

رخصت ہوتے تھے اور آپکی بیماری دیکھکر پریشان تھے گیارھوین دن جب اسامہ رخصت
ہونے آئے سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے اور دونون دست مبارک کے
بوسہ دیا مگر حضرت کو طاقت بات کی نہ تھی مگر دونون ہاتھ طرف آسمان کے اٹھائے اور اسامہ
سے کہتے ہین کہ جانا مین نے میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہین
پھر اسامہ اپنے لشکر مین گئے پھر ہفتے کی صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے اس
دن مرض کو کچھ تخفیف تھی اسامہ کو وداع کیا اور دعا کی اُنکے حق مین جب ارادہ انھون نے
کوچ کا کیا اور چاہا کہ سوار ہون اُنکی والدہ اُم ایمن نے اُنکو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم جانکنی مین ہین پس ارادہ اُنکا ملتوی رہا بریدہ نے نشان حضرت کے دروازہ پہ
کھڑا کر دیا جب دفن سے فراغت ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے بعد خلافت کے وہ نشان
اسامہ کے دروازہ پر بھیجا جب پھر اسامہ لشکر مین گئے اور لشکر جمع ہوا تو یہ خبر مشہور ہوئی کہ
عرب مرتد ہوگئے بعضے صحابہ کی یہ رای ہوئی کہ اسوقت مین لشکر اسامہ کا جانا مناسب
نہین کہ اگر یہ خبر عرب سینگے کہ مدینہ سے اتنے لوگ باہر گئے تو مدینہ خالی سمجھکر ارادہ فساد
کا کرینگے فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ اگر اس لشکر کے جانے سے خالی ہو جائے مدینہ
اور ہمین کھا جائین جنگل کے جانور تو محبوب ہی مجکو مگر حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جاری
کرونگا اسوقت اسامہ سے حضرت صدیق نے حضرت عمر کو مانگ لیا کہ واسطے کارروائی
خلافت کے ضرورت ہی اور لشکر کو روانہ کیا چالیس دن مین حضرت اسامہ گئے اور
آگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے فتح پائی اور بہت کافرون کو مارا
اور اپنے باپ کے قاتل کو بھی قتل کیا اور باغات اُنکے جلا دیے اور بہت سامان غنیمت کا
لائے یہ آخر جہاد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اول جہاد حضرت صدیقؓ کا ہی اسود عنسی

کذاب بھی حضرت صدیق کی خلافت مین مارا گیا وہ قصہ یہ ہی کہ اسود عنسی کذاب ایک کاہن تھا گدھے پر سوار ہوا کرتا تھا دو شیطان اسکے رفیق تھے انکی مدد سے لوگون کو اخبار غیبی بتایا تھا اور عجائب وغرائب لوگون کو دکھاتا تھا بہت لوگ اسکے ساتھ جمع ہو گئے اور صنعا پر غالب ہوگیا اور وہان کے لوگون کو اپنا مطیع کرلیا یہانتک کہ شہر بن باذان جو حاکم مسلمان وہان کا تھا اسکو مار ڈالا اور اسکی عورت مرزبانہ نام کو اپنی بیوی بنالیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عکرمہ بن ابوجہل کو جو جدا علی کاتب الحروف کے ہین فوج مسلمان کی دیکر اس ملعون کے قتل کے واسطے روانہ کیا جب لشکر اسلام وہان پونہچا تو انھون نے اسکی بیوی مرزبانہ کو کہلا بھیجا کہ اس شخص نے تیرے باپ اور بھائیون کو قتل کیا تو کسطرح اسکے خاوند ہونے پر راضی ہو اسنے کہلا بھیجا کہ یہ اسود دشمن خدا کا بدتر مخلوق کا نزدیک میرے ہی مین اسکے قتل کے درپے ہون فیروز دیلمی کو کہ چچازاد بھائی مرزبانہ کا تھا اور بھانجا نجاشی بادشاہ کا تھا اور مسلمان تھا اور دوسرے آدمی دادویہ کو مقرر کیا کہ رات کو دیوار مین نقب لگا کر آئین جب وہ آئے انکو بتایا کہ سوتا ہی انھون نے اسکو قتل کیا اور سر اسکا کاٹ لیا جب آواز خرخر کی ان ہزار چوکیدارون کو پونہچی جو اسکے دروازہ پر تھے وہ دوڑے تو اسکی بیوی مرزبانہ نے کہا کہ سب ہٹ جاؤ اسود پر وحی نازل ہو رہی ہی صبح کو وہ سناویگا وہ سب ہٹ گئے فیروز اور اسکا ساتھی اسی نقب سکے رستہ سے سر اسکا لیکر چلے گئے مؤذن مسجد کو خبر کی تھی اسنے صبح کی اذان مین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا سب نے جان لیا کہ اسود کذاب مارا گیا فیروز نے نماز صبح کی پڑھائی اور اکثر محدث اور علمای سیر اسطرف گئے ہین کہ یہ واقعہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہو چکا تھا بعد اسکے طلیحہ بن خویلد نے جو قبیلہ بنی اسود سے تھا دعوی نبوت کا کیا اور کچھ کرشمے لوگون کو دکھائے اور کہا میرے

جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے ہین اس بات مین اسکو یون عروج ہوا کہ عُتبہ بن حصین فزاری
مع اپنے قبیلہ کے اسلام سے پھر گیا اور طلیحہ کا مددگار رہوا حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن ولید
کو سردار کرکے لشکر اسلام کو اُنکے ساتھ روانہ کیا حضرت خالد نے قبیلہ بنی طی مین پہونچکر
مقام کیا اور جو مسلمان اُسکے پھندے مین آئے تھے وہ اُنکے ساتھ ہوے اور طلیحہ سے مقابلہ
کیا عُتبہ مع اپنی قوم کے بھاگ گیا اور لشکر طلیحہ کا بھاگ کر ملک شام کو پونچا بعضے اُنمین سے
جو مرتد ہوگئے تھے اسلام لائے اور طلیحہ بھی مسلمان ہوا اور حرب نہاوند مین مسلمانون کے
ہمراہ ہوکر شہید ہوا بعد اسکے سجاح ایک عورت تھی بیٹی حارث کی بنی یربوع سے اُسنے
بنی تغلب مین دعوی نبوت کا کیا اور جماعت کثیر اُسکے ہمراہ جمع ہوگئی اور مسیلمہ کذاب نے
یامہ مین دعوی نبوت کا کیا اور وہ بیٹا یاسہ کا تھا اُسنے اپنا نام رحمان الیمامہ رکھا تھا اسلیے
کہ وہ کہتا تھا کہ مجھپر جو وحی لاتا ہے اسکا نام رحمان ہے اُن دونون کا مکان ریاست قریب قریب
تھا بعضون نے لکھا ہے کہ سجاح نے ارادہ ملاقات مسیلمہ کا کیا اور مع لشکر کے مقابلہ کو
آئی مسیلمہ آدمی بڑا مُفتری اور چالاک اور کذاب تھا اُسنے سجاح کے واسطے اپنے
پائین باغ مین خیمہ بڑا تکلف کا کھڑا کرایا اور بہت تکلف سے اُسکو آراستہ کیا اور آپ
ملاقات کے واسطے اُس خیمہ مین سجاح کے پاس آیا مدارج مین لکھا ہے کہ مسیلمہ انگور دور اندیشی
سے اُنکی ملاقات کو گیا اور ہدیے اور تحفے بہت کچھ اُسکے واسطے اول ہی روانہ کردیے تھے
تواریخ انبیا مین لکھا ہے کہ جب دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا قوت شہوانی نے ہردو
جانب سے غلبہ کیا وہان مسیلمہ پر وحی آئی کہ ای سجاح تو بھی برحق نبی ہے اور مین بھی
برحق نبی ہون وہ جو آدھا حصہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ تجھے ملیگا سجاح جو مسیلمہ کو
دیکھکر مست ہوگئی تھی اُسکا بھی حال یہی تھا مگر نام نبوت کے سبب دونون طرف سے شرم تھی

توسجاح نے کہا کہ اے نبی اللہ کے تجہپر اسوقت پھر بھی وحی آسکتی ہی کہا کہ ہان کیون نہین
آسکتی تھوڑی دیر سر گریبان مین لیگیا اور کہا کہ پھر وحی آئی اُسکا مضمون یہ ہی کہ اے سجاح
تو بھی نبی برحق ہی اور معجزہ تیرا حسن تیرا ہی اور آنکھین تیری جادو مین اور ناز و انداز
اور گرمی یہ تیرا خلق ہی اور امتحان کرنا عاشق کا یہ تیرا صبر ہی اور خواہش وصال تیری
پل صراط ہی اور ہم آغوشی دخول جنت کا ہی اور بوسہ تیرا جام کوثر ہی جب سجاح نے مضمون
وحی مسیلمہ کا سنا کہا واقعی تو نبی برحق ہی اور تجھے یہ سب غیب سے معلوم ہوا اب کیا دیر اگر
وہ کذاب بولا کہ نبوت کا خیال تو ضرور چاہیے ہمارا تمہارا نکاح ہونا اول ضرور ہی مگر
چونکہ دونون نشہ شراب مین بدمست تھے رہ نہ سکے کہ اتنے مین مسیلمہ نے کہا کہ مجکو پھر
وحی آئی کہ اِنْ شِئْتَ جَمَعْنَا یعنی اگر چاہے تو بغیر نکاح مجامعت کر پھر تو ہوا جو کچھ کہ
ہوا اور تین دن تک اُسی خیمہ مین دونون نابکارون نے خوب اپنا کالا مونہ کیا پھر تین
دن کے بعد وحی سے دونون نے نکاح کیا قوم سجاح نہایت بددل اور شرمندہ ہوئی
اور سجاح سے کہا کہ تو نے نکاح کا مہر کیا مقرر کیا سجاح نے مسیلمہ سے طلب مہر کی کی مسیلمہ
نے سجاح کے موذن کو کہا کہ اذان مین کہدے کہ دونون نمازین صبح کی اور عشا کی
سجاح کے مہر مین معاف ہوئین اور آدھی کھجور مہر مقرر ہوا اسواسطے کہ دولت دنیا
لائق انبیا اُن کے نہین مدارج مین لکھا ہی کہ تین دن یہ دونون تنہا خیمہ مین رہے
تعجب ہی کہ زنا انسے نہوا ہو اور مہر سجاح کا نصف غلہ یمامہ کا مقرر ہوا آخر کار سجاح کا
تو کام بگڑ گیا کہ لشکر اُسکا جو مالک بن نویرہ وغیرہ تھے سب اسکو چھوڑ کر اپنے اپنے ٹھکانے
چلے گئے اور سجاح گمنام ہو گئی بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ مین وہ
مسلمان ہوئی اور مسیلمہ کذاب کا حال تاریخ طبری مین یون لکھا ہی کہ حضرت صدیقؓ نے

طرف مسیلمہ کے گیارہ لشکر روانہ کیے پہلا ان مین کا لشکر عکرمہ بن ابو جہل کا بعد اسکے لشکر شرحبیل کا اور حکم دیا دونون کو کہ دروازہ یمامہ کا گھیر لین اور وہین جمے رہین یہانتک کہ حکم دوسرا پہنچے جب دیکھا مسیلمہ نے کہ گھر گیا دروازہ یمامہ کا اور اسکا نکلنا یہان سے مشکل ہوگیا تو اسنے بندوبست اس بات کا کیا کہ رستہ مدینہ کا بند کرنا چاہیے کہ اور فوج وہان سے نہ آسکے تمام گانؤن والون کو جو اسکے مطیع تھے اغوا کرکے مدینہ منورہ کے رستہ مین فساد برپا کیا حضرت صدیق نے یہ معاملہ سنکر حضرت خالد بن ولید کو سردار بنایا تیرہ ہزار مہاجرین اور انصار انکے ساتھ کیے مہاجرون کے دو سردار مقرر کیے ابو حذیفہ ابن عتبہ اور زید بن خطاب بھائی حضرت عمرؓ کے اور انصار پر ثابت بن قیس بن شماس اور براء بن مالک جو بھائی انس بن مالک کے تھے اور مقدمۃ الجیش کا سردار عبد اللہ بن عمر کو کیا اور ان سب کو تحت خالد کے کرکے روانہ کیا جب یہ لشکر پونہچا تو شرحبیل نے انکا استقبال کیا جب سنا مسیلمہ نے ہجوم لشکر اسلام کا تو جمع کیا اسنے اہل یمامہ کو اور انکے سردار مجاعہ بن مرارہ کو اور قوم بنی حنیفہ کو اور انکے سردار ثمامہ بن آثال کو اور نہار الرجال کو کہ وہ حضرت کے وقت مین صحابی تھا قرآن شریف پڑھا کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنا تھا فساد مسیلمہ کا تو بھیجا تھا اسکو کہ جاے وہان اور سکھاے دین اسلام کو اور خراب کر دے کام مسیلمہ کا جب آیا وہ مسیلمہ کے پاس تو رکھ لیا اسکو مسیلمہ نے اور ہوگیا وہ مصاحب اسکا اور مرتد ہوگیا اسلام سے اور لگا کہنے لوگون سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت مسیلمہ کو دیدی اور مجھے بھیجا ہی کہ خبر کردون مین تمکو کہ ایمان لاؤ تم مسیلمہ پر جب جمع کیا مسیلمہ نے ان سب کو اور کہا کیا تدبیر کرتے ہو تم اس کام کی کہا ان سب نے کہ لشکر تیرا بڑا ہی انکے لشکر سے پس جنگ کر تو انسے لیکن قلعہ کے اندر لڑنا مناسب نہین بہتر نکلاو

باہر شہر کے چالیس ہزار آدمی جبلی لیلر اور ماترا وہ زیر دیوار یامہ کے اور وہین انگوری باغ مین اپنا خیمہ کھڑا کیا اور آیا مجاعہ بیس ہزار سوار لیکر مقابلہ مین حضرت خالد بن ولید کے اور لڑائی اُس روز بہت سخت ہوئی کہ شکست ہوئی مسلمانون کو آور چھہ سو پچاس مسلمان شہید ہوے مہاجرین اور انصار مین سے اور عرب مین سے کہ نامی گرامی صحابہ انمین حضرت زید ابن الخطاب بھائی حضرت عمر کے اور ابو حنیفہ اور ثابت بن قیس تھے اس حال سے پکڑ لیا خالد بن ولید کو غم نے اور کہا حرام ہی مجپر بات کرنا کسی سے یہانتک کہ دیکھون پیٹھ اعدا کی پس چڑھ گئے بذات خود مع لشکر صحابہ کے اور ایسا قتال کیا کہ ایک ساعت مین دس ہزار کفار کو قتل کیا اور جا پہونچے انگوری باغ کے دروازہ تک اور بھاگا لشکر مسیلمہ کا طرف مسیلمہ کے اور کہا اُس سے کہان ہی وعدہ تیرا جو کہا تھا تو نے فتح آخر تمھاری ہی کہا مسیلمہ نے کہ کل فتح تمھاری تھی آج اُنکی ہی کہ یہی طریق نبوت کا ہی آب سعی کرو واسطے حرمت اپنے بال بچون اور بیبیون کے اور تم اور مین آج کے دن برابر مین کہا اُسکو سب نے کہ چھوڑ تو اس جگہہ کو اور داخل ہو شہر اور قلعہ مین اُسکو خوف تھا کہ مین باغ سے نکلا اور مارا گیا تو لا نبی کی یہ شان نہین کہ اپنی جگہہ سے اللہ کے دشمنون کے مقابلہ سے بھاگے صبر کا مقام ہی پس یہی جگہہ میری ہی اور یہی جگہہ تمھاری ہی یعنی جہنم مین پہونچنے کی پھر پہنی آسنے زرہ پرندہ اور سوار ہو گھوڑے پر اور آیا دروازہ پر باغ کے اور سخت لڑائی ہوئی اسوقت کہ شہید ہوے مسلمانون سے دو سو آدمی اور زخمی ہوے پانسو آدمی پھر غم مین ڈالا اس حال نے خالد کو اور کود پڑے وہ باغ مین اور نہایت پھرتی سے دروازہ باغ کا کھول دیا سبحان اللہ حافظ حقیقی اپنے بندۂ مخلص کی ایسی حمایت فرماتا ہی کہ ایسے ٹڈی دل کفار مین خالد اکیلے جا گھسے اور بال بیکا نہوا اور کمال شجاعت اور جرأت سے دروازہ باغ کا کھول دیا اور اندر باغ کے اور باہر باغ کے

سات ہزار کفار قتل کیے اُس دن سے نام اُس باغ کا حدیقۃ الموت ہو گیا اول نام جسکا حدیقۃ الرحمٰن
تھا یعنی انگوری باغ پھر بھاگے وہ سب طرف قلعہ کے حکم دیا خالد نے کہ نہ پہونچنے دو انکو قلعہ تک پس
پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا یہان تک کہ قتل کیے اُنمین سے سات ہزار اب جانا مسیلمہ نے کہ نہین ہے
نجات اب نہین گھوڑے کو چھوڑا اور چلا باغ سے پیادہ طرف قلعہ کے مونہ ڈھانپ کر خود
اور وحشی قاتل امیر حمزہ مع انصاری کے کھڑا تھا اس گھات مین کہ دیکھا مسیلمہ کو انصاری
نے اور ماری تلوار اسکو تلوار نے کام اُسکا نہ کیا مگر گرا دیا اُسکو اُسوقت پکارا انصاری نے کہ اے
وحشی یہ مسیلمہ کذاب ہی دشمن اللہ اور اُسکے رسول کا وحشی کے ہاتھ مین وہی بھالا تھا کہ جس سے
حضرت امیر حمزہ کو شہید کیا تھا مارا مسیلمہ کے پیٹ مین اس قوت سے کہ دونون زرہین
اُسکی توڑ کر پیٹھ مین جا نکلا کیا دھوکا ہی شیطان ملعون کا کہ مسیلمہ نے اتنی بڑی عمر پائی کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد بھی اسکے سامنے پیدا ہوے تھے اور حضرت کے وقت
مین خود بھی مدینہ منورہ مین آیا تھا اُسکے ساتھیون کو اسلام نصیب ہوا مگر یہ بدبخت ازلی
حضرت کا جمال مبارک دیکھکر بھی روشن دل نہوا اور ہزارون آدمیون کے ساتھ فی النار
والسقر ہوا خسر الدنیا والآخرۃ اور وحشی نے کفر کی حالت مین ایسے عمدہ شخص کو کہ حضرت
امیر حمزہ تھے شہید کیا مگر آخر اسلام قبول کیا اور اُسکے بدلے مین ایسے خبیث کو
قتل کیا کہ اُسکا بدلہ ہو گیا تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ پھر بھیجا حضرت صدیق اکبر رضہ
نے طرف بحرین کے کہ وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے علا ابن حضرمی کو اور عکرمہ بن
ابو جہل کو طرف عمان کے کہ وہان کے لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے اور مہاجر بن امیہ کو
طرف اہل یمن کے کہ وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے اور زیاد بن لبید انصاری کو طرف
ایک جماعت مرتد کے انسے جو مارے گئے انمین سے وہ مارے گئے اور جو اسلام لائے

انہین سے وہ اسلام لائے سبحان اللہ تھوڑے عرصہ مین کہ ایک برس نگذرا تھا
کہ حضرت صدیق نے لاکھون آدمیون کو از سر نو مسلمان کیا اور نام ارتداد کا عرب
مین نہ رہا مگر صحابہ کے شہید ہونے کا سخت صدمہ آنکو ہوا سبحان اللہ کیا تیری
قدرت ہی کہ غم مین بھی تو کام دین کا نکلتا رہا اُسوقت جمع کرنا قرآن شریف کا حضر
عمرؓ کے خیال مین آیا زید بن ثابت سے روایت ہی کہ بلایا مجکو ابو بکرؓ نے اور
اُنکے پاس اُسوقت عمرؓ تھے اور کہا ابو بکرؓ نے کہ آئے میرے پاس عمر اور کہا کہ تحقیق
بھاری ہی صدمہ شہادت صحابہ کا جو جنگ یمامہ مین ہوا لوگون پر اور مین خوف
کرتا ہون کہ اگر اسی طرح کے صدمے ہونگے تو قرآن جو لوگون کے سینے مین ہی جاتا رہیگا
اور مین مناسب جانتا ہون جمع ہونا قرآن کا کہا ابو بکرؓ نے کیونکر کرون مین اس کام
کو کہ نہ کیا ہو وہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا عمرؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی
یہ کام بہت بہتر ہی پھر ہمیشہ کہا کیے مجکو عمر اس کام کو یہان تک کہ کھول دیا اللہ تعالی نے
سینہ میرا پس نظر آئی مجکو رای عمرؓ کی ٹھیک پس کہا مجکو ابو بکرؓ نے تمین لکھا کرتے تھے وحی
سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اب بھی تمھین یہ کام کرو اور تم جوان ہو اور
عاقل ہو اور تمپر کسی طرح کی تہمت نہین کر سکتے پس تلاش کرو قرآن کو اور جمع کرو کہا
مین نے قسم ہی اللہ تعالی کی اگر حکم کرتے مجکو پہاڑ اُٹھانے کا تو اتنا بھاری نہوتا
جتنا کہ یہ مجپر بھاری ہی پس کہا مین نے کیونکر کرتے ہو تم دونون اُس کام کو کہ نہین کیا
وہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا ابو بکرؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی
بہتر ہی یہ کام اور اس کام کے لیے کھول دیا ہی اللہ تعالی نے سینہ میرا پس جمع کیا
مین نے قرآن کو لوگون کے سینون مین سے اور پتون سے اور کپڑون سے پس

پائین مین سے سورۂ توبہ کی دو آیتین آخر کی آیت لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ خزیمہ بن ثابت کے پاس تب بس جمع ہوا اور رہا یہ قرآن شریف حضرت ابوبکرؓ کے پاس بعد اونکی وفات کے حضرت عمرؓ کے پاس اُنکی وفات کے بعد اُنکی بیٹی حضرت حفصہ کے پاس حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ بہت بڑا اجر اللہ تعالی کے نزدیک ابوبکرؓ کو قرآن جمع کرنے کا ہی کہ اول دونون پٹھون مین قرآن کو اُنھون نے رکھا اتنے آج حال حضرت صدیقؓ کی باقی عمر کا ہی کہ کتنے شہر اُنکے وقت مین فتح ہوئے اور کہان کہان تک اسلام اُنکے وقت مین پھیلا وہ فتوح الشام واقدی مین خوب صراحۃً لکھا ہی اور وہ عربی مین اور اُردو دونون مین ہی خواص عربی کو عوام اُردو کو ضرور مطالعہ کرین اور حقا خلافت اول و ثانی کا اُس سے اُٹھائین دیکھینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام اسکا نام ہی اور مسلمان انھین کہتے ہین اور اگر نہوتی وہ کتاب اُردو مین تو ضرور مین اُس حال کو یہان لکھنا بے حاجت سمجھکر موقوف رکھا عطا ابن سائب سے روایت ہی کہ بعد خلافت کے دیکھا حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس حال مین کہ اُنکے کندھے پر تھان کپڑے کے تھے کہا حضرت عمرؓ نے کہ آپ کو اب یہ مناسب نہین فرمایا کہ پھر کہان سے کھائین بال بچے پھر کہا چلیے مقرر کرینگے آپ کے واسطے پس مقرر کیا ابو عبیدہؓ نے واسطے اُنکے آدھا بکرا روز اور کپڑا سب کا یعنی سب بال بچون اور بیبیون کا واسطے گرمی جاڑے کے اور یہ کہدیا کہ جب ہو جائین کپڑے پُرانے داخل کرو انکو بیت المال مین اور لیلو اُسکے بدلے نئے میمون سے روایت ہی کہ جب خلیفہ ہوئے حضرت ابوبکرؓ مقرر کیے گئے اُنکے واسطے دو ہزار درم فرمایا مین مشغول ہون کار خلافت مین اور یہ وفا نہ کریگا میرے عیال کو تو زیادہ کیے گئے پانسو درم ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء لجلال الدین السیوطی **فصل** مرویات حضرت صدیقؓ مین کہا نووی نے

اپنی تہذیب مین کر روایت کی گئین حدیثین حضرت صدیق سے ایک سو بیالیس اور
وہ سب مذکور ہین تاریخ الخلفا مین سیوطی مین فضائل اور مناقب حضرت صدیق کے
کتابون حدیث کی پر ہین مگر اس کتاب مختصر مین گنجایش زیادہ نہین اور بس ہو ایکی
فضیلت مین یہ حدیث ابو یعلی نے روایت کی عمار بن یاسر سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا مین نے اُنسے کہ بیان کرو مجھسے
فضیلتین عمر کی اُنھون نے کہا کہ وہ عمر نوح مین بھی پوری نہونگی ابو بکر کی ایک نیکی کے برابر
عمر کی سب نیکیان ہین **فصل** بیچ بیان وفات حضرت صدیق کے اب بیان کرتا ہون
وفات حضرت صدیق کی حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ ساتوین تاریخ جمادی الآخرہ روز
دوشنبہ کو میرے باپ نے غسل فرمایا اور تھا وہ دن ٹھنڈا پس تپ ہوئی اُنکو کہ نہ اُتری وہ
پندرہ دن تک حتی کہ نہ نکلے وہ واسطے نماز کے ابن عمر سے روایت ہو کہ تھا سبب موت
اُنکا وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اُس دن سے دل ہی دل مین غم کرتے تھے
اور اسی غم مین اُنکا جسم گھلتا جاتا تھا ابن شہاب سے بسند صحیح روایت ہو کہ ابو بکر
اور حارث بن کلدہ دونون کھا رہے تھے شوربا کہ ہدیہ آیا تھا وہ ابو بکر کو پس کہا حارث
نے قسم ہو اللہ کی اے خلیفہ رسول اللہ کے اسمین زہر ہو اور ایک برس مین اسکا اثر
ہوگا اور ہم اور تم ایک دن مرینگے پھر وہ دونون ہمیشہ بیمار رہتے تھے کہ بعد برس کے
دونون کا ایک ہی دن انتقال ہوا شعبی سے روایت ہو کہ کیا توقع کرین ہم دنیا سے کہ
زہر دیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ابن سعد سے روایت ہو
کہ کہا لوگون نے بلائین ہم طبیب کو اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ دیکھے
آپکو فرمایا کہ طبیب نے دیکھ لیا مجکو کہا سب نے کہ کیا کہا اُسنے کہا یہ فرمایا اِنّي فَعَّالٌ لِّمَا اُرِيدُ

یعنی مین کرتا ہون جو ارادہ کرتا ہون واقدی نے طرق متعددہ سے روایت
کی ہی کہ بیماری زیادہ ہوئی حضرت صدیقؓ کی تو بلایا عبدالرحمن بن عوفؓ کو
اور کہا کیا رای ہی تمھاری عمرؓ بن الخطاب کے حق مین کہا آپکی رای بہتر مجھسے آپکے
کہا حضرت صدیقؓ نے نہین تم اپنی رای کہو کہا قسم ہی اللہ تعالی کی خوب رای
آپکی اُنکے واسطے ہی یعنی خلافت کی پھر بلایا حضرت عثمانؓ کو اور پوچھا اُنسے یہ
کہا اُنھون نے آپکو زیادہ خبر ہی اُنکے حال کی مجھسے فرمایا تم اپنی رای کہو کہا اللہ
جانتا ہی اُنکا باطن اُنکے ظاہر سے بہتر ہی اور کوئی اُنکے مانند ہمارے مین نہین
یسار بن حمزہ سے روایت ہی کہ حضرت علیؓ نے اس مشورہ مین فرمایا کہ مین
سوا ے عمرؓ کے اور کی خلافت پر راضی نہین ہون پھر پوچھا اُسید بن حضیر اور
سعید بن زید سے کہا اُسید نے اللہ جانتا ہی کہ وہ بہتر ہین آپ کے بعد راضی
ہوتے ہین اللہ تعالی کی رضامندی کے کام سے اور غصہ ہوتے ہین اللہ
تعالی کے غصہ کے کام سے اور کوئی اس کام پر مضبوط نہین ہی اُنسے جب
یہ مشورہ کر چکے حضرت صدیقؓ حضرت عمرؓ کی خلافت کے واسطے اکابر صحابہ سے
تو فرمایا حضرت عثمانؓ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ آخر وقت ہی ابوبکر بن قحافہ
کا دنیا سے اور جانے والا ہی وہ اب دنیا سے اور اول وقت ہی اُسکی آخرت کا اور
داخل ہونے والا ہی وہ اب آخرت مین کہ جہان ایمان لائینگے کافر اور یقین کرینگے
فاجر اور تصدیق کرینگے کاذب بیشک مین نے خلیفہ کیا اپنے بعد عمر بن الخطابؓ
کو یعنے اکابر مسلمانون کے مشورہ سے پس سنو تم اے مسلمانو اُسکے قول کو اور اطاعت
کرو تم اُسکی پس تحقیق مین نے نہین بے پروائی کی اللہ سے اور اُسکے رسول سے

اور اُسکے دین سے اور اپنے نفس سے اگر وہ عدل کریگا تو یہ گمان میرا ہی اور علم میرا ہی
اسکی ذات مین اور جو اسنے خلاف لکے کیا فَلِکُلِّ امْرِءٍ مَّا اکْتَسَبَ پس واسطے
ہر آدمی کے وہ ہی جو اُسنے کمایا اور مین نے اسمین خیر کا ارادہ کیا ہی اور غیب کی
مجکو خبر نہین وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہی کہ جانینگے
ظالم کس کروٹ پلٹے کھائینگے وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر مہر
لگا دی اپنی خلافت نامہ پر اور حکم کیا عثمانؓ کو وہ لائے اُسکو لوگون مین سب راضی
ہوے اس سے اور بیعت کی سب نے حضرت عمرؓ کی پھر بلایا حضرت ابوبکرؓ نے
حضرت عمرؓ کو اور وصیت کی انکو اور چلے آئے حضرت عمرؓ انکے پاس سے پھر اٹھائے
حضرت ابوبکرؓ نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خدا وندا یہ کام جو مین نے کیا ہی اُسمین
اصلاح مسلمانون کی چاہی مین نے کہ خوف کرتا تھا مین اُنسے فتنہ کا تو موافق
اپنے علم کے مقرر کیا مین نے اُنپر اُسکو جو بہتر ہی اور قوی ہی اُنسے اور بڑا حریص ہی
نیکی کا اب یہ بندے ہین تیرے اور پیشانیاں انکی تیرے ہاتھ مین ہین صلاح
کر تو انکی یا اللہ اور کردے عمرؓ کو خلفای راشدین مین طبرانی نے اپنی مسند
مین روایت کی حضرت امام حسن بن علیؓ سے کہ جب قریب ہوئی وفات حضرت
ابوبکرؓ کی فرمایا ای عائشہ یہ بکری کہ جسکا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ پیالہ جو ہمارے
کام مین تھا اور یہ چادر جو ہم اوڑھتے تھے یہ مال بیت المال کا ہی جب تک کام
مسلمانون کا ہمنے دیا نفع اٹھایا ہمنے اس سے جب مین مرجاؤن تو یہ سب عمرؓ کو دیدیجیو
جب بھیجا اِن سب چیزون کو حضرت عائشہؓ نے بعد وفات حضرت ابوبکرؓ کے
حضرت عمرؓ کو تو کہا حضرت عمرؓ نے رحم کرے اللہ تعالی تجپر ای ابوبکرؓ مشکل مین

ڈالا تمنے اپنے بعد والون کو یعنی ایسا بڑا التقوی تھا رادیکھکر مجکو مشکل ہوئی ابوبکر
ابن حفص سے روایت ہی کہ کہا وقت موت کے حضرت ابوبکر رضنے کہ ای عائشہؓ بیٹی
میری ہمنے کام مسلمانون کا کیا اور نہ لیا ہمنے بدلے اس کام کے درم اور دینار لیکن کھانا
کھالیا ہمنے جو آیا ہمارے پیٹون مین اور موٹا کپڑا پہنا ہمنے اب نہین باقی ہی مال
مسلمانون کا میرے پاس تھوڑا نہ بہت لیکن یہ غلام حبشی اور یہ اونٹنی دودھ کی اور
یہ چادر جب مین مرجاؤن تو عمرؓ کو یہ سب بھیجدینا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
جب قریب ہوا وقت موت کا میرے باپ کے فرمایا آج کیا دن ہی کہا لوگون نے آج
پیر کا دن ہی فرمایا اگر آج رات کو مین مرون تو دیر نکرنا یعنی رات ہی کو دفن کردینا
کہ محبوب مجکو وہ دن ہی جو قریب ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ میرے باپ نے مجکو ایک درخت کھجور کا اپنی صحت مین ہبہ کیا تھا
مرض الموت مین فرمایا کہ ای بیٹی میری قسم ہی اللہ تعالی کی مجکو تجھسے زیادہ کوئی آدمی اب
محبوب نہین مگر تجکو غنا ہی قلبی ہی اللہ کی طرف سے اور فقر ہوگا تجکو میرے بعد مین نے
تجکو یہ درخت کھجور کا ہبہ کیا تھا اب اسکو اپنے دونون بھائیون اور اپنی دونون بہنو
پر موافق کتاب اللہ کے تقسیم کردیجیو عرض کی مین نے کہ میری ایک ہمشیرہ ہی اسما
دوسری ہمشیرہ کونسی ہی فرمایا بی بی میری حاملہ ہی امید ہی کہ اسکے یہان لڑکی پیدا
ہوگی ابن سعد سے روایت ہی کہ لڑکی پیدا ہوئی نام اسکا ام کلثوم رکھا گیا اور انھین ابن سعد سے
روایت ہی کہ وصیت کی حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مال سے پانچوین حصے اور ایسا ہی
حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ جب شروع ہوئی میرے باپ کو سکرات

موت کی تو مین شعر غم کا پڑھنے لگی فرمایا یون نہ کہو بلکہ کہو وجاءت سکرۃ
الموت عبادہ بن قیس سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے موت کے
وقت کہ میری اِن دونون چادرون کو دھو لینا اور انھین مین مجکو کفنانا ابن ابی ملیکہ
سے روایت ہی کہ وصیت کی تھی حضرت صدیقؓ نے کہ مجکو میری بی بی اسما
بنت عمیس غسل دے اور مدد مین اُنکی رہے عبد الرحمن میرا بیٹا حضرت عائشہؓ
فرماتی ہین کہ پوچھا آپ نے آج کون دن ہی کہا پیر کا دن ہی فرمایا امید رکھتا ہون مین
کہ میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا فاصلہ
ہو منگل کی شب تھی کہ آپکا انتقال ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون اور قبل
نماز صبح کے آپ دفن ہوے سعید بن مسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے
آپکے جنازے کی نماز پڑھی درمیان حجرۂ مبارک اور منبر مبارک کے اور کہین
چار تکبیر ابن عروہ اور قاسم بن محمد سے روایت ہی کہ آپ کی وصیت تھی کہ مجکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین دفن کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
شانۂ مبارک کی سیدھ مین انکا سر رکھا گیا اور ملا کر بنائی قبر انکی ساتھ قبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عمر سے روایت ہی کہ اُتارا قبر مین حضرت عمرؓ اور حضرت
عثمانؓ اور حضرت طلحہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے سعید بن المسیب سے روایت ہی
کہ جب وفات ہوئی حضرت ابو بکرؓ کی گونج گیا مکہ معظمہ کہا اُنکے باپ ابو قحافہ نے
کیا ہی یہ زلزلہ کہا لوگون نے انتقال ہوا تمھارے بیٹے کا کہا بڑی مصیبت کی بات ہی
پوچھا اب کون خلیفہ ہوا کہا عمرؓ کہا وہ صاحب اُنکا تھا مجاہد سے روایت ہی کہ حصہ
نہ لیا انھون نے اپنا اور رد دیا حضرت صدیقؓ کی اولاد کو ستانوے برس کی عمر مین

چھے مہینے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کیا ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء
للسیوطی روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین خواب دیکھا تھا کہ تین چاند میرے گھر مین گرے
اسکی تعبیر حضرت ابوبکرؓ سے پوچھی فرمایا خیر ہی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے
حجرے مین دفن ہوے فرمایا بڑا ایک چاند اُن تینون چاندون مین کا یہ ہی پھر معلوم
ہوا حضرت عائشہؓ کو کہ دو چاند حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ ہین شواہد النبوۃ مین
لکھا ہی کہ حضرت ابوبکرؓ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازے کو قریب روضہ مبارک
کے رکھدینا اور کہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ یہ ابوبکر ہی آپکی چوکھٹ پہ
حاضر ہوا ہی اگر دروازہ کھل جائے تو اندر رکھنا ورنہ بقیع مین دفن کرنا جب
اسی طرح کیا ابھی یہ کلمہ تمام ہوا تھا کہ پردہ دور ہوا اور آواز آئی ایسی کہ ہم سب نے
سنی لاؤ حبیب کو طرف حبیب کے اور بھی شواہد مین لکھا ہی کہ حضرت عائشہؓ نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ اجازت ہی کہ مین آپ کے پہلو مین دفن ہون فرمایا
تمہارا دفن ہونا میرے پاس کیونکر ہوگا یہ جگہ تو چار آدمی کی ہی ابوبکرؓ اور عمرؓ
اور میری اور عیسیٰ بن مریم کی صلوات اللہ علیہم ابن عمر سے روایت ہی کہ دو
برس سات مہینے آپ نے خلافت کی کذا فی تاریخ الخلفاء اور مجموعۃ الفوائد مین
فصل الخطاب سے نقل کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غسل دیکر
کفنایا اور چادر اوپر ڈالی تو ایسا صدمہ اہل مدینہ کو ہوا کہ انکے رونے سے مدینہ
شریف گونج گیا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات مین ہوا تھا آئے
اُس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوے جلدی جلدی اور انا للہ پڑھتے ہوے

اور فرماتے تھے آج قطع ہو گئی خلافت نبوت کی اور کھڑے ہو گئے دروازے کے اندر اور فرمایا رحمت کرے تم پر اللہ تعالی ای ابو بکر تم دوستدار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غم خوار تھے اُنکے اور راحت پونہچانے والے تھے تم اُنکو اور معتقد تھے تم اُنکے اور محل خلوت و مشورت تھے تم اُنکے اور بڑی عنایت تھی اُنکی تم پر اور بڑے کام کرتے تھے تم دین کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کے اور خوبی تھے تم اسلام مین اور مبارک تھے تم سب صحابہ پر اور ہر دم تھی تمکو صحبت رسول اللہ کی اور بہت ہین مناقب تمھارے اور افضل تھے تم سب سے اور اول تھے تم دین اسلام مین اور بلند ہین درجے تمھارے اور نہایت مشابہت رکھتے ہو تم رسول اللہ صلعم سے خدا کی معرفت مین اور نیکی اور میانہ روی مین اور رحمت اور خوش خلقی مین اور فضل مین اور شریعت سے تھے تم قوم کے مرتبہ مین اور بزرگ تھے تم دربار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اور تھے تم نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بمنزلے اُنکے کان اور آنکھ کے سچا کہا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جس دن کہ جھوٹا کہا اُنکو لوگون نے پس نام رکھا تھا تمھارا اللہ تعالی نے صدیق فرمایا حق تعالے نے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ یعنی وہ جو لایا صدق اور تصدیق کی اُسکی یعنی اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور صَدَّقَ بِهٖ سے صدیق اکبر مراد ہین ہکذا فی تفسیر الکاشفی اور یاری کی تمنے اور مدد کی تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رنج و سختی مین جان و دل سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ یعنی تم دوسرے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین اتارا اللہ تعالی نے

تمپر سکینہ آور رفیق تھے تم سفر ہجرت مین آور خلیفہ تھے تم دین اللہ تعالی کے آور
خوب انتظام کیا تمنے خلافت مین جب مرتد ہوگئے لوگ آور قائم رہے تم ایساکہ
نہ قائم رہا کوئی خلیفہ کسی نبی کا آور کھڑے ہوگئے تم اللہ تعالی کے کام مین اُسوقت
کہ بیٹھے تھے ہم سب آور مردانگی کی تمنے ایسے وقت مین کہ سُست ہوگئے تھے
سب اصحاب آور لازم پکڑا تمنے رستہ سید ھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلافت
مین آور نہ خلل واقع ہوا تمھاری خلافت مین کسی طرح کا آور نہ طعن کرسکا تمپر کوئی
منافق اور نہ کوئی کافر اور نہ کوئی فاسق آور نہوا تمسے کوئی باغی آور کلام کرتے تھے
تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت مین کہ کسی صحابی کو مجال کلام کی نتھی
آور پیرو تھے تمھارے صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اور تھے تم
دھیمی آواز سے خوش خلقی کے ساتھ آور بہادر و شجاع تھے تم اصحاب مین آور انہا کو
پونہچانے والے تھے کامون کے آور نیک بات بولنے والے تھے تم مونہ سے آور بہت
چپکے رہنے والے تھے تم آور نہایت دور کی بات کہنے والے تھے تم آور عمدہ تھے تمھارے
سب عمل قسم ہی اللہ عزوجل کی تھے تم غیرت کرتے دین اسلام کی آور تھے تم باپ مؤمنون
کے رحمت مین آور تھے مومن سب بال بچے تمھارے کہ اُٹھالیا تھا تمنے بوجھ انکا جب
تھے وہ عاجز اور ناتوان کہ نہ اُٹھا سکتے تھے وہ بوجھ اپنا آور تھے تم کافرون پر عذاب سخت
کرنے والے آور قریب و بعید تمھارے نزدیک برابر تھا پس طلا دیا اللہ تعالی نے تمکو اپنے
نبی سے آور نہ محروم کرے اللہ تعالی ہمکو تمھارے اجر سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝
حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ محاسن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انکے جنازے
پر بیان کر رہے تھے اور سب صحابہ خاموش تھے جب تمام کیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

محاسن آپکے تو روئے سب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ بلند
ہوئی آواز سب کی اور کہا سبنے سچ کہا تمنے ای داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ان محاسن مین سے مین نے بہت الفاظ بسبب خوف طوالت کتاب کے موقوف
کیے تاریخ طبری وغیرہ مین لکھا ہی کہ آپ نے جاہلیت مین دو عورتین کی تھین
ایک قُتَیلہ بیٹی عبد العُزّیٰ کی اُنسے پیدا ہوے عبد اللہ بن ابی بکرؓ اور ایک بیٹی اسما
نام دوسری زوجہ اُم رومان بیٹی عامر کی اُنسے عبدالرحمن اور حضرت عائشہؓ پیدا ہوئین
بعد اسلام کے بھی آپ نے دو نکاح کیے ایک کا نام اسما بنت عمیس محمد بن ابی بکرؓ
انسے پیدا ہوے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر مین تربیت پائی دوسری
زوجہ حبیبہ بنت خارجہ بوقت وفات حضرت صدیقؓ کے حاملہ تھین بعد وفات کے
بیٹی پیدا ہوئی قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول
بناکر بہت تھوڑا سا حال لکھا مین نے حضرت صدیقؓ کا مگروہ حال لکھا جو اسوقت
تک اردو کتابون مین مجموعاً جمع نہین ہوا تھا اور یہ بھی تبرکاً کہ محبوب کے محبوب سے
بھی کوئی ذریعہ پیدا کرون اسواسطے مین نے اسکا نام نعم الرفیق
فی مناقب الصدیق رکھا وھو حسبی ونعم الوکیل
تمام ہوا حاشیہ اول کتاب فردوس آسیہ کا اب شروع
کرتا ہون مین حاشیہ ثانی اس کتاب کا بیچ بیان
خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ کے
وھو المعین وعلیہ
التکلان

ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ
للہ الحمد والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیہ مسمی بہ
حاشیہ دوم آن ملقب بہ
روضۃ الاحباب فی مناقب عمر بن الخطاب
مطبع ۱۳۰۹
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب وارسل الیہ فصل الخطاب
والصلوۃ علی رسولہ محمد الذی ارسل بالرحمۃ والعتاب مبلغا بالثواب
والعقاب والسلام علی الذی ہو امیر الاصحاب ومزین المنبر والمحراب
والذی ہو الزاہد الاواب الناطق بالحق والصدق والصواب والذی کان
رأیہ موافقا للوحی والکتاب والذی کسر الاعناق والرقاب لمن تجرم
عن منہج الصدق والصواب الفاروق الاعظم والخلیفۃ المکرم امیر
المؤمنین وسید المسلمین ابو حفص عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ اما بعد عرض کرتا ہے محمد عبد الرب بن مولوی
محمد عبد الخالق دہلوی مرحوم کہ حاسہ اول کتاب فردوس آسیہ کا یعنی مناقب خلیفہ اول
یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تو میں لکھ چکا اب شروع کرتا ہوں لکھنا دوسرا
حاسہ اسی کتاب کا یعنی بیان فضائل خلیفہ دوم یعنی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے اور استعانت چاہتا ہوں میں اللہ تعالی سے پس نام رکھا میں نے اس حاسہ کا روضۃ الاحباب

فی مناقب عمر بن الخطاب جاننا چاہیے کہ نام آپ کا عمرؓ اور باپ کا نام خطاب وہ بیٹے
نفیل کے وہ بیٹے عبد العزی کے وہ بیٹے ریاح کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح
کے وہ بیٹے عدی کے وہ بیٹے کعب کے کہ یہ جد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اسواسطے کہ کعب کے دو بیٹے تھے ایک مرہ کہ وہ جد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دوسرے عدی کہ وہ جد ہیں حضرت عمرؓ کے اور والدہ انکی ہمشیرہ ہیں ابو جہل کی تو حضرت عمرؓ
ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف النسب ہیں کنیت انکی ابو حفص القرشی العدوی ہے
ستائیس برس کی عمر میں چھٹے برس نبوت کے اسلام لائے اور پیدایش آپکی تین برس
بعد واقعہ اصحاب الفیل کے ہے اور قوم قریش میں جب کوئی قضیہ ہوتا تو انکے
بیچ میں یہ صلاح اور پیغام کرتے انکے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں ایمان لائی تھیں
انکے اسلام سے پہلے اسلام مخفی تھا انھی کے اسلام سے مکہ معظمہ میں اسلام ظاہر ہوا
اور نہایت خوشی ہوئی مسلمانوں کو اور یہ السابقون الاولون اور عشرہ مبشرہ اور
خلفای راشدین سے ہیں اور خسر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبرای
صحابہ اور اجلای زہاد سے ہیں روایت کی ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پانسو انتالیس حدیثیں سبب انکے اسلام کا چند وجہ سے لکھا ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی کہ خداوندا عزت دے اسلام کو عمر بن الخطاب
سے یا ابو جہل بن ہشام سے جو کوئی ان دونوں سے محبوب ہو تجکو اور ابن عباس سے روایت ہے
کہ یہ دعا تھی خداوندا عزت دے اسلام کو عمر بن الخطاب سے خاص کر سبب اول اسلام
حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کہ میں پیچھے لگا رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس پایا میں نے ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام میں

سورۂ حاقہ کی تلاوت کر رہے تھے سو کھڑا ہو گیا مین پیچھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تعجب کرتا تھا مین فصاحت قرآن شریف سے پس کہا مین نے قسم ہی اللہ کی یہ شخص شاعر ہی جب پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ وَّمَا ھُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ یعنی یہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین ہی یہ قول شاعر کا پس آ گیا میرے دل مین اسلام خوب طرح سے سبب دوسرا جابر سے روایت ہی کہ تھا اول سبب اسلام حضرت عمرؓ کا یہ کہ کہتے ہین حضرت عمرؓ کہ میری ہمشیرہ کو درد زہ تھا پس نکلا مین رات کو اور آیا پردۂ کعبہ کے پاس پس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور داخل ہوے حجر مین یعنی حطیم مین اور اوپر آپکے تبانی تھی نماز پڑھی آپ نے وہان جب تک چاہا اللہ تعالی نے جب پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے تو سنا مین نے کچھ کہ نہین سنا مین نے مثل اُسکے کبھی جب پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے تو پیچھے ہو لیا مین اُنکے فرمایا کون ہی تو مین نے کہا عمرؓ فرمایا ای عمر کیا ہی تجکو کہ نہین چھوڑتا ہی تو پیچھا میرا دن کو نہ رات کو پس ڈرا مین کہ بددعا کرینگے آپ میرے واسطے پس کہا مین نے اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ فرمایا ای عمر پوشیدہ لایا ہی تو ایمان یا ظاہر کہا مین نے قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے تجھیں بھیجا حق کے ساتھ البتہ مین ظاہر لایا ہون ایمان جیسا ظاہر تھا مین شرک مین سبب تیسرا اسلام حضرت عمرؓ کا روایت کی ابن سعد نے اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی دلائل نبوت مین حضرت انس سے اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے بیچ حلیہ کے اور بیہقی نے دلائل نبوت مین حضرت اسلمؓ سے ساتھ کمی و بیشی الفاظ کے وہ یہ ہی قال اللہ تعالی اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ یعنی تم اور تمھارے معبود سب ایندھن جہنم کے ہین اس آیت سے کفار سمجھے کہ حضرت عیسی اور حضرت

عزیز بھی ایندھن جنہکے ہوے معاذ اللہ من سوء الفہم

تو کفار مین یہ ہوئی قال و قیل
ہمین کیا شکایت جو ہمکو کہے
مگر انبیا سے بھی کچھ بیر ہی
مین اس کام پر اُسکو سو اونٹ دون
کہ رکھا ہاتھ سر پر ہبل کے ذرا
عمر نے اُسے جس طرح سے کہا
اُٹھا کر وہین ہاتھ مین تیغ تند
ملی راہ مین ایک بچھیا وہین
نہ وہ ہاتھ آئی تھکے بس عمر
ندامت سے اپنا لیا سر جھکا
کہ تلوار ڈالے ہوے تھے عمرؓ
عمر بولے با صد عتاب و غضب
نہ اولاد ہاشم سے ہی تجکو ڈر
عمرؓ نے کہا تو بھی بے دین ہوا
بہن اور بہنوئی صابی ہوے
چلے وان سے غصے مین حضرت عمر
تو غصے سے اک اُنکو آواز دی

محمدؐ نے ہی ہمکو حیران کیا
ہمارے بتون سے زبان روک لے
ابو جہل بولا کہ ہان کوئی ہی
مین کہتا تا قسم لات و عزی کی ہون
اگر یون کرے جب ہو یاور ترا
ابو جہل سب کچھ وہ لایا بجا
چلے وان سے سوی رسول حبیب
اچھلتی وہ پھرتی تھی اُس جا کہین
وہ بولی زبان سے کہ تو ای عمرؓ
مگر اُنکے دل مین کی حیرت سے جا
بنی زہرہ کا پھر ملا اک جوان
کہ سر کاٹ لاؤن محمد کا اب
وہ جنگی بڑے اور بہادر بڑے
لیا تو نے بھی دین ہی کچھ نیا
لگایا ہی دونون نے دھبا تجھے
وہان آکے دیکھا تو ہی بند در
وہان اُنکے گھر مین تھے بیٹھے سعید

نظم جب آیا یہ فرمان رب جلیل
ہر شب و روز ہمکو پریشان کیا
بتون کی مذمت مین تو خیر ہی
کہ احمد کو وہ قتل جا کر کرے
عمر نے یہ کہتے مین جا کر کہا
کہ کاذب ہی تو گو ہی ماموں مرا
جوان تھے عمر تھی لڑائی کی دھن
نہ جانا کہ جاتے ہین میرے نصیب
پکڑنے لگے اسکو وہ دوڑ کر
چلا ہی پئے قتل خیر البشر
انسؓ سے روایت ہی یہ سر بسر
کہا اُسنے تم جا رہے ہو کہان
کہا اُسنے تجکو ہوا کیا عمر
تری کیا ہی ہمت کہ اُنسے لڑے
کہا اُسنے جا کر خبر گھر کی لے
ترا دین و آئین سونپا تجھے
جب آواز پڑھنے کی گھر مین سنی
پڑھاتے تھے اُنکو کلام مجید

سنا جب کہ ان سب نے آئے عمر
ولیکن وہ لرزان تھے مانند بید
کہا یون ہی یان ہو رہا تھا کلام
محمد نبی اور خدا ہی خدا
عمر سے بہن نے کہا اس گھڑی
چھری انکے ماری کہ سر پر لگی

چھپے سب کے سب ادھر وہ ادھر
جو دروازہ کھولا تو آئے شتاب
کہا تم بھی صابی ہوئے لاکلام
یہ سنکر کے دوڑے لیے چوب بید
ترے سر پر آفت یہ کیا آپڑی
ہوا جب کہ فوارہ خون روان

وہان آن بیٹھے تھے سعید ابن زید
یہ دونون جب بولے کہ تھی کیا کتاب
وہ بولے کہ ان مین بھی صابی ہوا
بہت انکو پہنچائی ضرب شدید
عمر نے کہا تو بھی صابی ہوئی
تو حکم پیمبر پڑھا اتنے دان

إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہ بولی کہ اے بھائی سن تو کبھی
ترا خوف مجکو نہین اس گھڑی
بہن نے کہا مجکو یہ پاک ہے
نگہبان جو تو غسل تن اب کرے
جو روح و بدن کی صفائی کرے
بہن سے کہا اب تو کلمہ پڑھا

اگر ٹکڑے کر دے مرے تو ابھی
عمر کو ندامت ہوئی جب یہان
کرنا پاک تو اور وہ پاک کر
ہے اندیشہ اک دوسرا یہ مجھے
مقرر مین قرآن دونگی تجھے
بہن نے کہا پھر تو اے میری جان

نہ چھوڑون گی ایمان ہرگز کبھی
تو بولے کہ قرآن لاؤ یہان
ترے ہاتھ مین کیسے دون آپ سے
نہ تو اس سے گستاخیان مجھ کرے
عمر نے وہین غسل تن کر لیا
کتاب الٰہی کو پڑھنے تو روان

وہ قرآن کو لے ہاتھ مین خوش ہوئے | اور آیت یہ طٰہٰ کی پڑھنے لگے

إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

کہا لیچلو مجکو سرکار مین
بشارت یہ بس آپ نے انکو دی
چلے ساتھ گھر دار ارقم کے جب

جناب محمد کے دربار مین
دعا کی نبی نے پنجشنبہ کو تھی
تو حاضر ہوئے در پہ وہ آنکر

وہین نکلے گوشہ سے حضرت نبی
عمر سے بڑھی دولت اسلام کی
کہا سب نے جز دینے آیا عمر

ولیکن تھے کچھ خوف سے اور ڈر
نہیں تھا وہ وقت ایسا کہ آسان تر
کہ ایمان سے ہو وہ جانفزا ہوا
عجب نا ساری عجب اُنکا حال
حقیقت میں بیشک گنہگار ہوں
لگا کر گلے سے کہا اے عمرؓ
خوشی سے علیہ کلمہ کیونکر کہوں

جو آیا ہوا اسلام دل میں [illegible]
کہ تصدیق ہے [illegible] حق [illegible]
اُٹھے سرور دین [illegible]
کہ گویا ہی تھا زبان حق مقال
مگر حضرت احمد مصطفیٰ
الٰہ دو تمام اب دین اسلام پر

تو ہوگا مسلمان بڑے شوق سے
وہاں اکثر ہی آیا [illegible] جدا
عمرؓ شہ جب گئے [illegible] جہان
چھپا [illegible] خدا [illegible]
تھے [illegible] آپ کے
ہوئے پڑھ کے کلمہ عمرؓ [illegible]

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ اکثر [illegible]

تاریخ الخلفا للسیوطی و بعضہ من ریاض الاحباب و قلیلہ من بعض نامہ الذار سیتہ
اُسوقت تکبیر کہی مسلمانوں نے ایسی کہ سنی گئی یہ آواز دروازہ مکہ معظمہ میں اور چھپاتے تھے
لوگ اسلام حضرت عمرؓ کا اور لڑائی ہوتی تھی اس بات پر اور مار پیٹ ہوتی تھی آپس میں
انکی تکرار میں فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کہ پسند کیا میں نے اس بات کو اور چاہی میں نے
شہرت دینی اسلام کی اور گیا میں اپنے ماموں ابوجہل کے پاس اور کہا میں نے اسلام قبول
کیا کہا اسنے نہ ہو جیو ایسا اور غم سے چلا گیا گھر میں اور چھوڑ گیا مکان مجھپر خالی پھر گیا میں
ایک بڑے سردار قریش کے پاس اور کہا میں نے وہی جو اپنے ماموں سے کہا تھا اسنے
بھی وہی کیا جو ابوجہل نے کیا تھا جب دیکھا میں نے کہ یہ سب نہیں ظاہر ہونے دیتے
میرے اسلام کو اور چپ ہو جاتے ہیں تو گھبرایا میں کہ مسلمانوں کو مارین کفار اور
میں نہ ماروں کفار کو پس کہا مجھسے ایک شخص نے کہ تو دوست رکھتا ہے اسلام ظاہر کرنے
کو کہا میں نے کہ ہاں کہا کل صبح کو جسوقت کہ جمع ہوں حطیم میں سب اکابر قریش
تو تو فلاں شخص سے کہیو کہ میں مسلمان ہو گیا وہ کبھی کوئی بات نہیں چھپاتا میں نے

ایسا ہی کیا اُس شخص نے مجھسے کہا کہ تو سچ مسلمان ہو گیا مین نے کہا ہان اُس شخص نے باواز
بلند کہدیا کہ عمر خطاب کا بیٹا مسلمان ہو گیا پس دوڑے وہ لوگ طرف میرے اور مین نے خوب
مارا انکو اور انھون نے بھی مجھے مارا اور مجھپر سٹ ہو گیا لوگون کا مجمع پس کہا میرے ماموں نے
حطیم کی دیوار پر چڑھکے کہ ہٹ جاؤ تم سب مین نے پناہ دی اپنے بھانجے کو تو وہ لوگ
میرے پاس سے ہٹے مگر مسلمانون کو وہ ایذا دیتے رہے تو یہ بات مجکو پسند نہ آئی پس گیا مین
اپنے ماموں ابو جہل کے پاس اور کہا مین نے کہ نہین چاہتا مین امان تیری اپنی امان اپنے
پاس رکھ پس ہمیشہ مین مار پیٹ کرتا رہا کفار سے مسلمانون کے بدلے یہانتک کہ عزت
دی اللہ تعالی نے اسلام کو سبب چوتھا اسلام حضرت عمرؓ کا اور وجہ فاروق نام ہونے
کی ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ سوال کیا مین نے عمرؓ سے کہ تمہارا نام فاروق کیونکر
ہوا اور کس نے رکھا کہا کہ اسلام لائے حمزہؓ مجھسے پہلے تین دن پس نکلا مین اور ملا مجھسے
مخزومی تو کہا مین نے اُسکو کہ کیون بیزار ہوا تو دین آبا و اجداد سے اور پیروی کی تو نے
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اُسنے کہ اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لے کہ انکا بڑا حق ہے
تجھپر جب گیا مین بہن کے گھر تو اسلام نصیب ہو گیا مجکو اپنی بہن سے پھر آیا مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور وہان مشرف ہوا مین کلمہ سے پھر تکبیر کہی سب
گھر والون نے آواز بلند سے کہ پہونچی آواز رستون مین مکہ معظمہ کے پھر کہا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا نہین ہین ہم حق پر فرمایا کہ ہان تم حق پر ہو عرض کی
مین نے کہ پھر کیون چھپے رہین ہم گھر مین اور تبیین نامہ فارسی مین لکھا ہی کہ کہا حضرت عمرؓ
نے کہ جھوٹے معبود تو ظاہر بندگی کیے جائین اور پیدا کرنے والا زمین و آسمان کا مخفی
بندگی کیا جائے انتہی پھر چلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف حرم شریف کے حضرت صدیق

داہنی طرف تھے اور حمزہؓ بائین طرف علی مرتضیؓ پیچھے اور مین آگے آگے تھا اور سب صحابہ
داہنے اور بائین اور پیچھے حضرت صلعم کے تھے یہان تک کہ داخل ہوے ہم سب مسجد الحرام مین
پس سخت نگاہ سے دیکھا کفار قریش نے طرف میرے اور طرف حمزہؓ کے پس نام رکھا اُسوقت
میرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاروق کہ تجسے فرق ہوا اسلام اور کفر مین اور فرق ہوگیا حق
اور باطل مین قصہ حضرت امیر حمزہؓ کے اسلام کا خاتمہ پنجم مین لکھونگا انشاء اللہ تعالی اور
مین بھی نہایت خوشی سے کہتا ہون اللہ اکبر کہ اسلام حضرت عمرؓ کا بڑی خوشی اور مبارکباد
کی بات ہی کہ قیامت تک اسلام والون پر اُنکا احسان ہی اور کفار کہ منتظر تھے حرم مین اس
بات کے کہ عمرؓ سر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اب کاٹ کر لاتا ہی اُنھون نے جب یہ صورت دیکھی
پوچھا حضرت عمرؓ سے کیا حال ہی تیرا کہا اُنھون نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اور فرمایا اگر کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے ہلیگا تو اُسے مین قتل کرونگا اُنھون نے حضرت عمرؓ
پر حملہ کیا حضرت عمرؓ نے شدت بہادری سے اُنکو دفع کیا اور حرم شریف کے باہر نکالا اُسوقت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ نماز کا مع جمیع صحابہ کے اندر کعبے کے ادا کیا اُسوقت
یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی ای نبی
بس ہی تجھے اللہ اور جو تابع ہین تیرے ایمان والے اُسوقت خوشی مسلمانون کی اور غم کفار
کا جمع ہوتا عید اور محرم کا ایک دن مین سمجھنا چاہیے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی
کہ جب سے اسلام لائے عمرؓ ہمیشہ ہمکو عزت رہی اور تھا اسلام عمرؓ کا فتح مسلمانون کی اور ہجرت
اُنکی مدد مسلمانون کی اور امانت اُنکی رحمت اور ہمین کب طاقت تھی کہ نماز پڑھتے ہم قریب
کعبے کے جب اسلام لائے عمرؓ تو نماز نصیب ہوئی ہمکو قریب کعبے کے حذیفہؓ سے روایت ہی کہ
جب اسلام لائے عمرؓ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسلام ہماری طرف چلا آتا ہی اور جب شہید ہوے

حضرت عمرؓ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسلام ہماری طرف سے جاتا ہی ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ
اول ظاہر کرنا اسلام کا حضرت عمرؓ سے ہوا اور صہیبؓ سے روایت ہی کہ جب اسلام لائے عمر بن الخطاب تو
ظہور ہو گیا اسلام کا اور دعوت اسلام آشکارا ہونے لگی اور بیٹھنے لگے ہم گرد کعبے کے حلقے بنا کر
اور طواف کرتے تھے ہم کعبے کا بے دھڑک حضرت علی سے روایت ہی کہ کسی نے ہجرت ظاہر
نہین کی مگر حضرت عمرؓ نے کہ اسوقت شمشیر گلے مین پڑی ہوئی تھی اور کمان کندھے پر
اور تیردان ہاتھ مین اس صورت سے آئے اور سات طواف کعبے کے کیے پھر دو رکعت
نماز مقام ابراہیم پر پڑھی پھر ہر حلقۂ کفار مین آئے اور فرمایا شَاہَتِ الْوُجُوْہُ جو کوئی چاہے
کہ اسکی مان اسکو روئے اور یتیم ہون بچے اسکے اور رانڈ ہووے بی بی اسکی وہ آئے میرے سامنے
اس جنگل کے باہر پس کسی کو حوصلہ نہوا کہ انکے پیچھے جاتا مکہ معظمہ سے تو یون علانیہ ہجرت
کی بڑی عزت کے ساتھ اور مدینہ منورہ مین بھی بڑی عزت سے داخل ہوئے روایت ہی براءؓ سے
کہ اول آئے ہمارے یہان یعنی مدینہ منورہ مین مصعب بن عمیر اور پھر آئے عبد اللہ بن
ام مکتوم پھر آئے عمر بن الخطاب ساتھ بیس سوارون کے پس کہا ہمنے کہان ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہمارے پیچھے ہین پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر انکے ساتھ تھے نووی نے لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ تمام غزوون مین حاضر رہے
اور جنگ احد مین ثابت قدم رہے بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین دیکھا کہ جنت مین ہون اور دیکھا مین نے
کہ ایک عورت وضو کر رہی ہی اپنے محل کے دروازے پر کہا مین نے یہ کسکا محل ہی کہا عمرؓ کا ہی
پس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہ اسوقت مجھے تیری غیرت کا خیال آیا
تو مین چلا آیا وہان سے ورنہ اندر اُس مکان کے جاتا پس روئے حضرت عمرؓ اور کہا کیا

آپہی ست غیرت کرذنگا مین یا رسول اللہ بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب دیکھا کہ دودھ پیا مین نے پیٹ بھر کر پیا تک
کہ وہ معلوم ہوا میرے ناخنون مین پھر دیدیا مین نے وہ عمرؓ کو پوچھا لوگون نے کیا تعبیر دی
آپنے اس خواب کی فرمایا دودھ سے مراد علم ہی بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو سعید خدریؓ
سے کہ حضرت نے خواب مین دیکھا لوگون کو کسی پر کرتہ ہی اُسکے سینے تک اور کسی پر اس سے
بھی کم اور دیکھا حضرت عمرؓ کو کہ اُنپر کرتہ ہی پانون سے بھی نیچا پوچھا کیا تعبیر دی آپنے اسکی
فرمایا دین بخاری اور مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے خطاب کے قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قبضے مین میری جان ہی
نہین ملیگا تجھے شیطان کسی راستے مین مگر جائیگا وہ اور راستے سے یعنی جس راستے مین تو
چلیگا شیطان اُس راستے مین نہ چل سکے گا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے البتہ اگلی امتون مین لوگ محدث ہوتے تھے یعنی اُنپر الہام ہوتا تھا اور میری امت
مین عمر ملہم ہے ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالی نے جاری کر دیا حق
اوپر زبان عمرؓ کے کہا ابن عمرؓ نے کہ لوگون کو جب کوئی واقعہ پیش ہوا تو انھون نے اپنی
زبان سے کہا اور عمرؓ کو جو واقعہ پیش آیا اور انھون نے اُسکو اپنی زبان سے کہا تو اُسکے موافق
قرآن نازل ہوا عقبہ ابن عامرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا نبی میرے
بعد تو عمر ہوتا ابی بن کعب سے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اول مصافحہ
اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا اور اول سلام اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا اور اول اللہ تعالی عمرؓ کا ہاتھ
پکڑ کے جنت مین داخل فرمائیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جتنے فرشتے آسمانون مین ہین سب توقیر کرتے ہین عمرؓ کی اور جتنے شیطان زمین مین ہین

سب جدا رہتے ہین عمرؓ سے ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فخر کرتا ہی عرفے کے دن عرفے والون سے علی العموم اور فخر کرتا ہی
عمرؓ کے ساتھ علی الخصوص فضل بن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حق میرے بعد عمرؓ کے ساتھ ہی جہان عمرؓ ہو بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عمرؓ اور
ابوہریرہؓ سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین
دیکھا کہ ڈول کھینچے مین نے کنوین سے جتنے چاہے اللہ تعالی نے پھر کھینچے ڈول ابوبکرؓ نے
مگر اُنسے کم کھینچے پھر کھینچے عمرؓ نے یہان تک کہ ہوگیا ڈول اُسکے ہاتھ مین چرس پس نہین
دیکھا کسی زور آور آدمی کو کہ عمل کرے مثل عمرؓ کے یہان تک کہ پیٹ بھر گیا لوگون کا اور
اُنکے اونٹون کا کہا نووی نے تہذیب مین کہ کہا علما نے یہ اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکرؓ اور
عمرؓ کے اسواسطے کہ کثرت فتوح اور ظہور اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت مین نہایت درجہ کا
ہوا طبرانی کی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان نہین ملا عمرؓ سے
اسلام کے بعد مگر اوندھے مونہ گرا یہ روایت مروی ہی حضرت حفصہؓ ام المؤمنین سے
ابی بن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھے جبرئیل نے
البتہ رویگا اسلام عمرؓ کی موت پر ابوسعید خدریؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسنے بغض کیا عمرؓ سے اُسنے مجھسے بغض کیا اور جسنے محبت رکھی عمرؓ سے اُسنے
محبت رکھی مجھسے **فصل** بیچ بیان اقوال صحابہ اور سلف کے جو حضرت عمرؓ کی شان مین
فرماتے ہین حضرت ابوبکرؓ تمام دنیا مین مجھے کوئی عمرؓ سے زیادہ محبوب نہین اور جب
حضرت علیؓ کے سامنے ذکر صالحون کا ہوتا تو فرماتے کیون نہین ذکر ہوتا اسوقت عمرؓ کا ہم
جانتے تھے کہ سکینہ ہمیشہ نازل ہوتی ہی عمرؓ پر فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اگر علم

تمام دنیا کا ایک پلہ ترازو مین رکھین اور علم حضرت عمر رضہ کا ایک پلے مین تو بھاری
ہو جاوے پلہ حضرت عمر رضہ کا کہا حذیفہؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہ پایا مین نے کسی کو خلافت
کرنے والون مین سے خوف نہ کرنے والا اللہ کے دین مین وقت خلافت کے سوائے
حضرت عمر رضہ کے کہا حضرت معاویہؓ نے کہ حضرت ابوبکرؓ نے نہ ارادہ کیا دنیا کا اور نہ ارادہ کیا
دنیا نے اُنکا اور حضرت عمر رضہ نے نہ ارادہ کیا دنیا کا بلکہ دنیا انکی خواہش رکھتی تھی یعنی
انکے وقت مین بڑے بڑے فتوحات ہوئے مگر یہ مائل طرف دنیا کے نہوے عمر بن ربیعہ
سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کیا پاتا ہی تو ذکر میرا یعنی اگلی امت
کی کتابون مین کہا انھون نے سینگ لوہے کا فرمایا اسکے کیا معنی لکھے ہین انکی
کتابون مین کہا امیر ہوگا سخت قوی نہ خوف کریگا کسی کی ملامت سے اللہ تعالی کے
کامون مین **فصل** اس بیان مین کہ حضرت عمر رضہ کے قول کے موافق میں آیتین
قرآن شریف مین نازل ہوئین مجاہد سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ کوئی رای بتاتے تھے
تو اُسکے موافق قرآن شریف اُترتا تھا اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ قرآن شریف
مین کتنی آیتین حضرت عمر رضہ کی رای کے موافق اُتری ہین اور اسی معنی کی روایت
مرفوعا ابن عمر رضہ سے ہی بخاری اور مسلم مین اور روایت ہی کہ فرماتے تھے حضرت عمر رضہ کہ
موافق میری رای کے نازل کین میرے رب نے تین آیتین آیت پہلی یہ کہ مین نے
عرض کی یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو ہم مصلے بنائین تو خوب بات ہی پس نازل ہوئی
آیت وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى یعنی بناؤ تم مقام ابراہیم کو مصلے آیت
دوسری یہ کہ عرض کی مین نے آپکی عورتون کے نزدیک جو مرد آکے بیٹھ جاتے ہین
اُسمین نیک و بد سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین اگر آپ عورتون کو حکم پردہ کا فرمائین تو

خوب بات ہی حضرت زینب ام المومنین نے فرمایا تو عزت کرتا ہی ہماری اور وحی
ہمارے گھر مین آتی ہی پس نازل ہوئی آیت پردہ کی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ یعنی سوال کیا کرو تم ای مردو عورتون سے پردے
کے پیچھے فائدہ سبحان اللہ کیسی نعمت عظمی حق تعالی نے ہمکو آپکی برکت سے دی کہ
عزت ہوگئی دین اسلام کو جس قوم مین پردہ عورتون کا نہین ہی تو دیکھنے والے آنکھون
سے تو مزہ لیتے ہین یہ بڑی بے حرمتی کی بات ہی آیت تیسری فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یہ قصہ اس طرح ہی ابن عباسؓ سے روایت ہی
کہ جب جدا ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیون سے تو کہتے ہین حضرت عمرؓ
کہ داخل ہوا مین مسجد مین تو لوگ کہہ رہے تھے کہ طلاق دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیبیون کو چاہا مین نے کہ دریافت کرون اس حال کو تو آیا مین حضرت عائشہؓ
کے حجرے مین اور کہا مین نے ای بیٹی ابوبکر کی تو نے ایذا دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو انھون نے کہا ای بیٹے خطاب کے تجھے مجھے کیا کام پھر گیا مین حفصہ کے پاس
اور کہا مین نے اُس سے کہ تو تو محبوب پیغمبر کی نہین ہی میرے مونہہ سے تجکو حضرت نے
رکھا ہی نہین تو طلاق دیدیتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجکو وہ اس بات کو سنکے
بہت روئین پھر پوچھا اُنسے کہان ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہا اپنے خزانے
مین جب گیا مین حضرت کے پاس اذن لیکر تو دیکھا مین نے کہ آپ لیٹے ہین بوریے
پر اور نشان بوریے کے تمام بدن مبارک پر ہوگئے ہین اور خزانے مین آپ کے
دیکھے مین نے دو مٹھی جو ہین اور قدرے رنگ جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین
بقدر دو صاع کے اور ایک چمڑا لٹکا ہوا تھا یہ حال دیکھکر مین رو دیا آپ نے

فرمایا کس چیز نے رولایا ہی تجکو ای عمرؓ عرض کیا مین نے کیونکر نہ روؤن مین کہ آپ مقبول
اور محبوب اور رسول ہین اللہ کے اور بہترین مخلوق ہین اور یہ بھی کسری بادشاہ انکے یہان
باغ ہین اور نہرین اور آپ کا یہ حال ہی فرمایا ای بیٹے خطاب کے تو راضی نہین ہی کہ ہمارے
واسطے آخرت اور انکے واسطے دنیا عرض کی مین نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حمد کرتا ہون
مین اللہ تعالی کی اس بات پر کہ کم کلام کیے ہین مین نے ایسے کسی چیز مین مگر آتاری ہی اللہ تعالی
نے میری تصدیق اپنی کتاب مین پھر عرض کی مین نے اگر طلاق دی ہی آپنے بیبیون کو
تو اللہ تعالی آپکا مولا ہی اور جبرئیل اور مومن سب آپکے چاہنے والے ہین پس نازل ہوئی
یہ آیت فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ انتہی آیت چوتھی جمع
ہوئی تھین بیبیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطے طلب نان ونفقہ کہ اسقدر
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل سے زیادہ تھا اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سب خفا ہو کر ایک مہینہ سب سے جدا ہو گئے اور ایک کوٹھری مین جو خزانہ آپکا تھا
دن رات رہے حضرت عمرؓ نے سبکو گھڑکا اور فرمایا اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایذا دوگے تو بدل دیگا اللہ تعالی اور بیبیان اپنے رسول کو اور تمکو طلاق دلوا دیگا اور
وہ بیبیان ایسی ایسی ہونگی پس نازل ہوئی یہ آیت عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ
يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا یعنی قریب ہی رب محمدؐ کا اگر طلاق دے وہ تمکو کہ بدلے مین دے
اسکو بہتر بیبیان تمسے کہ وہ فرمان بردار ہونگی اور ایمان والیان اخلاص سند ہونگی اور
نماز پڑھنے والیان رجوع کرنے والیان درگاہ خداوندی مین عبادت کرنے والیان
ہجرت کرنے والیان یا روزہ رکھنے والیان ثیبہ ہونگی اور باکرہ ہونگی تفسیر حسینی مین کہا

کہ مراد ثیب سے حضرت آسیہ ہین اور باکرہ سے حضرت مریم ہین کہ وہ جنت مین حضرت
کے نکاح مین ہونگی **پانچوین آیت** اسکا قصہ یہ ہی کہ جنگ بدر مین جب کفار کو قید
کر لیا مسلمانون نے تو حضرت نے انکے مقدمے مین مشورہ کیا یہ قصہ فتوح الشام مین اوری
نے اسطرح لکھا ہی کہ حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ آئے حضرت جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بدر مین اور اختیار دیا آپکو واسطے قیدیون کے کہ قتل کرین انکو یا انسے فدیہ لیکر
چھوڑ دین مگر فدیہ لیکر جتنے کافر چھوڑ دوگے اُتنے ہی مسلمان سال آیندہ مین شہید ہونگے
کہا سبنے اختیار کرتے ہین ہم فدیے کو کہ اب مدد حاصل کرین ہم ساتھ مال کے اور سال
آیندہ مین شہید ہون اور جنت مین جائین پس لیا فدیہ قیدیون سے اور سال آیندہ
اُتنے ہی مسلمان جنگ احد مین شہید ہوئے چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتک کچھ
حکم اس مقدمے مین نہ لگایا تھا لہذا کفار کو نہایت تردد تھا پس تجویز کی کفار نے کہ سفارش
کرائین ہم ابوبکرؓ سے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاج مین نہایت دخیل ہین
اُنکے سوا دوسرے کو ایسی مداخلت نہین تو بلایا حضرت ابوبکرؓ کو قیدیون نے اور نہایت
التجا کی اُنسے اور کہا کہ ہمارے درمیان مین بھائی اور چچا اور بھتیجے ہین مسلمانون کے
کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ چھوڑ دین اپنی عنایت سے ہمکو یا فدیہ لین ہمسے
قبول کیا حضرت ابوبکرؓ نے اور کہا انشاء اللہ تعالی مین ضرور سعی کرونگا اس مقدمے
مین پھر جب آئے حضرت عمرؓ قیدیون کے پاس تو اُنسے بھی یہی کہا اُنہنے فرمایا کہ البتہ سعی اور
کوشش کرونگا مین تمھاری بُرائی کی جب گئے حضرت عمرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ مع اور صحابہ کے بیٹھے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہہ رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فدا ہون میرے ماں باپ آپ پر یہ قیدی

قوم مین آپکی اور بھائی بھتیجے اور چچا مسلمانون کے انھین مین اور دور تر انھین کا نزدیک تر
آپ سے ہی نہایت نرمی اور محبت سے کہتے تھے حضرت ابوبکر رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا جب اُٹھے وہان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ تو آ بیٹھے اُنکی جگہ حضرت عمر رضہ اور کہا یہ دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا انھون نے آپکو
اور لڑے آپ سے اور جلاوطن کیا آپکو قتل کیجیے آپ انکو کہ یہ سب سردار اور امام ہین کفر
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب انکو بھی نہ دیا جب اُٹھ گئے یہ وہان سے تو آ بیٹھے
حضرت ابوبکر رضہ اُنکی جگہہ اور نہایت نرمی سے عرض کی کہ احسان کیجیے آپ اُنپر کہ انکا قتل انکو
ابھی دوزخ مین ڈالیگا اور چھوڑ دینا انکا دوزخ سے رہائی ہی اُنکو حضرت نے کچھ جواب نہ دیا
جب اُٹھ گئے اپنی جگہ سے حضرت ابوبکر رضہ تو آ بیٹھے اُس جگہہ حضرت عمر رضہ اور پہلے جو کہا تھا ویسا
ہی پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا اسی طرح تین مرتبہ حضرت ابوبکر رضہ نے
اُنکی سفارش کی اور حضرت عمر رضہ نے تین مرتبہ اُنکی برائی بیان کی جب باہر تشریف لائے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سب صحابہ کو کہ کیا کہتے ہو تم بیچ رای اِن دونون کے
کہ مثال ابوبکر رضہ کی مثال میکائیل ع کی ہی کہ اُتارتے رہین وہ انوار رحمت کے بندون پر اور
مثال ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہ نرم تھے اپنی قوم پر شہد سے زیادہ کہ آگ مین ڈالا
اُنکو اور نہ کہا اُنھون نے کچھ سوای اسکے کہ فرمایا اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
یعنی اف ہی تمکو اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ تعالی کے سوا اور فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ
مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی جسنے پیروی کی میری وہ میرا ہی اور جسنے نافرمانی
کی میری تو تو بیشک غفور رحیم ہی اور مثال ابوبکر رضہ کی مثال عیسی علیہ السلام کی ہی کہ کہا
اُنھون نے اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۝

یعنی اگر عذاب کرے تو اُنکو تو وہ تیرے بندے ہین اور جو بخشے تو اُنکو تو تو غالب حکمت والا ہی ؎ اگر بخشے رب بے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ٭ انھین کیا عذر ہے اپین ہین اے ملک تو مالک ٭ اور مثال عمرؓ کی مثال جبرئیل علیہ السلام کی ہی کہ لاتے ہین عتاب اور غضب اللہ تعالیٰ کا اور مثال حضرت نوح علیہ السلام کی ہی کہ کہا انھون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا یعنی اے رب نہ چھوڑ روی زمین پر کوئی کا فر بسنے والا اور مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہی کہ کہا انھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یعنی اے رب مٹا دے اُنکے مال اور سخت کردے اُنکے دل کہ نہ ایمان لائین وہ یہان تک کہ دیکھین وہ عذاب دکھ والا بعد اسکے حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قتل کرو انکو یا چھوڑ دو انکو فدیہ لیکر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت کرتا ہی اللہ تعالیٰ بعضے دلون کو پتھر سے زیادہ اور نرم کرتا ہی بعضے دلون کو مکھن سے زیادہ پھر حکم دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو قیدیون سے فدیہ اور فرمایا کہ اگر اُترتا عذاب اِس بدر کے تو نہ نجات پاتا کوئی سوای عمرؓ کے کہ وہ ناراض تھے کفار کے چھوڑنے پر اور راضی تھے اُنکے قتل سے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ نہ نجات پاتا کوئی سوای عمر اور سعد بن معاذ کے کہ وہ بھی مثل حضرت عمرؓ کے ناراض تھے چھوڑنے پر اور راضی تھے قتل پر اور نازل ہوئی یہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنی نہین ہی شان نبی کی کہ کفار قیدیون سے فدیہ لے یہانتک کہ خوب قتل کرے کفار کو زمین مین آرادہ کرتے ہو تم مال دنیا کا کہ لیلیا تمنے فدیہ اور چھوڑ دیا قیدیون کو اور اللہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا اور اللہ ہی غالب حکمت والا لولا

کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اگر نہ حکم ہوا ہوتا پہلے لوح
محفوظ مین البتہ لگ جاتا تمکو اُسکے بدلے مین جو تمنے لیا عذاب عظیم یعنی حکم منع فدیہ کا صریح
نہین آیا تھا یا یہ کہ نادانی پر نہین پکڑتا اللہ تعالی یا یہ کہ اہل بدر پر فضل ہو چکا ہی ورنہ عذاب عظیم
آتا **سوال** صحابہ کو تو اختیار دیا تھا درمیان قیدیون کے کہ مفت چھوڑ دین انکو یا فدیہ
لیکر چھوڑین انکو پھر عتاب اور غصے کی کیا وجہ ہی **جواب** یہ اختیار امتحان کے واسطے
تھا جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کو اختیار ملا تھا کہ دنیا کو اختیار کرین تو جاتین
نبی کے گھر سے اور جو اللہ اور رسول کو اختیار کرین تو رہین نبی کے گھر مین سو اُن
سبنے اللہ رسول کو اختیار کیا اور جو اختیار کرتین دنیا کو تو عتاب اور غصہ خدا کا اُنپر ہوتا
فائدہ ای بھائی اللہ تعالی کے ہر کام مین ہزارون حکمتین ہین اگرچہ رضامی الٰہی
اسمین تھی کہ اختیار کرتے وہ قتل کو مگر نہ قتل ہونے مین بھی ہزارون حکمتین تھین اول
یہ کہ کیسے کیسے لوگ اُنمین تھے اگر وہ قتل ہو جاتے تو بڑے افسوس کی بات تھی جیسا
کہ حضرت عباس رضی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا اور عقیل بن ابی طالب چچازاد
بھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب بھی چچازاد
بھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ سب اعلی درجہ کے مسلمان اور بہت سے انمین سے
مسلمان ہو کر صحابی ہوئے اُنمین سے حضرت عباس رضی کے اسلام کا عجیب قصہ ہی جب
بدر مین انکو پکڑا ابو الیسر صحابی نے تو ابو الیسر نہایت حقیر اور دبلے آدمی تھے اور حضرت
عباس رضی موٹے اور بلند قد تھے ایسے کہ سب لوگ حضرت ابن عباس کے مونڈھون تک
ہوتے تھے اور ابن عباس حضرت عباس کے مونڈھون تک ہوتے تھے اور حضرت
عباس اپنے باپ عبد المطلب کے مونڈھون تک ہوتے تھے جب پوچھا لوگون نے

حضرت عباس رضی سے کہ کیونکر عاجز ہو گئے تم ابوالیسر کے آگے انھون نے فرمایا کہ
وہ مجکو پہاڑ کے برابر نظر آیا اور پوچھا ابوالیسر سے کہ تمنے کیونکر پکڑا حضرت عباس رض
کو انھون نے کہا کہ مدد کی میری اُسوقت ایک مرد بڑی ہیبت والے نے فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ ایک فرشتہ تھا کہ مدد کی اُسنے تیری نقل ہی کہ
حضرت عباس رض بسبب تنگ ہونے بیڑی کے رات کو ہای ہای کرتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی آواز سے نیند نہ آتی تھی تو پوچھا کہ حضرت آپ کیون نہین
آرام فرماتے فرمایا آواز میرے چچا عباس کی مجکو سونے نہین دیتی جب ایک
انصاری نے بے آرامی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھی حضرت عباس کی
بیڑی کو ڈھیلا کردیا کہ اُنکو نیند آگئی فرمایا کیا سبب ہی کہ آواز عباس کی نہین آتی
کہا کہ بیڑی اُنکی ہلکی کردی فرمایا کہ سب کی بیڑی ہلکی کردو سبحان اللہ کیا انصاف ہی
اور کیا خوف خدا ہی کہ سب بندگان خدا کو برابر جھا چچا اپنے بیگانے مین فرق کیا
اور اس سے زیادہ یہ عدالت دیکھنی چاہیے کہ حضرت عباس رض جنگ بدر سے پہلے
اسلام لائے تھے لیکن اسلام کو بخوف کفار پوشیدہ رکھا تھا اسی واسطے فرمایا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین جو کوئی عباس کو پائے تو قتل
نہ کرے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای چچا فدیہ دو تم اپنا عرض کی
کہ مین تو مسلمان ہون اور مجھے یہ لوگ زبردستی لائے تھے فرمایا کہ تم عنداللہ مسلمان
ہو مگر جب ہمارے سامنے جنگ کو آئے تو فدیہ دینا پڑیگا اور بعضون نے اُنکے
اسلام کی یہ وجہ لکھی ہی کہ یہ ساٹھ تولے سونا واسطے* کفار کے لائے تھے سب لشکر
اسلام نے لوٹ لیا اور داخل مال غنیمت ہوا عرض کی اُنھون نے کہ وہ حساب مین

فدیے کے سمجھ لیجیے فرمایا جب تم وہ مال واسطے صرف لشکر کفار کے لائے تھے
تو وہ مال نصیب مسلمانون کو ہوا اور داخل غنیمت ہوا اب فدیہ جدا دیجیے کہا اُنھون نے
کہ آپ چاہتے ہین کہ چچا آپ کا بھیک مانگ کر لائے فرمایا وہ سونا کہ چلتے وقت
چچی کو دے آئے تھے وہ کیا ہوگا کہا اُنھون نے یہ خبر آپکو اللہ تعالی نے دی اسواسطے
کہ اسکی خبر سوا میرے اور تمھاری چچی کے کسی کو نہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یہ ستر کفار قیدی تھے اُنمین سے عُقبہ بن مُعیط ہمسایہ
رسول اللہ کا بڑا سخت کافر تھا اُسنے او جھڑی اور پھیپڑا حضرت کے شانون پر
نماز مین رکھوایا تھا اُسکو حضرت نے گردن مارنے کا حکم دیا تھا اُسنے بہت منت اور
عاجزی کی اور کہا کہ جو سب کا حال ہوگا وہ میرا بھی کیجیے گا فرمایا کہ گردن مارو اسکو
کہ اسنے سخت ایذا دی اللہ اور رسول کو آخر وہ گردن مارا گیا اُسی وقت اور مختصر حال
جنگ بدر کا یہ ہی کہ ستر کفار بڑے بڑے رئیس قید ہوے مسلمان ہوے اُنمین سے
وہ جنکی قسمت مین جنت تھی جیسے حضرت عباسؓ اور عقیلؓ اور نوفلؓ وغیرہ جنکا ذکر
اوپر ہوچکا اور ستر کافر بڑے بڑے سردار قریش کے جنگ بدر مین مارے گئے
ابو جہل و عتبہ اور شیبہ انھین مین سے تھے اور ڈالی گئین لاشین اُنکی کنوین مین
کہ وہ بدر مین تھا اور پہلے سے ناپاک تھا الحمد للہ حمدًا کبیرًا قصہ عجیب یہ ہی کہ جب کھینچی گئی
لاش عُتبہ بن ربیعہ کی واسطے ڈالنے کنوین کے تو بیٹا اُسکا ابو حذیفہ مسلمان اور
صحابی تھا اُنکے چہرے پر اُسوقت پریشانی تھی اور رنگ چہرے کا بدل گیا تھا جب
دیکھا حضرت نے یہ حال تو پوچھا اُنسے کہ تمھارا حال اپنے باپ کی حالت دیکھکر پریشان
ہوا اُنھون نے عرض کی کہ قسم ہی مجھکو اللہ تعالی کی نہین آیا کچھ نقصان میرے ایمان مین

مگر یہ خیال میرے دل مین گذرا کہ میرا باپ آدمی حلیم الطبع تھا اور اخلاق اور آداب کا پورا تھا مگر تقدیر آلہی کے سامنے کچھ کام نہ آیا ہذا فی مدارج الحق بڑے بڑے عالم فاضل حکیم اسیر عاقل دیکھنے مین آئے مگر نیکنامی دین کی قسمت سے علاقہ رکھتی ہی کسی کمال پر موقوف نہین اور اُمیّہ بن خلف الجمحی اور عُقبہ بن معیط بھی اسی جنگ مین واصل جہنم ہوے اور ابو لہب اگرچہ جنگ مین نہ آیا تھا مگر اُسکے صدمے مین مرگیا اور سبب اُسکی موت کا یہ ہوا کہ جب خبر فتح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پہونچی تو سب کفار کو صدمۂ سخت ہوا مگر ابو لہب کو صدمۂ عظیم ہوا یہان تک کہ جب سنا اُسنے مارا جانا ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ اور عقبہ کا اور پکڑا جانا حضرت عباس اور عَقیل اور نوفل وغیرہ کا تو اُسکو اعتبار نہ آیا یہان تک کہ پہونچے ابو سفیان بحالت تباہ بھاگ کر اس جنگ سے تو اُنسے ابو لہب نے کہا کیا حال ہے اے بھتیجے میرے تو سچ بتا دیگا انھون نے کہا کہ واقعی یہ خبرین سچ ہین اور اے چچا میرے جب پہونچے ہم اُس میدان مین اور مقابل ہوے ہم اصحاب محمد کے تو معلوم ہوا ہمکو کہ ہم خشک زمین مین ہین اور ہتیار ہمارے چھینے جاتے ہین اور مشکین ہماری باندھی جاتی ہین ابو رافع غلام حضرت عباس رض کے بولے کہ واللہ فرشتے تمھارے ہتیار چھینتے تھے اور تمھاری مشکین باندھتے تھے ابو لہب نے نہایت غصے اور غضب سے اُنکو گھونسا مارا اور چھاتی پر چڑھ گیا اور مارنے لگا اُسوقت ام الفضل زوجہ حضرت عباس رض نے اُسکو ایک بڑا پتھر مارا وہ ذلیل اور خوار ہو کر اپنے گھر چلا گیا سات دن کے بعد اُسکو بیماری عدسے کی ہوگئی اور وہ بیماری عرب مین منحوس مشہور تھی کذا فی مجمع البحار کہ اُس بیماری سے سب لوگ نفرت کرتے تھے اور قریب اُسکے نہ جاتے تھے اور وہ ایک پھنسی ہوتی تھی قسم طاعون سے مثل دانہ مسور کے جسکو وہ

ہوتی تھی اُسکو ہلاک کرتی تھی اسواسطے اس بیماری مین ابو لہب کے پاس کوئی اپنا بیگانہ نہ آتا تھا سات دن بیمار ہوکر مرگیا تین دن تک اُسکا مردہ پڑا رہا کسی نے ہاتھ نہ لگایا تین دن کے بعد مزدوروں کے سر پر رکھکر مکہ معظمہ کے باہر گڑھا کھود واکر اسکو ڈالدیا اور پتھرون سے اُس گڑھے کو بھر دیا لعنۃ اللہ علیہ ہذا فی المدارج چھٹی آیت شراب کی حرمت مین حضرت عمرؓ کے موافق طلب اور خواہش کے نازل ہوئی نقل کیا اسکو نووی نے تہذیب مین اور یہ روایت سنن مین بھی ہے اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی إِنَّ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا یعنی حضرت عمرؓ کی یہ دعا تھی خداوندا شراب کے مقدمے مین تو ہمارے واسطے بیان شافی فرمادے پس نازل ہوئی آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ ساتوین آیت فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ انسؓ سے روایت ہے کہ جب نازل ہوئی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ یعنی پیدا کیا ہمنے انسان کو ستھری ہوئی مٹی سے پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرۂ منی سے کہ رکھا اُسکو ایک جگہ محفوظ مین پھر بنایا ہمنے اُس منی کو لہو جما ہوا پھر کردیا ہمنے اسکو ایک بوٹی گوشت کی پھر ہمنے بنائین اُس بوٹی سے ہڈیان پھر پہنایا ہمنے ہڈیون کو گوشت پھر پیدا کیا ہمنے پیدائش دوسری یعنی مان کے پیٹ سے فرماتے ہین حضرت عمرؓ جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا مین نے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ تو اسوقت نازل ہوئی یہ آیت یعنی فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ یعنی بڑا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ اچھا پیدا کرنے والا آٹھوین آیت وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ جب

مرگیا عبداللہ بن ابی تو بلایا اسکے بیٹے کو انکا نام بھی عبداللہ تھا اور وہ مرد مسلمان با اخلاص تھا اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے نماز جنازہ کے طلب کیا پس کھڑے ہوگئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حضرت عمر رضی کہ کھڑا ہوگیا مین سامنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز پڑھیے گا اوپر عبداللہ بن ابی کے کہ دشمن تھا اللہ تعالی کا اور کی تھی عداوت اسنے اسلام سے فلانے دن اور فلانے دن قسم ہے اللہ تعالی کی مین یہ عرض کر رہا تھا کہ نازل ہوئی آیت وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ یعنی نہ پڑھ تو نماز اوپر کسی منافق کے کبھی جو مرے انمین سے اور نہ کھڑا ہو انکی قبر پر نوین آیت يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ یعنی ای ایمان والو نہ قریب ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو یہ حکمت الٰہی ہی کہ شراب جو محبوب تھی عرب کو انکی حرمت کا حکم ایک دم نہ بھیجا بلکہ کئی مرتبے مین حکم حرمت کا فرمایا نشے کی حالت مین جو نمازون مین نقصان ہوتا تھا تو اصحاب کبار کو خصوصاً حضرت فاروق اعظم رضی کو نہایت ناگوار تھا اول یہ آیت نازل ہوئی تھی قصہ شراب کا اور جو حرج واقع ہوتے تھے نماز مین اور دین کے کامون مین شراب کے پینے سے بسبب خوف طوالت کتاب کے موقوف رکھا آیت دسوین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت استغفار فرماتے واسطے قوم منافقین کے تو کہتے حضرت عمر رضی سوآء علیہم یعنی برابر ہی استغفار کرنا اور نہ کرنا واسطے منافقون کے پس نازل ہوئی آیت سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یعنی برابر ہی بخشش طلب کرے تو واسطے منافقون کے یا نہ بخشش طلب کرے تو واسطے انکے لن یغفر اللہ

اللّٰہ لھم ہرگز نہ بخشیگا اللہ تعالی انکو روایت کی یہ طبرانی نے ابن عباس رض سے
آیت گیارھوین سورۂ انفال مین ہی کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ
بِالْحَقِّ آیہ قصہ یون ہی کہ جب مشورہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے
چلنے مین طرف بدر کے تو عرض کی حضرت عمر رض نے کہ تشریف لیچلیے کما قالہ السیوطی
فی تاریخہ ترجمہ آیت کا یعنی جیسا کہ حکم دیا تیرے رب نے نکلنے کا گھر سے حق کے ساتھ
یعنی نکلنا طرف بدر کے یہی حق ہی ہذا فی تفسیر الواقدی **آیت بارھوین** سورۂ نور
مین ہی قولہ تعالی سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ یہ قصہ اسطرح پر لکھا ہی کہ جب بہتان
کیا بعض لوگون نے جناب صدیقہ پر تو نہایت رنج ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور مشورہ کیا اس مقدمے مین اصحاب سے تو حضرت عمر رض نے عرض کی نکاح آپکا
حضرت عائشہ رض سے کس کے حکم سے ہوا فرمایا اللہ تعالی کے حکم سے عرض کی کہ کیا پھر
اللہ تعالی نے عیبدار بی بی سے آپکا نکاح کیا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ
یعنی پاک ہی اللہ تعالی اس بات سے کہ عیبدار بی بی اپنے پیغمبر کو دے یہ بہتان ہی
بڑا قصہ جناب صدیقہ کا مومنون کے دل مین زلزلہ ڈالتا ہی اور دل کو چاک کرتا ہی
اگر حیات ہی میری تو اس قصے کو انشاء اللہ تعالی حاسۂ پنجم مین جناب صدیقہ رض کے
حال مین لکھونگا **آیت تیرھوین** سورۂ بقرہ مین ہی قولہ تعالی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ اور یہ قصہ اس صورت سے ہی کہ ابتدای اسلام مین
رمضان شریف کی راتون مین نماز عشا کے بعد یا نیند کے بعد صحبت بیبیون سے
حرام تھی حضرت عمر رض سے یہ بات ہوئی کہ انھون نے صحبت اپنی بی بی سے کی رات
کو جب عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ یعنی

حلال کی گئی تمکو روزے کی رات مین بے شرمی یعنی مجامعت اپنی بی بی سے روایت
کی احمد نے اپنی مسند مین سبحان اللہ حضرت عمرؓ کے قصور کے سبب سے تمام امت
پر یہ احسان قیامت تک ہو گیا ورنہ خدا جانے کیا فتور ہوتا امید قوی ہی کہ اللہ تعالی
انکی نیکیون کی برکت سے تمام امت کو قیامت کے دن بخشدیگا چودھوین آیت
بھی سورۂ بقر مین قولہ تعالی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ
مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ یہ قصہ یون لکھا ہی کہ ملاقات ہوئی ایک یہودی کی حضرت
عمرؓ سے کہا اُسنے کہ تمھارا نبی جو کہتا ہی کہ جبرئیل میرا آتا ہی تو جبرئیل دشمن ہے ہمارا
حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی دشمن ہی جبرئیل اور میکائیل کا اور اللہ تعالی کا اور اسکے
فرشتون کا اور اُسکے رسولون کا تو اللہ تعالی دشمن ہی کافرون کا اسی مضمون کی
بعینہ آیت نازل ہوئی روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نے عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے
آیت پندرھوین سورۂ نون مین روایت کی ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسود
سے کہ جھگڑتے آئے دو شخص طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپنے فیصلہ کر دیا
اُن دونون کا جو ایک ہارا تھا اُسنے کہا کہ مین فیصلہ چاہتا ہون حضرت عمرؓ سے
جب اُنکے پاس دونون آئے تو کہا حضرت عمرؓ سے اُسنے کہ یہ مقدمہ سنا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون حکم فرمایا یہ شخص نہین مانتا حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور اب آپکے پاس مجھے لایا ہی آپنے فرمایا اُس دوسرے آدمی سے کہ سچ ہی یہ بات کہا
اُسنے کہ ہان سچ ہی فرمایا توقف کرو مین آتا ہون گھر سے تلوار لاکر اسکو قتل کیا وہ مقدمہ
پانے والا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا فرمایا آپنے مین نہین
گمان کرتا عمرؓ پر کہ وہ قتل کرے مومن کو پس نازل ہوئی یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔
یعنی قسم ہی تیرے رب کی نہین مومن ہونگے یہ لوگ کبھی جب تک تجکو نہ بنا ئینگے
حکم اپنے جھگڑون مین اور پھر نہ پائینگے تیرے فیصلے سے حرج اپنے دلون مین اور جب تک
گردن نہ جھکا ئینگے تیرے آگے اب ذرا ظاہر اور باطن اس آیت کا ترازو مین اپنے ایمان کے
تول لو کہ پورا ہی یا نہین اگر پورا ہی تو شکر کرو اس نعمت کا اور جو نہین ہی تو آج پورا
کر لو مرنیکے بعد کیا کر سکوگے ؎ وقت پر قطرہ بست اس ابر خوش ہنگام کا *
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا * سو لھوین آیت سورۂ نور مین حکم مین
پردے اور اذن کے امت کے واسطے حضرت عمرؓ سوتے تھے کہ غلام اُنکا اُنپر چلا آیا
اُسوقت یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ حَرِّمِ الدُّخُوْلَ یَا اَللّٰہُ یا اللہ حرام کردے تو داخل ہونا غیر مردون کا
گھرون مین پس اُتری یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو تم بیگانہ گھرون مین
جبتک کہ اذن نہو تمکو اور سلام نہ کرلو باہر سے گھر والون پر ھٰذا کُلُّہٗ فِیْ تَارِیْخِ الْخُلَفَاءِ
لِلسُّیُوْطِیْ باقی چار آیتین عوام فہم نہ تھین اسواسطے موقوف رکھا مَنْ شَاءَ فَلْیَنْظُرْ
فِیْ تَارِیْخِ السُّیُوْطِیْ

فصل بیان کرامات حضرت عمرؓ مین ابن عمرؓ سے روایت ہی
کہ بھیجا حضرت نے ایک لشکر جہاد کے واسطے اور سردار کیا اُس لشکر کا ساریہ کو پھر
خطبے مین جمعے کے پکارا حضرت عمرؓ نے یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ یَا سَارِیَۃُ
الْجَبَلَ یعنی ای ساریہ اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف کھڑا کر کہ پہاڑ کی پناہ ہو جاوے
اُسکو کہا لوگون نے کہ ساریہ ہین نہاوند مین اور حضرت عمرؓ نے اُنکو خطبے مین یہان
پکارا کہا حضرت علیؓ نے کہ صبر کرو تمکو معلوم ہو جایگا جب آیا قاصد ساریہ کا خط لیکر حضرت

عمرؓ کے پاس اُسنے بیان کیا کہ جمعے کے دن ہم مقابلہ کرتے تھے کفار سے کہ غالب آئے ہمپر کفار ناگاہ سنی ہم سبنے آواز کہ پہاڑ کو پکڑو ای ساریہ تین مرتبہ اور نہ دیکھا ہمنے کسنے آواز دی جب پکڑ لیا ہمنے دامن پہاڑ کا تو مضبوط ہو گئے ہم اور غالب ہوسے گئے یہان تک کہ فتح دی اللہ تعالی نے لشکر اسلام کو اور شکست ہوئی لشکر کفار کو روایت کیا اسکو بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین اور لالکائی نے شرح السنۃ مین یہ روایت نافع نے ابن عمرؓ سے کی ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمرؓ کے پاس آپنے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا انگارہ کہا تیرے باپکا نام کیا ہی کہا شعلہ کہا کس بستی کا رہنے والا ہی کہا سوزش کا کہا کس قوم کا ہی تو کہا جلن کا فرمایا حضرت عمرؓ نے جا تو اپنے گھر کہ وہ جل گیا جب گیا تو گھر کو جلا ہوا پایا قیس بن حجاج سے روایت ہی کہ جب فتح ہوا مصر اور حاکم ہوے وہان کے عمرو بن عاص تو آئے لوگ انکے پاس لوگ وہان کے اور کہا دریای نیل کی یہ عادت ہی کہ گیارھوین تاریخ کو ہر مہینے کی ایک لڑکی کواری نئی پوشاک کپڑون سے آراستہ کرکے اُسمین ڈالتے ہین جب وہ جاری ہوتا ہی اُنھون نے لکھا حضرت عمرؓ کو آپنے فرمایا کبھی نہین روا ہی یہ اسلام مین اور اسلام نے توڑ دین سب باتین جاہلیت کی پھر صبر کیا یہ سنکر مصر والون نے مگر دریای نیل جاری تھوا یہان تک کہ اجڑنے لگا مصر جب سنا آپنے یہ حال تو لکھا خط دریای نیل کو اور بھیجا عمرو بن عاص کو کہ ڈال دو خط دریا مین جب دیکھا عمرو بن عاص نے تو لکھا تھا اسمین یہ خط ہی عبد اللہ امیر المومنین عمر کی طرف سے طرف دریای نیل کے بعد حمد و صلوٰت کے خبردار ہو ای نیل اگر تھا تو جاری اپنی طرف سے تو مت جاری ہو اور اگر تھا تو جاری اللہ کے حکم سے پس سوال کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ جاری کریگا تجکو جب ڈال دیا وہ خط نیل مین تو جاری ہو گیا وہ ایسا کہ

چڑھ گیا پانی اُسکا اُسی رات کو سو گز یہ صدقہ حضرت عمرؓ کا ہی کہ ہزارون جانین لڑکون
کی بچین اور شہر آباد رہا اور آج تک کبھی وہ دریا خشک نہوا فصل بیان مین آپ کی
معاش اور ترک لذات دنیوی کے احنف بن قیس سے روایت ہی کہ بیٹھے تھے ہم
دروازے پر حضرت عمرؓ کے کہ نکلی ایک عورت کہا ہمنے یہ لونڈی ہی حضرت عمرؓ امیر المومنین
کی فرمایا آپنے نہین ہی یہ لونڈی امیر المومنین کی اور نہین ہی حلال وہ مجکو وہ تو مال بیت المال
کا ہی پس کہا ہمنے کیا چیز حلال ہی تمکو ای امیر المومنین بیت المال مین سے فرمایا آپنے
کہ دو جوڑے کپڑے ایک جاڑے کا ایک گرمی کا اور خرچ حج اور عمرے کا اور خوراک
میری اور میرے اہل کی درمیانی نہ امیری کی نہ فقیری کی کیونکہ مین ایک بندۂ مسلمان
ہون کہا خزیمہ بن ثابت نے حضرت عمرؓ حکم فرمایا کرتے تھے اپنے عاملون کو کہ نہ سوار
ہونا گھوڑے ترکی پر اور نہ پہننا عمدہ لباس اور نہ باریک اور نہ بند کرنا دروازے کو
حاجتمند پر اور اگر کریگا کوئی تم مین سے ایسا پس حلال ہوگا اُسپر عذاب کہا حضرت
خالد اور اور اصحاب نے حضرت ام المومنین حفصہ اور عبد اللہ اُنکے بھائی سے کہ تم کہو حضرت
عمرؓ کو کہ کھانا عمدہ کھایا کرین کہ قوت ہو اُنکو دین کے کامون مین فرمایا تم سب کی یہی رائے ہی
کہا سب نے ہان فرمایا سچ مین نے نصیحت تمہاری لیکن کیا کرون نہین چھوڑ سکتا مین طریقہ
اپنے دونون صاحبون کا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق کا اور اگر مین چھوڑ دون
طریقہ اُن دونون کا تو نہین پہونچ سکنے کا مین اُن تک قتادہ کہتے ہین کہ پہناکرتے
حضرت عمرؓ حالت خلافت مین جبہ صوف کا کہ اُسپر پیوند ہوتے تھے چمڑے کے
اسی حال سے دُرہ کندھے پر لیکر بازار مین جاتے اور جہان کہین رستے مین تاگا اور
گٹھلی دیکھتے تو اٹھا کر لوگون کے گھرون مین پھینک دیتے کہ نفع اٹھائین لوگ اُس سے

انس کہتے ہین کہ دیکھے مین نے حضرت عمرؓ کے کرتے مین چار پیوند انکے شانون مین
ابو عثمان کہتے ہین کہ دیکھا مین نے حضرت عمر کے تہ بند مین پیوند چمڑے کا عبداللہ بن
عامر بن ربیعہ کہتے ہین کہ حج کیا مین نے ساتھ حضرت عمرؓ کے نہ خیمہ کھڑا ہوتا تھا انکے
واسطے نہ ڈیرا درخت کی شاخ پر چادر اپنی ڈال لیتے اور بیٹھ جاتے عبداللہ بن عیسی
کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے دونون رخسارون پر دو نشان ہر دم رونے سے پڑ گئے تھے
کہتے ہین عبیداللہ بن عمر بن حفص کہ اٹھا لیتے حضرت عمرؓ مشک کندھے پر جب
کوئی کہتا تو فرماتے نفس میرا مغرور نہو جائے محمد بن سیرین سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ
کے خسر نے کہا کہ مجھے بیت المال سے کچھ دیدو آپ نے جھڑکا انکو اور فرمایا تو چاہتا ہی
کہ خیانت کرون مین اللہ تعالی کے مال مین پھر دیے آپنے اپنے پاس سے انکو دس ہزار
درم روایت ہی نخعی سے کہ حضرت عمرؓ حالت خلافت مین بھی تجارت کرتے تھے انسؓ
سے روایت ہی کہ حرام کر لیا تھا حضرت عمرؓ نے اپنے اوپر گھی کھانا اور کھایا کرتے تھے
تیل زیتون کا اسلیے آپکے پیٹ مین قراقر ہوتا تھا سفیان ابن عیینہ سے روایت ہی
کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے وہ آدمی بہت پیارا ہی جو میرا عیب میرے سامنے کہے آپ کی
سے روایت ہی کہ کیسا ہی غصہ آپکو ہوتا جب آیت قرآن شریف انکے سامنے پڑھی جاتی
فورًا جاتا رہتا حلیہ آپکا یہ ہی کہ قد دراز رنگت گوری بدن جسیم جیسا سردارون کا ہونا
چاہیے والدہ کا نام حنتمہ بیٹی مغیرہ بن ہشام کی ہمشیرہ ابو جہل کی ہنا ذکرہ السیوطی فی تاریخہ

فصل بیان حال مختصر خلافت مین خلیفہ ہوے آپ مانہ آخر حضرت صدیق رضؓ مہینے
جمادی الاخری سنہ تیرہ ہجری مین زہری سے روایت ہی کہ خلیفہ ہوے آپ منگل کے دن
اسی روز وفات پائی حضرت صدیق نے پس قائم رہے آپ خلافت پر نہایت مضبوطی سے

اور بڑے فتوح ہوئے آپکی خلافت مین مسلمانون پر اور بڑی رونق ہوئی اسلام کی
چودھوین سال ہجرت کے فتح ہوا دمشق کچھ صلح کچھ قہر سے اور فتح ہوا حمص اور بعلبک
صلح سے اور فتح ہوا بصرہ اور اُبلّہ قہر سے روایت ہی عسکری سے کہ اسی سال مین نماز تراویح
جاری ہوئی پندرھوین سال فتح ہوئے اردن کے سب شہر جنگ سے مگر طبریہ صلح سے
اور اسی سال مین فتح ہوا یرموک و رقادسیہ اور اسی سال مین بسایا شہر کوفہ اور مقرر کیا
وظیفہ لوگون کا اور مقرر کیا دفتر اور سنہ سولہ مین فتح ہوا اہواز اور مدائن اور پڑھا گیا جمعہ قلعہ
کسریٰ مین وہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا عراق مین یعنی سعد بن ابی وقاص نے پڑھایا
اور اسی سال مین فتح ہوا جلولا اور شکست پائی یزدجرد نے اور بھاگا طرف ری کے اور
اسی سال مین فتح ہوا تکریت اور اسی سال مین تشریف لیگئے بذات خود حضرت عمرؓ
اور فتح کیا بیت المقدس کو اور خطبہ پڑھا جابیہ مین وہ خطبہ جو آپکا مشہور ہی اور اسی سال
مین فتح ہوا قنسرین قہر سے اور فتح ہوا حلب اور انطاکیہ اور منبج صلح سے اور سروج قہر
سے اور قرقیسا صلح سے اور اسی سال مین تاریخ شروع ہوئی ہجرت سے ساتھ مشورہ
حضرت علیؓ کے سترھوین سال بڑھائی گئی مسجد نبویؐ اور بڑا قحط عرب مین اور نماز استسقا
پڑھی گئی اسوقت چادر مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپکے بدن پر تھی
اور پکڑا ہاتھ آپنے حضرت عباسؓ کا اور دعا کی خداوندا ہم وسیلہ لائے تیری درگاہ
مین تیرے رسول کے چچا کو کہ دور کر ہمسے سختی اور دے ہمکو بارش ابھی دعا مین تھے
کہ مینہ برسنا شروع ہوا اور کئی دن تک برستا رہا اٹھارھوین سال فتح ہوا جندیسا پور
صلح سے اور حلوان قہر سے اور اسی سال مین طاعون عمواس ہوا اور اسی سال مین
فتح ہوا رُہا اور سمیساط قہر سے اور حرّان اور نصیبین اور ایک جزیرہ قہر سے اور

موصل اور سب شہر اُسکے قہر سے اُنیسوین سال فتح ہوا قیساریہ قہر سے بیسوین سال
فتح ہوا مصر قہر سے اور بعضون نے لکھا ہی کہ فتح ہوا مصر اور سب شہر اُسکے صلح سے
مگر اسکندریہ قہر سے اور کہا علی بن رباح نے ملک مغرب مع اُسکے سب شہرون کے
فتح ہوا قہر سے اور اسی سال مین فتح ہوا تستر اور ہلاک ہوا قیصر بادشاہ روم کا اور جلاوطن
کیے گئے یہود خیبر اور نجران کے اور تقسیم ہوا خیبر اور وادی القری اکیسوین برس فتح ہوا
اسکندریہ اور نہاوند قہر سے اور نہ رہی بعد اس سال کے عجمیون کے واسطے کچھ قوت
بائیسوین سال فتح ہوا آذربیجان اور دینور اور ماسبدان اور ہمدان قہر سے اور طرابلس
اور رَی اور عسکر اور قومس تیئیسوین سال فتح ہوا کرمان اور سجستان اور مکران
پہاڑی شہرون مین سے اور اصبہان مع سب اُسکے شہرون کے اِس برس کے
آخر مین آپکی شہادت ہوئی یہ خلاصہ لکھا مین نے مدت خلافت کا اگر شوق ہو کسی کو مفصل معلوم
کرنے حال خلافت کا تو مطالعہ کرے فتوح الشام کو کہ معلوم ہو شوکت اسلام کی اور شجاعت
صحابہ کی **فصل** بیان مین اُن کامون کے جنکی ابتدا حضرت عمرؓ سے ہی کہا عسکری نے
کہ اول لقب امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کا لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم نے کہا تہی
یعنی حضرت صدیق کو خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور یہ لقب اُنسے شروع ہوا
اور آپ ہی سے تاریخ ہجرت کی اور بیت المال تجویز ہوا اور اول تراویح رمضان
شریف کی اور چوکیداری رات کو شروع ہوئی اور اول آپنے ہجو کرنے والون کو ٹھیک
کیا اور اول حد شراب کی اسّی کوڑے آپنے جاری کیے اور اول متعہ آپنے حرام کیا اور
اول ام ولد کی بیع آپنے منع کی اور اول چار تکبیرین جنازے پر آپنے کہین اور اول دعا

عمر دارزی کی آپ ہی نے دی اول دُرّہ آپ سے نکلا آپکے دُرّے کی دہشت تلوار
سے زیادہ تھی اول شہروں مین قاضی آپ ہی نے مقرر کیے اول کوفے کو شہر اور
بصرے کو شہر آپنے کیا یعنی آپ کے وقت مین یہ دونون بستیان شہر ہوگئین بلکہ شہر
اور موصل ایسے آباد ہوگئے کہ نام اُنکا شہر ہوگیا روایت ہی علی بن زیاد سے کہا کہ گذرے
حضرت علی مسجدون مین رمضان شریف مین اور دیکھا قندیلین روشن ہین فرمایا
نور سے بھر دے اللہ تعالی قبر حضرت عمرؓ کی جیسے روشن کردین اُنھون نے ہماری
مسجدین اول فرش بوریے کا مسجدون مین آپ ہی کے وقت سے ہی منزلون
مین سرائین اور دوکانین اور دکانون مین سب کھانے پینے کی چیزین آپکے
وقت سے ہوئین مقام ابراہیم دیوار کعبہ سے ملصق تھا آپنے وہان سے اُٹھا کر
مطاف سے دور لگوایا کہ طواف مین حرج نہو علم سیر کی کتابین آپنے ایک مہینہ تیار
کرکے لکھنے کا حکم دیا ابن معود سے روایت ہی کہ آپکو شہد درکار تھا اور مشک شہد کی
بیت المال مین تھی آپنے فرمایا کہ مسلمان اگر اذن دین تو مجھے حلال ہی ورنہ حرام ہی
روایت ہی کہ آپ رات کو مدینہ منورہ مین گشت فرمایا کرتے تھے ایک عورت اپنے
گھر مین اشعار شوقیہ پڑھ رہی تھی آپنے دریافت کیا کہ تجکو کسکا شوق ہی اُسنے عرض
کی کہ شوہر میرا کئی مہینے سے جہاد پر گیا ہی مین نے اُسکے اشتیاق مین یہ شعر
پڑھے تھے فرمایا کیا اب تو ارادہ کرتی ہی برائی کا اُسنے کہا معاذ اللہ فرمایا
صبر کر اور تھام تو اپنے دل کو مین قاصد بھیجکر تیرے شوہر کو بلاتا ہون
پھر دریافت کیا آپنے اپنی بیٹی حفصہ سے کہ ام المومنین ہین کہ عورت کتنے دن صبر
کرسکتی ہی بغیر مرد کے اُنھون نے کمال حیا سے تین یا چار انگلیان اٹھائین معلوم ہوا

کر تین مہینے نہایت چار مہینے عورت صبر کر سکتی ہی حکم فرمایا کہ کوئی جہاد مین چار مہینے
سے زیادہ نہ رہے یعنی گھر مین رہکر پھر چلا جائے آب دنیا کے واسطے مسلمان برسون سفر مین
گذارتے ہین آپ تو کالا سونہ کرتے ہین بگر بیبیان یا تو بگڑ رہین یا انبر صبر انکا بڑا جابر
ابن عبد اللہ آئے طرف حضرت عمر رض کے اور شکایت کی اپنی بی بی کی فرمایا آپ نے
مجھے بھی ایذا پہونچتی ہی میری بی بی سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا آپکو تو معلوم ہی کہ
حضرت سارہ کی شکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے کی تھی حکم ہوا تھا
کہ عورت پسلی سے پیدا ہی پس سہار تو اُسکی ایذا کو جب تک تو دیکھے تو اُسکے دین مین عیب
ابو البختری سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض منبر پر تھے کہ حضرت امام حسین نے فرمایا کہ
اُترو تم یہ منبر میرے باپ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا آپنے کہ واقعی تمھارے
باپ کا ہی نہ میرے باپ کا حضرت علی نے فرمایا مین نے نہین سکھایا اسکو آب مین سکو ادب
دونگا فرمایا تم سچے ہو تمنے نہین سکھایا اور نہ کچھ کہنا تم انکو انھون نے بات یہی کہی کہ
منبر اُنکے باپ کا ہی قتادہ اور شعبی سے روایت ہی کہ ایک عورت آئی آپکے پاس اور کہا
میرا شوہر دن کو روزے رکھتا ہی اور رات کو نماز پڑھتا ہی فرمایا تو نے بہت خوب بھلائی بیان
کی اپنے شوہر کی کعب بن سوار نے کہا کہ حضرت اسنے نارضامندی اپنی اُس سے
بیان کی ہی کہ میرے کس کام کا ہی فرمایا اگر یہی ہی تو فیصلہ کر دے تو ان دونون مین کہا
اُنھون نے کہ اللہ تعالی نے حلال کین مرد کے واسطے چار عورتین تو حصہ اسکا چار راتون
مین ایک رات ہی

فصل

بیان مین شہادت حضرت عمر رض کے تیسوان سال تھا ہجرت کا

اور دسوان سال تھا خلافت کا کہ حج سے فراغت پاکر حضرت عمرؓ تشریف لائے مکہ معظمہ
مین اور چت لیٹے ہوے تھے کہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور یہ
دعا کی خداوندا بوڑھا ہوا مین اور ضعیف ہو گئی قوت میری اور منتشر ہو گئی رغبت میری
پس قبض کر روح کو میری طرف اپنے پس نہ گذرا وہ مہینا ذی الحجہ کا کہ شہید ہوے
آپ ابو صالح سمان سے روایت ہی کہ کہا کعب حبار نے پاتا ہون مین توریت مین کہ آپ
شہید ہونگے فرمایا کیونکر شہید ہونگا مین کہ عرب مین ہون یعنی یہان نام کا فر کا نہین
کہ مجھے شہادت ہو روایت ہی اسلم سے کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے خداوندا مجھے موت
شہادت کی دے اور میری موت اپنے رسول کے شہر مین کر معدان بن ابو طلحہ سے
روایت ہی کہ آپ نے خطبے مین فرمایا کہ مجھے خواب مین مرغ نے ایک ٹھونگ یا دو ٹھونگین
ماری ہین مین نے اسکی تعبیر یہ دی ہی کہ قریب ہی اجل میری اور تم لوگ چاہو گے مجھسے
خلیفہ کردون مین اپنا کسی کو تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرنے کا دین اپنا اور نہ خلافت
اپنے رسول کی اگر جلد آگئی موت مجکو تو شوری خلافت کا درمیان چھ شخصون کے ہی کہ راضی
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنسے ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء للسیوطی ریاض الاحباب
مین لکھا ہی کہ پوچھا گیا آپ سے کون ہین وہ چھ شخص فرمایا عثمان علی سعد طلحہ زبیر
عبد الرحمن بن عوف بعد اسکے وصیت فرمائی آپ نے کہ اے جماعت مسلمانون کی
خدمت اسلام کی جتنی مجسے ہو سکی مین کر چکا اب آرام ہو گیا ہر طرح کا دیکھنا مین کہ خبردار
رہنا کوئی میرے بعد یہ نہ کہے کہ حد شراب کی اسی کوڑے اور حد زنا کی رجم کرنا تو قرآن شریف
مین نہین ہی قسم ہی اللہ تعالی کی اسکا خوف کرتا ہون کہ لوگ کہینگے آیت قرآن مین
بڑھا دی ورنہ مین آیت رجم کی قرآن شریف مین لکھ جاتا اسواسطے کہ زمانہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم مین آیت رجم کی ہم قرآن شریف مین پڑھا کرتے تھے اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا یعنی بی بی والا مرد یا شوہر والی عورت جسوقت زنا کرین تو پتھرون سے اُن دونون کو مار ڈالو پھر تلاوت اس آیت کی زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین منسوخ ہو گئی حکم جاری رہا اور مین حاضر تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حد شراب کی اسی کوڑے مارے اور زانی کو رجم فرمایا کہا لوگون نے کہ آپ خلافت کو متعین ایک کے نام کر دیجیے کہ پھر جھگڑا نہو فرمایا کہ مین اس بوجھ کو اٹھا نہین سکتا ایک آدمی نے کہا کہ بیٹا آپکا عبد اللہ مرد عالم متقی جاننے والا امورات خلافت کا ہے اسکو خلیفہ کر دیجیے فرمایا مار ڈالے تجکو اللہ تعالی تو نے یہ بات رضای خدا و ندی کے واسطے نہین کہی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کا حکم تھا کہ بالغ غلام عجمی مدینے مین رہنے نپاوے مغیرۃ بن شعبہ جو کوفے کے عامل تھے اُنھون نے لکھا کہ یہ غلام کہ نام اسکا ابو لولو فیروز ہے دانا بڑا ہی حدادی نقاشی تاجری سب کچھ جانتا ہے اور ہوا چکی بھی اسکو بنانی آتی ہے مین بھیجتا ہون اسکو حکم مدینے مین رہنے کا دیجیے کہ لوگون کو اس سے نفع ہوگا ایک دن اُسنے آپ سے عرض کی کہ میرا مولی مجھسے چار روز درم روز لیتا ہے آپ میری سفارش کیجیے کہ کچھ مجھے اسمین سے کم کر دے فرمایا تو اتنے کام جانتا ہے چار درم روز کچھ بہت زیادہ نہین ہین اُس نابکار کو وہ بات آپکی نہایت بری لگی اور یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ عدل آپکا سارے جہان کے واسطے ہے میرے واسطے نہین اور بھر گیا سینہ اُسکا کینے سے ایک دن آپنے اُسکو بلوایا اور فرمایا کہ تو ہوا چکی بنا دے کہ تمام شہر کو آرام ہو اُسنے جواب دیا کہ آپکے واسطے ایسی چکی بنا دونگا کہ مشرق سے مغرب تک اُسکا ذکر ہو آپنے فرمایا کہ یہ غلام مجھے میرے قتل کی خبر دیتا ہے پھر فیروز نے تلوار دوسر والی ایجاد کر کے بنائی اور زہر کا

پانی اُسکو دیا اور رکعات مین رہتا تھا آپ غلس کے وقت یعنی آخر شب سے مسجد مین تشریف لایا کرتے تھے
اور جب کھڑے ہوتے تھے نماز مین تو اول صفین برابر کیا کرتے تھے اُس سے فارغ ہوکر نماز شروع
کرتے تھے اُس نماز مین سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یوسف شروع کیا کہ اُس غلام مجوسی نے آگے بڑھکر مین ضربین
ماریں ایک شانے مین ایک پہلو مین ایک زیر ناف اُسی جگہ آپ گر پڑے اور کثرت خون سے بیہوش ہو گئے
اُسی حال مین آپکو اُٹھا کر گھر مین لائے اُسوقت جو اُس نابکار کے سامنے آیا اُسنے حملہ کیا
یہان تک کہ چھ آدمی شہید اور سات زخمی ہوئے ایک آدمی عراق کا رہنے والا جو وہان
حاضر تھا اُسنے اپنا خود سر کا اُسکے موہنہ پر مارا کہ اُسکے صدمے سے وہ گرا وہ اُسکی چھاتی پر
چڑھ بیٹھا جب اُسنے دیکھا کہ بُرے حال سے مارا جاؤنگا اپنی چھُری سے اپنا گلا کاٹ لیا
اور جہنم مین گیا عبد الرحمن بن عوف نے نماز سورۂ والعصر اور سورۂ کوثر سے تمام کی جب
آپکے پاس لوگ آئے اور نماز کے واسطے کہا جب آپ ہوش مین آئے فرمایا لوگون نے نماز پڑھلی
عرض کی ہان فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ یعنی حمد ہی اللہ کی نہین مسلمان ہے
وہ جسنے ترک کی نماز بعد اُسکے وضو کیا اور نماز ادا کی پہلی رکعت مین سورۂ والعصر دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون پڑھا بعد نماز کے فرمایا کہ کسنے یہ کام کیا کہا ابو لولو نے فرمایا الحمد للہ
میرا خون کسی مسلمان کے سر پر نہوا ہمیشہ مین تمکو کہا کرتا تھا کہ عجمی غلامون کو اپنے شہر مین
نہ رکھو تمنے نمانا فرمایا منادی کرو شہر مین کہ ابو لولو نے یہ کام آپ کیا یا تمھارے اشارے سے
ایکبارگی سب نے فریاد اور فغان کی کہ معاذ اللہ ہم سب آپ سے راضی تھے اللہ تعالی
برکت کرے آپکی عمر مین اُسوقت عبد الرحمن بن عوف آئے فرمایا بیٹھو تم میرے پاس کی جمع
کرون مین اُن لوگون کو کہ راضی گئے اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر بلایا حضرت عثمان
اور حضرت علی اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ حاضر نہ تھے جو آئے فرمایا

مین نے نظر کی مسلمانون کے کام مین اور بہت تامل کیا مین نے تمکو مقتدا سب کا
پایا نہین لائق کسوای تمھارے منصب خلافت کا دوسرے کے واسطے ہو بعد میرے تین
دن کے اندر اس کام کا انجام کر لینا تاخیر روا نہ رکھنا اسوقت سب لوگون کو فرمایا کہ جسپر
ان چھ آدمیون کا اتفاق ہو وہ خلیفہ ہی اُسکی اطاعت کرنا اور جو کوئی اُس سے
مخالفت کرے اُسکو قتل کرنا پھر فرمایا ای عثمان اگر خلافت تمکو ہو تو اپنے قرابت والون
کے سبب سے مسلمانون کو تکلیف نہ دینا اور قوم بنی اُمیہ کو مسلمانون کی گردن پر
نہ بٹھانا ای علی اگر خلافت تمکو ہو تو تم بھی خیال ان امور کا رکھنا اور بنو ہاشم کو لوگون
کے سر پر نہ بٹھانا اور جب تک مین جیتا ہون تو صہیب رومی نماز پنجگانہ پڑھایا کین اور
مشورۂ خلافت مین سوای اُن چھ آدمیون کے میرے بیٹے عبداللہ کو بھی داخل کرنا
مگر خلافت اُسکے واسطے نہین ہی اور مین نے تمکو اللہ تعالی کے سپرد کیا مین تمھارے واسطے
بڑی سنبھالی اسلام کی کر چلا ہون اگر رعایت قوانین شریعت محمدیہ کی کرتے رہوگے
تو تمھین کسی طرح کے زلزلے کا ڈر نہین اور مجھے دو شخصون کا خوف ہی ایک اُسکا جو
اپنے تئین اچھا اور اولی دوسرون سے جانے اور خلیفۂ وقت سے مخالفت کرکے
مقاتلہ اور مجادلہ کرے دوسرا وہ آدمی جو کتاب اللہ کو اپنے مدعا کے موافق تاویل کرے
پھر دوات قلم طلب کیا اور یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد عبداللہ عمرؓ کی
طرف سے بعد سلام علیک کے کہ مین حمد کرتا ہون اللہ تعالی کی کہ کوئی معبود اسکے
سوا نہین وصیت کرتا ہون مین تقوے کی اور خوف کی اللہ تعالی سے اور تعظیم
حق مہاجرین اولین کی اور تکریم شان انصار کی اور عدل کے ساتھ عام مخلوق کی
اور رحمت ساتھ بندگان خدا کے اور وعظ کافی اور نصیحت شافی اسمین لکھی اور پھر

آپنے عبداللہ کو وصیت فرمائی کہ لازم پکڑ یو خصال ایمان کے اور ہمیشہ رہیو اُنپر اُنھون نے
کہا کہ خصال ایمان کے کیا ہین فرمایا روزہ رکھنا گرمی مین اور جہاد کرنا اعدائے دین
کے ساتھ اور صبر کرنا مصیبت پر اور کامل کرنا وضو کا جاڑے مین اور میرے
قرضے کو ادا کرنا وہ چھیاسی ہزار درم ہین جو بیت المال کا ہی وہ بیت المال
مین خلیفہ کی معرفت داخل کرنا اور جو لوگون کا ہی وہ لوگون کو دینا حضرت
عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ آپکے ذمے جو قرض ہی وہ سب فقرا اور مساکین
اور مہمانون کے خرچ مین ہی کچھ آپ نے دنیا کے کام مین تو صرف نہین کیا
ہم وہ سب بیت المال سے ادا کرینگے فرمایا معاذاللہ بیٹا اس بات کو قبول
نکیجیو تو اپنے پاس سے ادا کیجیو پس آپ کے بیٹے عبداللہ نے اسّی ہزار
درم بیت المال کے قرضے کے ادا کر حضرت عثمان کے دربار مین روبرو جماعت
صحابہ کے حاضر کیے اور چھ ہزار درم لوگون کے تھے وہ بھی ادا کر دیے بعد اسکے
پھر فرمایا کہ بیٹا تم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر میرا سلام
کہو اور میرے واسطے جگہ پاس حضرت ابوبکر کے اُنسے چاہو جب یہ وہان گئے
اُنھون نے فرمایا کہ اب جگہ ایک قبر کی ہی وہ مین نے اپنے واسطے رکھی تھی
سو مین نے وہ عمرؓ پر سے قربان کی حضرت عمرؓ اس بات کو سنکر بہت خوش
ہوے اور شکریہ ادا کیا اور فرمایا مجھے اب خوشی اس سے زیادہ کوئی نہ تھی
فرمایا جب جنازہ میرا تیار ہو تو وہان لیجا کر پھر اُنسے اذن طلب کرنا اگر وہ اذن
دین تو سبحان اللہ ورنہ مقابر مسلمانان مین دفن کرنا یہ کہکر آپ نہایت روئے
کہا لوگون نے کیا آپ موت سے روتے ہین فرمایا موت سے کیون روؤن اب

جا کر اپنے حبیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکے حبیب ابو بکرؓ کی
زیارت کرونگا مگر قیامت اور دوزخ کے خوف سے روتا ہون ابن عباس نے
کہا قسم ہی خدای تعالی کی مجھے امید ہی کہ تم دوزخ کو نہ دیکھوگے مگر گذر پل صراط
ہوگا چنانچہ آیۂ کریمہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم مین کا ایسا نہین کہ
اُسپر سے نہ گذرے اسواسطے کہ تم امیر المومنین اور امین المسلمین او مقتدای
دین ہو اور بموجب کتاب اللہ کے تمنے حکم فرمایا اور مال غنیمت کا بڑی عدالت
سے تقسیم کیا اور تمسے اسلام اور مسلمانون کو عزت ہوئی اور تمہاری خلافت مین
ہزارون شہر کفار کے فتح ہوے اور روی زمین تمہارے عدل سے بھر گئی یہ
بات سنکر فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ اور ابن عباس سے کہا کہ تم اس بیان کو پھر میرے
سامنے کہو اُنھون نے دوبارہ اسی طور سے بیان کیا فرمایا اسی طور سے قیامت
کے دن اللہ تعالی کے سامنے گواہی دینا اُنھون نے قبول کیا اور حضرت علیؓ
بھی وہان موجود تھے اُنھون نے فرمایا کہ مین بھی گواہی دونگا انشاء اللہ تعالی
فرمایا تم دونون مجھے لکھدو اور اپنی گواہی کردو اُنھون نے لکھدیا اور اپنی
گواہی کردی آپ نے فرمایا اس خط کو میری قبر مین رکھدینا بخاری کی حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا یہ سب اللہ تعالی کے احسان ہین مجپر اور یہ کہنا میرا تمہارے
اور تمہارے دوستون کے واسطے ہی انتہی یعنی مجھے خوف فتنون کا ہی بعد اسکے
فرمایا کہ لٹا دو مجکو اور بیہوش ہوگئے حضرت حفصہ رونے لگین آپ نے آواز سنکر
آنکھین کھولین اور صبر کی وصیت فرمائی حضرت حفصہ اور تمام گھر والون کو فرمایا
کہ کفن موقع کا دینا اسمین اسراف نکرنا جو خدا کو منظور ہی تو کفن اچھا مجھے پہنائیگا

ورنہ یہ بھی چھین جائیگا اور قبر مین بھی رعایت کرنا اسراف نہو جو خداکو منظور ہی تو اُسکو چھین جنت کا کر دیگا ورنہ وہ بھی تنگ ہو جائیگی اور میرے جنازے کی جلدی کرنا اسواسطے کہ اگر مجکو خدا کے نزدیک قربت ہو تو وہ جلدی میسر ہو ورنہ تمھارے کندھون سے بوجھ اُترے پھر شروع ہوئی آپ کو سکرات موت کی آخر ماہ ذی الحجہ تیسوین سال ہجرت کے روز پنجشنبہ اٹھائیس تاریخ ماہ ذی الحجہ کو آپ کی روح مقدس نے جنت الفردوس کی طرف پرواز فرمایا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون بخاری اور مسلم مین روایت ہی فرماتے ہین حضرت ابن عباس کہ جب رکھا حضرت عمرؓ کو تختے پر غسل کے واسطے تو اسوقت مین بھی موجود تھا ائین سے جو لوگ وہان موجود تھے ایک شخص میرے پیچھے میرے کندھے سے لگا ہوا کہتا ہی رحمت کرے اللّٰہ تعالیٰ تجھپر مین امید رکھتا ہون کہ ملادیگا اللّٰہ تعالیٰ تجکو تیرے دونون صاحبون سے یعنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ سے اسواسطے کہ مین بہت سنا کرتا تھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرتے تھے تھا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا مین نے اور ابوبکر نے اور عمر نے اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر اور داخل ہوا مین اور ابوبکر اور عمر اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر پس غور کیا مین نے تو وہ شخص علی مرتضےؓ ہین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کہ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسلام روئیگا او پر موت عمرؓ کے جب جنازہ تیار ہوا تو صہیب رومی نے بموجب آپکی وصیت کے نماز پڑھائی عبد اللّٰہ بن سلام کو نماز جنازے کی نملی جنازے پر کھڑے ہوکر فرمایا کیا اچھا بھائی تھا تو مسلمانو کا سخی تھا حق پر بخیل تھا ناحق پر تیرے کام سے غضبناک تھا بھلے کام سے خوش تھا

دروازے رحمت اور مہربانی کے کھول دیے تونے لوگون پر خندہ پیشانی تھی
تیری اور تو اپنی مدح سے خفا ہوتا تھا جب جنازہ روضہ مبارک کے دروازے
پر لائے بموجب وصیت کے اذن تجدید حضرت صدیقہ سے لیا انھون نے فرمایا
اُدْخُلُوْہُ بِسَلَامٍ لاؤ تم سلامتی سے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت
عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم
نے آپ کو قبر مین برابر قبر حضرت صدیقؓ کے رکھا فرمایا حضرت علیؓ نے رحمت
خدا کی ہو تمپر نہین پیدا ہوا کوئی آدمی کہ مجکو محبوب زیادہ ہو تمسے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے کہ سعید بن زید نہایت روتے تھے کسی نے سبب
اسکا پوچھا فرمایا موت عمرؓ کی موت اسلام کی ہے ذہب بن منبہ کہتے ہین کہ عبداللہ
بن مسعود ایسا روتے تھے کہ زمین اُنکے آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھی اور فرماتے تھے
کہ عمرؓ قلعہ تھے بڑے مضبوط کہ مسلمان ایمن امن سے تھے اُنکی موت سے رخنہ پڑگیا
اس قلعے مین اور ایسا ہی کہتے تھے حضرت علیؓ ابو طلحہ انصاری کہتے ہین کہ کوئی
گھر مسلمان کا نہ تھا کہ اُسمین کچھ خلل دین کا یا دنیا کا نہ پڑا ہوگا حضرت عمرؓ کی موت
سے راقم الحروف عبدہ عبدالرب کہتا ہے کہ دین کی رونق تو حضرت عمرؓ سے ایسی ہوئی
کہ شمہ اُسکا بیان کیا مین نے اور دنیا کی آرام اور بہبودی کی یہ شکل تھی کہ تمام افلاس
صحابہ کا اُنکے خلافت مین ٹوٹ گیا بسبب حاصل ہونے مال بیحد کے جو فتوح کفار سے
ہوا ایک ایک انصاری اور ایک ایک مہاجر کے آپنے چار چار ہزار درم سالانہ مقرر
کیے اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے پانچ پانچ ہزار درم سالانہ اور واسطے
ازواج مطہرات کے دس دس ہزار درم اور واسطے جناب صدیقہؓ کے بارہ ہزار درم

اور حضرت عباسؓ کے لیے بارہ ہزار درم اور بدریون کے پانچ پانچ ہزار درم اور انصار عورتون اور مہاجرات کے تین تین سو چار چار سو چھ چھ سو اور ادنی درجے کے مہاجر اور انصار کے دو دو ہزار درم اور اسامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوتی کے چار ہزار درم اور اپنے بیٹے عبداللہ کے تین ہزار درم کہا اُنھون نے کیون گھٹایا آپنے مجکو اسامہ سے فرمایا کہ اُنکا باپ زید بن حارثہ زیادہ محبوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے اسی طرح چھتیس ہزار درم سالانہ سب کا مقرر کیا تھا سبحان اللہ کیون نہ لوہے کی لاٹ ہوا ایسا شخص کہ دوسرون کو یہ کچھ دے اور اپنے واسطے ایک جوڑا جاڑے کا اور ایک گرمی کا اُسمین بھی جب چودہ چودہ پیوند لگ جائین تب اُسکو بدلے اور قدرے قلیل کھانا کھالے مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ کما ہو فی ازالۃ الخفاء شیخ السند کعب احبارؓ کہا کرتے تھے کہ آسمانی کتابون مین مین نے لکھا دیکھا ہے اے عمرؓ تم دروازے پر جہنم کے کھڑے ہو گے اور روکتے ہوگے لوگون کو جہنم مین گرنے سے اور دنیا سے رحلت کروگے تو ڈالینگے لوگ اپنے تئین جہنم مین قیامت تک واقعی یہ صدمہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد دلاتا تھا یہ قدرے حال مین نے آنجناب کا لکھکر اپنے دل حزین کو صبر دیا کہ ایسے ایسے لوگ دنیا مین آئے اور چلے گئے امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے کہ میری مرحومہ آسیہ بیگم کو اللہ تعالی جنت الفردوس مین مسکن دے اور بھائی مسلمانون کو اس کتاب سے قوت ہو اور میرے حال پر رحم فرما کر مجکو دعای خیر سے نہ بھولین اور برخوردار محمد ادریس کو علم و فضل اور عمر طبعی نصیب ہو و رنہ قسم ہی رب کعبہ کی کہ اُس جناب کے مناقب سے صدہا دفاتر مملو ہین اور سب سے زیادہ خوش گا

مقام یہ ہی کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے پر حد قائم کی اور مرگیا وہ آپکے حد مارنے سے
حضرت ابن عباسؓ کی مجلس مین ذکر فضائل صحابہ کا تھا حضرت صدیق اکبرؓ کے
ذکر کے بعد حضرت عمرؓ کا ذکر آیا اُسوقت روئے حضرت ابن عباسؓ نہایت
شدت سے یہانتک کہ بیہوش ہوگئے پھر فرمایا رحمت کرے اللہ تعالی اُس
آدمی پر جو پڑھے قرآن شریف اور عمل کرے اُسپر اور قائم کرے حدین اللہ تعالے
کی موافق حکم کے اور نہ ڈرے کسی کی ملامت سے البتہ دیکھا مین نے حضرت عمرؓ
کو کہ قائم کی اُنھون نے حد اپنے بیٹے پر پس مار ڈالا اسکو حد کے مارنے مین پوچھا
لوگون نے ای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے بیان کرو تم ہمپر
یہ قصہ فرمایا تھا مین ایکدن مسجد مین حضرت عمرؓ کے پاس اور لوگ بیٹھے تھے
گرد اُنکے کہ اچانک آئی ایک لڑکی جوان اور کہا اُسنے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن فرمایا آپ نے وَعَلَیْکِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہا یہ مجھے کہا ہی
تمسے فرمایا کو کہا یہ بیٹا ہی تمھارا میرے پیٹ سے فرمایا مین تو تجھے جانتا بھی نہین
پس روئی وہ عورت اور کہا اگرچہ تمھارا بیٹا نہین ہی پر تمھارے بیٹے کا تو بیٹا
ہی فرمایا کون سے میرے بیٹے کا کہا ابو شحمہ کا فرمایا حلال سے یا حرام سے
کہا میری طرف سے حلال کا اور اُسکی طرف سے حرام کا یعنی مین راضی نہ تھی
جبرًا زنا کیا مجھسے فرمایا کیونکر ہی یہ بات ڈر تو اللہ تعالی سے اور کہہ بات حق کہا ہی
امیر المؤمنین مین جاتی تھی رستے مین کہ پونہچی مین باغ بنی النجار تک کہ اچانک
آگیا بیٹا تمھارا حالت نشے مین اور کھینچ لیگیا مجھکو باغ مین اور زنا کیا مجھسے اور
بیہوش ہوگئی مین پھر چھپایا مین نے اپنے چچا اور ہمسایون سے ابجو وقت آیا

ولادت کا تو مین جنگل مین جنی یہ وہی لڑکا ہی آزاد کیا تھا مین نے اسکے قتل کا
مگر مجکو خوف ہوا اب حکم کیجیے جو حکم ہی اللہ تعالی کا اسی وقت منادی کی آپنے کہ سب
مسلمان جمع ہون پھر فرمایا سب کو جمع رہو مین ابھی آتا ہون پس لیلیا مجکو ساتھ اپنے
اور آئے اپنے گھر مین اور فرمایا یہان میرا بیٹا ابو شحمہ ہی کہا کھانا کھاتا ہی فرمایا کھالے
میرے بیٹے یہی تیرا آخر کھانا ہو دنیا مین کہتے ہین ابن عباس کہ دیکھا مین نے اُس
لڑکے کو کہ رنگ زرد ہو گیا اُسکا اور تھرتھرانے لگا اور گر پڑا نوالہ اُسکے ہاتھ سے فرمایا
آپنے ای بیٹے میرے مین کون ہون تیرا کہا میرے باپ ہو اور امیر المؤمنین ہو
فرمایا تجپر میرا حق اور میری طاعت ہی یا نہین کہا کیونکر نہین حق ہی میرے باپ
ہو اور امیر المؤمنین ہو فرمایا بحق حق اور بحق باپ کے پوچھتا ہون تجسے کہ تو جب
مہمان گیا تھا یہودی کے یہان تو وہان شراب پی تھی اور نشہ اُسکا تجکو ہو گیا تھا
کہا سچ ہی تو بہ کی مین نے اُس سے فرمایا قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ تعالے کی
کہ پھر تو داخل ہوا تھا باغ بنی نجار مین اور وہان ایک عورت سے تو نے
زنا کیا پس چپ ہو گئے یہ اور روئے فرمایا بیٹا سچ کہدے بیشک اللہ تعالی دوست
رکھتا ہی سچ کہنے والون کو کہا ہان سچ ہی اور مین تائب ہون اور نادم ہون جب
سنا آپنے یہ کلام تو کھینچا اُنکا ہاتھ پکڑ کر اور لاے طرف مسجد کے کہا اُنھون نے
ای باپ میرے نہ رسوا کیجیے مجکو اور گھر ہی مین مجھے قتل کیجیے فرمایا بیٹا اللہ
تعالی فرماتا ہی وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی حاضر ہو حد مارنے
کے وقت ایک جماعت مومنین کی پھر سب حاضرین کو فرمایا سچ کہا اس عورت
نے کہ اقرار کیا ابو شحمہ نے زنا کا فرمایا ای افلح کہ وہ غلام تھا آپ کا پکڑ میرے بیٹے کو

اور مارا اُسکو حد زنا کی اور نہ قصور کر مارنے مین عرض کی کہ مجھسے یہ کام نہوگا فرمایا
ای غلام طاعت میری طاعت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جب اتارے اُسنے
کپڑے اُسکے تو چیخ مار کر رودئے لوگ اور کہا ابو شحمہ نے رحم کیجیے مجہپر ای باپ میرے
آپنے رو کے فرمایا رحم کرے تجہپر رب تیرا یہ کام اسی واسطے کرتا ہون کہ رب العالمین
تجہپر اور مجہپر دونون پر رحم فرمائے پھر فرمایا مار ای افلح پس شروع کیا اُسنے پس
ابو شحمہ چیخ مارتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ مارے جاجب ستر کوڑے کی نوبت
پونہچی تو کہا ابو شحمہ نے ای باپ میرے دیجیے مجھے پانی فرمایا آپ نے تجھے پاک کیا
اللہ نے اب پلائینگے تجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شربت ایسا کہ پیاس نہ لگے گی
پھر کبھی ای افلح تمام کر جب مارے اُسنے اسی کوڑے تو کہا ابو شحمہ نے السلام علیک
ای باپ میرے فرمایا وعلیک السلام اگر زیارت ہو تکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی تو میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ چھوڑ آیا ہون مین اپنے باپ کو قرآن شریف
پڑھتے اور عمل قرآن شریف پر کرتے یعنی حد قائم کرتے ای افلح تمام کر جب نوّے
کوڑے مارے تو آواز نہ آئی اُنکی اور مرجھا گئے دیکھا مین نے اصحاب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو کہ کہا اُنھون نے حضرت تھم جائیے ہم دیکھین کہ دم ہی یا نہین فرمایا جلسیا
یہ نہین تھا نافرمانی مین اللہ تعالی کی بن بہی نہین تھمونگا اُسکے عذاب مین جب
چیخ صحابہ کے رونے کی ابو شحمہ کی والدہ کو پونہچی روتی ہوئی اور بلبلاتی ہوئی آئین
اور کہا ای امیر المومنین اب دس کوڑے نہ مارئیے مین ایک ایک کوڑے کے
بدلے پیادہ حج کرونگی اور اتنا اتنا صدقہ دونگی فرمایا حج اور صدقہ بدلا حد کا نہین
ہوسکتا ای افلح تمام کر حد آخر کوڑا لگاتا تھا کہ دم نکل گیا اُنکا اور گر پڑے زمین پس

چیخ ماری حضرت عمرؓ نے کہا ای بیٹے دور کردی اللہ تعالی نے تیری خطا پھر لیلیا آپ نے
اپنی گود مین سر اُنکا اور رونے لگے کہ قربان ہو تمپر باپ تمھارا مارے گئے تم حق پر اور
قربان ہو باپ تمھارا تمپر کون شخص ہی وہ کہ مرا ہو نزدیک تمام ہونے حد کے قربان
ہو تمپر باپ تمھارا کون وہ بیٹا ہی کہ نہ رحم کیا ہو اُسپر اُسکے باپ نے اور اُسکے قرابت
والون نے اُسوقت چیخ مار کر روتے تھے لوگ چالیس دن کے بعد آئے حذیفہ بن
الیمان اور کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ کے ساتھ
ابو شحمہ ہین سبز کپڑے پہنے ہوے اور فرمایا حضرت نے مجکو کہ عمر کو میرا سلام کہنا
اور کہنا یون ہی حکم تھا تیرے رب کا کہ پڑھے تو قرآن شریف اور قائم کرے تو حد اور
کہا ابو شحمہ نے ای حذیفہ میرے باپ کو میرا سلام کہنا اور کہنا پاک کرے تمکو اللہ
تعالی جیسا کہ پاک کیا تمنے مجکو انتہی مافی ازالۃ الخفا ہ آپکے مناقب اور مفاخر
سے کتابین حدیث کی پُر ہین جسکا دل چاہے ازالۃ الخفا اور تاریخ الخلفا
اور صواعق محرقہ اور صحاح ستہ کو ملاحظہ کرے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ آپکی
خلافت مین ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین تعمیر ہوئین
اور چار ہزار عبادت خانے کفار کے ڈھائے گئے اور ایک ہزار نو سو منبر
رکھے گئے ریاض الاحباب مین لکھا ہی کہ آپ کی موت کے صدمے سے اہل مدینہ
مبارک کی آنکھون مین جہان اندھیرا ہو گیا چھوٹے بڑے پیر وجوان سب حیران
اور پریشان کبھی گھر مین کبھی باہر سراسیمہ پھرتے تھے سورج گہن تھا اُسدن
یا چاندگہن شعر اندھیرا ہو گیا سارے جہان مین ❊ زمین کیا بلکہ
ساتون آسمان مین ❊ آپ نے اپنی حیات مین چھ عورتون سے نکاح کیا

اول زینب بنت مظعون دو بیٹے اُنسے پیدا ہوے عبداللہ اور عبدالرحمن اکبر
اور ایک بیٹی پیدا ہوئی حضرت حفصہ ام المومنین دوسری زوجہ ملیکہ بنت
جرول ایک بیٹا اُنسے پیدا ہوا عُبید اللہ تیسری زوجہ اُم حکیم بنت حارث
اُنسے ایک بیٹی پیدا ہوئی کہ نام اُسکا فاطمہ تھا چوتھی جمیلہ بنت عاصم اُنسے
ایک بیٹا پیدا ہوا عاصم نام پانچوین زوجہ ام کلثوم بیٹی حضرت علی بن ابی طالب
کی ایک بیٹا زید نام اُنسے پیدا ہوا اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئین چھٹی زوجہ
عاتکہ بنت زید اُنسے ایک بیٹا عیاض نام پیدا ہوا اور دو آپ کی حرمین تھین
یعنی ام ولد ایک سے عبدالرحمن اوسط پیدا ہوے دوسری سے عبدالرحمن
اصغر اور ایک بیٹی زینب نام پیدا ہوئی تمام ہوا حاسہ دوسرا کتاب
فردوس آسیہ کا اَسکَنَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی بُحبُوحَۃَ
فِردَوسِہٖ وَجَنَّاتِ عَدنِہٖ بِحَبِیبِہٖ
وَنَبِیِّہٖ اب لکھتا ہون مین حاسہ تیسرا اسی
کتاب کا قُرّۃُ العَینَین فِی مَنَاقِب
ذِی النُّورَین وَھُوَ
حَسبِی وَنِعمَ
الوَکِیلُ

ما شاء الله لا قوة الا بالله
قرۃ العینین
فی منادی الحرمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ لِہِدَایَۃِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ہُوَ جَامِعُ الْقُرْاٰنِ الَّذِیْ ہُوَ صَاحِبُ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ وَالَّذِیْ ہُوَ کَامِلُ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ وَالَّذِیْ صَرَفَ عُمْرَہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّہَارِ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اما بعد عرض کرتا ہی محمد عبد الرب بن شیخ محمد عبد الخالق حنفی قادری دہلوی کہ یہ چند اوراق مناقب حضرت ذی النورین مین لکھتا ہون اور شفیع المذنبین کو اس ذریعے سے اپنا حامی بناتا ہون وباللہ التوفیق آپ قریش مین ماں باپ دونون کی طرف سے عالی نسب ہین استیعاب مین نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہی حضرت عثمان رض بیٹے عفّان کے وہ بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے اُمیہ کے وہ بیٹے عبد الشمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے اور عبد مناف حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے جد ہیں آپکی والدہ کا نام اَروی بیٹی کُریز کی وہ بیٹا ربیعہ کا
وہ بیٹا حبیب کا وہ بیٹا عبد الشمس کا وہ بیٹا عبد مناف کا یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملگیا اور نانی آپکی بَیضا اُمِّ حکیم بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی قبل اسلام کے قوم قریش میں آپ کو بڑی ثروت تھی اور بڑا مرتبہ رکھتے تھے
اور سخاوت اور حیا میں تو آپ پہلے سے شہرۂ آفاق تھے اور آپ کا لقب ذو النورین
تھا بعضون نے اِسکی یہی وجہ لکھی ہی کہ سخاوت آپکی قبل اسلام کے اور بعد اسلام کے
دونون وقتون میں مشہور تھی اور طبیعت آپکی ایسی سلیم تھی کہ جاہلیت کی بہت سی
خرابیون سے محفوظ رہتے تھے اسی سبب سے آپکو مشابہت حضرات انبیا کے ساتھ
تھی استیعاب میں لکھا ہی کہ حرام سمجھ رکھا تھا شراب کو حضرت ابو بکر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ نے
جاہلیت میں بھی اور ریاض میں لکھا ہی کہ فرماتے ہین حضرت عثمان رضؓ کہ مین نے کبھی زنا اور
چوری نہین کی جاہلیت میں اور نہ اسلام مین اور اسلام مین بھی سبقت کی آپنے اکثر صحاب
پر اسواسطے کہ جس وقت اسلام لائے حضرت ابو بکر رضؓ تو آپ کی ہدایت سے اُسی روز کتنے ہی
صحابہ مسلمان ہوے اُنھین مین سے ایک حضرت عثمان بھی ہین اور لکھ چکا ہون مین حال
نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین ابھی اور داماد ہین آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی خاتون رُقیّہ رضؓ اُنکے نکاح مین دی اور
نہایت خوش تھے رسول اللہ صلعم اُن سے اور اول ہجرت بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور حضرت لوط علیہ السلام کے آپ نے کی مع اپنی بی بی کے مکہ معظمہ سے طرف حبش کے
اُس عرصے مین جب اِنکے خط خیریت مین دیر لگتی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِنکی خیریت
کے واسطے انتظار فرماتے رہتے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ

مین داخل ہوے تو تھوڑے دنون کے بعد آپ بھی مع اپنی بی بی کے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آملے راقم الحروف کہتا ہو کہ یہ بھی وجہ آپکے ذی النورین ہونے کی میرے خیال
مین گذری کہ آپ کو دو ہجرتون کا نور اور ثواب ملا ایک ہجرت طرف حبشہ کے اور دوسری
ہجرت حبشہ سے طرف مدینۂ منورہ کے اور سب جہادون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت مین رہے مین گر بدر مین کہ بی بی آپکی سخت مریض تھین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُنکو رخصت دی تھی کہ تم اپنی بی بی کی تیمارداری مین رہو پھر حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بدر والون کے اجر کا وعدہ فرمایا اور مال غنیمت سے بدر مین بھی اُنکو
حصہ دیا روایت کیا اسکو بخاری نے اور جنگ احد مین جو صدمہ سخت صحابہ پر واقع ہوا تو
ایک جماعت صحابہ کی اُس روز داہنے بائین ہو گئی تھی انمین آپ بھی تھے تو اُنکی معافی
کا وعدہ قرآن شریف مین آگیا قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی
الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھُمْ تحقیق وہ لوگ جو منہ پھیرا
اُنھون نے تمسے اُسدن کہ ملین دو جماعتین اُنکو شیطان نے پھسلا دیا تھا اُنکے بعضے
عملون سے البتہ تحقیق معاف کر دیا اللہ تعالی نے اُنکے قصور کو انصاف کا مقام ہو
کہ خدای تعالی اُنکے قصور کو معاف فرمائے اور اپنی کتاب مین وعدہ معافی کا کرے تو
کیا محل طعن کا ہو حضرت آدم اور حضرت حوا کے قصور کو بھی حق تعالے نے فرمایا ہو
فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ یعنی پھسلا دیا اُن دونون کو شیطان نے جو جواب اُنکا ہو وہی
جواب اُسکا ہو ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ سخت تکلیف دی
کفار مکہ نے اُن مسلمانون کو جو عاجزی اور ناچاری سے ہجرت نہ کر سکے جب حدیبیہ مین
پونہچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا حضرت عمر کو کہ تو جا میری طرف سے بھائی

مسلمان قیدیون کو تسلی دے انھون نے عرض کی کہ قربان ہون میرے مان باپ آپ پر میرے اقربا کے مین نہین ہین یعنی جسکے اقربا مکے مین ہون اُس سے یہ کام نکلیگا پھر آپنے حضرت عثمان رض کو بھیجا وہان کفار نے انسے بڑی کرنی شروع کی تو ان دنون انکو انکے چچازادے بھائی ابان بن عاص تھے اور بٹھایا انکو اپنی اونٹنی پر اور آپ بیٹھا پیچھے انکے اور کہا اُسنے طواف کرو کعبے کا اے بیٹے میرے چچا کے انھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر حکم کوئی کام نہین کرتے پھر کہا ابان نے کہ تم ازار اونچی کرتے باندھتے ہو نیچی پہنا کرو جواب دیا حضرت عثمان رض نے ایسا ہی حکم دیا ہو صاحب نے ہمارے پس نہ چھوڑا حضرت عثمان رض نے کوئی مسلمان عاجز قیدی کفار کا مگر حکم اطمینان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کو پونچادیا روایت ہی ابن عمر سے کہ حضرت عثمان رض جو بیعت ہوا مین موجود نہ تھے سو اسواسطے کہ بھیجا تھا حدیبیہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مکہ معظمہ مین کہ پیغام صلح کہے میری طرف سے کفار مکہ کو اور تسلی دے مسلمان ضعیفون کو وہان یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان رض مارے گئے مکہ معظمہ مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سب مسلمان بیعت کرین کہ مال واولاد سے جو اللہ کے کام مین آئے دریغ نہ کرینگے تو سب اصحاب نے جو وہان موجود تھے اس بات پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر بیعت کی اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ داہنا اپنا بائین ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان رض کا ہی اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہی قال اللہ تعالی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ یعنی البتہ راضی ہوا اللہ تعالی مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی انھون نے تجھسے نیچے درخت کے اور اسی بیعت کو فرمایا ہی کہ یہ بیعت تیری کیا ہی اللہ تعالی کی بیعت ہو تیرا ہاتھ انکے ہاتھ پر

کیا ہی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی انکے ہاتھ پر قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یعنی جنھون نے تجھسے بیعت کی انھون نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی انکے ہاتھون پر یہ طعن کرنا حضرت عثمان پر کہ غائب تھے بیعت رضوان مین سوای حسد کے اور کیا کہا جائے اسواسطے کہ خبر قتل حضرت عثمان کی جب مشہور ہوئی جبھی تو بیعت ہوئی پھر انکا اسمین ہونا کیونکر ہوتا شعر

کسکو دکھاؤن اپنی طبیعت کی تیز زبان	افسوس تیرے پاس تو انصاف ہی نہین

حضرت عثمانؓ کو خوبی قسمت سے یہ مرتبہ ملا کہ حضرت صلعم نے اپنا ہاتھ اپنا ہاتھ انکا قرار دیا شعر

مر ہی جا ای دشمن دین تو کہ ہو تجکو نجات	دست پیغمبر یہ کسکا ہاتھ ہی قسمت کی بات

علاوہ اُسکے سب صحابہ سے زیادہ آپ کو وجاہت تھی مکہ معظمہ مین اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو خاص کیا مکے مین جانے کے واسطے ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو غم مین یعنی بعد وفات حضرت رقیہ اپنی صاحبزادی کے کہ وہ بی بی تھین حضرت عثمانؓ کی فرمایا کیا حال ہی تیرا ای عثمان عرض کی مجھ زیادہ صدمہ کسکو ہوگا کہ وفات پائی آپکی بیٹی نے تو قطع ہوگیا رشتہ میرا آپ سے ہمیشہ کو فرمایا ای عثمان کیا خیال کر رہا ہی تو اور جبرئیل حکم لائے ہین اللہ جل شانہ کا کہ ام کلثومؓ ہمشیرہ رقیہ کا نکاح تجسے کر دون اُتنے ہی مہر پر پس نکاح کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثومؓ کا حضرت عثمانؓ سے اسی واسطے انکا لقب ذو النورین ہی اور یہ بات بھی تمام اولاد آدم علیہ السلام مین کسی کو میسر نہین آئی کہ دو بیٹیان نبی کی اُسکے گھر مین آئی ہون اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بعد وفات حضرت ام کلثومؓ کے نکاح مین عثمان کے اپنی بیٹیان اگر میرے یہان چالیس بیٹیان ہوتین تو سب عثمانؓ کو دیتا ایک کے بعد ایک

یہان تک کہ نہ باقی رہتی ایک بھی ہذا کلہ فی ازالۃ الخفاء اور نہایت خوبصورت تھے حضرت
عثمانؓ ابن عساکر نے روایت کی ہی کہ کہتے ہین اسامہ بن زید کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ گوشت پونہچادے عثمانؓ کے یہان جب گیا مین اُنکے گھر مین تو حضرت رقیہ
بھی بیٹھی تھین کبھی مین دیکھتا تھا طرف اُنکے اور کبھی طرف حضرت عثمانؓ کے جب مین
واپس آیا تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اسامہ تو گھر مین گیا تھا مین نے عرض کی کہ
ہان فرمایا ایسی بی بی میان دونون خوب صورت بھی تو نے کہین دیکھین ہین مین نے عرض
کی کہ نہین **فائدہ** یہ اسامہ حضرت کے پوتے ہین لڑکے تھے اُس زمانے مین ابن سعد سے
روایت ہی کہ جب مسلمان ہوے حضرت عثمانؓ تو اُنکے چچا حکم بن العاص نے اُنکو رسی سے
باندھ دیا اور کہا کہ چھوڑا تو نے دین اپنے باپ دادون کا اور اختیار کیا تو نے دین نیا بس
نہ کھولونگا مین تجکو جب تک نہ پھریگا تو اس دین سے پس کہا حضرت عثمانؓ نے قسم ہی
اللہ تعالی کی نہین چھوڑونگا مین یہ دین جب دیکھی حکم نے مضبوطی اُنکی تو کھولدیا اُنکو
اور ہین آپ سابقین اولین مہاجرین مین سے اور ہین آپ اُن دس اصحاب مین کہ
جنکو خطاب جنتی کا ہوا اور ہین اُن چھہ مین جنکو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم راضی گئے ہین اُنسے اور ہین آپ اُنھین سے جنھون نے جمع کیا ہی قرآن شریف
فصل آپکی سخاوت کے بیان مین مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین بڑی
مصیبت تھی صحابہؓ پر اسواسطے کہ چالیس منزل جانا تھا اور موسم گرمی کی شدت کا تھا اور وقت
وہی کھجور کٹنے کا تھا ایسے وقت مین بڑی دقت پیش آئی صحابہؓ کو اور سبب اُسکا یہ تھا کہ بادشاہ
روم کو لوگون نے جھوٹ خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اُنکے اصحاب
قحط کے باعث سے نہایت تنگ ہین اسوقت اُنپر چڑھائی مناسب ہی بادشاہ روم نے

قباد نام کو چالیس ہزار فوج اور لشکر دیکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا جب یہ خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ارادہ اُسطرف کا کیا اور اطراف و جوانب مین حکم جمع ہونے
کا دیا اور صحابہ کو رغبت دی جمع کرنے پر مال کے حضرت صدیقؓ سارا مال جو گھر مین تھا
لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا لائے یہ قصہ نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین گذرا عبد الرحمن
بن عوف چالیس ہزار درم لائے اور عرض کی کہ آدھا لایا ہون اور آدھا مال بچون کے
واسطے چھوڑ آیا ہون فرمایا برکت کرے اللہ تعالی تیرے لانے مین اور گھر چھوڑ آنے مین اسی
طرح سب مہاجرین اور انصار نے اپنی اپنی توفیق کے موافق حاضر کیا ابو عقیل انصاری نے
ایک پیالہ کھجورون کا حاضر کیا اور عرض کی کہ آج کی رات صبح تک مین نے پانی کھینچا اوسکی
اجرت مین یہ کھجورین ملین ایک صاع بال بچون کو دے آیا ہون ایک صاع خدمت شریف مین
لایا ہون آپنے وہ کھجورین سب مال کے اوپر رکھوا دین اُسپر کفار نے زیادہ دینے والون کو تو
ریاکار کہا اور کم دینے والون پر ہنسے تو یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ
سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین زیادہ صدقہ دینے والے مسلمانون
پر اور اُنپر جو نہین رکھتے مگر اپنی محنت کا پس انسے ٹھٹھا کرتے ہین پس اللہ تعالی ٹھٹھا کرتا ہے
اُنسے اور اُنکو دکھ کی مار ہے اسوقت مین حضرت عثمانؓ نے ایسی نذر پیش کی کہ بہت بڑا رتبہ
پایا یعنی آپ کا ارادہ اسوقت تھا کہ بہت سا مال ملک شام کو روانہ کرون اور ایک قافلہ بنا کر
بھیجون واسطے تجارت کے سو آپنے ارادے کو موقوف کیا اور تین سو اونٹ مع اونکے
سامان کے اور ایک ہزار اشرفیان نذر گذرانی اور مواہب لدنیہ مین قتادہ سے روایت ہے
کہ ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے نذر کیے اور ایک روایت مین مدارج کے لکھا ہے کہ دس ہزار

اشرفیان نذر گذرانین اور خلعت تین پارچہ کا یعنی تین باتون کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُنکو عطا فرمایا اول یہ کہ اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ عُثْمَانَ فَاِنِّیْ عَنْہُ رَاضٍ یا اللہ تو راضی ہو
عثمان سے بیشک مین بھی راضی ہون اُس سے حضرت عثمانؓ کا حوصلہ اتنا بڑھا کہ تیس
ہزار آدمی حضرت کے ساتھ تھے اُنمین سے بیس ہزار کا سامان اُنھون نے کردیا دوسری یہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ یعنی جو کوئی
سامان کردے اس لشکر کا واسطے اُسکے جنت ہی تیسری یہ کہ وہ ہزار اشرفیان جو حضرت
عثمان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین ڈالی تھین اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اُچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ یعنی نہین ضرر
کریگا عثمان کو جو کچھ کرے بعد اس دن کے یہ دوبار فرمایا روایت کیا اسکو ترمذی نے عبدالرحمن
بن سمرہ سے ہذا فی تاریخ الخلفاء اور ازالۃ الخفاء مین روایت ہی کہ اول حلوا آٹا اور گھی اور
شہد کا پکوا کر انھون نے کھلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو اور خوش کیا دل ایسے
حضرت اور ایسے جناب کا لیث بن ابی سالم سے روایت ہی کہ اول حلوا پکا کر حضرت ام سلمہ
کے گھر مین بھیجا جب تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو رکھا اُنھون نے آگے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھایا آپ نے اور خوش ہوے اور فرمایا کسنے بھیجا یہ عرض
کی حضرت عثمانؓ نے تو آپنے دعا کی کہ خداوندا عثمان رضا مندی کرتا ہی تیری تو بھی راضی ہو
اُس سے عبداللہ بن سلام سے روایت ہی کہ پکائی حضرت عثمانؓ نے دیگ حلوے کی کہ اسمین
آٹا اور گھی اور شہد تھا پس رکھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے فرمایا آپنے کھاؤ اس کھانے
کو کہ عجمی لوگ اسکو خبیص کہتے ہین یعنی حلوا اور چند بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین
فاقہ تھا انھون نے خبر پاکر جلدی اور خوب اچھی طرح کا کھانا بھیجا چنانچہ حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ گذرے چار دن آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ کسی نے کچھ نہ کھایا تھا یہانتک
کہ آواز بلند ہوئی ہمارے بچون کی پس تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کچھ تمھارے یہان کھانا کہین سے آیا عرض کی کہ آپکے بغیر کون لاتا پھر وضو کیا
آپنے اور نماز نفل شروع کی مسجد مین پھر آئے اور فرمایا ای عائشہ کچھ آیا اسی طرح تین بار آئے
پس آئے عثمان ؓ چوتھے دن شام کو پس اذن طلب کیا انھون نے آنے کا چاہا مین نے
کہ منع کرون انکو آنے سے مگر یہ خیال گذرا کہ یہ مالدار ہی شاید اللہ تعالی انکے ہاتھ سے
خیر کرادے پس اذن دیا مین نے تو کہا انھون نے ای امان کہان ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہا مین نے ای بیٹے میرے چار دن گذرے کہ نہین کھایا آل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تشریف لائے تھے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کچھ آیا ہی اور پیٹ آپکا دھس گیا تھا اندر کو مین نے عرض کی کچھ نہین آیا اسی
طرح کئی بار تشریف لائے اور مین نے یون ہی کہا تو رو ئے اسوقت حضرت عثمان رض
اور فرمایا خرابی ہو دنیا کو اور پھر فرمایا ای ام المومنین تمکو نہین مناسب تھا یہ بات کرنے
ایسا وقت اور تم نہ خبر کرو مجکو اور عبد الرحمن بن عوف اور ثابت بن قیس کو کہ یہ لوگ
مالدار ہین پھر گھر جا کر لائے کئی بوجھ آٹے کے اور کئی بوجھ گیہون کے اور کئی بوجھ کھجورون
کے اور سارا بکرا کھال اترا ہوا اور تین سو درہم پھر کہا کہ دیر ہوگی تمھارے پکانے مین
پھر اسی وقت لائے روٹیان بہت اور گوشت بھنا ہوا بہت اور کہا کھاؤ تم اور رکھو واسطے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قسم دی مجکو کہ ایسے وقتون مین مجکو خبر کیا کرین
پھر تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای عائشہ کچھ آیا ہی عرض کی مین نے
یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہی اسواسطے کہ جب آپ گئے تھے میرے پاس سے اسوقت سے

آپکی مہمانی ہو چکی تھی اللہ تعالی کے یہان اور مین جانتی تھی کہ اللہ تعالی نہین رد کرنے کا
آپکی دعا فرمایا پھر کیا آیا ہو عرض کی مین نے کہ اتنے اونٹ آٹے کے اور اتنے اونٹ گیہون کے
اور اتنے اونٹ کھجورون کے اور تین سو درم نقد اور بکرا کھال کھنچا ہوا اور روٹیان بہت سی
اور گوشت بھنا ہوا بہت سا فرمایا کسنے بھیجا عرض کی مین نے عثمان رض لائے اور بہت روئے
عثمان آپکا ذکر سنکر اور برا کہا دنیا کو اور قسم دلائی مجکو پس نہ ٹھیرے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم یہ سنکر اور گئے مسجد مین اور اُٹھائے دونون ہاتھ اور کہا خداوندا تحقیق مین راضی ہون
عثمان رض سے پس تو بھی اُس سے راضی ہو دو بار یہی کلمہ کہا انتہی مسلمانون کو چاہیے کہ
حضرات علما صلحا سادات کی خدمت گذاری مین مصروف رہین خصوصًا اُنکی حاجتون کے
وقت مین خبر گیرا ہونا اکسیر کا حکم رکھتا ہو اور ان حضرات کو چاہیے کہ اپنے خادمون کے
واسطے دعا کیا کرین خصوصًا ایسے خادمون کے واسطے تہ دل سے دعا فرمائین اور بازاریون
کے کہنے پر خیال نہ کرین کہ اُنکی طعن سے بچنا نہایت مشکل ہو ؎ غالب برا
نمان جو حاسد برا کہین ٭ ایسا بھی کوئی ہو کہ سب اسکو بھلا کہین ٭ ابو سعید خدری سے
روایت ہو کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اول رات سے صبح تک ہی
دعا فرماتے تھے واسطے عثمان رض کے کہ خداوندا مین راضی ہون تو بھی اُس سے راضی ہو جا
بن عطیہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخشدین اللہ تعالی نے واسطے تیرے
ای عثمان اگلی پچھلی باتین اور ظاہر باطن کے کام اور جو تو نے ظاہر کیے کام اور جو پوشیدہ
کیے اور جو کچھ ہونے والا ہو قیامت تک انتہی مافی ازالۃ الخفا ٭ ابن عباس سے روایت ہو
کہ حضرت صدیق کی خلافت مین قحط پڑا فرمایا آپ نے کل کے دن اللہ تعالی تمپر فراخی
رزق کی فرمائیگا دوسرے دن حضرت عثمان رض کے یہان ہزار اونٹ غلے کے اور گیہون کے

ملک شام سے تجارت کے آئے خریدار خیر یا کر حاضر ہوے آپنے فرمایا کہ کیا نفع دوگے میری خرید پر کہا انھون نے کہ دس کے بارہ فرمایا زیادہ کرو کہا دس کے چودہ اور دس کے پندرہ فرمایا میرے پاس پیام اس سے زیادہ کا ہی کہا کسکا پیغام زیادہ کا ہی خریدار شہر کے ہم سب موجود ہین فرمایا مجھے پیغام ہی ایک کے دس کا پس حکم دیا فقرا سے مدینہ مبارک کو کہ لوٹ لیجاؤ یہ سب کہتے ہین عبداللہ بن عمر کہ اسی رات خواب مین دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اشہب گھوڑے پر آپ سوار ہین اور حلہ نور کا پہنے ہوے ہین اور ہاتھ مین چھڑی نور کی ہی اور جلدی تشریف لیجاتے ہین عرض کی مین نے قربان ہون میرے مان باپ آپ پر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ مشتاق ہون مین آپکے دیدار کا فرمایا مجکو جلدی جانا ہی اسواسطے کہ آج عثمان نے صدقہ دیا ہزار اونٹ کا غلہ اللہ تعالی نے قبول کیا اُسکا صدقہ اور نکاح ہی آج عثمان کا جنت کی دلھین کے ساتھ اب مین وہین جاتا ہون ریاض مین لکھا ہی کہ جب سے آپنے اسلام قبول کیا ایک بردہ ہر جمعے کو آزاد کیا کرتے تھے اور جو کسی جمعے کو ناغہ ہوتا تو دوسرے جمعے کو دو غلام آزاد کرتے اور پینتیس ہزار درم کو بیر رومہ خرید کرکے آپنے وقف کیا اور مسجد نبوی مین پچیس ہزار درہم کی زمین خرید کرکے شامل کر دی انتہی ما فی ازالۃ الخفا **فصل آپکی عبادت اور حیا کے بیان مین** زبیر بن عبداللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عثمان صائم الدہر تھے یعنی بارہ مہینے کے روزے رکھتے اور تمام رات نماز پڑھتے مگر کچھ رات اول کی کہ وہ جاگنے مین گذرتی تھی مشکوۃ مین روایت ہی کہ جب آپ قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ریش مبارک آپکی تر ہوجاتی تھی جب کہتے لوگ کہ آپ اتنا ذکر جنت اور دوزخ مین

بھی نہین روتے جتنا قبر پر روتے ہین فرمایا کہ قبر اول منزل ہی آخرت کی اگر نجات ہوئی
یہان سے تو آگے سب کچھ آسان ہی اور یہان اگر تکلیف ہوئی تو تکلیف ہی تکلیف ہی عبید اللہ
بن شداد سے روایت ہی کہ دیکھا مین نے حضرت عثمان رض کو جمعے کے دن خطبے مین کہ اوڑھے
ہوے تھے آپ چادر کہ قیمت اُسکی چار درم ہوگی حسن سے روایت ہی کہ دیکھا مین نے آپکو
مسجد مین سوتے ہوے بوریے پر کہ نشان بوریے کے آپکے بدن مین تھے اور چادر آپکی
سر کے نیچے تھی اور کوئی پاس اُنکے نہو تا تھا اور کہتے تھے لوگ یہ امیر المومنین ہین

فصل آپ کے صبر اور حیا کے بیان مین آپ کے صبر کا یہ حال ہی کہ ریاض مین عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت ہی کہ آپ کی دو عبا وتین ایسی تھین کہ نہین تھین وہ حضرت
ابوبکر اور عمر مین بھی ایک تو صبر آپکا اپنی جان پر یہان تک ہوا کہ مارے گئے مظلوم
دوسرے جمع کرنا لوگون کے لیے قرآن شریف کو زید بن ثابت سے روایت ہی کہ
سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے میرے پاس عثمان اُسوقت کہ
میرے پاس ایک فرشتہ بیٹھا تھا کہا اُس فرشتے نے کہ قتل کریگی اِنکو قوم اُنکی اور
ہم جماعت فرشتون کی حیا کرتے ہین اِنسے ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے حیا کرتے ہین عثمان رض سے جیسا کہ حیا کرتے ہین اللہ اور رسول
سے حسن سے روایت ہی کہ خالی مکان مین دروازہ بند کر کے بھی نہانے مین آپ کو حیا
آتی تھی یعنی آپ کو اپنے بدن دیکھنے سے اور اپنا بدن فرشتون کے دکھانے سے بھی حیا
تھی کذا فی تاریخ الخلفا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کپڑا اپنا اچھی طرح کر لیتے تھے جب آتے تھے عثمان رض اور فرماتے تھے کیا
نہ حیا کرون مین اُس آدمی سے جس سے حیا کرتے ہون فرشتے ابن عمر رض سے روایت ہی کہ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی حیا کرنے والا میری امت مین سے اور بڑا
بزرگ میری امت مین عثمان ہی ابی امامہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بڑا حیا والا اس امت کا بعد نبیون کے عثمان بن عفان ہی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کا ایک رفیق جنت مین ہوگا اور میرا رفیق
عثمان بن عفان ہی ہذا فی الصواعق ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے البتہ داخل ہونگے عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت مین وہ جو واجب
العذاب تھے بغیر حساب کے **فصل** بیچ بیان حال خلافت کے بعد وفات حضرت
فاروق اعظم کے تین دن مشورہ رہا انھین چھہ شخصون مین جنکو حضرت فاروق اعظم نے
فرمایا تھا تیسرے دن ان چھہ کے مشورے سے ان پانچون نے بیعت کی پھر سب مہاجرین
اور انصار نے بیعت کی چوبیسوان سال ہجرت کا تھا جو سال اول خلافت حضرت عثمان کا
ہوا اس سال مین فتح ہوا ملک ری اور اسی سال مین عارضہ نکسیر کا شدت سے ہوا بہتیرے
اس سال کا نام سنۃ الرعاف رکھا گیا حضرت عثمان کو بھی شدت سے یہ عارضہ ہوا یہان تک
کہ وصیت نامہ لکھا آپنے اور اسی سال مین فتح ہوئے روم مین کئی قلعے اور معزول کیے گئے
مغیرہ بن شعبہ اور انکی جگہ پر مقرر ہوئے سعد بن ابی وقاص کوفے مین چھبیسوین سال معزول
ہوئے سعد کوفے سے اور والی ہوئے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کہ وہ بھائی ہی حضرت عثمان
کا اخیافی یہ پہلا رنج ہوا لوگون کو آپ سے کہ وہ فاسق تھا ایکدن نماز پڑھائی اسنے صبح کی
نشے مین پھر پوچھا لوگون سے کیا زیادہ پڑھی مین نے تیسیر نماز شرح فقہ اکبر علی قاری مین
لکھا ہی کہا لوگون نے تو روز ایسا ہی کرتا ہی کیا آج نئی بات ہی چھبیسوین برس بڑھائی
حضرت عثمان نے مسجد الحرام اور خوب وسیع کیا اسکو کہ مکانات لوگون کے خرید کرکے انمین ملا دیے

اور اسی سال مین فتح ہوا سابور ستائیسوین سال جہاد کیا حضرت معاویہ نے قبرس
پر دریا سے جہاز پر سوار ہو کر اسی غزوے کے واسطے دعا کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اور اسی سال مین فتح ہوا ارجان اور دارابجرد اور اسی سال مین معزول ہوے عمرو بن
العاص مصر سے اور والی ہوے وہان کے عبداللہ بن ابی سرح اسی سال مین جہاد کیا عبداللہ
نے افریقیہ پر اور فتح کیا افریقیہ کو بہت بڑی فتح ہوئی اس جنگ مین مسلمانون کو کہ ملین
ایک ایک سپاہی کو تین تین ہزار اشرفیان پھر فتح ہوا اندلس اسی سال مین انتیسوان سال
خالی گیا کوئی شہر فتح نہین ہوا تیسوین سال فتح ہوا اصطخر قہر سے اور فتح ہوا فسا دارا اور شہر
اور بڑھائی گئی اسی سال مین مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور فراخ کی گئی اور بنائی گئی
پتھرون سے اور نقش بنائے گئے پتھرون مین اور گڑھے لگائے گئے ستون پتھر کے
اور بنائی گئی چھت سال کی لکڑی سے اور کیا گیا طول اسکا ایک سو ساٹھ گز اور عرض اسکا
ایک سو پچاس گز اکتیسوین برس فتح ہوا جور اور شہر بہت زمین خراسان سے اور فتح ہوا
نیشاپور صلح سے اور طوس اور سرخس دونون صلح سے اور مرو اور بیہق بھی دونون
صلح سے قبضہ اہل اسلام مین آئے ہذا کلہ فی تاریخ الخلفا ان چھ برس مین نہایت
کام دین کا بڑھ گیا اور شوکت اسلام کی ہوئی یہان تک کہ جانب غرب اندلس تک سرحد
اسلام کی پہونچی اور طرف شرق کے کابل اور بلخ تک پہونچی اور لشکر اسلام کا روم مین داخل
ہو گیا اور مجوس بربر مین قتال کر کے مسلمان کفار پر غالب آئے اور عراق و عجم اور خراسان
کہ ہمیشہ خلیفہ ثانی سے فساد کرتے تھے ایسے مطیع اسلام ہوے کہ بول بالا اسلام کا قطعا
زمین مین ہو گیا اور مال کثیر اس طرح مسلمانون کے قبضے مین آیا کہ ایک ایک مسلمان
مہاجر اور انصار مین سے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین روٹی کو بھی محتاج

اسی اسی ہزار درم زکوۃ کے نکالے گئے اور حضرت علیؓ کو بھی ایسی وسعت اور فراخی
ہوئی کہ باغات اور عمارات اور اور زمین مزروعہ بہت سی انکو میسر آئی ہذا فی تحفۃ
الاثنا عشریۃ جب یہ چھ برس ایسے امن وامان سے مسلمانون پر گذرے کہ حضرت
فاروق اعظم کے زمانے سے بھی زیادہ لوگون نے راحت پائی آخر جب کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مال میری امت کا فرعون ہی کذا فی تفسیر عزیزی یعنی مال کی
محبت مین آدمی اللہ تعالی اور اسکی رسول کی محبت سے دور ہو جاتا ہی مگر جنکو ثابت قدم
رکھتا ہی اللہ تعالی وہ سب حال مین اللہ تعالی کے بندے بنے رہتے ہین انکے حق مال کی محبت
کچھ ضرر نہین کرتی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ **فصل** بیان مین فساد عبد اللہ
بن سبا کے ایسے وقت مین شیطان ملعون نے موقع پایا کہ عوام مسلمانون مین تفرقہ ڈالا اور
نواس کی جانون پر آن بنی بعد گذرنے ان چھ برس کے آخر خلافت حضرت
ذی النورین مین یہ فتنہ اٹھا کہ تحفۂ اثنا عشریہ اور تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ کفار کو
غلبۂ اسلام سے کہ روز بروز ترقی پر تھا نہایت حسد ہوتا تھا حضرت فاروق اعظم کے
زمانے مین سیاست فاروقی سے انکے پر جلتے تھے کچھ بس چلا آخر خلافت حضرت
ذی النورین مین یہ موقع پایا کہ بہت سے کفار نے منافقانہ اسلام قبول کیا اور حضرت
ذی النورینؓ پر زبان طعن کی کھولی اور طرح طرح کے عیوب اس جناب پر رکھے لوگون
کو انکی طرف سے بددل کرنا شروع کیا سردار انکا عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی کہ برسون سے
علم مکر اور گمراہی کا سیکھتا تھا دغابازی اور فتنہ انگیزی مین نہایت سرگرم تھا بعد
اسلام لانے کے نہایت محبت اپنی خاندان نبوت کے ساتھ ظاہر کرتا اور سب اپنے
فرمان بردارون کو ترغیب محبت اہل بیت کی دیتا تھا شدہ شدہ لوگون کو یہ نفرت دلائی

شروع کی کہ حضرت امیرؓ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے افضل ہین اور داماد اور وصی پیغمبر کے ہین جو صحیح حدیثین آپکے فضل کی تھین اُنمین بہت جھوٹی حدیثین بناکر آپکی شان مین لوگون کو سنانی شروع کین یہان تک کہ سب اپنے فرمانبردارون کو خلفا ثلاثہ سے بداعتقاد کردیا اور حضرت امیر کے باب مین ایسا مضبوط کردیا کہ حضرت علیؓ خود خدا ہین جہان موقع پایا اُنکو خدا بنایا اور جہان موقع دیکھا اُنکو رسول قرار دیا اور نام اپنی جماعت کا شیعہ رکھا آخر کار اُسکی جماعت والون نے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمان کو ظالم اور کافر برملا کہنا شروع کیا اور اپنے شاگردون کو ملکون مین منتشر کیا اور یہی عقیدہ پھیلایا جناب امیر کو جب یہ خبر لوپہنچی تو ان لوگون کو نہایت تنبیہ اور تادیب فرمائی اور فرمایا جو کوئی مجھے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ پر تفضیل دیگا اُسکو حد افترا کی مارونگا ایسا ہی اس صدی کے آخر مین اکثر ہندو دشمن اسلام مسلمان ہوگئے اول تو انھون نے خوب جڑ ہندوون کی اُنکی پوتھیون سے اکھاڑنی شروع کی اور خوب مسلمانون مین اپنا اعتقاد جمایا یہانتک کہ مولویصاحب کہلانے لگے پھر تو دین اسلام کے پیچھے پڑے جیسا کہ عبداللہ بن سبا نے اہل بیت کی آڑ مین خلفای ثلاثہ پر عیب لگا کر تبرا شروع کیا اور دین کو درہم برہم کیا ویسا ہی اس گروہ نے حدیث کی آڑ مین چار امامون پر عیب رکھکر امت سے تبرا کرایا اور بارہ تیرہ سو برس کے مسلمانون کو مشرک کا بتایا اور جیسا اُنھون نے بعضے اچھے لوگون کو بھی فریب دیکر اپنے ساتھ کرلیا تھا ویسا اُنھون نے بھی بعضے اہل علم کو کہ اُنکے خاندان مین علم نہ تھا جو اُنکو قدر علم کی ہوتی اپنے ساتھ ملالیا اور تمام مسلمانان عالم کو تہ وبالا کردیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ ذکر اس فریق کا بطور اختصار کے لکھا گیا قریب ہی کہ انشاءاللہ تعالیٰ مفصل حال اس گروہ کا اربعہ عناصر مین کہ مقصد دوسرا اُس

کتاب کا ہی مبیح احوال محاسن اور مناقب ایمۂ اربعہ اور شاگردون امام ابوحنیفہ اور صحاب صحاح ستہ
کے لکھونگا پھر اُس گروہ ناپاک نے لوگون کو حضرت عثمانؓ سے بدظن کرانا شروع کیا اصل مین یہ فتنہ
عبداللہ بن سبا کے شاگردون سے مصر اور کوفے اور بصرے مین نکلا کہ اُنھون نے اتفاق کیا
کہ حضرت عثمانؓ کو خلافت سے معزول کرین اسی ارادے سے یہ لوگ مدینہ منورہ مین آئے
اور اہل مدینہ سے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر اور عمار بن یاسر کو بھی مکر و فریب کر کے اپنے ساتھ
کر لیا **سوال** اگر حضرت عثمان حق پر تھے تو یہ لوگ کیون اُنکے ساتھ شریک ہو گئے **جواب**
مذہب اہل سنت و جماعت مین سوا انبیا کے کوئی معصوم نہین جناب عائشہ صدیقہؓ کے افک
مین حضرت مسطح صحابی اور حضرت حسان صحابی بدری جنتی قطعی منافقون کے شریک ہو گئے تھے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حد قذف کی ماری اور اُنکو پاک کیا **تنبیہ** کیسا ہی بڑا
عالم فاضل اگر کسی جماعت مبتدعین کے ساتھ ہو جائے تو مسلمانون کو وہ حجت نہین ہی
اُسوقت خطبہ پڑھا حضرت ذی النورینؓ نے منبر پر اور فرمایا ای جماعت مہاجرین اور
انصار کی تم صاحب فضیلت ہو اور تم مددگار دین کے ہو اب آئے ہین باہر کے لوگ اور
چاہتے ہین میرا دور کرنا خلافت سے اور یہ حق تمھارا ہی نہ اُنکا تم خلیفہ کرو جسکو چاہو اور معزول
کرو جسکو چاہو کہا سب نے ای امیر المومنین قتل کیجیان سب کو کہ یہ باغی ہین اسواسطے کہ فرمایا ہی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام کے مقابلے مین امام بنایا جائے یا اُسکے مقابلے
مین کوئی امام بنے تو اسپر لعنت ہی اللہ تعالی کی اور قتل کرو اُسکو فرمایا مین صبر کرتا ہون اور
جواب اُنکے اعتراضون کے جو طعن مجپر کرتے ہین دیتا ہون **اعتراض پہلا** یہ کہتے ہین
کہ عثمانؓ نے مکہ معظمہ مین جا کر چار رکعتین پڑھین حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور شیخین دو پڑھتے تھے **جواب** اسکا یہ ہی کہ میرا گھر اور سامان مکہ معظمہ مین قائم ہی

اُن حضرات کا کے مین کچھ باقی نہ رہا تھا کیا مہاجر اور انصار سب صحابہ نے قسم ہے اللہ کی
سچ ہی یہ بات **اعتراض دوسرا** کہتے ہین کہ عثمانؓ نے قرآن کو اُلٹ پلٹ کیا اور جلادیا
جواب تم خوب جانتے ہو کہ قرآن شریف تھا لوگون کے پاس متفرق کسی کے پاس
ایک آیت اور کسی کے پاس دس آیتین اور کسی کے پاس پچاس آیتین اور تمام نہ تھا
کسی کے پاس مگر اُبی بن کعب کے پاس کہ اُنھون نے تمام وکمال لکھا تھا اور دیا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت نے اُسمین پڑھا تھا دوبارا گر اپنی اپنی یادداشت
پر لوگ جھگڑا کرتے یہان تک کہ ایک کو ایک کافر کہدیتا اور ایک دوسرے کو کہتا کہ
تیرا قرآن قرآن نہین اور تیرے قرآن سے نماز جائز نہین اگر چندے یون ہی ہتا تو قرآن
شریف اُٹھ جاتا لوگون کے ہاتھ سے پس قصد کیا مین نے کہ جمع کردون مین ایک قسم کا
پس لیلیا مین نے قرآن جسکے پاس جتنا تھا اور دیا مین نے اُسکے بدلے مین اُسکو پورا کر
مطابق قرآن شریف ابی بن کعب کے کہ وہ کاتب وحی تھے پھر سنا مین نے کہ ایک قرآن
ام المومنین حفصہؓ کے پاس ہے کہ پڑھا ہے اُسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
مقابلہ کیا مین نے اُس سے تو برابر پایا اُسکو اُسکے ساتھ پھر دیا مین نے عام لوگون کو قرآن
اُسی کی نقل اور جنمین کمی و بیشی تھی یا لغت عرب کے سوا لغت قریش کے لفظ لوگون نے
اپنی اپنی بولی مین لکھ لیے تھے اُن سب کو جلادیا کہ اُنکا نام ونشان نہ رہے اور اُسی کی نقلین
قیامت تک جاری رہین کہا سب صحابہ نے قسم ہے اللہ تعالی کی یون ہی بات ہے
اعتراض تیسرا حکم بن عاص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی شرارت سے مدینے
سے نکالا اور شیخین نے بھی اُنکو آنے نہ دیا مین نے اپنی خلافت مین اُنکو مدینے مین
بلالیا **جواب** مین نے اُنکے آنے کی اجازت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وقت وفات کے

لی تھی حضرت صدیق پر جب یہ قصہ مین نے پیش کیا انھون نے فرمایا دوسرا گواہ
لاؤ مین عاجز ہوا حضرت عمرؓ کے سامنے بھی یہ قصہ مین نے پیش کیا انھون نے بھی یہی
جواب دیا اب جو مین خلیفہ ہوا تو مجھے گواہ کی حاجت نہ تھی اسواسطے مین نے بلا لیا کردہ
میرا چچا حقیقی تھا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ پر مین نے عمل کیا ہذا فی التحفۃ الاثنا عشریہ اور یہ
بھی اسمین لکھا ہی کہ مرض موت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاشکے میرے
پاس کوئی مرد صالح اسوقت ہوتا کہ مین اُس سے کچھ بات کرتا سب نے عرض کی کہ ابوبکرؓ
کو بلائین فرمایا کہ نہین عرض کی کہ عمرؓ کو بلائین فرمایا کہ نہین پھر عرض کی کہ عثمان کو بلائین
فرمایا کہ ہان جب حاضر ہوے عثمان تو آپنے خلوت مین اُنسے سرگوشی کی عجب نہین کہ موقت
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور کرم دیکھکر حضرت عثمانؓ نے اُس گنہگار کی
شفاعت کی ہو اور اذن اُنکے آنے کا لیا ہو علاوہ اسکے یہ کہ آنے کے بعد کوئی بات شرارت
اور قباحت اسلام کی اُنسے نہین ظہور مین آئی اور وہ اُسوقت مین بوڑھے بھی ہوگئے تھے
اُنکے لانے مین کیا خوف فتنہ کا تھا جیسا کہ بھوت یا چڑیل کی شکل کا دیکھنا محل طعن نہین ہم
طعن چوتھا کہتے ہین کہ عثمان نے اپنے اقربا کو بہت مال دیکر غنی کر دیا اور نہایت
اسراف کیا اور بیت المال کو خراب کیا اور ایک اپنی بیٹی کو دو موتی کہ قیمت اُنکی جوہری نہ
سے نہو سکی دیے اور دوسری بیٹی کو انگشتری طلائی کہ یاقوت اور جواہرات اُسمین جڑے ہوے
تھے دی جواب ہان مین نے یہ سب کچھ اُنکو دیا بلکہ اپنی بیٹی کا نکاح جو حارث بن حکم سے
کیا اُسکے چڑھاوے مین ایک لاکھ درم دیے اور مین نے اپنے اقربا کو سب کچھ دیا مگر یہ
بیان کرو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی میرا غنی ہونا اُنکو معلوم تھا کہ مین نے
پچیس ہزار درم کی زمین خرید کر کے مسجد نبوی مین ملائی اور بیر رومہ کو پینتیس ہزار درم

کو خریدکے وقف کیا اور جنگ تبوک و رسد ین کے کامون مین جو کچھ مین نے مال
اپنا رضامندی اللہ اور رسول مین زمانہ رسالت آپ صلے اللہ علیہ وسلم مین خرچ کیا تمکو
خوب معلوم ہی اور جو کچھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے حق مین فرمایا وہ بھی تمپر روشن
ہی اور پھر زمانہ حضرت فاروق اعظمؓ مین جو کچھ ہم سب کو غنا ہوا وہ تمپر پوشیدہ نہین اور
اب میری خلافت مین جو مال بے اندازہ نصیب صحابہ کبار کے ہوا وہ تمپر کب مخفی ہی آن
اگر بیت المال سے مین نے دیا ہو تو تمھارا طعن درست ہی پھر آپنے جماعت صحابہ مین عمار
بن یاسرؓ کو کہ وہ بھی باغیون سے موافقت رکھتے تھے فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عطا اور بخشش مال مین تمام قوم قریش مین بنی ہاشم کو ترجیح دیتے تھے
یا نہین تمام صحابہ سنتے تھے اور خاموش تھے پھر فرمایا اگر مجکو کنجی جنت کی ملے تو کل بنی امیہ کو
داخل جنت کردون ایک کو بھی باہر نہ رکھون انتہی سوال بنی امیہ سے ایسے ایسے ظلم
ہوے کہ اُنکے ظلم کی نہایت نہین ہی پھر حضرت عثمانؓ نے اُنکے حق مین ایسی محبت کی
بات کہی جواب جو کچھ بنی امیہ سے ظلم ہوا جیسے کہ یزید پلید سے اور اُسکے بعد جو جو کچھ ہوا
وہ بعد زمانہ حضرت عثمانؓ کے ہوا اُنھین اُنکے افعال کی کیا خبر طعن پانچوان کہتے ہین
عثمانؓ نے جوانون کو سردار بنایا بوڑھون پر جواب جوان جو عالم ہو وہ بوڑھے
جاہل سے افضل ہی یا نہین پس مین نے جو جوان سردار بنایا وہ عالم ہو عاقل ہو ادیب ہو
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتابؓ بن اُسید کو جو اٹھارہ برس کے تھے حاکم کیا
مکہ معظمہ کا کہ وہ افضل تمام شہرون کا ہی کہا سنے قسم ہی اللہ تعالی کی سچ ہی یہ بات
طعن چھٹا کہتے ہین عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو جب اُسنے جہاد کیا افریقیہ پر
کچھ اور مال سوا اُسکے حصے کے دیا جواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

غزوۂ بنی المصطلق مین فرمایا تھا من قتل قتیلاً فلہٗ سلبہٗ یعنی نفیسہ من الغنائم
یعنی آپ کا حکم ہوا جو کوئی مسلمان جس کافر کو قتل کرے اُس کافر کا سلسلہ مال یعنی گھوڑا
اور ہتیار اور جو اُسکے بدن پر ہو وہ مسلمان لے لے سوائے اپنے حصے کے جو مال غنیمت
مین ہو جس حکمت کے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اُسی حکمت کے
واسطے مین نے عبداللہ بن سعد کو کہا تھا اور اُس حکمت کا ظہور تم سب نے دیکھ لیا کہ کتنا مال
غنیمت افریقیہ سے عبداللہ بن سعد نے حاصل کیا اور اسپر بھی حبیب شکر ناراض اس
بات سے ہوا تو مین نے عبداللہ بن سعد سے وہ مال لیکر داخل بیت المال کیا کہا سب نے
قسم ہو اللہ تعالی کی سچ بات ہو یہ **طعن ساتوان** کہتے ہین عثمانؓ اپنے اہل بیت
کو بہت چاہتا ہو اور بہت مال اُنکو دیتا ہو جواب ہان سچ ہو اللہ جل شانہ فرماتا ہو
وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ یعنی ڈرو تم اللہ تعالی سے جسکا واسطہ تم
دیتے ہو اور خبر گیری کرتے ہو قرابت والون کی اور فرمایا ہو اللہ تعالی نے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ یعنی رشتے دار بعض اُنکے اولی ہین بعض سے یعنی جو قریب تر ہو وہ مین
اُنکا حق زیادہ ہو اُنسے کہ جنکا رشتہ دور ہو جب آپ خطبہ تمام کر چکے منبر سے نیچے اُترآئے
اور لوگ اپنے اپنے گھر گئے مگر بدبختان ازل کو کب حصہ سعادت کا ازل سے ملا ہو آپ ہم
اپنے زمانے مین ایسا ہی حال دیکھتے ہین کہ قرآن اور حدیث سب کچھ اُنکے روبرو پیش
کرو وہ نہین سنتے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اتنا کچھ آپنے اُنکا اطمینان کیا گروہ
راندۂ درگاہ خداوندی یہی باہم کہتے اُٹھے کہ مہاجرین اور انصار سب عثمانؓ کے ساتھ متفق
ہین چلو اب کام نہین بنیگا ایکے موسم پر خوب جمعیت اور ہتیارون کے ساتھ آوینگے

فصل بیچ بیان چڑھائی باغیون کے حضرت عثمانؓ پر جب مہینہ رجب کا گذرا

تو آپس مین باغیون نے قول و قرار کر کے عہدنامہ لکھ لیا کہ شوال کے مہینے مین بڑا لشکر جمع کر کے چلینگے ازالۃ الخفا مین لکھا ہی یہان حضرت مغیرۃؓ بن شعبہ نے حضرت ذوالنورین سے عرض کی کہ آپ تین باتون مین سے ایک بات اختیار کیجیے اول یہ کہ مقابلہ کیجیے بُغاۃ سے کہ فساد دور ہو دوسری یہ کہ آپ یہان سے مکۂ معظمہ مین سکونت اختیار کیجیے کہ وہان انبوہ کثیر مسلمانون کا ہی وہان یہ لوگ آپ پر قابو نہین پاینگے تیسری یہ کہ آپ شام چلیے اور شام کو دارالخلافت مقرر کیجیے کہ وہان سب آپکے جان نثار ہین فرمایا مین تینون کام نہین کرنیکا مقاتلہ تو اسواسطے نہین کرتا کہ مسلمانون پر تلوار کھینچنے کا میرا ارادہ نہین قیامت کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤنگا جب مجھسے آپ پوچھینگے کہ تو نے مسلمانون پر تلوار کھینچی تو کیا جواب دونگا مکے مین اسواسطے نہین جاتا کہ حرم مین میرا خون ہوگا تو بیحرمتی حرم کی ہوگی ملک شام کو اسواسطے نہین جاتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جاؤنگا جب یہ کلام حضرت معاویہؓ نے سُنا وہ بھی ملک شام اپنے علاقے مین چلے گئے اور انکو باغیون کے عہد کی خبر نہ تھی جب مہینہ شوال کا آیا تو چار ہزار باغی کوفے سے اور چار ہزار باغی بصرے سے اور چار ہزار باغی مصر سے متفرق ہو کر روانہ ہوے اور نام حج کا لیا اور کہا اول ارادہ ہمارا زیارت مدینۂ منورہ کا ہی جب سب مدینۂ منورہ پونہچے تو مکان ذوخشب اور ذومرہ مین اُترے پس بھیجا بُغاۃ مصر نے پچاس آدمی کو پاس حضرت علی رضؓ کے کہ ہم موقوف کرینگے حضرت عثمانؓ کو خلافت سے اور بیعت کرینگے تمسے اگر نہ مانینگے عثمانؓ تو ہم اُنکو قتل کرینگے اور ایسا ہی کیا بغاۃ بصرہ نے حضرت طلحہ کے ساتھ کہ انکو اعتقاد انکا تھا اور ایسا ہی کیا باغیان کوفہ نے حضرت زبیر کے ساتھ کہ انکو اعتقاد اُنکے ساتھ تھا پس جھڑک دیا تینون صاحبون نے اپنے اپنے نام لیوون کو اور نکال دیا اپنے مکانون سے

پھراُن سب نے ظاہر کیا کہ ہم سب فریاد لیکر آئے ہین اپنے اپنے عاملون کی دارالخلافت مین
سامنے خلیفہ کے تو فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ اس کام کو آئے ہو تو دس بیس آدمی آسکتے نہ کہ
بارہ ہزار آدمی پھر وہ پھیل گئے تمام شہر مین اور شکایت کرتے تھے وہ اپنے اپنے عاملون کی
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کلام کیے طلحہ بن عُبید اللہ نے آپسے سخت
سخت کلام اور جناب صدیقہؓ نے کہلا بھیجا آپ کو کہ مقدم کرو تم ای عثمان اصحاب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو اور انصاف کرو اپنے عاملون مین اور آئے حضرت علیؓ اور کہا کہ یہ لوگ بدلنا عامل
کا چاہتے ہین سو بدل دو اسکی جگہہ اور عامل اور انصاف کرو فرمایا آپنے کہ پسند کرین وہ جسکو
کہین اُسکو بدل دون بس پسند کیا اُنھون نے محمد بن ابی بکرؓ کو آپنے انخین کو والی مصر کا کیا
اور لکھدیا اُنکے نام پروانہ ولایت نامہ مصر کا جب روانہ ہوے وہ لوگ محمد بن ابی بکر کو اپنے ساتھ
لیکر اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ مہاجرین اور انصار بھی تھے تیسری منزل مین ایک غلام حبشی
اونٹ پر سوار ملا کہ وہ جاتا تھا طرف مصر کے کہا ان سب نے اُس سے کیا ہے تجھے کہ جاتا ہے
تو بھاگا ہوا کہا اُسنے مین غلام ہون امیر المومنین کا جاتا ہون طرف عامل مصر کے کہا سب نے
یہ عامل مصر کے ہمارے ساتھ ہین کہا اُسنے کہ اِنکے پاس مجکو نہین بھیجا پہلے عامل کے پاس
بھیجا ہے جب لائے اُسکو محمد بن ابی بکرؓ کے پاس اُنھون نے پوچھا کہ تو کسکا غلام ہے کبھی کہتا تھا
وہ مین غلام امیر المومنین کا ہون اور کبھی کہتا تھا مین غلام مروان کا ہون کہا تیرے پاس
کوئی خط ہے کہا اُسنے کہ نہین جب تلاش کیا تو اسکی چھاگل مین خط نکلا اُسکے لفافہ پر لکھا تھا
کہ عثمان کی طرف سے محمد بن ابی سرح کی طرف اُسوقت جمع کیا محمد بن ابی بکر نے مہاجرین
اور انصار کو جو ساتھ مین تھے اور کھولا وہ خط اُن سب کے سامنے اُسکا مضمون یہ تھا کہ جب
پونہچے وہان محمد بن ابی بکر اور فلان فلان آدمی تو اُنکو تو قتل کیجیو اور اپنے عہدہ پر قائم رہیو

جب پڑہا گیا یہ خط تو اُسٹے پھر سے سب لوگ مع اُس غلام اور اُس خط کے مدینے کو اور جمع کیا اُن سبھون نے حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور اور اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پیش کیا اُس خط کو جب پڑھا صحابہ نے اُس خط کو تو چلے گئے وہ سب اپنے اپنے مکانون مین رنجیدہ خاطر اور گھیرا کر لیا اُن سب نے حضرت عثمانؓ کے مکان کا اور حملہ کیا محمد بن ابی بکر نے مع اپنی قوم بلوائیون کے جب ہوا یہ حال تو حضرت علیؓ طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمار کو ہمراہ لیکر آئے اور وہ خط اور وہ غلام اور وہ اونٹ دکھایا اور کہا کہ یہ غلام تمہارا ہی فرمایا کہ ہان پھر کہا کہ یہ اونٹ تمہارا ہی فرمایا کہ ہان پھر کہا کہ تمنے یہ خط لکھا ہی فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے نہین لکھا اور نہ مین نے حکم کیا اسکے لکھنے کا کہا حضرت علیؓ نے یہ مہر تمہاری ہی فرمایا ہان کہا شیر خدا نے کہ کسی کی مہر دوسرا کیسے کر سکتا ہی فرمایا قسم ہی خدا سے عز و جل کی نہ مین نے یہ خط لکھا ہی نہ مین نے اسکے لکھنے کا حکم دیا اور نہ مین نے اس غلام کو طرف مصر روانہ کیا ہی ہرگز پس یقین ہوگیا سب کو کہ یہ کام امیر المومنین کا نہین مگر یہ گمان ہوا کہ یہ کام مروان کا ہی تو کہا سب نے کہ دیدو تم مروان کو آپنے انکار کیا اور مروان اُسوقت آپکے مکان مین تھا اُسوقت یہ سب صحابہ غصے مین چلے آئے اور یہ جانا کہ امیر المومنین کی شان تو جھوٹی قسم کی نہین مگر مروان کے دینے مین کیون انکار کرتے ہین اگر اُسکو دیدین تو بعد تحقیق کے جو مناسب ہی وہ کیا جاویگا اور آپکو یہ خیال تھا کہ بلوائی لوگ اسوقت بر سر غضب ہین بغیر تحقیق کے مروان کو مار ڈالینگے پھر بعد اسکے تشدد کیا بلوائیون نے امیر المومنین پر یہان تک کہ بند کیا آپ کو نماز مسجد سے اور بند کیا آپ پر پانی تو آپنے کوٹھے پر چڑھکے فرمایا کہ آیا تم مین سے ایسا ہی کہ علی سے کہدے کہ بھیجین وہ ہمارے اہل و عیال پر پانی جب سنی یہ خبر حضرت علیؓ نے تو بھیجین اُنھون نے آپکے پاس تین مشکین پانی کی بھر کے

سو وہ شکین ایسی مصیبت سے آپ تک پونہچین کہ زخمی ہوئے اُسکے پونہچانے مین کتنے
ہی آدمی بنی ہاشم اور بنی امیہ مین سے جب جانا حضرت علیؓ نے کہ ارادہ بلوائیون کا قتل
امیر المومنین کا ہی تو بھیجا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو دروازۂ دار الخلافۃ پر کہ خبر دار رہو
کوئی دار الخلافت مین نہ جانے پائے اور بھیجا حضرت زبیرؓ نے اپنے بیٹے کو اور طلحہ نے اپنے
بیٹے کو اور اصحابؓ نے اپنے اپنے بیٹون نوجوانون کو دار الخلافت پر کہ حفاظت کرین
امیر المومنینؓ کی انتہی انتہی الصواعق اور ازالۃ الخفا مین ابن سیرین سے روایت ہی کہ
آئے زید بن ثابت انصاری طرف حضرت عثمانؓ کے اور کہا کہ جماعت انصار کی دروازے
پر موجود ہی اور کہتے ہین کہ اگر حکم دو تم تو جائین ہم مدد کرنے کو اللہ تعالی کے دین کی فرمایا
قتل کا حکم تو مین نہین دیتا اور حسن سے روایت ہی کہ آئے انصار حضرت عثمان کے پاس
اور کہا مددگار ہوتے ہین ہم اللہ تعالی کے دین کے دو مرتبہ ایک تو زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مین اور دوسرے آپ کے ساتھ فرمایا نہین حاجت ہی مجکو تمھاری چلے جاؤ
کہا حسن کہتے ہین قسم ہی اللہ تعالی کی انصار روک سکتے تھے اُن سب کو مگر آپنے
منع کیا ترمذی مین عبد الرحمن سلمی سے روایت ہی کہ محاصرہ کیے گئے عثمانؓ تو چڑھے کوٹھے
پر اپنے مکان کے اور فرمایا قسم دیتا ہون مین اللہ تعالی کی آیا جانتے ہو تم کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حرا کی پہاڑی پر تھے کہ ہلی وہ پہاڑی فرمایا آپنے کہ ٹہر اے حرا تجپر
نبی اور صدیق اور شہید ہی سب نے کہا کہ قسم ہی خدا کی سب سچ ہی اور قسم دیتا ہون مین تمکو
آیا جانتے ہو تم کہ جب سختی ہوئی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب پر جنگ تبوک
مین اُسوقت فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہی جو سامان کر دے اس
تنگی کے وقت مین پس سامان کر دیا تھا مین نے سب نے کہا قسم ہی اللہ کی سچ ہی اور تمام

ابن قشیری کہتے ہین کہ مین بھی حصار کے وقت حاضر تھا فرمایا آپنے قسم دیتا ہون مین
تمکو اللہ تعالی کی آیا جانتے ہو تم کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ منورہ
مین تو نہ تھا مدینے مین پانی میٹھا سوا بیر رومہ کے تو فرمایا آپنے جو کوئی خرید کرے بیر رومہ کو
اور پیوے آپ بھی پانی ساتھ مسلمانون کے تو اُسکے واسطے جنت مین بہتر اُس سے ملیگا
سو مین نے اُس کنوین کو پینتیس ہزار درم کو خرید کرکے فی سبیل اللہ وقف کیا کذا فی
حیٰوۃ الحیوان للدمیری سب نے کہا سچ ہی پھر فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی جب
تنگ ہوئی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازیون سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی وہ زمین خرید کرکے مسجد مین ملا دے تو اُسکو جنت مین اس سے بہتر مکان
دے اللہ تعالی پس خرید کی مین نے وہ زمین پچیس ہزار درم کو اور تم آج مجکو اُس مسجد مین
دو رکعت نماز سے منع کرتے ہو کہا سب نے سچ ہی اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی
کی آیا جانتے ہو تم کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر اور آپکے پاس اُسوقت ابو بکر تھے
اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ ایسا کہ گرے اُسین کے پتھر نیچے پہاڑ کے آپنے ٹھوکر ماری
پہاڑ پر اور فرمایا تھم ای ثبیر تجپر تو نبی ہی اور صدیق اور دو شہید ہین سب نے کہا سچ ہی فرمایا
اللہ اکبر گواہی دیتے ہو تم میری شہادت کی قسم ہی رب کعبہ کی یہ آپنے تین بار فرمایا یعنی
تعجب کیا آپنے کہ میری گواہی شہادت کی دیتے ہو اور پھر میرے قتل پر آمادہ ہو ثُمَّ
أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ ۝ ابی امامہ بن
سہل سے روایت ہی کہ فرمایا آپنے کہ مسلمان کے قتل کے تین سبب ہوتے ہین اول یہ
کہ مرتد ہو جائے دین سے دوسرے یہ کہ زنا کرے تیسرے یہ کہ قتل کیا ہو اسنے دوسرے کو
سو مجمین تو کوئی سبب ان تین مین سے نہین زنا مین نے تمام عمر نہین کیا اور قتل کوئی مجسے

نہیں ہوا پھر کس سبب سے مجکو قتل کرتے ہین اور تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
عہد لیا ہو مجسے سو مین اُس عہد پر صابر ہون اور فرمایا آج رات کو مین نے خواب مین
دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے ہین اے عثمان کل روزہ میرے پاس افطار
کیجیو سو آج مجھے روزہ ہو معاذ اللہ کیا قساوت قلب ہو کہ یہ سب حال سنا کیسے اور اسی
دن آپکو شہید کیا اور روزہ آپ کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس افطار ہوا اور یہ بھی
دیکھا ہو مین نے خواب مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عثمان دن جمعے کے
تو میرے پاس ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے نجات پائی تین بلا
سے اُسنے نجات پائی سب بلاؤن سے قتل نبی اور قتل خلیفہ نبی سے جو صبر کرنے والا ہو آفت پر اور
فتنۂ دجال سے ابن عباس سے روایت ہو کہ مین بیٹھا تھا نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے کہ ناگہان آئے عثمان بن عفان جب قریب ہوے وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا آپنے اے عثمان قتل کیا جایگا تو اُس وقت کہ پڑھتا ہوگا تو سورۂ بقر پس گرینگے قطرے
تیرے خون کے اوپر آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کے غبطہ کرینگے تجپر اہل مشرق اور اہل مغرب
اور شفاعت کریگا تو اتنے لوگون کی کروہ گنتی مین قوم ربیعہ اور مضر کے برابر ہونگے اور
اُٹھیگا تو دن قیامت کے امیر المومنین ہر ذلیل اور خوار پر حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عثمان اگر خلیفہ کرے تجکو اللہ تعالی اور ارادہ کرین
منافق کہ تو خلافت چھوڑدے تو نہ چھوڑیو ہرگز یہ فرمایا آپنے تین مرتبہ کہتے ہین نعمان کہ کہا
مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ کیون نہ کہی تمنے لوگون کو یہ حدیث کہا بھلائی گئی مین قسم
اللہ تعالی کی پھر فرمایا آپنے کیا ارادہ ہو تمہارا کہا سب نے ارادہ ہمارا یہ ہو کہ یہ مال جو آتا ہی جہاد
سے یا غازیون کو ملے یا اُن بوڑھون کو جو صحابہ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملے فرمایا

بہت عمدہ بات ہی یہ اور کیا اچھی جماعت ہو جو تمنے اسپر فیصلہ کیا پس یہی مجکو منظور ہی تب آپ یہ
جاؤ جس کام کا جو آدمی ہی وہ اپنے اپنے کام پر لگے اب مین تمکو بھی مال نہین دیتا انہین صرف
کرونگا مال جو مجاہدین ہین اور جو بوڑھے لوگ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین
پس غضب مین ہوئے وہ لوگ اور کہا کہ یہ مکر بنی امیہ کا ہی پھر بلایا آپنے اشتر کو اور فرمایا اے
اشتر کیا چاہتے ہین لوگ مجھسے کہا خلافت سے معزول ہو جاؤ یا قتل کرینگے تمکو فرمایا خلافت
سے مین معزول نہین ہونیکا جو خلعت مجھے اللہ تعالی نے پہنایا وہ ہرگز مین اپنے بدن
سے دور نہین کرنے کا اس سے تو قتل اپنا مجھے محبوب زیادہ ہی اور اگر قتل کروگے تم مجھے
پس قسم ہی اللہ تعالی کی نہین محبت رہیگی تم مین بعد میرے کبھی اور نہین غالب آوگے
تم دشمن پر کبھی پس چلا گیا اشتر اور دیر کی اسنے سوچنے جانا کہ قوم کو ہدایت ہوئی پھر آیا ایک
بونا آدمی جیسے کہ بھیڑیا اور وہ بھی دیکھکر چلا گیا اتنے مین آیا محمد بن ابی بکر تیرہ آدمی کے
ساتھ اور پکڑی اسنے ریش مبارک امیر المومنین کی اور ہلائی ایسی کہ ہلین داڑھین آپ کی
اور کہا اب کچھ کام نہ آیا معاویہ تیرے اور کچھ کام نہ آیا ابن عامر اور کچھ کام نہ آئے خط تیرے
فرمایا آپنے چھوڑ دے میری داڑھی اے میرے بھائی کے بیٹے اے میرے بھائی کے بیٹے
انتہی ما فی ازالۃ الخفا اور تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ جب جمع ہوا انبوہ کثیر دروازہ دار خلافت
پر تو کہا مروان نے اے امیر المومنین تم وعظ فرماتے ہو لوگون کو نرمی کے ساتھ اگر داخل
ہو جاینگے یہ لوگ تو بڑی خرابی ہوگی انکو ہرگز داخل ہونیکا اذن نہ دیجیے فرمایا مجکو حیا
آتی ہی پس جاؤ اور نرمی سے انکو ہٹا دے جب آیا وہ طرف انکے تو گھر کا انکو اور غصہ کیا
انپر بلوائیون نے حضرت علی سے جاکر غصہ کرنا مروان کا بیان کیا انھون نے فرمایا اے
بھائی عثمان تمنے مروان کے سبب سے اپنا دشمن بنایا مروان کو اپنے گھر کا تو شعور ہی نہین

کار خلافت مین وہ کیا انتظام کریگا اب مین تمھارے یہان نہین آنیکا پھر چلے گئے حضرت علیؓ
خفا ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بی بی بڑی عاقلہ تھی نائلہ نام کہا اُسنے اے امیر المومنین
حضرت علیؓ صاحب قدر ہین سبکے نزدیک وہ سب کو دفع کر سکتے ہین مروان کو اپنے سے
جدا کیجیے اور بلائیے حضرت علیؓ کو اور عذر کیجیے اُنسے پھر آپ نے بلایا اُنکو پس نہ آئے وہ پھر
گئے حضرت عثمانؓ اُنکے یہان اور کہا نہ چھوڑا ای بھائی مجکو اعدا مین کہا حضرت علی نے ایذا
پائی ہو تُنے تُسے بسبب مروان کے اور جو کچھ ہم سب تمکو سمجھاتے ہین مروان اُمین خرابی پیدا
کرتا ہی تو ہم تمھارے مقدمے مین نہین بولنے کے صریحا تمھارا خط تمھارے غلام کے پاس سے
نکلا اُسمین لکھا تھا کہ یہ لوگ آتے ہین انکے ہاتھ پاؤن کاٹنا اُس غلام نے اقرار کیا کہ مجکو چِٹ
مروان نے دیکر مصر کو روانہ کیا ہی پھر وہ خط اور وہ غلام آیا سب صحابہ کے روبرو اور کہا اُس
قوم نے کہ عثمان نے عہد توڑا پس ہم بھی اُنکا خون کرینگے اور خلیفہ دوسرا مقرر کرینگے
پھر آئے حضرت عثمان اپنے مکان مین اور چلے گئے حضرت علیؓ اپنے گانون مین پھر آئی قوم
حضرت عثمان کے یہان وہ خط لیکر اور کہا اگر تُنے لکھا ہی تو تُنے عہد توڑا اور جو مروانے لکھکر تمھاری
مہر کردی ہی تو وہ بڑا فاسق ہی دیدو ہمکو مروان فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی نہ مین نے یہ خط لکھا نہ کسی
سے لکھوایا نہ مین نے اسپر مہر کی نہ مین نے روانہ کیا کہا بس تو مروان کو ہمین دیدو کہ ہم قتل کرین
اُسکو فرمایا کیونکر دیدون مین ایک مسلمان کو واسطے قتل کے کہ نہ وہ اقرار کرتا ہی کہ مین نے کیا ہی
نہ کوئی گواہ ہی اُسکے اس کام کے کرنے کا اور خط خط کے متشابہ ہوتا ہی اور کاغذ کاغذ کے اور مہر مہر کے
اور شاید یہ کسی اور نے کیا ہو اور اس غلام کو دیکر اس سے اقرار کرا دیا ہو جب تک حجت شرعی قتل
مروان پر نہو گی نہین دونگا مین اُسے تکو یہ سنکر اتفاق کیا سب نے کہ خون حضرت عثمانؓ کا اب
ہمکو حلال ہی جمعہ کا دن تھا کہ وعظ فرمایا آپنے اُنکو بطور خطبے کے اور فرمایا اے قوم ڈرو تم اللہ سے

اور چلے جاؤ اپنے مقاموں پر اور نہ اٹھاؤ فتنے کو اور بیشک اہل مدینہ سب جانتے ہین کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی تمپر کیونکہ فرمایا کہ ایک لشکر اتریگا دروازۂ مدینہ پر صنع ذی خشب
اور ذی مروہ مین پس وہ اٹھاوینگے فتنے کو وہ سب ملعون ہین پس قتل کرو انکو پس کھڑے
ہوسے محمد بن سلمہ اور گواہی دی کہ ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یون ہی فرمایا ہی اور زید بن
ثابت نے یون ہی گواہی دی اور کتنے صحابہ نے بھی ایسی گواہی دی پھر غل مچایا قوم نے اور
قصہ غلام اور خط کا پیش کیا اور پتھر مارنے شروع کیے اور گر پڑے آپ منبر سے بسبب لگنے
پتھر کے پشت مبارک مین اور آپ بے ہوش ہو گئے یہان حلم اور صبر کی انتہی ہی عصا مبارک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے بھی ہاتھ مین رہتا تھا
اُسوقت جہجاہ نے قصدا توڑ ڈالا راقم الحروف کہتا ہی کہ مین نے پتھر دل کر لیا ہی کہ یہ حال
لکھ رہا ہون نہ میرے ہاتھ مین طاقت ہی کہ لکھون نہ مجکو اسوقت سوجھتا ہی کہ کیا لکھ رہا ہون
کہ آنکھون سے جھرنا آنسوؤن کا جاری ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ جب اُٹھا کر آپکو گھر مین لائے تو قوم بنی امیہ سب آپکے پاس موجود تھی اور رخفا
ہو کر کہتی تھی کہ آپکے حلم نے یہان تک نوبت پونہچائی ورنہ ہم کیا مرد کو تھوڑے تھے جب
فتنہ زیادہ ہوا قوم کا تو آپ نے دروازہ اپنا بند کر لیا اور چار سو غلام حبشی آپکے پاس موجود تھے
وہ سب مع آپکے بند رہے مکان مین چالیس دن اور حکم دیا آپنے طلحہ کو کہ نماز پڑھایا کرے
لوگون کو اور قوم نے محاصرہ کر لیا تھا مکان کا اور پھرتا تھا گرد مکان کے عمر بن حزم جو ہمسایہ
آپکا تھا وہ کھانا پانی آپکو پونہچایا کرتا تھا اُسی کے گھر مین ایک موکھا تھا وہان بلا کر آپ نے
حضرت علی کو قسم دی کہ فہمایش کرین اہل فتنہ کو تو فرمایا حضرت علیؓ نے انکو کہ کیا تمکو حیا
نہین آتی کہ کھانا پانی بند کیا تمنے خلیفہ زمین پر کیا نہین ڈرتے ہو تم اللہ سے پھر فرمایا امیر المومنین نے

ای علی کسی طور تم انکو دفع کرو بولا مروان مجھے حکم دیجیے کہ جاؤن مین انکے پاس فرمایا چپ رہ
تو اللہ تیری زبان کو روکے فرمایا حضرت علی نے کیونکر سمجھاؤن مین انکو وہ خط تمھارا ہاتھ
مین لیے ہین اب آپ کھولدیجیے دروازہ اور روبرو کلام کیجیے انسے جب کھولدیا دروازہ
تو داخل ہوے رؤسای مصر اور کہا السلام علیک اور نہ کہا امیر المومنین اور کہا آئے تھے
ہم شکایت کرنے تمسے اپنے عامل عبد اللہ بن سرح کی اور چاہتے تھے تمسے عدل سو بدل
کیا تمنے کہ بدلدیا اسکو گمراہ مین یہ معاملہ پیش آیا کہ خط تمھاری مُہر کا ہمارے اور محمد بن ابی بکر
کے قتل کا تمھارے یہان سے گیا اور ہمارے ہاتھ لگا اب تم نہ مروان کو دیتے ہو نہ خلافت
سے دست بردار ہوتے ہو اب تمھارے قتل پر ہم آمادہ ہین حضرت علیؑ کو خوف ہوا کہ اگر اسی
وقت یہ معاملہ ہوا تو میرا نام ہوگا پس نکال دیا آپنے ان سب کو وہان سے اور نکل آئے
آپ بھی وہان سے اور دروازہ بند کروادیا دار الخلافت کا پھر بعد اسکے ایسی تنگی کی کہ کھانا
پانی بند کرتے جب قریب ہوا وقت حج کا تو کوٹھے پر سے آپنے وعظ فرمایا مگر نہ فائدہ دیا انکو
وعظ نے پھر فرمایا آپنے ابن عباس سے کہ حج مین امام کی ضرورت ہے تم جا کر حج کراؤ
لوگون کو پس حضرت عثمانؓ روزہ رکھتے تھے اور قرآن شریف دیکھکر پڑھا کرتے تھے
اور مروان اور سب غلام کوٹھے پر تھے اور نیچے کے مکان مین آپکے پاس آپکی بی بی
نائلہ بیٹی فرافصہ کی تھین پھر شدت کی محمد بن ابی بکرؓ نے قوم پر کہ جلدی کرو ایسا نہو کہ لشکر
شام اور بصرہ اور ملکون سے آجائے تو بند کیا پھر آپ پر کھانا پانی حضرت ام حبیبہ ام المومنین جو قرابت
رکھتی تھین حضرت عثمانؓ سے سوار ہوئین اونٹ پر اور رکھ لیا پانی اپنے ساتھ اور گئین دروازہ
دار الخلافت پر اور فرمایا کہ میری امانت امیر المومنین کے پاس ہے وہ مین لینے آئی ہون کسی کو بھی
نہ جانے دیا اور ماری اونٹ کو تلوار کہ گر پڑا وہ اور کھل گیا سر مبارک بی بی صاحبہ کا کہا کسی نے

حضرت عائشہؓ سے کہ تم ہی کسی حیلے سے پانی پونہچاؤ فرمایا یہی حال کرون مین اپنا جو
ام حبیبہ نے کیا اور جب جانا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہ میرا بھائی محمد بن ابی بکر قتل عثمان
کے ارادے مین ہے فرمایا مین جاتی ہون حج کو تو میرا محرم ہو کر میرے ساتھ چل اُنھون نے کہا
کہ تم ام المومنین ہو تمھین محرم کی حاجت نہین تم سب مومنون کی مان ہو وہ تشریف لیگئین
اور وہ اُنکے ساتھ نہ گئے فرمایا تجکو حیا نہین آتی دسوین ذی الحجہ کی تھی کہ نہایت تنگی کی قوم نے
امیر المومنین پر اور چلے گئے حضرت علیؓ گاؤن پر اور حکم دے گئے حضرت امام حسن کو کہ ننگی
تلوار لیے ہوے دار الخلافہ کے دروازے پر کھڑے رہنا جو کوئی اندر جائے اُس سے قتال
کرنا یہان تک کہ مارے جاؤ تم اور کہدیا طلحہ اور زبیر نے اپنے اپنے بیٹون کو ایسا ہی جس
سب ننگی تلوارین لیے کھڑے رہے دروازے کے اندر باہر سے قوم نے پتھر کوٹھے والون کو
مارنا شروع کیے پس لگا تیر مروان کے غلام کو اُسنے تیر مارا اوپر سے ایک مصری کو پھر تو بلوہ
کیا مصریون نے اور کہا محمد بن ابی بکر نے جلا دو دروازے کو جب جل گیا دروازہ نکلے حضرت
امام حسن اور محمد بیٹے طلحہ کے اور عبد اللہ بیٹے زبیر کے دروازے سے اور روکا لوگون کو
اندر جانے سے تو نقب لگائی محمد بن ابی بکر نے اور اور دو شخصون نے اور نقب مین سے آئے
مکان مین اور حضرت عثمانؓ کی عادت تھی کہ جمعے کی شب مین قرآن شریف دو رکعت
مین پڑھتے تھے اور جمعے کے دن روزہ رکھتے تھے آپنے تمام قرآن شریف دو رکعت مین
پڑھا صبح کی نماز کے بعد پھر قرآن شریف سامنے رکھکے پڑھنا شروع کیا اور سورۂ بقر کی
تلاوت شروع کی بسبب شب بیداری کے آپ کو اونگھ آئی جب دروازہ جلنے لگا تو آپکو
ہوشیاری ہوئی اور اوترا مروان کوٹھے سے پانسو غلامون کے ساتھ ہتیار لیے ہوے لڑنے
کے واسطے اور قائم ہوئی صف دروازے پر پس پکارا حضرت نے مروان کو کہ نہ لڑو تم

اسواسطے کہ میرا وقت آگیا ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو اور شکایت کی مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت نے ہم
ایسا ظلم کر رکھا ہی فرمایا آپ نے نہ غم کر تو آج روزہ میرے پاس افطار کریگا پس
نجات ہو جائیگی مصیبتون سے کہا مروان نے پھر کیا مزہ ہی ہمکو آپ کے بعد حیات
کا اب ہم قتال کرینگے اتنے مین گھس آئے لوگ دروازے سے پس لڑے یہ
پانسو آدمی دس ہزار سے سخت لڑائی یہان تک کہ بہ گئی ندی خون کی دار الخلافۃ
مین اور آپ منادی کرتے تھے کہ نہ لڑو تم اور نکل جاؤ میرے پاس سے اور داخل
ہونے دو اونکو مجپر اور کرلینے دو اونکو جو وہ چاہین کہا مروان نے قسم ہی اللہ تعالیٰ
کی نہین پاس آنے دونگا مین تمہارے کسی کو جب تک میری جان بدن مین ہی
پس نہ نکلا کوئی دار الخلافۃ سے یہان تک کہ سب قتل ہوے مگر تھوڑے بچے اور
مروان نے بھی بہت جماعت باغیہ کو قتل کیا جب زخمی ہوا مروان کہ کٹا پانون
اسکا اور کٹی رگ اُسکے گردن کی تو اوسکو پیٹھ پر ڈال کر لیگئے اور جب تک جیا
وہ ٹیڑھی گردن رہا اسکی اور کوئی وہان نہ تھا کہ جسکے خون جاری نہو گا انتہی
ما فی الطبری تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ خونا خون ہوے حضرت امام حسن ورداء
پر اور ایسا ہی محمد بن طلحہ اور سر پھوٹ گیا قنبر کا جو غلام تھا حضرت علی رض کا پس خون
کیا محمد بن ابی بکر نے دیکھکر خون نکلنا امام حسن اور امام حسین کا اس بات سے
کہ اگر بنی ہاشم دیکھینگے تو بڑا فساد ہوگا اور مطلب ہمارا جاتا رہیگا تو ارادہ کیا کہ
مکان کے نیچے سے کومل لگائین اور امیر المؤمنین کو قتل کرین پس آئے محمد بن
ابی بکر دو آدمیون کو لیکر نقب لگا کر اور کہا ان دونون سے کہ تم یہان ٹھیرو مین

جاتا ہون آزالۃ الخفا مین روایت ہی کہ پکڑی محمد بن ابی بکر نے داڑھی آپ کی اور
طبری مین لکھا ہی کہ جب داڑھی ہاتھ مین تھی فرمایا آپ نے محمد بن ابی بکر کو اگر تیرا باپ
اسوقت ہوتا تو تجھے کیا کہتا پس چھوڑدی اُنھون نے ریش مبارک آپکی تاریخ الخلفا
مین لکھا ہی کہ اُسوقت کانپنے لگا ہاتھ محمد بن ابی بکر کا اور ریاض الاحباب مین لکھا ہی
کہ روئے اُسوقت محمد بن ابی بکر اور توبہ کی اور نکل آئے وہان سے اور کہا قسم ہی
اللہ تعالی کی کہ اب مین نہ مارونگا اور نہ مارنے دونگا آزالۃ الخفا مین روایت ہی
ابوسعید سے کہ آیا اُسوقت ایک آدمی آپ نے فرمایا تیرے اور میرے درمیان مین
کتاب اللہ ہی تو چلا گیا وہ اور داخل ہوا اُسوقت دوسرا آدمی کہ نام اُسکا مُوتُ الاسْوَدتھا اُسنے
گلا گھونٹا آپکا اور باہر نکل گیا اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی ایسا نرم گلا مین نے کسی کا
نہین دیکھا پھر آیا ایک اور آدمی فرمایا آپ نے کہ مین تلاوت کرتا ہون کتاب اللہ
کی میرے تیرے بیچ مین یہی کتاب ہی اللہ تعالی کی اُسنے ماری تلوار پھر آیا کنانہ
ابن بشر اُسنے تیر مارا کہ بہی دھار خون کی قرآن شریف پر جو آپ تلاوت فرماتے تھے
اس آیت پر فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پس روح مقدس آپ کی
فردوس اعلی کو پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ انتہی جو جو فرمایا تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمے مین وہ سب ظہور مین آیا بال برابر فرق بھی
نہوا ریاض الاحباب مین لکھا ہی کہ یہ واقعہ پینتیسوین سال ہجرت سے دن جمعے کے
اٹھارھوین ذی الحجہ کو ہوا اور دفن ہوے اُسی رات کو درمیان مغرب اور عشا کے
بقیعہ مین اور نماز پڑھی آپ پر حضرت زبیر نے اور دفن بھی کیا اُنھون نے بموجب
آپکی وصیت کے ہذا فی تاریخ الخلفا تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ شہید ہوے آپ

دن عید الضحی کے یاد دن بعد عید کے ایام تشریق مین بیاسی برس کی آپ کی عمر تھی
اسمین سے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ دن خلافت مین گذر رہے

نظم

دیکھا ہے ایسا صابر کوئی بھی اس جہان مین	تلوار آوے سر پر ہو ذ کر جاتجان مین
بھوکا ہو سارے دن کا پیاسا ہو رات بھر کا	ہو صبح شغل قرآن اور فکر نذر جان مین
کیا مہر کیا وفا ہے کیا حلم کیا حیا ہے	ہو دین تجھے مبارک جو دین مزے جہان مین
انصاف ہو تو دیکھو اے بندگان مولی	کیا ظلم یہ ہوا ہے اس دور آسمان مین
کرصبر تو بھی کاتب صدمے مین آسیہ کے	فردوس مین وہ خوش ہے رتا ہے تو مکان مین

فصل اُن امورات کے بیان مین جو آپکی شہادت کے بعد واقع ہوئے جب
روح مقدس امیر المومنین کی درگاہ جناب باری عز اسمہ مین جا پہونچی تو صواعق مین
لکھا ہے کہ چیخین بی بی آپ کی نائلہ جب نہ پہونچی آواز انکی تو کوٹھے پر چڑھ کے آواز
دی اُنھون نے کہ قتل کیے گئے امیر المومنین پس داخل ہوے لوگ اور خبر پہونچی
حضرت علیؓ کو اُنکے گانون مین آئے وہ وہان سے جلدی اور طلحہ اور زبیر اور سعد
اور سب اہل مدینہ گھبرائے ہوے آئے اور داخل ہوے مکان مین دیکھا آپکو شہید
پڑھا سب نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور نہایت غصہ ہوے حضرت علیؓ
صاحبزادون پر اپنے اور فرمایا یہ کیا ہوا تم دروازے پر موجود رہے اور تلوارین
تمھارے ہاتھون مین تھین پھر شہید کیے گئے امیر المومنین اُس غصے مین طمانچہ
مارا حضرت امام حسنؓ کو اور گھونسا مارا سینے مین حضرت امام حسینؓ کے اور بہت سخت
غصہ کیا محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن زبیر پر پھر پوچھا آپنے امیر المومنین کی بی بی
سے کسنے کیا یہ کام اُنھون نے کہا مین نہین جانتی مگر آیا محمد بن ابی بکر اور ساتھ

اُسکے دو آدمی اور مین اُنکو نہین جانتی پھر بلایا آپ نے محمد بن ابی بکر کو اور پوچھا یہ حال
اُنھون نے کہا کہ سچ کہتی ہین نائلہ مین آیا قتل کے ارادے پر جب امیر المومنین نے
مجکو کہا کہ تیرا باپ ہوتا اور مجھے اس حال مین دیکھتا تو تجکو کیا کہتا اُسی وقت سے
ہٹ گیا مین اُنکے پاس سے قسم ہے اللہ کی اور نہین قتل کیا مین نے اور نہ مین نے
پکڑا امیر المومنین کو اور اب مین توبہ کرتا ہون اللہ تعالی سے کہا نائلہ نے سچا ہے
لیکن یہی لایا تھا اُن دونون کو جنھون نے قتل کیا ہذا ما فی الصواعق وتاریخ الخلفاء
اور بھی تاریخ الخلفاء مین روایت ہے کنانہ سے جو غلام ہے حضرت صفیہ ام المومنین
کا کہ قتل کیا آپ کو ایک مصری نے کہ وہ ازرق اور اشقر تھا اور کہتے تھے اُسکو
حمار طبری مین لکھا ہے کہ تین دن تک مصریون نے آپ کو دفن نہونے دیا تیسرے
دن حضرت علیؓ نے حضرت امام حسنؑ کو بھیجکر مصریون کو سمجھایا اور بقیعہ مین
دفن کیا فصل بیان مین اُن اقوال کے جو صحابہ نے اس صدمے مین بیان
کیے تاریخ الخلفاء مین انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تلوار اللہ تعالی کی میان مین ہے جب تک کہ عثمانؓ زندہ ہے جب عثمانؓ کو
قتل کرینگے نکلیگی وہ تلوار میان سے پھر نہین ہونے کی میان مین قیامت تک
یزید بن حبیب سے روایت ہے کہ مجھے خبر پہونچی کہ جو جو قتل عثمانؓ مین شریک
تھے سب کو جنون ہوا حذیفہ سے روایت ہے کہ اول فتنہ قتل عثمانؓ کا ہے اور
آخر فتنہ دجال کا ہے قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضے مین میری جان
ہے جسکو خوشی قتل عثمان کی ایک دانے برابر بھی ہے وہ فتنۂ دجال مین مبتلا
ہوگا اور جو وہ دجال کے آنے سے پہلے مرجائیگا تو قبر مین ایمان لائیگا دجال پر

روایت ہے ابن عباسؓ سے اگر نہ طلب کیا جاتا قصاص عثمانؓ کا تو ضرور پتھر آسمان
سے برستے اور حضرت علی کے پاس اُسی دن لوگ آئے کہ ہم آپ سے بیعت کرتے
ہین فرمایا عقل میری گم ہے اور نفس میرا آج کے دن ٹھکانے نہین اور قسم ہے اللہ
تعالی کی مجھے حیا آتی ہے اللہ تعالے سے کہ بیعت کرین مجھ سے لوگ اور ابھی عثمان
دفن نہوئے ہون روایت ہے سمرہ سے کہ اسلام کا قلعہ بڑا مضبوط تھا سو عثمانؓ کو
قتل کر کے توڑ دیا اب ویسا نہین بنا سکینگے قیامت تک اور اہل مدینہ مین خلافت
تھی اب نہین ہونے کی اُنمین خلافت کبھی روایت ہے ابن سیرین سے کہ نہین گم
ہوئے تھے گھوڑے ابلق جہادون مین اور نہین اختلاف ہوتا تھا چاندمین حضرت
عثمان کے قتل سے یہ بات ہوئی روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے باغیان
عثمانؓ کو کہ نہ قتل کرو عثمانؓ کو جو اُنکے قتل مین شریک ہوگا قسم ہے اللہ تعالے
کی قیامت کے دن جذامی ہوکر بن ہاتھ کے اللہ تعالے سے ملیگا اور نہین مارا گیا
کوئی نبی مگر اُسکے عوض مین ستر ہزار آدمی مارا گیا اور نہین مارا گیا خلیفہ نبی کا مگر
اُسکے عوض مین پینتیس ہزار آدمی مارا گیا تاریخ الخمیس مین لکھا ہے کہ آپ کے دفن
کے وقت ایک جماعت ملائکہ کی حاضر تھی اور کعب بن مالک یہ اشعار پڑھکر
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو روتے تھے اشعار

فَکَفَّ یَدَیْہِ ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَہٗ ۔۔۔ وَاَیْقَنَ اَنَّ اللہَ لَیْسَ بِغَافِلٖ
وَقَالَ لِاَھْلِ الدَّارِ لَا تَقْتُلُوْھُمْ ۔۔۔ عَفَا اللہُ عَنْ کُلِّ امْرِئٍ لَّمْ یُقَاتِلٖ

[illegible]

فکیف رأیتُ اللهَ حسبُ علیهمُ ۔۔۔ العداۃَ والبغضاءَ بعدَ التواصلِ
وکیف رأیتُ الخیرَ أدبرَ بعدَہ ۔۔۔ عن الناسِ أدبارَ الریاحِ الحواملِ

• ازالۃ الخفا میں روایت ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا ای لوگو دیکھا
مین نے آج رات کو خواب عجیب کہ دیکھا مین نے جناب الٰہی کو عرش پر اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین عرش کے پایہ کے پاس اور ابوبکر رضہ
صدیق کھڑے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھے
ہوے اور حضرت عمر رضہ کھڑے ہین حضرت صدیق کے مونڈھے پر ہاتھ رکھے ہوے
پھر آئے حضرت عثمان رضہ اپنا سر ہاتھ مین لیے ہوے اور کہتے ہین خداوندا پوچھ تو
اپنے بندون سے کہ مجھے کس گناہ مین قتل کیا پس اسی وقت جاری ہوے
دو پرنالے خون کے آسمان سے طرف زمین کے کہتے ہین ابو یعلی راوی اس خبر کے
کہ کہا لوگون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حال فرمایا ہان جو دیکھا حسن رضہ نے
وہ کہا حذیفہ بن الیمان سے کہا لوگون نے کہ مصری وغیرہ چڑھ آے ہین
حضرت عثمان رضہ پر تم کیا کہتے ہو اس مقدمے مین کہا قسم ہی اللہ تعالے کی قتل کرینگے
وہ انکو کہا پھر کیسی موت ہو فرمایا قسم ہو اللہ تعالی کی عثمان رضہ جنت مین جاینگے
اور قسم ہی اللہ تعالی کی اونکے قاتل جہنم مین جاینگے روایت ہی کہ زید بن ثابت
کاتب وحی ان لوگون مین تھے جو روتے تھے حضرت عثمان رضہ پر روایت ہی
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو

پس نہ پڑھی آپ نے نماز اسکی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی
کے جنازے کی نماز آپ نے نہین چھوڑی فرمایا یہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اسد تعالے
اس سے بغض رکھتا ہو روایت کی یہ ترمذی نے روایت ہو ابو قلابہ سے کہ تھا مین
اپنے رفیقون مین ملک شام مین کہ سنی مین نے آواز ایک آدمی کی کہ کہتا ہو
واویلاہ آگ پس گیا مین طرف اُسکے تو دیکھا مین نے ایک آدمی ہو کہ کٹے
ہوے ہین دونون ہاتھ اسکے اور دونون پاؤن اسکے اور اندھا ہو آنکھون سے اور اوندھا ہی مونہ اسکا
پوچھا مین نے اُس سے حال اُسکا کہا اُسنے کہ تھا مین اُن لوگون مین جو گھس
گئے تھے حضرت عثمانؓ پر جب مین قریب پونہچا آپ کے تو گھر کا اونکی بی بی نے
مجکو پس طمانچہ مارا مین نے اُنکی بی بی کو فرمایا حضرت عثمانؓ نے کاٹے اللہ تعالے
دونون ہاتھ اور دونون پاؤن تیرے اور اندھی کردے آنکھین تیری اور داخل
کرے تجکو دوزخ مین پس پکڑا مجکو ایک بھاری دلرزے نے اور نکلا مین عثمان
سے بھاگ کر اور پونہچا مجھے اُنکی بددعا سے جو دیکھا تو نے اب نہین باقی رہا انکی بددعا مین
سے کچھ مگر جہنم ابو قلابہ کہتا ہو کہ کہا مین نے اُسکو دور ہو جیو تو اللہ کی رحمت سے
اور عذاب ہو جیو تجکو روایت ہو علی بن زید بن جدعان سے کہ کہا مجکو سعید بن
مسیب نے دیکھ تو مونہ اُس شخص کا جو دیکھا مین نے تو اُسکا مونہ کالا تھا کہا مین نے
حسبی اللہ یہ کیا ہوا کہا یہ گالی دیا کرتا تھا عثمانؓ اور علیؓ کو جو مین اُسکو منع کرتا تو یہ
نہ مانتا جب مین نے یہ دعا کی خداوندا اگر عثمان اور علی کا تیرے یہان مرتبہ ہو اور
جو تجکو برا لگتا ہو کہنا اسکا ان دونون کو تو دکھا دے اُسکو آیت پس مونہ اُسکا کالا
ہوگیا انتہے بانی از ازالۃ الخفا، روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ جہجاہ غفاری کھڑا ہوا

اور حضرت عثمانؓ خطبہ پڑھتے تھے چھین لیا اُسنے اُنکے ہاتھ سے عصا کہ وہ عصا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور توڑ دیا اُسکو گھٹنے پر رکھکے ایک برس سے زیادہ نہ گذرا تھا
کہ پیدا ہوا اُسکے پاؤن مین آبلہ اور وہ مرگیا اُس سے روایت ہی ابو ثور فہمی سے
کہ داخل ہوا مین حضرت عثمانؓ پر اُس حال مین کہ وہ محصور تھے فرمایا انھون نے
کہ اللہ تعالیٰ کے دس احسان مجھپر ہین اوّل یہ کہ مین چوتھے درجے مین اسلام لایا
اور نکاح کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ سے میرا پھر جب
اُنکا انتقال ہوا تو نکاح کر دیا مجھسے اپنی دوسری بیٹی کا اور مین گایا کبھی نہین
اور نہ مین نے کسی سے امید رکھی اور نہ مین نے کبھی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جس
دن سے کہ بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور جس دن سے ایمان
لایا ہون ہر جمعے کو مین نے غلام آزاد کیا ہی اور جس جمعے کو میسر نہین آیا دوسرے
جمعے کو دو غلام آزاد کیے مین نے سو آج تک دو ہزار چار سو غلام آزاد کیے مین نے
تقریباً اور نہین زنا کیا مین نے کبھی نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور نہ چوری
کی مین نے کبھی نہ جاہلیت مین نہ بعد اسلام کے اور جمع کیا مین نے قرآن شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہذا فی تاریخ الخلفا و الصواعق اوّل
اذان جمعے کی آپ سے شروع ہوئی اوّل نعت قریش پر قرآن آپ ہی نے
مقرر کیا اوّل تنخواہ موذنون کی آپ ہی نے جاری کی اوّل ہجرت بی بی سمیت
آپ ہی نے کی اوّل بڑی شان سے مسجد نبوی آپ ہی نے بنائی فصل بیان
مین اولاد اور ازواج حضرت ذی النورین کے آپ کی آٹھ زوجہ تھین ایک حضرت
رقیہ دوسری حضرت ام کلثوم یہ دونون بیٹیان ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی بعد وفات حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم سے نکاح ہوا تیسری ناجیہ
بیٹی مروان کی چوتھی اُم عمرو بیٹی جندب کی پانچوین فاطمہ بیٹی ولید بن مغیرہ کی
چھٹی اُم البنین بیٹی عتبہ فزاری کی ساتوین رملہ بیٹی سعید بن ربیعہ کی
آٹھوین نائلہ بیٹی عبدالصمد کی حضرت ام کلثوم سے اولاد نہین ہوئی حضرت رقیہ
سے عمر عبداللہ اکبر عبداللہ اصغر تین بیٹے پیدا ہوے صغرسن مین تینون کی
وفات ہوئی چوتھا ابان پانچوان بیٹا خالد چھٹا سعید ساتوان عتبہ آٹھوان
ولید نوان شیبہ دسوان مغیرہ گیارھوان عبدالملک ایک بیٹی مریم دوسری
ام سعد تیسری عائشہ چوتھی ام ابان پانچوین ام عمر چھٹی ام البنین رضوان اللہ
علیہم اجمعین راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ مناقب حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے جو مین نے
اس کتاب مین لکھے ایک قطرہ ہی دریا سے مین بھی لہو لگا کر شہیدون مین داخل
ہوا ہون اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِہٖ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

تمام ہوا حاسہ تیسرا اس خمسہ سے جو مقصد اول ہی کتاب فردوس آسیہ کا اب شروع
کرتا ہون بتوفیقہ تعالی حاسہ چوتھا کہ نام اسکا ورک الماربع مناقب اسد اللہ الغالب
ہی بیچ مناقب اور مفاخر حضرت شاہ ولایت شیر خدا حضرت علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ کے خداوندا تو مدد فرما مجھ غریب حزین
کی اس کار خیر مین بحبیبہٖ ونبیہٖ اٰمین
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

ما شاء الله لا قوة الا بالله
بحمد الله والمنة که مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیه مسمی بجواهر خمسه
حاشیه چهارم ملقب به
درّ الغالب فی مناقب اسد الله الغالب
رضی الله تعالیٰ عنه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی زین السماء الدنیا بزینۃ الکواکب والصلوٰۃ علی رسولہ محمد
الذی عمت رسالتہ فی المشارق والمغارب والسلام علی خلیفتہ ذی المفاخر
والمناقب الذی کان مظہر العجائب فی الغرائب وعلی الاعداء کالشہاب الثاقب قاتل
الکفرۃ وقامع الفجرۃ الملقب باسد اللہ الغالب امیر المؤمنین وامام الاشجعین
سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ونور مرقدہ واظہر شانہ علی الاقارب
والاجانب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد عرض کرتا ہی محمد عبد الرب
ابن شیخ محمد عبد الخالق حنفی قادری قریشی کہ یہ چند اوراق لکھتا ہون فضائل
اور مناقب مین حضرت شاہ ولایت کے اور کرتا ہون مین اسکو وسیلہ اپنی بخشش کا
آپکا یہ مرتبہ سب مراتب پر بالا ہی کہ بھائی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور
آپنے انکو پالا ہی اور آپ پر کفر کا کوئی وقت نہین آیا اور آپ زوج ہین جناب سیدۃ النساء
حضرت فاطمہ زہرا لخت جگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور والد ماجد حضرت

امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور عشرۂ مبشرہ مین ہین اور نسب عالی آپکا نسب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی
اب ان سب حالات کو مختصر مختصر لکہتا ہون وباللہ التوفیق اور نام اس کتاب کا مین نے ذرک المآرب فی مناقب اسد اللہ الغالب رکھا و ہو حسبی و نعم الوکیل

فصل اول آپ کے نسب مین نام مبارک آپکا علی باپ کا نام ابو طالب ہی وہ حقیقی چچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور پرورش کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انھون نے نہایت محبت سے عجائب القصص مین روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آٹھ برس کے ہوئے تو آپکے دادا عبد المطلب بیمار ہوئے اُسوقت عمر اُنکی ایک سو دس برس کی تھی اُس بیماری مین اپنی سب بیٹون کو جمع کیا اور فرمایا کہ محمد یتیم ہی اسکی پرورش تم مین سے کون کریگا ابو لہب بولا کہ مجھے دیجیے فرمایا تجھے نہین دینے کا تو اپنا شر ہی اُس سے دور رکھیو حضرت عباس نے کہا مجھے دیجیے فرمایا تجھے نہین دینے کا کہ تو سخت ہی انتہی اور بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ ابو لہب کو فرمایا تو سنگدل ہی یتیم کی کیا پرورش کریگا اور حضرت عباس کو کہا کہ تو کثیر العیال ہی تجھسے ناز یتیم کا کب اُٹھایا جائیگا اور حضرت امیر حمزہ سے فرمایا کہ تو لاولد ہی تجھے بچون کی پرورش کی عادت نہین اب مین نے مختار کیا اس بچے کو جسکے یہان چاہے رہے یہ سنکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی گود مین جا بیٹھے اُنھون نے ایسی محبت سے پرورش کی کہ اپنے بچون سے بھی زیادہ طبری مین لکھا ہی کہ جب آیت اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ نازل ہوئی یعنی تم اور تمہارے معبود ایندھن ہین جہنم کا تو آپ نے آشکارا اسکا وعظ فرمایا تو نکال دیا حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم کو کفار نے مسجد الحرام سے اور کہا سب نے ابو طالب سے کہ تمھارے بھتیجے نے
ہمکو برا کہا تو ہمنے صبر کیا اب وہ ہمارے معبودون کو برا کہتا ہی یا تو اسے سمجھا دو کہ
ہمارے معبودون کو برا نہ کہے نہین تو ہم اسکو مارینگے جب سمجھایا آپ کو ابو طالب نے تو فرمایا
آپنے ای چچا میرے مین جو کہتا ہون وہ اللہ تعالی کا حکم ہی مین نہین چھوڑنیکا وہ ہرگز
کہا ابو طالب نے بیٹا وہ تو انصاف کی بات کہتے ہین کہ تو ہمارے معبودون کو برا نکہہ ہم
تیرے خدا کو برا نہ کہین آپ جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو طالب انکی طرف مائل
ہین میری مدد نہین کرینگے فرمایا ای چچا میرے مین نہین چھوڑنیکا حکم اپنے رب کا
چاہین وہ مجھے مار ڈالین چاہین جلا دیوین یہ کہا اور وہان سے روتے ہوے نکلے
اس بات سے محبت امڈی ابو طالب کو اور بلایا آپکو اور گلے لگایا اور فرمایا ای بیٹے میرے
تو اپنا کام کیے جا جب تک مین جیتا ہون تیری حمایت کرونگا کیونکہ جانتا ہون مین
تجکو سچا اور مجکو فقط ملامت عرب کا خوف ہی ورنہ مین تجپر ایمان لاتا نظم

کیے جا تجھے رب کا جو حکم ہی — مرے سر پہ ہوگا جو کچھ ظلم ہی
ادا کر تو فرمان رب العلا — نہین تجپہ صدمہ کبھی ہوئیگا
اگر کرین مجکو وہ سب دفن بھی — تجھے آنچ آنے نہ دونگا ذری
ملامت کا ہی خوف ای ذی شعور — وگرنہ مین ایمان لاتا ضرور
تو صادق سدا سے ہوا اور رہا امین — ہی بیشک تو ہی سید المرسلین

پس اطمینان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی طرف سے انتہی نبی نامہ فارسی مین لکھا ہی

نظم سنا جب کہ کفار نے یہ کلام — کیا مشورہ سب نے باہتمام
نکالین انھین قوم سے اپنی ہم — نہ رشتہ کرین ان سے ہرگز بہم

کرو تنگ انپر طعام و شراب | کرو دو انکو ہر ہر طرح کا عذاب

پھر تو ابو طالب نے اپنے قرابت والون سے اس بارے مین مدد چاہی مسلمانون نے خدا و رسول کی محبت سے مددوی اور کفار نے لحاظ قرابت سے حمایت پہ کمر باندھی ابو طالب سب کو لیکر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوہ ابو قبیس کی ایک گھاٹی مین جا رہے اور حکم دیا کہ حج کے ایام مین جو کچھ کھانا وغیرہ خریدنا ہو خرید لیا کرو اور بغیر ایام حج کے گھاٹی کے درے سے باہر نہ نکلا کرو تھوڑے بہت مین تنگی اور ترشی سے اپنا گزارہ کرو کفار نے آپس مین عہدنامہ لکھا کہ قوم ابو طالب پر کھانا پانی بھی جہان تک ہو سکے نہ پہونچنے دو سب نے مہرین اپنی اپنی لگا کر عہدنامے کو کعبۂ شریف کے اندر لٹکا دیا چار برس تک ابو طالب اُس گھاٹی مین رہے اور اُنکے قرابت والون نے اُنکا خوب ساتھ دیا کر راتون کو بچے بھوک پیاس سے چیختے اور چلاتے مگر اُنکے ماں باپ صبر کرتے اور اتفاق کو نہ توڑتے

نظم
ابو طالب اُس حال مین باخطر | شب و روز کرتے تھے اپنی بسر
نبی کی حفاظت مین وہ نامور | نہ سوتے تھے بس رات کو تا سحر

جب ایذا احد کو پہونچی اور بچون کے رونے کی آواز قوم اُبو جہل کو پہونچنے لگی تو اُن مین کے بعضے آدمیون کو ترس آیا ایک دن صبح کو گرد کعبے کے جو حلقہ باندھکر سب صنادید قریش بیٹھا کرتے تھے اُس جلسے مین یہ ذکر اُنھون نے کیا **نظم**

کہ آخر یہ ہین قوم اپنی قریش | مصیبت وہان ہو یہان ہمکو عیش
وہ بھوک پیاسے پھڑکتے ہین سب | نہ ہی خوف دنیا نہ ہی خوف رب
وہی لوگ جو نرم دل تھے وہان | لگے کہنے ہی یہ غضب کا نشان

کہا ایک نے مین نے اسی واسطے اُس عہدنامے پر مہر نہین کی کہا دوسرے نے مین نے

مُہر کرکے چاٹ لی ہو کہا تیسرے نے اگر مین نے کی ہو تو بُرا کیا اسمین گفتگو بڑھی اور
آواز سب کی بلند ہوئی ایسا کہ ابو طالب نے سنی اور وہان سے وہ آئے ابو جہل نے دیکھا
کہ کام خراب ہوا بولا کہ آؤ ای سردار قریش کے خوب ہوا کہ تم حمایت محمد سے بیزار ہو کر آئے
اُنھون نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہی مین حمایت سے اُسکی کب بری ہوا اُسکا حامی تو اللہ تعالی
ہی مجھے تو اُسنے بھیجا ہو اور یہ کہا ہو کہ وہ عہدنامہ نکالو اگر لکھا ہوا اُسکا سب مٹ گیا ہو تو
میرا دین سچا ہی تم سب ایمان لاؤ اور جو نہین مٹا جیسا تم سبنے لکھا تھا ویسا ہی ہی تو تمھارا
دین سچا ہی ابو جہل سنکر سن ہو گیا اور جانا کہ ضرور مٹ گیا ہوگا اسی واسطے اُس نے
عہدنامے کے نکلنے مین سستی کی ایک شخص اُنمین کا دوڑ کر اُسکو نکال لایا دیکھا تو کیڑا
سب حرفون کو کھا گیا فقط نام حق جو بسم اللہ کی جگہ مین لکھا جاتا تھا یعنی باسمک
اللّٰھمّ وہی فقط رہگیا ابو جہل کے اوسان جاتے رہے اور قوم اُسکی شرمندہ ہو گئی
ابو طالب نے گھاٹی سے اپنے لوگون کو بلا کر سب کے ساتھ طواف کعبہ کیا اور سب اپنے اپنے
گھرون مین رہنے لگے اور ایذاے کفار سے محفوظ ہوئے انتہی طبری مین لکھا ہو کہ جب نبوت
کے آٹھ برس گذرے ابو طالب کو بیماری کی موت ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی
نہایت شفقت اور حمایت سے امید تھی کہ ایمان اِنکے نصیب ہوگا شب و روز انکے پاس بیٹھے
رہتے اور تلقین ایمان فرماتے ابو طالب کے پاس جو جو لوگ آتے ابو طالب اُنکو تلقین کرتے
کہ تم ایمان لاؤ محمد پر کہ وہ سچا ہی اور امین ہی اور ریاست اپنی حوالے کی حضرت عباس کے
کہ وہ شجاع اور عاقل اور وجیہ تھے تمام بنی ہاشم مین اور وصیت کی اُنکو کہ تم ایمان لانا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حفاظت کرنا اُنکی اور مدد کرنا اُنکی کہا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ای چچا میرے وصیت کرتے ہو تم اور رون کو اور نہین عمل کرتے ہو تم اُسپر

ابو طالب نے کہا بیٹا تو میرے ایمان مین اتنی کیون کوشش کرتا ہو فرمایا ای چچا اگر تو ایک
بار کلمہ پڑھ لیگا تو مجھے قیامت کے دن اللہ تعالی کے دربار مین حجت ہوگی اور ضامن
ہونگا مین تیرے واسطے جنت کا اُسوقت روئے ابو طالب اور کہا جانتا ہون مین کہ تو
صادق ہو میری خیر خواہی مین ولیکن مین نہین قادر ہون خوف کرتا ہون قوم کی ملامت
سے یون کہینگے ابو طالب ڈر گیا موت سے اور دین آبا و اجداد کا چھوڑ کر مرا یہ کہا
اور انتقال کیا اُسوقت روئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ آواز بھی نکل گئی
آپ کی جب آیت نازل ہوئی إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ
یعنی ہدایت تیرے اختیار مین نہین اللہ کے اختیار مین ہو جسکو چاہے ہدایت کرے
عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمہ مین ۲۵۶ صفحہ مین جلد ثانی کے لکھا ہو کہ جب
آخر وقت مین ہدایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ہلے دونون ہونٹ اُنکے
اُسوقت کان لگائے حضرت عباسؓ نے اُنکے موںھ سے پھر کہا ای میرے بھائی کے بیٹے قسم
ہو مجاد اللہ تعالی کی کہا ابو طالب نے وہ کلمہ جو چاہتا تھا تم نے اُنسے فرمایا آپنے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي هَدَاكَ يَا عَمِّ اور اکثر اہل علم اس طرف گئے ہین کہ نہ نکلا کلمہ اُنکے موںھ سے
انتہی انھین ایام مین جناب خدیجہ کبریٰؓ کی وفات ہوئی ان پیہم صدمات سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج تھا انتہی تکملہ لکھا ہو کہ شیطان ابو طالب کی موت سے
کوہ ابو قبیس پر چیخین مار مار کر رونے لگا اُسکے لشکر نے پوچھا خیر تو ہو کہا ابو طالب گیا
کہا کیا ایمان سے کہا نہین کہا آپ پھر کیون رنج کرتے ہین کہا بڑے رنج کی بات ہو
تمھارا علم وہان تک نہین پہنچا وہ یہ ہو کہ آج سردار عالم نے تمام رات دن اُسکے
ایمان مین کوشش کی تقدیر کے سامنے کچھ پیش نہ گیا مجھے بھروسا تھا کہ جسکو چاہا ہو نگا

بے ایمان کر دونگا مین تدبیر من عالم کے ہون میرا جیا ہنا تقدیر کے سامنے کب پیش جائیگا قبری مین لکہا ہی کہ حضرت علیؓ نے عرض کی کہ آپ کا چچا گمراہ مرگیا اب کیا کرین فرمایا چھپا دے اُسکو زمین مین شیر خدا کو اس کام سے کراہت ہوئی آپنے فرمایا کہ اے علی تم نہ کروگے اس کام کو تو کون کریگا انتہے سبحان اللہ ہمارے اللہ کا بڑا احسان ہی ہم کہ ہمکو مشرف فرمایا اُس دولت سے جو ایسی کوشش سردار عالم سے ابو طالب کو باوجود اُنکے استحقاق کے نصیب نہوئی راقم جب حاضر ہوا زیارت جنت معلے مین جو قبرستان ہی مکہ معظمہ کا تو پایا مین نے اُس قبرستان کو تین حصے پہلا حصہ مدفن غربا پایا دوسرا حصہ مدفن جناب ام المومنین حضرت خدیجہ کبرے اور جناب آمنہ والدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور صحابہ اور صلحای امت کا پایا اور انکین مرشدی و مرشد ابی مہاجر حاجی حضرت مولانا مولوی محمد اسحق صاحب مرحوم مغفور کی قبر پائی نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ جب اِن سب زیارات سے مشرف ہو چکا تو ارادہ کیا مین نے حصہ سوم کا وہان کے خُدّام نے مجکو منع کیا کہ وہان جاکر کیا کروگے وہان فاتحہ پڑھنے کا حکم نہین ہی مین اصرار کرکے وہان گیا ایک احاطے کے اندر چار قبرین دیکھین کہ اُنپر تمام عالم کی نامرادی برس رہی تھی کہا خدام نے یہ عبد مناف ہین یہ ہاشم ہین یہ عبد المطلب ہین یہ ابو طالب ہین وہان مجھے رونا آیا تھمنا مشکل ہوا شعر حضرت نظامی صاحب کا زبان پر لایا ؎ گہے بلہچنین گوہر خانہ خیز چو بوطالبے را کنی سنگریز ۔ صَدَقَ اللہُ تَعَالیٰ حَیْثُ قَالَ وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ پڑھکر وہان سے رخصت ہوا اسوقت جو دل کا حال تھا وہ خدا ہی کو معلوم ہی اس بات کو عرصہ پچیس برس کا ہوا اب بھی دل کا

یہ حال ہو کہ ابو طالب کے بدلے اللہ تعالی مجکو جہنم مین ڈالدے اور اُنکو جنت مین پاس
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جگہ دے مجکو منظور ہو کہ میرے رسول کا دل خوش
ہو جائے میرا بھی خدا مالک ہو لَعَلَّ اللهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۔ ازالۃ الخفا مین
بھی لکھا ہو کہ آپکی والدہ کا نام فاطمہ بیٹی اسد کی پوتی ہاشم کی تو جناب شاہ ولایت اور
اُنکے بھائی طرفین سے ہاشمی ہین اور حضرت حسنین اور حضرت امام محمد باقر بھی طرفین سے ہاشمی
ہین فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت اسد میری ماں ہو بعد اس ماں
کے جسنے مجکو جنا ہم سب کھا چکتے تو دستر خوان پر جو کچھ بچتا میرے واسطے رکھ چھوڑتین
پھر مجھے کھلاتین روایت کیا اسکو حاکم نے انتہے تاریخ الخلفا مین لکھا ہو کہ اسلام
لائین اور ہجرت کی فاطمہ بنت اسد نے فصل آپ کے اسلام کے بیان مین کہا ابن عباس
اور انس اور زید بن ارقم اور سلمان فارسی نے اور ایک جماعت نے اول اسلام حضرت
علی کا ہو اور نقل کیا بعض نے اجماع اسپر فرماتے ہین حضرت علی کہ نبوت ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن اور ایمان لایا مین منگل کے دن اور عمر آپکی اسوقت دس
برس کی تھی اور نہین پوجا آپ نے بتون کو کبھی ہذا فی تاریخ الخلفا و الصواعق
ازالۃ الخفا مین مرقوم ہو کہ نماز پڑھی آپ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل
بلوغ کے اور اسلام آپکا بعد اسلام حضرت خدیجہ کے ہو اگر کوئی سوال کرے کہ
نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین لکھا ہو کہ اول اسلام حضرت ابو بکر کا ہو تو جواب
اوسکا بھی اسی جگہ موجود ہو کہ تحقیق احادیث اور تطبیق روایات وہان مین لکھ چکا ہون
مگر اشارۃً ذکر کرتا ہون کہ روایت ہو ابو سعید خدری اور حضرت علی اور (بی اروی
الدوسی صحابی اور ابن عباس سے کہ اول اسلام حضرت ابو بکر صدیق اکبر کا ہو اور اجماع

بعض کا اسپر بھی اور عمدہ جواب اسکا ازالۃ الخفا وغیرہ مین لکھی ہی کہ اسلام حضرت صدیقؓ
کا موجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت کا کہ مال وجان سے انھون نے مدد کی اور
بڑے بڑے سردار قومون کے انکے ہاتھ پر ایمان لائے جیسا کہ حضرت عثمان رئیس بنی امیہ
کے اور زبیر رئیس بنی اسد کے اور سعد اور عبد الرحمن رئیس بنی زہرہ کے اور طلحہ
رئیس بنی تیم بن مرہ کے گویا اسلام جسکا نام ہی وہ آپ ہی سے شروع ہوا ازالۃ الخفا
اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت ابو بکر رضؓ نے اول نماز پڑھی حضرت کے ساتھ کذا فی
تاریخ الخلفا، اور ازالۃ الخفا مین لکھا ہی کہ بڑی عظمت آپ کی یہ ہی کہ پیدا ہوے کعبۂ شریف
کے اندر کہا حاکم نے کوئی نہین پیدا ہوا کعبے کے اندر نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے پیچھے
اور یہی قول ہی مصعب کا اور یہ خبر متواتر ہی کہ آپ کعبے کے اندر پیدا ہوے اور سعادت
الکی آپ پر یہ ہوئی کہ آپنے پرورش پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان اور سبب
خروج انکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تھا اسی جہت سے اسلام آپکا قبل بلوغ ہوا
محمد بن اسحق سے روایت ہی کہ قریش مین قحط سخت ہوا اور ابو طالب کے عیال کثیر تھے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو کہ تھے وہ غنی بنی ہاشم مین
کہ آپکے بھائی ابو طالب عیال کثیر رکھتے ہین اور لوگون کا حال جو گذرتا ہی وہ آپ
دیکھتے ہین ایک بیٹا انکا تم لیا ایک مین لیلون جب کہا ابو طالب سے تو کہا انھونے
چھوڑ دو میرے پاس عقیل اور طالب کو پس لیلیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علیؓ کو اور لگا لیا اپنے سینے سے اور لیلیا حضرت جعفر رضؓ کو حضرت عباسؓ نے اور لگا لیا
انھون نے انکو اپنے سینے سے پس اسدن سے حضرت علیؓ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر مین مثل اولاد کے رہا کرتے تھے جب نبی ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تو ایمان لائے حضرت علی بعد حضرت خدیجہؓ کے اور حضرت جعفرؓ حضرت عباس کے
گھر مین مثل اولاد کے رہتے تھے اسلام لائے وہ بھی ابن اسحق سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وقت نماز کے گھاٹیون مین چلے جاتے اور حضرت علیؓ بھی اپنے باپ
اور چچا سے چھپ کے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاتے پس
نماز پڑھتے دونون وہان جاکے جب شام ہوتی تو وہان سے آتے ایک دن ابوطالب نے
دیکھا نماز پڑھتے ہوے پوچھا کیا دین ہو یہ جو اختیار کیا ہو تمنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا یہ دین ہو اللہ تعالی کا اور اُسکے فرشتون اور سب رسولون اور
دین ابراہیم علیہ السلام کا اور بھیجا ہو مجھے اللہ تعالی نے رسول کرکے تجپر حق ہو کہ دعوت
کرون تمکو دین کی اور ہدایت کرون تمکو اور تمپر حق ہو کہ مدد کرو میری اور قبول کرو میرے
کہنے کو کہا مین نہین چھوڑ سکتا دین باپ دادا کا مگر مدد کرونگا مین تیری پھر یہ پوچھا حضرت علی
سے یہی کہا اے باپ میرے مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق
کی مین نے اُنکی اور نماز پڑھتا ہون مین اُنکے ساتھ کہا یہ تو خیر کی بات ہو لازم پکڑو تو روایت
کی احمد نے کہ حضرت علیؓ ایک دن منبر پر بہت ہنسے ایسا کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی
کہا راوی نے کہ نہین دیکھا مین نے آپکو ایسا ہنستے ہوے کبھی کہا حضرت علی نے کہ یاد آگیا
مجکو قول اپنے باپ کا اُسوقت کہ مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
بطن نخلہ مین کہا کیا کرتے ہو تم پس دعوت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو طرف
اسلام کے کہا جو کچھ تم کرتے ہو اسکا کچھ ڈر نہین ولیکن قسم ہو اللہ تعالی کی نہین اونچے
کرنے کا مین چوتڑ اپنے راقم الحروف کہتا ہو کہ بڑی مدد ہو اللہ تعالی کی اُس بندے کیلئے
جسکو وہ فہم اچھی دے اسواسطے کہ فہم کے بغیر نہ علم نفع دیتا ہو نہ صحبت صالح کی اور نہ عظمت

آپ کی یہ ہو کہ روایت کی نسائی نے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ چلا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہان تک کہ پوہنچے ہم کعبے مین تو چڑھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے کندھے پر جب دیکھا آپ نے ضعف میرا تو سوار کیا آپ نے مجکو اپنے کندھے پر اسوقت میرا یہ حال تھا کہ اگر چاہتا مین تو اسوقت کنارے آسمان کے چھو لیتا پھر جو وہان تصویرین تانبے کی اور روئین کی تھین وہ سب مین نے داہنے اور بائین پھیکنی شروع کین اور وہ مانند شیشون کے ٹوٹنے لگین پھر اترا مین راقم الحروف کہتا ہو جو دشمنان فہم کا یہان اعتراض ہو درمیان مرتبہ حضرت صدیق اور حضرت شاہ ولایت کے اسکا جواب بخوبی تمام مناقب حضرت صدیق مین لکھ چکا ہون اور یہ واقعہ بت شکنی کا ابتدای اسلام مین ہوا تھا کیون کہ آخر اس حدیث کا یہ ہو کہ چلے ہم اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان سے جلدی جلدی کہ ہمین کوئی نہ دیکھے اور بعد فتح مکے کے جو بت مین نے ساتھ کیسے کے اندر رکھے تھے وہ سب اسی طرح پر پھیکے گئے اور توڑے گئے کذا فی المدارج اور عظمت آپ کی یہ ہو کہ جب کفار مکہ نے ایذا نہایت پونچائی تو حکم ہجرت کا ہوا آپنے فرمایا ای علی تم میرے بچھونے پر آج کی رات سو رہو اور میری چادر اوڑھ لو اور تمھین کچھ ایذا نہین پہنچیگی خدا چاہے کذا فی ازالۃ الخفا یہ سب قصہ مناقب الصدیق مین لکھ چکا ہون بقیہ اسکا یہان لکھتا ہون بتوفیقہ تعالے نظم

کہا انکو حضرت نے سن ای علی	نبی نامے مین ہو یہ قصہ لکھا	علی ولی شیر مرد خدا
امانات سب کی تو کیجیو ادا	خدا کا مجھے حکم آیا ابھی	مین جاؤنگا اِمشب بحکم خدا
تجھے کچھ بھی تکلیف ہوگی نہین	بچھونے پہ میرے تو آ خواب کر	یہ چادر مری لو اوڑھ لے سر بسر
تو آنا میرے پاس میرے فنا	بفضل خدای زمان و زمین	امانات جب کر چکو تم ادا
	حبیب خدا جب یہان سے چلے	تو شیر خدا اس جگہ سو رہے

جناب نبی نے اُٹھا مشت خاک | تلاوت کی آیات یسین پاک | یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی سنگریزون کی اُٹھائی اور سورہ یسین لا یبصرون تک پڑھکر کافرون کے مونہ پر ماری اُسکی برکت سے اللہ تعالی نے اُسوقت اُنکو اندھا کردیا آپ اونکے سامنے سے نکلے چلے گئے اُنکو نظر نہ آئے اُسوقت شیطان نے بصورت شیخ نجدی کے بنکر اُنکو کہا کہ مطلوب تمھارا تمھارے سامنے نکل گیا اور تمپر خاک ڈال گیا انھون نے اپنے سرون پر خاک کو پایا گھبراکر اندر گئے تو کہا نظم

سوتے ہین وہ یان گئے ہرگز نہین	سامنے دیکھو تو آجائے یقین
اتنے مین جاگے جو ہین شیر خدا	دیکھ ہر اک اُنکو ہکا دھکا رہگیا
اُنسے پوچھا ہی کہان بھائی ترا	بولے مجکو کیا خبر جانے خدا
اُس گھڑی جبریل میکائیل سے	رب نے پوچھا تم بتاؤ تو مجھے
تم جو ہو اک دوسرے کے بس رفیق	اور تم آپس مین ہو دونون شفیق
عمر دیوے ایک اپنی ایک کو	یہ بھی ہوسکتا ہی بس تمسے کہو
بولے وہ ہرگز یہ ہوسکتا نہین	عمر دیتا ہی کوئی اپنی کہین
پھر ہوا ارشاد ای قدوسیان	جاکے دیکھو تم تماشا یہ وہان
ہی پیارا حق کا جو احمد نبی	عمر اپنی دے چکا اونکو علی
جاؤ تم اُسکی نگہبانی کو سب	خوابگاہ احمدی مین ہی وہ اب
ہون کھڑے جبریل سر کے پاس جوان	اور میکائیل پیچھے پاسبان
عبد کہہ لا سیف الا ذوالفقار	لا فتی الا علی صاحب وقار

ازالۃ الخفا مین روایت ہی کہ جناب شاہ ولایت بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

تین رات مکہ معظمہ مین رہے اور امانات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
جو لوگون کے تھے ادا کیے پھر حضرت سے مدینہ منورہ مین جا ملے سبحان اللہ یہ سفر
صعب اُس وحشت کے ساتھ بلا رفیق آپ نے طے فرمایا ؎ مثلے یاد دارم از پیرے
کار ہر مرد و مرد ہر کارے۔ اور عظمت آپکی یہ ہی کہ ابن عمر نے روایت کی کہ آپ روتے
ہوے ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ آپ نے
بھائی چارہ کیا درمیان صحابہ کے اور مجکو کسی کا بھائی نہ بنایا فرمایا آپنے اَنتَ اَخِیْ فِی
الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ تو میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین روایت کیا اسکو ترمذی نے راقم
کہتا ہی کہ یہ بڑے مرتبے کی بات ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو کسی کا
انصار مین سے بھائی نہ بنایا ایک تو اس واسطے کہ تو تو میرا بھائی ہو اپنے بھائی کو
کسی کا بھائی کیون بناؤن دوسرے یہ کہ جیسے آپ کسی کے بھائی نہ بنے انکو بھی کسی کا
بھائی نہ بنایا کہ توکل مین فرق نہ آئے بھروسا بھائی پر نہو فقط اللہ ہی کی ذات پر بھروسا
رہے **فصل** آپکی شجاعت کے بیان مین شجاعت آپکی یہ ہو کہ جنگ بدر مین نکلا واسطے
جنگ کے عُتبہ بن رَبیعہ اور شَیبہ بن رَبیعہ اور بیٹا اُسکا وَلید بن عُتبہ اور طلب کیا
ان تینون نے مقابلہ سو گئے انکے مقابلے مین تین آدمی انصار کے عوف اور معوذ اور عبد اللہ
ابن رواحہ کہا اُن تینون کافرون نے تم جاؤ تم سے کچھ کام نہین تم ہماری قوم سے نہین
پھر بھیجا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عُبَیدہ بن حارث اور حمزہ بن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب کو کہا اُنھون نے کون ہو تم کہا ہم ہین حمزہ اور علی اور عبیدہ کہا
انھون نے ہان تم ہماری قوم کے ہو اور بزرگ ہو اُسی وقت دوڑے حضرت حمزہ اور ایک
ہی ضرب مین قتل کیا شیبہ کو اور نہ مہلت دی اسکو بات کی اور لپکے حضرت علی اور

قتل کیا ایک ہی حملے مین ولید کو اور نہ فرصت دی بات کرنے کی اور عُبَیدہ بوڑھے آدمی تھے سبب وہ مقابل ہوے عُتبہ کے تو زخم آیا دونوں کو کہ ناگہان جھپٹے حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ اور قتل کیا عُتبہ کو اور اُٹھا لائے عُبَیدہ کو طرف اپنے لشکر کے انتہی ما فی ازالۃ الخفاء اور بڑی بہادری آپکی جنگ اُحد مین غور کرنا چاہیے کہ فرماتے ہین حضرت شیر خدا کہ جنگ اُحد مین جب کفار نے غلبہ کیا مسلمانون پر تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہماری نظرون سے غائب ہو گئے مین نے سب لاشین دیکھین نہ پایا مین نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا مین نے غضب ہوا خدا کا ہمپر کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو آسمان پر لیلیا اب اس سے کیا بہتر ہی کہ خوب قتال کرون اور شہید ہو جاؤن پس حملہ کیا مین نے کفار پر اور قتل کیا مین نے اُنکو ایسا کہ گھبرا گئے وہ ناگاہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سلامت ہین آپ جانا مین نے کہ حق تعالی نے آپکو اپنی حمایت مین رکھا تھا اور محافظت کی آپکی فرشتون کے ساتھ اسوقت جو ایک جماعت مسلمانون کی غائب ہو گئی حضرت کے پاس سے تو نہایت غصہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ ٹپکا پسینہ چہرۂ مبارک سے مثال موتی کے اور دیکھا مجکو کھڑا ہوا اپنے پہلو مین فرمایا کیا ہی تجکو کہ تو نہ بھاگا مانند اورون کے عرض کی مین نے مجکو آپکے ساتھ اُنسیت ہی مین کہان جاتا اُسی وقت ایک جماعت جنگی کفار کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آئی فرمایا خبردار ہو اے علی پس حملہ کیا مین نے اُنپر اور بہت کو اُنمین سے دوزخ مین پونہچا دیا اور باقیون کو متفرق کر دیا اور روایت ہی کہ اُسوقت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام سفید لباس پہنے ہوے بصورت دو آدمی کے داہنے بائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے جب یہ شجاعت شاہ ولایت کی

جبرئیل علیہ السلام نے دیکھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ علی آپ پر
بڑی جانفشانی کرتے ہین فرمایا آپ نے اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ یعنی مین علی سے ہون اور
علی مجھ سے ہے تب جبرئیل علیہ السلام نے یہ کلمہ سنا تو کہا اَنَا مِنْکُمَا یعنی مین تم دونون سے
ہون اور اسوقت غیب سے آواز آئی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار انتہی
الی المدارج للشیخ المحدث اور بڑی جوانمردی آپ کی جنگ اُحد مین یہ ہے کہ قتل کیا
آپنے طلحہ بن ابی طلحہ اور اُسکے بیٹے ابو سعید کو اور اُسکے بھائی کلدہ کو اور عبد اللہ بن
زہرہ کو اور ابو الحکم بن اخنس بن شریق ثقفی کو اور ولید بن ابی حذیفہ کو اور بھائی
اُسکے اُمیہ اور ارطات بن شرحبیل اور ہشام بن اُمیہ کو اور عمر بن عبد اللہ جمحی کو
اور بشر بن مالک اور صواب بن مولی بنی عبد الدار کو قیس سے اپنے باپ سعد سے
روایت کی ہے کہ سنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے اُحد کے دن میرے سولہ زخم
آئے اور چار ضربون مین مین زمین پر گرا ہر دفعہ ایک آدمی خوبصورت خوشبودار
مجھے اُٹھا کھڑا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ جا کفار کو قتل کر تو اللہ و رسول کی اطاعت مین ہے
تو اور وہ دونون تجھ سے راضی ہین بعد فراغت جنگ کے جب یہ قصہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اُسکی صورت کسی سے ملتی ہے کہا
مین نے دحیہ کلبی سے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کذا فی المعارج اور مدارج النبوت
مین ہے کہ طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار لشکر کفار کا تھا میدان مین آیا اور غل مچایا کہ کوئی
مقابل ہے تو آئے جناب شاہ ولایت شیر خدا اُسکے مقابل مین آئے اور ایک ہی ضرب
تلوار سے مغز اُسکا چاک کیا اور بے قتل کیے ہوئے چلے آئے صحابہ نے کہا کہ تم کام اُسکا
کیون نہ پورا کر کے آئے فرمایا جب وہ زمین پر گرا ستر اُسکا کھل گیا اور مجھے قسم دی کر

اب میرے پیچھے نہ پڑو مجھے حیا آگئی مین چلا آیا اور وہ مر گیا ہوگا بعد اسکے اُسکے بیٹے عثمان
نے علم اُٹھایا اُسکو حضرت سید الشہدا امیر حمزہ نے قتل کیا بعد اسکے اُسکے بھائی ابو سعید نے
علم اُٹھایا سب مارے گئے یا اُنکی جگہ عمرہ بنت علقمہ عورت نے علم اُٹھایا سب کو شکست ہوئی
انتہی ازالۃ الخفا مین لکھا ہی کہ مُصعب بن عمیر علم بردار تھے مہاجرین کے جب شہید ہوے
تو جانا اُنکے قاتل نے کہ مین نے پیغمبر کو قتل کیا اور پکارا وہ قتلت محمدا یعنی قتل کیا مین نے
محمد کو اُسوقت نشان اُنکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو دیا اُنحضرت نے مصعب
کے قاتل کو قتل کیا اور قصہ قتل مُصعب بن عمیر کا عجیب لکھا ہی معارج وغیرہ مین کہ
ابن قمیہ نے جب اُنکا ہاتھ داہنا کاٹ ڈالا تو نشان محمدی کو بائین ہاتھ مین لیلیا اور فرمایا
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ابن قمیہ ملعون نے دوسرا ہاتھ
بھی اُنکا کاٹ ڈالا نشان کو سینے سے لگا کر کھڑے ہو گئے اور وہی آیت پڑھی اور طرفہ
یہ ہی کہ یہ آیت ابتک نازل بھی نہوئی تھی کہ حق تعالی نے اُنکی زبان پر پہلے ہی جاری
کردی اور نشان کو فرشتہ انکی کی صورت بنکر لیے کھڑا رہا جب حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھ یا مُصعب اُس فرشتے نے کہا مین مصعب نہین ہون
انتہی اور اس سے بھی بڑی جوانمردی اور شجاعت آپکی جنگ خندق مین ملاحظہ کرنی
چاہیے مدارج اور معارج مین لکھا ہی کہ پانچوین سال ہجرت کے قوم یہود چند جگہ کی
قوم قریش کے ساتھ مکۂ معظمہ مین متفق ہو کر مدینے پر چڑھ آئی سلمان فارسی کے
مشورے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق گرداگرد مدینۂ منورہ کے کھودنے کا حکم
دیا اور آپ بھی باوجود فاقے کے کہ پتھر پیٹ پر بندھا ہوا تھا بذات خاص خندق کھودنے
مین مشغول ہوے ابو سُفیان لشکر کفار کے سردار تھے دس ہزار آدمی تین سو گھوڑے اور

ایک ہزار اونٹ لیکر مدینہ شریف پر آئے اور لشکر اسلام مین تین ہزار آدمی جنگیس کھوڑے تھے خندق کے کھودنے مین جو تکلیف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر تھی وہ بڑی کتابون مین دیکھنی چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت یہ زبان مبارک سے فرماتے تھے اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ جب خندق تیار ہو گئی لشکر کفار کا نمودار ہوا اور قوم بنی قریظہ کو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکا عہد تھا اُنسے عہد تڑوا کر اپنے ساتھ کر لیا اسواسطے مسلمانونکو نہایت خوف پیدا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اپنے متبنے کو تین سو آدمی کے ساتھ مدینہ المنورہ کے اندر متعین فرمایا کہ حفاظت گھرون کی کریں انتہی اُسوقت جو بہادری اور شجاعت جناب شاہ ولایت رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی آور کار خداوندی بجا لائے یہ آپ کا ہی کام تھا نبی نامہ فارسی مین لکھا ہے نظم

تھا اس قوم مین ایک مردود بد
کہ تھا نام اسکا عمر عبد ود
بڑے کر و فر سے وہ آیا وہان
کھڑے تھے جہان خاتم مرسلان
مقابل کو مانگا بصد بغض و کین
بھرا تھا تکبر مین از بس لعین
ہوا بس اسیوقت حکم نبی
کرے دفع اسکو ہی ایسا کوئی
علی بول اُٹھے ہان کرین جاؤنگا
اور اسکا اسیوقت سر لاؤنگا
جناب نبی کو تامل ہوا
کہ اتنے مین آئی اُسی کی صدا
کہ آئے کوئی مرد میدان مین اب
کوئی بھی نہ بولا کھڑے تھے جو سب
دوبارہ بھی بولے وہ شیر خدا
کہ مین ہی کرونگا تیرا سر جدا
مرے حق نے چاہا یہی ہے ضرور
تیرا سر مرے ہاتھ ہی سے ہوا
تامل شہ مرسلان کو ہوا
کہ اتنے مین پھر وہ گرجا چیخ اُٹھا
سہ بارہ ملا اختیار آپ کو
عنایت ہوئی ذوالفقار آپکو
شہ مرسلان نے بلایا انھین
عمامہ بھی اپنا بندھایا انھین
ردای مبارک عنایت ہوئی
چلے شان و شوکت سے حضرت علی
دعای نبی کا ہوا جو اثر

گئے چہاند خندق کو وہ کود کر | ازالۃ الخفا میں لکہا ہی عمر بن عبدود جنگ بدر مین زخمی
ہوا تہا اور عہد کر گیا تہا کہ اب نہ آؤنگا مقابلے مین اسی واسطے جنگ احد مین نہ آیا تہا
فرمایا اُسکو حضرت علیؓ نے کہ تو نے وعدہ خلاف کیا بولا کہ ہان فرمایا کہ مین بلاتا ہون تجکو
طرف اللہ اور رسول کے کہا اُسنے کہ مجھے آنے کی حاجت نہین فرمایا پہر تو گہوڑے سے
نیچے اُتر تاکہ میرا تیرا زور معلوم ہوجاوے کہا اُسنے ای میرے بہائی کے بیٹے تیرا قتل کرنا مجھے
خوش نہین آتا آپنے فرمایا ای چچا میرے مجھے تیرا قتل کرنا بہت خوش معلوم ہوتا ہی اس
بات کو سنکر نہایت غصہ ہوا وہ اور اُترا گہوڑے سے اور مارے غصے کے کاٹ ڈالے پاؤن
اپنے گہوڑے کے اور آیا مقابل مین شیر خدا کے پہلے ہی حملے مین آپ نے اُسکو جہنم
مین پونہچایا اور ایک ہی جست مین کود کر خندق کو آگئے اور یہ فرماتے تہے نظم

بتون سے جو مانگی تہی تو نے مدد	گیا تو جہنم مین ای عبدود	مین بندہ ہون رب کا نبی کا غلام
مری فتح کرتا ہی رب انام	تیرے اس ہتیار کا کچھ خیال	کیا مین نے ہرگز نہ ای بدسگال
یقین ہی مجھے وہ خدای جلیل	کریگا نہ دین نبی کو ذلیل	انتہی شیخ محدث نے روضۃ الاحباب

سے مدارج مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ مقابلہ
علیؓ بن ابی طالب کا خندق کے دن افضل ہی میری تمام امت کے عملون سے قیامت
تک انتہی حوصلہ اور مرتبہ آپکا غزوۂ تبوک مین دیکہنا چاہیے کہ جب حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی متوجہ ہوے تو حضرت علیؑ کو مدینۂ منورہ مین اپنا خلیفہ کرکے
چہوڑا اور فرمایا کہ پیچہے میرے خبرگیری اہل وعیال کی اور مدینے کی کرنا اُسوقت منافقون نے
کہا کہ انکو بہاری آدمی سمجہکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے گہر مین چہوڑا کہ یہ جنگ کے
کام کے نہین ہین آپ اُسی وقت ہتیار اپنے لگا کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

مقام جرف مین جا ملے اور قول منافقون کا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ای علی تو راضی
نہین اُسپر کہ تو مجکو ایسا ہی جیسا کہ موسی علیہ السلام کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہین ہی پس
چلے آئے حضرت علیؓ واپس مدینے مین ہکذا فی ازالۃ الخفاء اور بڑی شجاعت اور
جوانمردی آپ کی فتح خیبر مین ملاحظہ کرنی چاہیے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جنگ خیبر مین البتہ دونگا مین نشان اپنا کل کے دن اُس آدمی کو کہ دوست رکھتا ہو وہ
اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو انتہی مافی ازالۃ الخفا،
مدارج النبوۃ مین پورا قصہ اسکا ہی مین مختصر کر کے لکھتا ہون وباللہ التوفیق جب لشکر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیبر پر وارد ہوا تو خیبر مین کئی قلعے تھے بڑے بڑے مضبوطی
سے بنے ہوے اور دس ہزار سوار اُنمین تھے بفضلہ تعالی سب قلعے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی دعا سے فتح ہو گئے اور وہ دعا بھی مطولات مین لکھی ہی ایک قلعہ باقی رہا نام اُسکا قموص تھا
اور سب سے مضبوط تھا فتح اُسکی اللہ جل شانہ نے نصیب حضرت شاہ ولایت کے روز ازل
مین رکھی تھی وہ کسی سے فتح نہوا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی مع لشکر اور
نشان کے اُسپر گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی مع لشکر اور نشان کے
اُس قلعے پر دو بار گئے مگر وہ قلعہ فتح نہوا اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت
درد سر عارض تھا آپنے رات کو فرمایا کہ کل دونگا مین نشان اپنا اُس آدمی کو جو دوست رکھتا ہی
اللہ اور رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو اس بشارت کو سنکر سب صحابہ منتظر
تھے کہ یہ خلعت کرامت کا کسکو نصیب ہوتا ہی اور حضرت شاہ ولایت کا تو کسی کو خیال بھی نتھا
اسواسطے کہ آپ بسبب دکھنے آنکھون کے کہ تکلیف شدید تھی مدینہ منورہ سے بھی نہین آئے
تھے خود بخود دیکایک ارادہ کیا کہ جہاد سے جدا ہونا خوب نہین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے جدائی بھی نہو سکی غرض قسمت مین اُنکی یہ دولت روز ازل مین لکھی ہوئی تھی تھوڑے
عرصے مین لشکر اسلام مین داخل ہوے اور یہ قصہ سنا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یون فرمایا ہے جناب باری عز اسمہ سے دست بدعا ہوے اور عرض کی اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ
لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب انکے آنے کی
خبر ہوئی فرمایا کہان ہے علی لوگون نے عرض کی کہ وہ آگئے مگر آنکھون کے درد سے اُنکو دکھائی
نہین دیتا فرمایا میرے پاس لاؤ سلمہ بن اکوع گئے اور ہاتھ اُنکا پکڑ کے لائے حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اُنکا اپنی ران پر رکھا اور لعاب دہن مبارک اُنکی آنکھون مین لگایا
اُسی وقت درد بالکل جاتا رہا اور بفضلہ تعالی شفای کلی ہو گئی ابن ابی لیلی سے روایت ہے
کہ حضرت علیؓ گرمی مین کپڑا روئی کا اور جاڑے مین کپڑا باریک پتلا پہنتے تھے حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی اُنکو پہنائی اور ذوالفقار کو حمائل انکے کیا اور نشان انکے ہاتھ
مین دیا اور فرمایا جا پیچھے موڑ کے نہ دیکھ جب تک فتح دے اللہ تعالی تجکو عرض کی کس
بات پر لڑون مین اُنسے فرمایا نکلے پر یہی اول ہدایت کر انکو ایمان کی اگر نہ مانین تجے قتال
کر اُنسے اور ہدایت ہونی ایک مرد کی تجسے بہتر ہے ہزار سرخ اونٹ سے پس آئے نیچے
قلعۂ قموص کے اور کھڑا کیا نشان زمین پر اُسوقت ایک عالم یہودنے پوچھا کہ اے صاحب
نشان تیرا کیا نام ہے فرمایا علی بن ابی طالب اُسنے اپنے لوگون سے کہا کہ خبردار ہو اس شخص
کا حال توریت مین لکھا ہے کہ یہ بڑا شجاع ہے بغیر فتح کیے یہ شخص نہین جائیگا لیکن اُنکو کچھ
اثر نہوا اور نکلا قلعے سے ایک بہادر یہودی حارث نام کہ وہ بھائی تھا مرحب کا اور تین بھال
کا نیزہ اُسکے ہاتھ مین تھا اور حملہ کیا لشکر اسلام پر اور کئی مسلمانون کو شہید کیا جب یہ کیفیت
حضرت شاہ ولایت نے بہادری اُسکی تو حملہ کیا اُسپر اور ایک ہی ضرب مین اُسکو جہنم رسید کیا

اُسکے بھائی مرحب نے جب بھائی کو مرا دیکھا غضب آ گیا اُسکو اور تھا وہ ایسا بہادر کہ مقابلہ
نہ کرسکتا تھا اُسکا کوئی اُسکی قوم مین اُسوقت اُسنے جلکر غررو مین آکر دو زرہ پہنین اور دو
عمامے باندھے اور یہ بکتا ہوا شیر خدا کے مقابلے مین آیا ع مرا گواہ شجاعت تمام خیبر ہے
مرے جو سامنے آیا تو میرا ہمسر ہے + آپنے زبان مبارک سے اُسکو جواب دیا ع خبر ہے
تجکو کہ شیر خدا یہ حیدر ہے + نبی کا اپنے یہ خادم ہے اور برادر ہے + مرحب نے بکمال غصے
سے وار شمشیر کا آپ پر کیا آپ نے ماشاء اللہ اُسکے وار کو دفع کرکے اپنا حملہ ذوالفقار
اُسکے سر پر قائم کیا ذوالفقار سر اور سینے کو کاٹ کر زمین مین اُتر گئی بدن اُسکا
دو ٹکڑے ہوکر زمین پر دونون طرف گر پڑا اور روح ناپاک اُسکی جہنم مین پہنچی اسی
طرح سات آدمی اُنکے بہادر آپنے قتل کیئے یہ حال دیکھکر لشکر کفار مین زلزلہ ہو گیا اور
باقی سب قلعے مین بھاگ گئے اور دروازہ قلعے کا بند کرلیا شیر خدا نے ایک گھونسا اُسکے
کواڑون پر ایسا مارا کہ زلزلہ تمام قلعے مین آگیا اور تمام دیوار قلعے کی ہل گئی ام المؤمنین
حضرت صفیہ بیٹی حی بن احطب سردار یہود کی تخت سے گر پڑین اور زخمی ہوگئین لیکن
کہ نشان زخم کا اُنکے چہرے پر بعد نکاح حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نمایان
تھا پھر آپنے اُس کواڑ کو ایک ہاتھ پر اُٹھالیا اور پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ ایسا وزنی
کواڑ تھا کہ اُسکو چالیس آدمی نے اُٹھایا تو نہ اُٹھا سکے مگر ستر آدمیون نے بمشکل تمام اُسکو
ایک جگہ سے دوسری جگہ کیا اور وزن اُسکا آٹھ سو من تھا نقل کیا مین نے بعض اس
قصے کا ازالۃ سے اور بعض اسکا مدارج اور معارج سے اور علمای محدثین نے اس حدیث
کو صحیح کہا ہے صحیح بخاری مین فتح خیبر کی حضرت شاہ ولایت سے نقل کی ہے مگر قصہ کواڑ کا
اُسمین نہین جب حضرت شاہ ولایت فتح فرما کر حضرت رسالت کی خدمت مین آئے

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استقبال کے واسطے خیمہ سے باہر تشریف
لائے اور آپ کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا سعی تمھاری مشکور ہوئی اور پہنچی
مجھے خبر تمھاری شجاعت کی اور راضی ہوا مین تجسے حضرت امیر اُسوقت روئے فرمایا آپنے
یہ رونا غم کا ہے یا خوشی کا عرض کی خوشی کا اور کیونکر خوشی نہو مجکو کہ آپ مجھسے راضی ہوے
فرمایا مین تنہا تجسے راضی نہین ہون بلکہ اللہ تعالی اور جبرئیل اور میکائیل اور سب فرشتے
تجسے راضی ہین بعد اُسکے کنانہ بن ابی الحقیق بادشاہ اُس قلعے کا قید ہوکر حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا فرمایا کہان ہے وہ خزانہ تیرا کہ سونے اور موتی
کے ہار پہلے ایک بکری کے بچے کی کھال کے برابر تھے پھر تجھے ثروت زیادہ ہوئی ایک
بکری کی کھال بھرنے لگی پھر گاے کی کھال بھرنے لگی پھر اونٹ کی کھال بھرنے لگی مکے
والے بھی اپنی شادی مین اُسی کا زیور اور جواہر جو درکار ہوتا تھا اُسی سے عاریۃً طلب کیا کرتے
تھے اب وہ مال و دولت کہان ہے قسم کھا کر کہا کہ وہ سب لڑائیون مین صرف ہوگیا آپ نے
فرمایا کہ اگر بات تیری خلاف ہوگی تو خون تیرا مباح ہوگا اسپر گواہ کر لیا آپ نے حضرت صدیق
اور حضرت فاروق اور حضرت امیر اور ایک جماعت یہود کو اسواسطے کہ اللہ تعالی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی کہ اُسنے بوقت جنگ قلعۂ قطات کے اُس جنگل میں سب خزانہ
اپنا دفن کر دیا ہے آپنے زبیر بن عوام کو ایک جماعت مسلمانون کے ساتھ وہان بھیجا وہ
سب خزانہ اُسکا نکال لائے آپنے فرمایا تو نے عذر کیا اب تیرا خون مباح ہے اور اُسکو محمد بن
مسلمہ کے حوالے کیا کہ تو اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے بدلے اسکو قتل کر باقی قوم یہود جو
قیدی تھے اُنپر احسان فرما کر آپ نے رہا کیا اور جلاوطن کیا اور مال و متاع اور اسباب
اور عورات سب قلعون کا جمع ہوا خمس اُسکا جدا کر کے سب کو تقسیم کیا گیا خیبر لینے سے

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ ہمکو رعیت بناکر رہنے
دیجیے آپنے قبول فرمایا اور فرمایا کہ تم اپنی اپنی زمین کو بویا کرو آدھا تم لیا کرو اور آدھا
بیت المال مین داخل کیا کرو مسلمانون مین سے پندرہ آدمی شہید ہوے اور کفار مین
ترانوے آدمی جہنم مین گئے اور اسی بندی مین ام المومنین حضرت صفیہ قید مین کر بی بی
تھین یہ کنانہ بن ابی الحقیق بادشاہ قلعہ غموص کی اور بیان انکا حاشیہ خامس مین لکہونگا
انشاءاللہ تعالی بزانی المدارج اور بھی مدارج مین لکھا ہو کہ سات سو آدمی بنی قریظہ کے
ایک دن مین جناب امیر اور حضرت زبیر بن العوام نے قتل کیے اور اُسی جماعت مین حی بن
احطب باپ ام المومنین حضرت صفیہ کا تھا جب سامنے آیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مشکین بندہا ہوا اور نہایت سخت دشمن تھا اسلام اور مسلمانون کا اور حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض قلبی رکھتا تھا اُسکو دیکھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای دشمن اللہ کے آخر تجھے رسوا کیا اللہ تعالی نے اور خوار اور ذلیل کیا تجکو میرے
سامنے اور حاکم کیا مجکو تجپر اور ہمیشہ وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت نفاق
سے رکھتا تھا یاسر بن احطب اسکے بھائی نے اُس سے پوچھا تھا کہ یہ شخص وہی نبی ہی جسکی
صفت توریت مین لکھی ہی کہا اُسنے کہ ان بیشک یہ وہی نبی ہی مگر میرے دل مین اُنکی
عداوت ہی جب حضرت امیر نے اُسپر ذوالفقار کھینچی اُسے سر آگے جھکا دیا اور اسفل السافلین
مین پہنچا جب حکم اُنکے مال جمع کرنے کا ہوا تو پانسو شمشیر اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزے
اور ایک ہزار پانسو ڈھالین جو قلعہ بنی قریظہ مین تھین اور مال اور اسباب اور مویشی اور
باغات اور عورتین اور بچے اُنکے سب نصیب مسلمانون کو ہوے ریحانہ بیٹی عمر کی حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مال مین سے اپنے واسطے خاص فرمائی اور بطور ملک یمین کے اُنکو

اپنی صحبت مین لاسئے پھر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ آزاد کر کے اُنسے
نکاح کرین عرض کی کہ مجکو آپ کی لونڈی گری کا فخر ہی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُنکی رضا پر چھوڑ دیا بیان دل چاہتا ہو کہ قصہ حضرت سعد بن معاذ کا کہ انصار مین مرتبۂ اعلی
نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسا رکھتے تھے جیسا کہ مہاجرین مین حضرت صدیق اکبرؓ کا
تھا جنگ احزاب مین جو حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت زید بن حارثہ کو تین سو آدمی
کے ساتھ تھا کہ شہر مدینہ کی حفاظت کرین حضرت عائشہ ام المومنین فرماتی ہین کہ دیکھا مین نے
اُس روز سعد کو زرہ تنگ بدن پر ہو اور گشت کر رہے ہین اُنکی والدہ میرے پاس
بیٹھی تھین اُنھون نے اُنکو بلا کر کہا کہ بیٹا مین نے سنا ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
دھاوہ کفار کا ہوا ہو تو جلدی پہونچ اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو
مین نے کہا کہ زرہ تیری چھوٹی ہو کوئی تیر نہ لگ جائے کہا اُم سعد نے جو حکم خدا کا ہو وہ
ہوگا جب پہونچے وہان تو لگا اُنکے ہاتھ پر تیر رگ ہفت اندام پر اُسوقت دعا کی اُنھون نے
کہ خداوندا اگر قوم قریش سے کچھ جنگ و جدال باقی ہو تیرے رسول کو تو زندہ رکھ مجکو
کہ بدلا لون مین تیرے رسول کا اُنسے اور جب مارے تو مجکو تو ایسے زخم مین کہ مرتبہ
شہادت کا پائون اُسوقت وہ خون بند ہوگیا بعد فراغ جنگ خندق کے جب آپ مدینہ منورہ
مین تشریف لائے اور سر اور روی مبارک سے گرد سفر دور فرما رہے تھے صحیح بخاری مین روایت
ہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام آئے اُسوقت اور کہا کہ آپ نے ہتیار اُتار لیے اور ہم سب
ہتیار بند ہین حکم خداوندی یہ ہی کہ ابھی ہم بنی قریظہ پر جائین سو قسم ہی خدا کی جاتا ہون
مین اُنپر اور زلزلہ ڈالتا ہون مین اُنکے قلعے مین اور توڑتا ہون مین اُسکو ایسا کہ جیسے انڈا
مرغ کا پتھر پر ٹوٹتا ہی پس گئے جبرئیل علیہ السّلام آگے حضرت بلال کو حکم ہوا کہ منادی کردو

کہ سب صحابہ نماز عصر کی بنی قریضہ مین چلکر پڑھین جناب شاہ ولایت کو علم لشکر کا عنایت
ہوا اور لشکر اسلام نے کوچ کیا داہنی طرف حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت
صدیقؓ اور بائین طرف حضرت فاروقؓ اور آگے پیچھے تین ہزار مہاجرین اور انصار دیکھا
رستے مین قوم بنی النجار سب کے سب سوار منتظر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
کھڑے تھے پوچھا تمکو کسنے خبر کی کہا دحیہ کلبی نے فرمایا آپ سنے وہ جبرئیل علیہ السلام تھے
جب پہونچے آپ وہان تو آپنے گھیرا کیا اُنکے قلعے کا پچیس دن تک اور غذا لشکر اسلام کی
وہان روزمرہ کھجورین تھین پیغام کیا اُنھون نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ نکل جاتے ہین ہم زن و مرد تھوڑا تھوڑا اسا اسباب لیکر جیسا کہ کیا آپ نے بنی نضیر کے
ساتھ آپ راضی نہوے کہا ہم کچھ مال نہین لینگے آپ اسپر بھی راضی نہوے کعب بن اسد اور
حی بن اخطب کہ دونون سردار اُنکے تھے کعب بن مالک نے سمجھایا اُنکو کہ اے جماعت یہود
کی ایمان لاؤ تم سلامت رہے مال وجان تمھاری اور تمنے صفت اس نبی کی توریت مین
دیکھی ہی کہا سچ ہی پر ہم بے دین ہوکے نہین مرتے پھر کہا کعب نے کہ تین کامون سے
ایک کام ضرور ہی اول یہ کہ ایمان لاؤ اُس نبی پر یا مار ڈالو تم اپنے اپنے اہل وعیال کو اور فراغت
سے لڑو اگر ہارے گئے تو کچھ غم نہین اور جو فتح پائی تمنے تو بال بچے بہت ہو رہینگے اور
جو یہ بھی نہین کرتے تو آج شب ہفتے کی ہی وہ ہمسے ہماری عبادت کا دن سمجھکر بے فکر
ہونگے رات کو ڈاکا مارو فتح ہوگی کہا بال بچون کا ناحق مارنا اور عبادت کے دن دنیا کا کام کرنا
دونون ظلم کی بات ہی پہلے ہماری قوم کے لوگ بندر سور بنائے گئے ہین آخر حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلایا اور فرمایا کہ تمکو حکم خداوندی ہی کہ فیصلہ کرو انھون نے
کہا کہ جوان جوان انکے مارے جائین اور زن و بچے لونڈی غلام بنائے جائین سو یہی ہوا جو اوپر گذرا

بعد فراغت قصۂ بنی قریظہ کے زخم حضرت سعد کا جاری ہو گیا اور وقت موت کا آگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے سرہانے بیٹھے تھے اور سر انکا آپ نے اپنے زانو پر رکھ لیا تھا اور فرما رہے تھے خداوندا سعد نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور بڑی بڑی تکلیفیں اسلام کی اٹھائین اور حق اسلام کے سب ادا کیے تو بھی انکی روح اسطرح پر قبض کر جیسے اپنے دوستون کی قبض کرتا ہی جب آواز آپ کی کان مین انکے گئی آنکھین کھولین اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین گواہی دیتا ہون کہ تمنے پیغام اللہ تعالی کا پورا پورا ہمکو پونہچایا یہ کہا اور سر اپنا حضرت کے زانو سے واسطے ادب کے اُتار لیا اور آپ سے رخصت ہو کر رحلت فرمائی جبرئیل علیہ السلام سبز عمامہ ریشمین باندھے ہوئے آئے اور پوچھا کہ آپ کے صحابہ مین سے کسنے انتقال کیا کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین دیکھو یہ قدرت خداوندی ہو کہ جاہلیت مین کیا انکار تھا انکو اسلام سے جیسا کہ جانا تمنے حاسۂ اول مین اور آخر کیا مرتبہ پایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے آئے انکی موت سے عرش معلے کو حرکت ہوئی اور قبر مین سے انکے بوی مشک آتی تھی یہ بدلا انکے اعمال خالص اور صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا انتہیٰ مافی المدارج

فصل بیان مین تخصیصات اور تشریفات اور تفضیلات آپ کے جو جناب نبوت سے آپ کے واسطے ہوئین ازالۃ الخفا مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت فاطمہؓ کے یہان اور فرمایا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین قیامت کے دن ایک جگہ ہونگے روایت کی ابو سعید خدری نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی کی گئی مجکو کہ علی مین تین صفتین ہین سید المومنین امام المتقین قائد غرا المحجلین روایت کی عبد اللہ بن سعد بن زرارہ نے اپنے باپ سے

کہ علی بن ابی طلحہ کہتے ہین کہ حج کر کے ہم مدینۂ منورہ آئے اور ہمارے ساتھ معاویہ بن خدیج
تھا کہا کسی نے حضرت امام حسنؓ سے کہ یہ معاویہ بُرا کہتے ہین حضرت امیر کو آپ نے فرمایا کہ تو بُرا
کہتا ہی اُنکو کہا اُسنے مین کیا بُرا کہتا ہون فرمایا دیکھیگا تو اُنکو کہ کھڑے ہونگے وہ اوپر حوض
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ دفع کرینگے آپ وہان سے نشان منافقون کے فرمایا کہ
یہ مجکو صادق المصدوق نے وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى بیشک ناامید ہوا وہ جسنے جھوٹ باندھا
ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی کہ مرض الموت مین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ آئے علی آئے علیؓ حضرت فاطمہؓ فرماتی ہین کہ آپ نے اُنکو شاید کچھ کام کو بھیجا ہی
کہتی ہین ام المومنین آئے علی تو ہم سب مکان سے باہر ہوگئے کہ شاید آپ کو کچھ اُنسے کہنا ہی
تو مین دروازے کے قریب تھی دیکھا مین نے کہ جھکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اُنکی طرف اور سرگوشی کی اُنسے اور اُسی دن وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھنا علی کا منہ عبادت
ہی زید بن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت
فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو مین لڑنے والا ہون اُس سے جو
تمسے لڑے اور ملنے والا ہون اُس سے جو تمسے ملے جُمیع بن عمیر سے روایت ہی کہ گیا مین ساتھ
ان کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے یہان پوچھا میری مان نے اُنسے کہ حضرت علی کیسے آدمی تھے
اور مین سنتا تھا پردے کے پیچھے سے کہ آپ نے فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتی مین کسی
محبوب زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علی سے اور نہ زمین پر کوئی محبوب زیادہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ سے یہ سب حدیثین حاکم نے مستدرک مین نقل کین ہین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ حضرت علیؓ مین تین فضیلتین ہین وہ مجھ

نہین ایک شوہر ہونا حضرت فاطمہؓ کا دوسری سکونت انکی مسجد مین ساتھ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور جائز ہونی گذرداری اُنکو مسجد مین اور نشان ملنا اُنکو خیبر مین ابن عباس
نے کہا حضرت علی سے کہ چار فضیلتین ہین تمکو کہ نہین ہین وہ کسی کو ایک نشان بردار ہونا
ہر جہاد مین اور صبر کرنا روز احد کے اور غسل دینا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور
قبر مین رکھنا اُنکا یعنی مجموع یہ چارون کسی مین نہین ہین حضرت ام سلمہ ام المومنین نے
فرمایا اب تم لوگ بُرا کہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا اُنھون نے معاذ اللہ فرمایا
سنا ہو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو بُرا کہے علیؓ کو اُسنے مجکو
بُرا کہا حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتی ہین کہ فرمایا آپ نے بلا دو تم سید العرب کو عرض کیا
مین نے آپ سید العرب ہین فرمایا مین سید اولاد آدم ہون اور علی سید عرب ہو زید بن ارقم سے
روایت ہو کہ تھے دروازے بعض اصحاب کے مسجد مین فرمایا آپ نے ایک دن بند کردو
سب دروازے مگر دروازہ علیؓ کا بعض لوگون نے جو اسمین کلام کیے فرمایا آپ نے مجھکو
قسم ہو اللہ تعالی کی نہ بند کیے مین نے اور نہ کھولے مین نے دروازے کسی کے مگر حکم اللہ
تعالی سے ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین شہر علم کا
ہون اور علی دروازہ اُسکا ہو پس جو ارادہ شہر کا کرے وہ دروازے مین سے آوے زید
ابن ارقم سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ارادہ کرے کہ جیسے
میرا سا جینا اور مرے میرا سا مرنا اور رہنا ملے اُسکو جنت الخلد مین جسکا وعدہ دیا ہو میرے
رب نے مجکو تو دوست رکھے علیؓ کو کہ دوستی علی کی نہین نکالتی ہو ہدایت سے اور نہین ڈالتی
ہو گمراہی مین تنبیہ دوستی یہ ہو کہ پسند کرے اپنے محبوب کے افعال اور اقوال و عادات
کو اور جو محبوب کے دوست ہون انکو دوست رکھے اور جو اُسکے دشمن ہون اُنکو دشمن اپنا جانے

توضیح حضرت شاہ ولایت نے بیعت کی تینون خلیفہ سے الاڑتوز برابر رہے
اُن خلافتون مین اور شریک حال رہے اُنکے جمیع امورات دین مین جیسے اور جماعت
مین انکاہی اقتدا کیا جو بیس برس تک ورامور جہاد مین شریک رہے تینون خلافتون
مین اور لیے گئے حصے مال غنیمت سے جو اُن خلافتون مین جہاد سے آتا تھا وہی مال کھاتے
پیتے پہنتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو کھلاتے تھے اور نکاح کردیا اپنی بیٹی ام کلثوم کا حضرت
عمرؓ کے ساتھ خوشی اور رضا سے اپنی اور رکھے اپنے بیٹون کے نام ابوبکرؓ اور عمر اور عثمان اور
دی حضرت عمرؓ نے حضرت امام حسینؓ کو بی بی شہربانو جو بندی مین تھین وہ شاہزادی
فارس کی بیٹی بادشاہ یزدجرد کی والدہ حضرت امام زین العابدینؓ کی بھلا انصاف کا
مقام ہی اگر تھے خلفای ثلثہ ظالم اور غاصب اور کافر معاذ اللہ تو اُنکا جہاد کب جائز ہوا
اور اُنکے جہاد کی بندی مین سے عورت لینی کب درست ہی یہ کیا دوستی جناب شاہ ولایت
کی ہی کہ اُنکی عبادت اور معاش اور سب کام اُنکا خراب کیا اور قیامت تک سادات کی
نسل مین فرق ڈالا سُبحٰنَکَ ھٰذَا بُھتَانٌ عَظِیمٌ ابوذر سے روایت ہی کہ صحابہ کے
زمانے مین منافق کی تین پہچانین تھین تکذیب اللہ اور رسول کی اور پیچھے رہنا جماعت
سے اور بغض علی بن ابی طالب سے ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے غصے مین کسی کو مجال بولنے کی نہوتی تھی مگر حضرت علیؓ کو انتہی ما فی ازالۃ الخفا
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت علیؓ نے جو چیز مین نے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے طلب کی وہ مجکو دی اور جو چیز مین نے نہ طلب کی وہ مجکو آپ نے دی اور امام احمد بن حنبل

[illegible]

سے روایت ہی کہ فضائل حضرت امیر مین جتنی حدیثین آئی ہین اتنی کسی کے فضائل مین نہین شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفار مین لکھتے ہین کہ اسکے دو سبب ہین ایک تو رسوخ اسلامی کہ آپکا اسلام اولی ہی دوسرے قرابت قریبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور جو انعام الٰہی اُس ذات مقدس پر ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تربیت یافتہ ہوے اور بڑھکے یہ بات ہی کہ جناب فاطمہ زہرا آپ کے نکاح مین آئین نورٌ علی نور کا مرتبہ ہوا پھر جو آپ کی خلافت مین فتنہ در فتنہ پیدا ہوا اور صحابہ نے آپکی ہمراہی مین نہایت درجکی جد و جہد قیام دین مین کی اسواسطے آپکے اظہار فضائل مین اظہار احادیث فضائل کا ضرور ہوا بعضی حدیثین درجہ تواتر کو پہنچین اور بعض بدرجہ حسان کو اور پھر آپ کے فضائل مین شیعون نے غلو سے بہت سی حدیثین وضع کین اور خوب بازار بدعت کا گرم کیا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۔ اور مین احادیث موضوع اور حدیث ضعیف کہ جسکا ضعف شدید ہو انکار رکھتا ہون اور حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف محتمل الضعف روایت کرتا ہون پس منجملہ متواتر حدیثین آپکی فضیلت مین یہ ہین ای علی تو مجکو ایسا ہو جیسا کہ موسی کے بعد ہارون اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علی کو اور عداوت کر اُس سے جو عداوت کرے علی سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن خیبر کے کل دونگا مین نشان اُس شخص کو جو دوست رکھتا ہی وہ اللہ اور رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو اور فتح ہوگا قلعہ خیبر کا اُسکے ہاتھ سے ہذا کلہ فی ازالۃ الخفار **فصل** بیان مین احادیث فضائل جناب امیر رضی کے تاریخ الخلفا اور صواعق محرقہ سے نقل کرتا ہون صحیح مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مباہلہ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ

ونساءکم وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ۰ یعنی کہ تو
کہ حبیب کفار کو کہ آؤ تم بلائیں ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو اور ہم اپنی عورتون کو
اور تم اپنی عورتون کو اور ہم اپنے نفسون کو اور تم اپنے نفسون کو پھر کوسین پھر کرین
لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون کے پھر بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ اور
حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو اور فرمایا ای خداوندا یہ لوگ اہل
میرے ہین انتہی ما فی تاریخ الخلفاء اور پورا قصہ اسکا تفسیر حسینی وغیرہ مین یون لکھا ہی کہ بعد
نزول اس آیت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نصارای نجران سے کہا کہ تم لوگ
حجت اور دلیل سے نہین سمجھتے تو آؤ ہم تم مباہلہ کرین کہ حق ظاہر ہو جاویگا اُس قوم نے
ایک جگہ مقرر کی دوسرے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین کو گود مین لیا
اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؓ کو اپنے پیچھے کیا اور فرمایا
کہ جب مین دعا کرون تم آمین کہنا کفار نے کہ سامنے صف باندھے کھڑے تھے جب یہ حال
دیکھا تو کانپ گئے اور انکے سردار نے کہا کہ خبردار کبھی ایسے تم مباہلہ کرنا اور بچو تم انکی
بددعا سے یہ وہ لوگ ہین جو دربار حق اور خدا کی دین چاہین وہ انکو ملے اگر چاہین تو انکی بددعا
سے پہاڑ ٹل جاتے اگر تم ان سے مباہلہ کروگے تو روی زمین پر کوئی تم مین کا نہین بچیگا آخر
صلح کر لی انھون نے اس بات پر کہ سالانہ دو ہزار حلے دو دفعہ کرکے اور تیس زرہ تحفہ
دیا کرینگے انتہی ترمذی مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جسکا مین دوست ہون اُسکا علی بھی دوست ہی ابوطفیل سے روایت ہی کہ جمع کیے لوگ
حضرت علیؓ نے صحن مین اور فرمایا قسم دیتا ہون مین ہر مرد مسلمان کو جسنے سنا ہو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے دن غدیر خم کے جو کچھ فرمایا تھا آپ نے یعنی میرے حق مین پس کھڑے ہوے

صحابہ مین تیس آدمی اور گواہی دی انھون نے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُس دن ہمارے حق مین مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ
مَنْ عَادَاہُ یعنی مین جسکا مولی ہون علی بھی اُسکا مولی ہو خداوندا دوست رکھ اُسکو جو دوست
رکھے علی کو اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمن رکھے علی کو بداؤنی تاریخ الخلفا و فصل بیہ قصہ مدارج مین
یون لکھا ہو کہ دسوین سال ہجرت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو
ماہ مبارک مین تین سو سوار ساتھ کر کے یمن مین بھیجا اور اپنے دست مبارک سے انکو دستار
باندہی اور اُسکے دو شملے چھوڑے ایک آگے قریب ایک گز کے دوسرا پیچھے ایک بالشت کا
اور فرمایا اے علی تیری جدائی مین افسوس کرتا ہون اور غم کہاتا ہون اور جب تو پہنچے ان
تو وعظ کہکر انکو مسلمان کیجیو اور قتال آپسے نہ کیجیو عرض کی کہ آپ مجھے اُس قوم پر بھیجتے ہین
کہ وہ اہل علم ہین اور مین احکام قضا اور فتوے سے بخوبی واقفیت نہین رکھتا آپ نے
ہاتھ اپنا انکے سینہ مبارک پر رکھا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ وَاھْدِ قَلْبَہٗ یعنی
خداوندا ثابت رکھ زبان علی کی اور درستہ دکھا علی کے دل کو اور فرمایا کہ ایک آدمی کا ہدایت
پر ہونا تجھے بہتر ہو تیرے واسطے اُس سے کہ مل جاے تجکو دنیا و ما فیہا سے پس آپ تشریف
لیگئے اور وہان ہدایت شروع کی اہل ہمدان ایک دم سب آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوے
آپ نے اس مضمون کی عرضی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ارسال کی
آپکو ایسی خوشی ہوئی کہ سجدۂ شکر بجا لائے اور فرمایا السّلام علی ہمدان بریدۂ اسلمی سے
روایت ہو کہ اول حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن مین حضرت خالد بن
ولید کو روانہ کیا تھا انھون نے فتح کی پھر حضرت نے واسطے خمس کے حضرت امیر رضی اللہ
تعالی عنہ کو وہان روانہ کیا حضرت امیر رضی اللہ تعالی عنہ نے خمس پر قبضہ کیا آسمین لونڈی

غلام بھی تھے اُنہیں سے ایک لونڈی جو بہت خوبصورت تھی اُسکو اپنی خدمت مین لیا
اور اُسے اپنی صحبت سے مشرف فرمایا بریدۂ اسلمی کو یہ بات بری معلوم ہوئی اُنھون نے
حضرت خالد سے اس بات کا شکوہ کیا جب یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا فرمایا ای بریدہ تونے علی سے بغض کیا عرض کی ہان فرمایا علی سے دوستی رکھنا
اور اُس سے بغض مت رکھ اور ایک روایت مین ہی کہ رنگ مبارک آپکا اس بات سے
سرخ ہوگیا اور فرمایا علی کے حق مین تو بدگمانی نہ کر کہ علی مجھسے ہی اور مین اُس سے ہون
فائدہ اسلمی کو حضرت علی سے رنج اس بات کا ہوا کہ اُنھون نے مدت استبرا کر لونڈی
کے واسطے ہی کیون نہ گذرنے دی جواب یہ مسئلہ اجتہادی ہو جناب امیر تو بڑے
مجتہد تھے آپ کے اجتہاد مین استبرا شرط نہو شیخ نے مدارج مین اس مقام پر لکھا ہی
کہ شکایت بریدہ کی جہت سے قصہ خم غدیر کا واقع ہوا اور وہ اسی کتاب مین یون لکھا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے طرف مدینہ مبارک کے
روانہ ہوے جب منزل غدیر خم مین پہنچے (وہ ایک مقام ہی قریب جحفہ کے مکے اور
مدینے کے بیچ مین زاد ہا اللہ تعظیماً) وہان آپ نے اصحاب سے فرمایا اَلَسۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ
اِنّی اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ کیا تم نہین جانتے کہ مین زیادہ محبوب ہون مومنون
کو انکی جانون سے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ سب نے
عرض کی کہ بجا ہی آپ کا فرمانا فرمایا مجھے اللہ تعالی نے طلب کیا ہی مین نے اسکو قبول کیا سو
جانو تم کہ مین نے تم مین دو چیزین بڑی بھاری چھوڑی ہین کہ وہ ایک سے ایک بڑی
ہین قرآن شریف اور اہل بیت میرے دیکھو احتیاط کرنا میرے بعد ان دونون کے حقوق
خوب سمجھنا اور نہایت ودونون کے ساتھ سلوک رکھنا اور یہ دونون آپس مین جدا نہونگی

یہان تک کہ پہونچین میرے پاس حوض کوثر تک اُسوقت فرمایا خدای تعالی مولی میرا ہی اور مین مولی سب مومنون کا ہون پھر ہاتھ پکڑا حضرت امیر کا اور دعا کی اَللّٰهُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ اور بعضی روایت مین آیا ہو کہ یہ بھی فرمایا وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ یعنی مدد کر اُسکی جو مدد کرے علی کی اور ذلیل کر اُسکو جو ذلیل کرے علی کو اسکے بعد ملاقات کی حضرت فاروق اعظم نے جناب امیر سے تو فرمایا مبارک ہو ای علی کہ تم ہوئے مولے سب مومن مردون کے اور سب مومنہ عورتون کے کذا فی المشکوۃ تنبیہ قوم شیعہ اس حدیث کو تمسک پکڑتے ہین اوپر امامت جناب امیر کے اور اس سے ابطال کرتے ہین خلافت خلفای ثلثہ کو سو یہ نہین ہوسکتا کئی وجہ سے اول وجہ یہ کہ لفظ مولی مشترک ہی کئی معنی کے ساتھ آزاد کرنے والے کو بھی کہتے ہین اور غلام آزاد کو بھی کہتے ہین اور کام مین تصرف کرنے والے کو بھی کہتے ہین اور محبوب کو بھی کہتے ہین اور مددگار کو بھی کہتے ہین اور لفظ مشترک پر جس معنی کا قرینہ دال ہو وہی معنی لیا کرتے ہین پس دیکھنا چاہیے کہ یہان خم غدیر مین کوئی قرینہ امامت کا ہی جو وہ مراد لی جائے بلکہ فقط قرینہ اسیر ہی کہ بُریدۂ اسلمی نے جو ناراضی اپنی حضرت علی سے موقع یمن مین بیان کی اور یمن سے سیدھے حضرت امیر مکہ معظمہ کو آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک حج ہوے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر سنا وہان موقع حج کا تھا ادای مناسک حج مین مصروف تھے وہان سے روانہ ہو کر رستے مین یہ موقع لوگون کو وعظ سنانے کا ہوا دوسری وجہ یہ کہ اگر یہ حدیث امامت پر دلالت کرتی تو جناب شاہ ولایت بعد وفات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محضر صحابہ مین کیون نہ پیش کرتے تیسری وجہ یہ کہ مولی

معنی لغت عرب مین امامت کے نہین آئے چوتھی وجہ یہ کہ اگر بالفرض معنی مولی کے
امامت کے بیجیے تو یہ حدیث متواتر نہین کہ مفید امامت ہو پانچوین وجہ یہ کہ صحیح بخاری
مین حدیث ہی مرض موت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین کہا حضرت عباس نے
حضرت علیؓ سے کہ طلب کرلو حضرت سے خلافت کو اپنے واسطے فرمایا کہ مین نہین طلب
کرتا خوف کرتا ہون اس بات کا کہ طلب کرون اور آپ نہ دین تنبیہ اگر یہ حدیث خم غدیر
کی مفید نفس امامت کو ہوتی تو اس فکر کی کیا حاجت تھی اور قصہ یوم غدیر کو اسوقت سے
دو مہینے کا عرصہ گذرا تھا آخر یہ حدیث اگر مفید امامت ہوتی تو جناب شاہ ولایت پیش
کرتے اور حضرت عباس کچھ بولتے یا اور صحابہ مین سے کوئی بھی اسکا ذکر کرتا انتہی مافی
المدارج کیا سبھون نے اسلام کو اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی اطاعت
کو فراموش کر کے اس حدیث سے چشم پوشی کی اسمین کچھ شک نہین کہ یہ حدیث اور
جو اوپر لکھی گئین اور جو اب بفضلہ تعالی آپ کی شان مین لکھتا ہون اُنسے آپکا مرتبہ
اور درجہ اور فضیلت آپ کی منصف اور عاشق رسول کو کافی ہی اور جو خارجی ہی وہ تو اس
محبت سے خارج ہی اور جو رافضی ہی اُسکو اتنے مراتب اور مناصب اور مدارج آپکے
خوش نہین معلوم ہوتے پابندی ہوا وہوس مین اس دولت دین سے دور رفض ہی نعوذ
باللہ من الافراط والتفریط اللھم ارنا الحق حقا وارنا
الباطل باطلا آمین یا رب العالمین آمین فصل بیان مین فضائل متفرقہ جناب
امیر کے آپکو فیصلون اور قضایا مین کمال دخل تھا صواعق محرقہ مین روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو دو آدمیون کا قضیہ آیا ایک نے کہا کہ میرے گدھے کو اسکے بیل نے
مار ڈالا ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا جانورون پر کیا تاوان ہی آپ نے فرمایا ای علی

تم فیصلہ ان دونون کا کرو حضرت علیؓ نے فرمایا دونون بندے ہوے تھے یا کھلے ہوے
یا ایک بندھا ایک کھلا تھا گدھے والے نے کہا میرا گدھا بندھا ہوا تھا اسکا بیل چھوٹا ہوا تھا
آپنے فرمایا کہ بیل والا گدھے کی ضمان دے لیس ثابت رکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
آپکے حکم کو جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ لوگ مختلف درختون سے ہین اور مین اور علی ایک درخت سے ہون ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کو جرأت کلام کرنے کی
نہ ہوتی تھی مگر حضرت علیؓ کو ابن مسعود سے روایت ہو کہ دیکھنا حضرت علی کا عبادت ہو سعد بن
ابی وقاص سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ایذا دی
علی کو بیشک اُسنے مجکو ایذا دی ام سلمہ سے روایت ہی کہ فرمایا آپنے جسنے محبت کی علی سے
اُسنے بیشک مجھے محبت کی اور جسنے محبت کی مجھسے تو اُسنے محبت کی اللہ تعالیٰ سے اور جسنے
بغض کیا علی سے اُسنے بغض کیا مجھسے اور جسنے بغض کیا مجھسے اُسنے بغض کیا اللہ سے ام المومنین
ام سلمہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بُرا کہا علی کو اُسنے بُرا کہا
مجکو حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی تیری مثال
عیسی علیہ السلام کی سی ہی بغض کیا اُنسے یہود نے یہان تک کہ بہتان کیا اُنکی والدہ
شریفہ پر اور دوست رکھا اُنکو نصاری نے یہان تک کہ پیدا کی اُنہین وہ بات کہ نہ تھی اُنمین
یعنی اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور اُنکی والدہ کو خدا کی بی بی خبردار ہو اے علی ہلاک ہونگے تیرے
سبب سے بھی دو فرقے ایک تو وہ فرقہ جو تجھے حد سے زیادہ دوست رکھینگے اور پیدا کرینگے تجھمین
وہ باتین جو نہین ہین تجھمین دوسرا وہ فرقہ جو بغض رکھینگے تجھسے یعنی دل سے بھلا دینگے

[illegible]

وہ سب فضل و کمال تیرے عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بڑے بدبخت ہین دو آدمی ایک تو وہ قوم ثمود میں سے جسنے اونٹنی صالح کی کاٹی دوسرے وہ جو
تجھے قتل کریگا **فصل** بیان مین علم اور عقل اور عدل اور صبر اور آپکی کرامات کے بسبب اختصار
کتاب کے تھوڑے تھوڑے سب کمال آپکے لکھتا ہون وباللہ التوفیق علم آپ کو ایسا جناب باری
سے عطا ہوا تھا کہ آپ فرماتے ہین قسم ہے اللہ تعالی کی نہین نازل ہوئی کوئی آیت قرآن شریف
مین مگر جان لیا مین نے سبب نزول اُسکا اور حکمت اُسکے نزول کی بیشک بخشا ہے مجکو میرے
رب نے قلب عاقل اور زبان گویا ابو طفیل سے روایت ہے کہ فرماتے تھے آپ سوال کرو مجھسے
کتاب اللہ مین جو چاہو کہ جانتا ہون مین کون سی آیت دن کو اُتری اور کون سی آیت رات کو
اور کرامت آپ کی یہ ہے کہ آپکی گود مین سر تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی آنی شروع ہوئی اُسمین آپکی نماز عصر قضا ہوگئی کہ سورج غروب ہوگیا پس دعا
کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا اگر تھا علی تیری طاعت مین تو پھیر طلوع کردے
آفتاب کو سو طلوع ہوا آفتاب بعد غروب ہونیکے روایت کیا اس حدیث کو طحاوی نے
مشکل الآثار مین دو طریق سے ایک روایت ہے اسماء بنت عمیس سے دوسری فاطمہ بنت حسین سے
اور کہا کہ یہ دونون حدیثین ثابت ہین اور راوی ان دونون کے سب ثقہ ہین اور نقل کیا اسکو
قاضی نے اپنی شفا مین اور حافظ ابن سید ناس نے بشری اللبیب مین اور حافظ مغلطائی
نے زہر الباسم مین اور صحیح کہا اسکو ابو الفتح ازدی نے اور حسن کہا اسکو ابو زرعہ بن عراقی نے
اور شیخ جلال الدین سیوطی نے الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ مین اور کہا حافظ ابن احمد
ابن صالح نے ہرگز نہین خلاف کریگا کوئی اہل علم اس حدیث اسماء سے اسواسطے کہ یہ
اجل علامات نبوت مین سے ہے اور ترجمہ حدیث اسماء کا یہ ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے

ظہر کی اور بھیجا حضرت علیؓ کو کسی کام کو پھر پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی
پھر رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا حضرت علی کی گود مین پھر نہ اٹھایا آپنے
سر مبارک اپنا یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب پھر دعا کی آپ نے وہ جو ابھی گذری اور افراط
کی ابن جوزی نے کہ اس حدیث کو موضوع کہا ہذا فی ازالۃ الخفاء اور کہا شیخ عبد الحق محدث
نے مدارج مین کہ ابن جوزی جلدی کرنے والا ہی حدیثون کے موضوع کہنے مین راقم کہتا ہی
کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو معجزہ ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ کرامت حضرت شاہ ولایت کی
اسواسطے کہ معجزے سے متحقق ہوئی آپ کی کرامت اور کرامت سے ظاہر ہوا یہ معجزہ اس
حدیث کے دونون طریق حضرت شاہ ولی اللہ نے سنہ ۱۱۴۴ ہجری مین مدینہ منورہ مین اپنے
استاد شیخ ابو طاہر سے مسلسل فاطمہ بنت حسین تک اور اسما بنت عمیس تک ازالۃ الخفاء
مین روایت کیے ہین مَنْ شَآءَ فَلْيَنْظُرْ فِيهَا اور اس مقام پر حکایت عجیب نقل کی ہی
صواعق کے صفحہ ۹۳ مین وہ یہ ہی کہ ایک جماعت مشائخ عراق کی حاضر تھی ابو المنصور
مظفر بن اردشیر قبادی کے وعظ مین کہ وہ وعظ کہہ رہے تھے بعد نماز عصر کے اور بیان کرتے
تھے یہی حدیث اور فضائل اہل بیت کے پس گھر گیا ایک دم ابر اور چھپ گیا آفتاب اور
گمان کیا لوگون نے کہ غروب ہوا آفتاب پس کھڑے ہوے وہ منبر پر اور اشارہ کیا آفتاب
کو اور پڑھے تین اشعار کہ ترجمہ انکا یہ ہی ~~ کررہا ہون مین بتوفیق خدا ٭ نعت
و مدح مصطفے و مرتضے ٭ تو نہ ڈوب ای شمس تابان پر ضیا ٭ سن لے تو بھی مدحت
آل مصطفے ٭ کہتی ہی جماعت حاضرین کی کہ اسی وقت نکل آیا آفتاب ازالۃ الخفاء مین
لکھا ہی اصبغ کہتے ہین کہ آئے ہم ساتھ حضرت علیؓ کے کربلا مین فرمایا آپنے اس جگہ اونٹ
اہل بیت کے بیٹھینگے اور یہان انکا اسباب رکھا جائیگا اور یہان انکا خون بہیگا ایک جماعت

آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کیجائیگی کہ روینگے اُنپر زمین اور آسمان انتہی اور صبر وحکمت کا بیان یہ ہی روایت ہی عبد الرزاق سے کہ حجر مدری نے کہا کہ فرمایا مجکو حضرت علیؑ نے کہ تو مجپر لعنت کرتا ہی اُسنے کہا کیا کرون محمد بن یوسف حاکم یمن کا حکم کرتا ہی مجکو کہ لعنت کیا کر حضرت علی نے فرمایا تو لعنت کر لیا کر مگر مجسے جدائی نہ اختیار کر اُسنے سنتے ہی کہا کہ لعنت ہی اُسی پر تم سب بھی لعنت کرو اُسپر یعنی حاکم یمن پر اسمین صبر اور حکمت اور خیر خواہی بندگان خدا کی دیکھنی چاہیے کہ کیسی آپ سے بن پڑی ہی ؎ یہی شان ہی آپکی مرتضے ÷ نہو کیون کہ ہین آپ شیر خدا ÷ اور کرامت آپ کی یہ ہی کہ آپنے کچھ بات فرمائی ایک شخص نے کہا تم جھوٹے ہو آپ نے فرمایا تو سچا ہی تو مین بد دعا کرون اُسنے کہا کہ ہان کرو آپ نے بد دعا کی وہ اوسی وقت اندھا ہوگیا روایت ہی مجمع سے تحقیق کہ حضرت علیؑ روز خرچ کر دیا کرتے جو کچھ کہ بیت المال مین ہوتا تھا اللہ تعالی کے کامون مین ایسا کہ کوئی جھاڑو دیتا ہی پھر نماز پڑھتے اس حال مین کہ کوئی گواہی نہ دے کہ حق والون کا حق روک رکھا ہی واقدی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آپکے پاس چار درم تھے اپنے ملک کے کہ اُسوقت اور کچھ آپ کے پاس نہ تھا پس صدقہ کیا آپنے ایک درم دن کو ایک رات کو ایک ظاہر کرکے ایک پوشیدہ پس نازل ہوئی آپکی شان مین یہ آیت اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہذا فی الصواعق المحرقۃ اور آپ کی عقل کامل کا نمونہ یہ ہی کہ ایک شخص مالک تھا پانچ روٹیون کا اور ایک مالک تھا تین روٹیون کا اور دونون باہم کھانے لگے ایک اور شخص آگیا اُن دونون نے اُسکو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا جب وہ کھا چکا تو اُن دونون کو آٹھ درم دے گیا جسکی پانچ روٹیان تھین اُسنے کہا کہ بھائی مین

[illegible]

پانچ درم لون تو تین درم لے اُسنے کہا کہ نہین تصفا تصف کرو یہ جھگڑا آپکے پاس آیا
آپنے فرمایا کہ پانچ والا ٹھیک بات کہتا ہی تین والے سے کہا کہ مین نہین مانتا آپنے
فرمایا کہ اگر تو نہین مانتا تو تجکو ایک درم چاہیے اور اُسکو سات درم اُسنے کہا کیونکر آپنے
فرمایا کہ ہر شخص نے آٹھ ثلث کھائے ہین اسواسطے کہ ہر شخص نے دو روٹیان اور دو ثلث
روٹی کے کھائے ہین اور ہر روٹی کے تین ثلث ہوتے ہین پس مجموعہ آٹھ ثلث ہوے پس تین
روٹی والے نے جبکہ دو روٹیان اور دو ثلث خود کھائے تو گویا آٹھ ثلث خود کھا چکا ایک
باقی رہا وہ اسکے حصے مین سے آٹھوین والے نے کھایا تو اسکو ایک درم دینا چاہیے اور پانچ والے
نے جب آٹھ ثلث خود کھائے تو اُسکے سات ثلث آٹھوین والے نے کھائے تو سات اُسکو دینا
چاہیے کیونکہ اسکی پانچ روٹیون کے پندرہ ثلث ہوتے ہین پس اُسکے سات درم ہیں پھر
وہ تین والا راضی ہو گیا اور آپ کی عقل یہ ہی کہ ایک شخص نے آپکے سامنے بیان کیا کہ مین نے
خواب مین دیکھا ہی کہ مین نے اپنی والدہ سے زنا کیا فرمایا اسکو دھوپ مین کھڑا کرو اور اُسکی
پرچھائین کو حد مارو اور عدل کا حال یہ ہی کہ اپنے بھتیجون کو جو اولاد حضرت عقیل کی تھی
روزینہ بقدر کفایت قوت کے دیتے تھے اُنھون نے اُسمین سے تھوڑا تھوڑا سا اپنے
کھانے مین کم کرکے جمع کیا اور گھی اور کھجورین خریدکین اور آپکی بھی ضیافت کی آپنے
فرمایا یہ تمھارے یہان کہان سے آیا عرض کی کہ یہ اپنے یومیہ مین سے ہمنے کم کرکے جمع کیا
اور یہ خرید کیا فرمایا جتنا تمنے کم کھایا وہ بھی تمکو کفایت کرگیا عرض کی کہ ہان فرمایا آج سے
تمکو اتنا کم ملا کریگا بیت المال سے زیادہ قوت مین دے نہین سکتا پس خفا ہوکے اس بات
سے حضرت عقیل تو اُٹھائی آپنے چھُری اور لیگئے اپنے گلے کی طرف پس گر پڑے حضرت
عقیل اور رو کا آپکو فرمایا آپنے اگر تو میری جان کا دوست ہی تو بچا مجکو آتش دوزخ سے

پس ارادہ کیا حضرت عقیل نے ملک شام کا اور کہا وہان جاؤنگا مین تو ملیگا مجھے خرچ کثیر
اور کھانے اچھے پس گئے حضرت معاویہ کے پاس اُنھون نے بہت خاطر کی اور دیے اُنکو ایک
لاکھ درم اور کہا منبر پر چڑھکے بیان کرو کہ بھائی میرا مجکو اتنا دیا کرتا تھا اور انھون نے
مجھے اتنا دیا جب حضرت عقیل منبر پر چڑھے اول ادا ے حمد خداوندی اور نعت جناب
رسالت مآب ادا کی بعد اوسکے کہا کہ مین نے اپنے بھائی پر بہت زور لگایا مگر اُنھون نے
دین کو مجھپر مقدم رکھا اور پھر مین آیا حاکم شام کے پاس اُسنے مجکو مقدم رکھا دین
پر یعنی بیت المال کا خیال نہ کیا میری خاطر سے مجکو لاکھ درم جسکے تیس ہزار روپے
ہوے دیے روایت ہی معتبر سے کہ کہا مجکو امیر شام نے کہ تم جناب امیر کو کیون بہت چاہتے ہو
کہا مین نے اُنمین تین صفتین ہین جب اُنکو غصہ آتا ہی حلم فرماتے ہین جب بات کرتے ہین
سچ بولتے ہین جب وہ حکم کرتے ہین عدل کرتے ہین اور آپ کو فن شعر مین بھی
کمال تھا چنانچہ چند اشعار آپکے جو حضرت معاویہ کو لکھے تھے وہ یہ ہین اشعار

مُحَمَّدُ النَّبِیُّ اَخِیْ وَصِہْرِیْ — وَحَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّہَدَاءِ عَمِّیْ
وَجَعْفَرُ الَّذِیْ یُمْسِیْ وَیُضْحِیْ — یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ ابْنُ اُمِّیْ
وَبِنْتُ مُحَمَّدٍ سَکَنِیْ وَعِرْسِیْ — مَنُوْطٌ لَحْمُہَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ
وَسِبْطَا اَحْمَدَ اِبْنَایَ مِنْہَا — فَمِنْکُمْ مَنْ لَہٗ سَہْمٌ کَسَہْمِیْ
سَبَقْتُکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ طُرًّا — غُلَامًا مَا بَلَغْتُ اَوَانَ حِلْمِیْ

اور حاضر رہے آپ ساتھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب جہادون مین
مگر غزوۂ تبوک مین کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خلیفہ مدینے کا کرکے
چھوڑ گیے تھے انتہی مانی الصواعق **فصل** بیان مین بیعت حضرت شاہ ولایتؑ کے
جب شہید کیا حضرت عثمانؓ کو ظالمون نے تو آئے وہ حضرت علی کے پاس اور کہا کہ لنبا
کیجیے ہاتھ اپنا کہ ہم بیعت کرین آپ سے فرمایا بیعت خلافت تمھارے کرنے سے نہین
ہوتی مہاجرین اور انصار کا جسپر اتفاق ہوگا وہ امام ہوگا پس دوسرے دن جمع ہوکے سب
لوگ مہاجرین اور انصار اور اتفاق ہوا سب کا آپ کی خلافت پر تو بیعت کی سبھون نے
آپ سے بالاتفاق مگر بعض روایتون مین آیا ہے کہ طلحہ اور زبیر نے اکراہا بیعت کی وہ سال
پینتیسوان تھا ہجرت سے انتہی تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ جمعہ پڑھایا آپنے چھبیسوین ذی الحجہ کو
پھر آئے آپ کے پاس مغیرہ بن شعبہ اور کہا کہ ہمنے آپ سے بیعت کی ہمکو چاہیے کہ جو باتین
بھلی ہون وہ آپ کو سمجھائین انمین سے ایک بات یہ ہے کہ ابھی حضرت عثمان کے عمال کی
موقوفی نہ کیجیے گا اور جو ابھی ایسا کیجیے گا تو سب آپکے دشمن ہوجائینگے اور بڑی مشکل ہوجائیگی
جب خلافت کو قوت ہوجائے تو پھر جو مناسب ہو وہ کیجیے گا فرمایا آپ نے مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا یعنی نہین بناتا مین بھولے ہوون کو اپنا بازو جب مین عثمانؓ
کو یہی بات سمجھاتا تھا تو مین خود ایسا کام کیون کرون بلکہ ابھی انکو موقوف کرونگا پھر
آئے مغیرہ دوسرے دن اور کہا جو آپ سمجھے ہین وہی خوب ہے اسواسطے کہ سب
کہینگے کہ عثمان کو منع کرتے تھے اور آپ انکو قائم رکھا یہ چلے گئے عبد اللہ بن عباسؓ حج
کرکے آئے اور آپ سے بیعت کی آپنے قول اول مغیرہ کا ان سے نقل کیا حضرت عبد اللہ
بن عباس نے کہا بڑی خیر خواہی کی بات کہی اسنے جب دوسرا قول انکا نقل کیا

تو انھون نے کہا یہ دفع الوقتی کی مغیرہ نے یہ بات اچھی نہین فرمایا آپ نے معاذ اللہ مَا کُنْتُ
مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝ اول آپ سے حضرت طلحہؓ نے امارت بصرے کی طلب کی اور
کہا کہ وہان کے لوگ مجھسے خوش ہین اور حضرت زبیر نے امارت کوفے کی طلب کی اور کہا
کہ وہ لوگ مجھسے بہت راضی ہین آپنے فرمایا کہ جب تم دونون باہر چلے جاؤگے تو مین اصحاب
شوریٰ کن کو مقرر کرونگا پھر ارادہ کیا آپ نے کہ ابن عباس کو روانہ کرین طرف شام کے
اور موقوف کرین والی شام کو کہا حضرت ابن عباسؓ نے کہ ملک شام ایک مدت سے
اُنکے قبضے مین ہی اور اُنکو وہان تسلط تام ہی اور بہت لوگ یہان سے بھاگ کر وہان
چلے گئے آپ کے ذمے خون حضرت عثمان کا رکھا گیا ہی اور بنی امیہ مین سے کسی نے آپکی
بیعت نہین کی وہ سب قصاص کے ارادے مین سرگرم ہین میرا بھیجنا وہان اس وقت
مناسب نہین ایسے وقت مین یہی مناسب ہی کہ بنی امیہ مین سے جہان جہان حاکم ہین
انکو برقرار رہنے دو کہ انکو ریاست اور امارت کی بڑی ڈھب یا دہی آپنے فرمایا مین کبھی
نہین مسلط کرونگا ایک بنی امیہ کو بھی مسلمانون پر اور مجھین اور معاویہ مین سوا تلوار کے
اور کچھ نہین ہی ابن عباس نے شام کے جانیکا انکار کیا اور کہا کہ آپ شجاعت کو کام فرماتے
ہین اور لڑائی نام فریب کا ہی اگر میرا کہنا قبول کروگے تو بنی امیہ سب آپکے قیدی ہو جاینگے
اور معاویہ کو شام مین اور ابو موسیٰ اشعری کو کوفے مین رہنے دو کہ یہ دونون فقط عامل
خلیفہ ثالث کے نہین ہین بلکہ یہ عامل حضرت فاروق اعظم کے ہین فرمایا تیری رائے پر
معاویہ کی رائ مین نہین عمل کرونگا پس روانہ کیا آپنے اول عُبید اللہ بن عباس برادر عبداللہ
عباس کو طرف یمن کے اور موقوف کیا یعلی بن اُمیہ کو پس قبول کر لیا اہل یمن نے اونکو
اور چلے گئے وہان سے یعلی بن امیہ اور بھیجا آپنے عثمان بن حنیف کو طرف بصرے کے اہا

موقوف کیا عبداللہ بن عامر کو پس قبول کرلیا اہل بصرے والی عثمان بن حنیف کو اور چلے گئے وہاں سے
عبداللہ بن عامر پھر بھیجا آپنے ابو موسیٰ اشعری اور قیس بن سعد کو طرف مصر کے اور موقوف کیا عبداللہ بن سرح
کو جب پہنچے یہ مصر میں تو چلا گیا وہاں سے عبداللہ بن سرح اور اہل مصر باوجود کہ شیعہ تھے اور قاتل تھے حضرت ذی النورین
کے مگر خلاف انکے بعضے مطیع ہو گئے اور ساتھ بہت انکے جو طالب خون حضرت ذی النورین کے تھے ایسا ہی حال ہوا
اہل کوفہ کا کہ مختلف ہوگئے اطاعت عامر بن شہاب میں پھر روانہ کیا آپنے سہیل بن حنیف کو طرف شام
کے جب پہنچے وہ تبوک میں تو وہاں لشکر شام نے انکو جواب دیا کہ تم اوسلٹے جاؤ ہم نہیں راضی
بیعت حضرت علی سے کہ انکے ذمے خون حضرت ذی النورین کا ہو انتہیٰ اب آگے حال خلافت
کا کیا لکھوں اگر جنگ کفار سے ہوتی اور جہاد اعدای دین سے ہوتا تو بڑی خوشی سے فتوح
اسلام کی لکھتا جناب حضرت شاہ ولایت کی خلافت حقہ ہونے میں بعد حضرت عثمان کے
اور آپکی شجاعت اور جوانمردی اور صبر اور تقوے میں کسی سنی کو سلف سے خلف تک انکار نہیں
بلکہ اسمیں شبہہ بھی نہیں اگر آپکو آپس کے جھگڑے سے چین ہوتا تو اسی چھے برس کی
خلافت میں اسلام ہندوستان تک آجاتا جب حضرت ذی النورین کی خلافت میں اسلام
بلخ بخارا اور کابل تک پہونچ گیا تو آپکی شجاعت اور جوانمردی کیا خلفای ثلثہ سے کم تھی آپ
جمیع غزوات میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور جیسی جیسی جوانمردیاں
آپ سے ظاہر ہوئیں خصوصًا فتح خیبر میں اور جنگ احزاب میں وہ تحقیق ربانی میں لکھ چکا ہوں
اور جمہور اہل سنت کا مذہب ہی کہ مقابلین آپ کے سب خطا پر تھے فقط خطای اجتہادی سے انکو
نجات ہوئی ابلیس تو شیطان کا نام ہی عبداللہ بن سبا شیطان اسلام کا ہوا کہ اس یہودی نے
خلافت حضرت ذی النورین میں انکی غلبہ حیا سے وقت پایا کر لوگوں سے ملکر سامنے آپکو برا کہنا
اور دین میں فساد برپا کرنا شروع کیا آپنے اسکو مدینہ سے اخراج کا حکم دیا آپکو تدبیر الٰہی سے

کیا خبر تھی ورنہ اُس مناق شیطان کو ابو جہل والے کنوین مین ڈالتے مگر ارادۂ الٰہی مین کسکو
دخل ہی شیطان ملعون جب نوح علیہ السلام کی کشتی پر کھڑا ہو گیا آپنے اُسکو دیکھکر فرمایا کہ اسکو
ڈبو دو اُسنے کہا کہ مین آپکی طلب سے آیا ہون بے طلب آتا تو غرق کر دیتے فرمایا تو جھوٹا ہی مینے
تجھے کب بلایا ہی شیطان بولا جب گدھے نے سوار ہونے مین خرد ماغی کی تو آپنے فرمایا کہ سوار ہو
ای ملعون تو جو ملعون تھا وہ سوار ہو گیا وہ تو ملعون نہ تھا فرمایا کہ اسکو غرق کر دو یہ حیلہ کرتا ہی
حکم خداوندی آیا کہ تم اُسکے صدق اور عاجزی پر رحم کرو تو اُسکے کارخانے مین بندے کی
کیا مجال پھر اُس شیطانِ اسلام نے مصر اور کوفے اور بصرے مین جا کر ایسا عروج پیدا کیا
کہ ایک دم اُنکے دلون سے محبت حضرت ذی النورین کی کہ خلیفۂ رسول اور داماد رسول اور جنتی
قطعی تھے فراموش کر دی آخر اُن لوگون کو دشمن بنا کر آپکو شہید کر وا دیا جب جانا کہ یہ تو
کام عداوت کا چل گیا اب حضرت علیؓ کی خلافت کو توڑنا شروع کیا اپنے احباب اصحاب کو
ملکون مین روانہ کر دیا بعضے اُنمین سے کرتہ خون آلودہ آپکا شام میں حضرت معاویہؓ کے
سامنے لیگئے اور کہا امام برحق کو حضرت علیؓ نے ایسے ظلم سے قتل کرایا کہ چالیس روز تک گھر
سے نماز کو بھی نہ آنے دیا اور کھانا پانی اُنپر اور اُنکے گھر والون پر سب بند رکھا وہ دنیا سے سب
بات کو ترس ترس کر گئے اور قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ تلوار ماری اور خون
کی دھار قرآن شریف پر پڑی اور پھر روضۂ مبارک مین دفن نہونے دیا اور یہ سب سازش
حضرت علی مرتضیٰؓ کی تھی ایسی باتین کہکے حضرت معاویہؓ اور تمام شام والون کو فساد پر
آمادہ کر دیا اور کہا کہ اگر حضرت علیؓ کو سازش قتل عثمانؓ مین نہوتی تو قاتلان عثمانؓ کیون
اُنسے بیعت کر لیتے اور وہ کیون نہ اُنکے قاتل کو قصاص مین قتل کرتے تم کیسے مسلمان ہو کہ
خون خلیفۂ برحق کا نہین لیتے ہو اور بعض اصحاب اُسی منافق کے مکہ معظمہ مین پہونچے

وہان جناب عائشہ صدیقہ ام المؤمنین کو جو حج کو تشریف لے گئی تھین اور حضرت طلحہ اور
زبیرؓ کو جو صحابی جلیل الشان اور جنتی قطعی ہین یہی قصہ اسی انداز کے ساتھ سنایا غرض ہر چہار
طرف خون حضرت عثمانؓ کا بہانہ کر کے آپس مین خوب خانہ جنگی کروائی اور ہزارہا مسلمانون
کی جانین کھوئین اُنکا تو کچھ نہ گیا دونون طرف والون نے درجہ شہادت کا پایا کیونکہ وہ سب
کے سب صحابہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر اللہ تعالی ہم سب مسلمانون کے لاکھون
گناہ صغیرہ و کبیرہ بخش کر جنت مین بموجب اپنے وعدے کے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ
بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ بیشک اللہ تعالی نہین بخشیگا مشرک کو اور سب کو بخشیگا داخل
فرماکر اپنے دیدار سے مشرف فرمائیگا تو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت آپکے
کیا ہم گنہگارون سے بھی گھٹ گئے کہ اُنکے کچھ قصور سے اسلام خالص بلا شرک اُنکا اور صحبت
رسول اللہ اور فدای جان و مال جو راہ خداوندی مین اُنھون نے کیا اور بڑی جد و جہد
کر کے اسلام کو ترقی دی کچھ کام نہ آئیگا اور ہم گنہگارون کے مردے کو تو بخشش سے یاد کیا
جائے اور اُنکو بعد اُنکے موت کے لعنت اور تبرا سے یاد کیا جائے سبحان اللہ کیا انصاف ہے علاوہ
اُسکے یہ ہے کہ باتفاق امت یہ مسئلہ جاری ہے کہ مجتہد کو خطا مین ایک درجہ ثواب کا ہے اور صواب
مین دو درجے کا ثواب اُنکے اجتہاد مین اُنکو ایک درجہ بھی نہ ملے بلکہ قابل سب و شتم کے ہون
بلکہ سُبْحٰنَكَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ مین نے دیباچے مین کل حال اسکا لکھ دیا ہے

فصل بیان وجہ خطای اجتہادی حضرت معاویہؓ مین اور جن حدیثون سے اجتہاد کیا
حضرت معاویہؓ نے واسطے اپنی خلافت کے وہ یہ ہین کہ روایت کی ابن شیبہ نے حضرت معاویہؓ
سے کہ ہمیشہ طمع کرتا تھا مین اپنی خلافت کی جب سے سنا تھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ ای معاویہؓ اگر مالک ہو تو احسان کیجیو یہ حدیث خصائص مین ہے اور بیہقی نے

روایت کی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا حضرت معاویہؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین خواہش
ہوئی مجکو خلافت کی مگر فرمانے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپنے ای معاویہ اگر
والی کیا جائے تو کسی کام کا یعنی ملک کا پس ڈر اللہ سے اور عدل کر پس یقین کرتا تھا کہ مین
مالک ہونے مین ملک کے مبتلا ہونگا ہذا فی ازالۃ الخفا اور بہت حدیثین اس مضمون کی کتب
حدیث مین موجود ہین اس سے سمجھے حضرت معاویہؓ کہ مجھے خلافت حقہ حضرت کے فرمانے
سے ہونیوالی ہی اور حالانکہ یہ امر نہ تھا بلکہ یہ معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ جو امر ہونیوالا
تقدیر الٰہی سے تھا اُسکی خبر آپنے اُنکو دی نہ کہ آپنے یہ فرمایا کہ تو خلیفہ ہو جیو میرے بعد چنانچہ
دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابو یعلی اور حدیث حاکم کی کہ روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مین دیکھا مین نے اولاد حکم کو کہ کودتے ہین میرے منبر پر جیسے
کہ کودتے ہین بندر کہتے ہین ابو ہریرہؓ کہ اُس خواب کے بعد کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو ہنستے نہ دیکھا یہان تک کہ وفات ہوئی اور دلالت کرتی ہی اسپر حدیث بیہقی کی جو روایت
ہی ابن مسیب سے کہا دیکھا خواب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو منبر پر پس
برا معلوم ہوا آپکو پس وحی ہوئی آپکو کہ یہ دنیا ہی کہ دی گئی وہ بنی امیہ کو پس ٹھنڈی ہوگئین
آنکھین آپکی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث جو روایت کی ترمذی اور حاکم اور بیہقی
نے حضرت امام حسنؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خواب مین دیکھا مین نے کہ خطبہ پڑھتے
ہین لوگ بنی امیہ مین سے میرے منبر پر ایک کے بعد ایک پس رنج ہوا آپکو تو نازل
ہوئی سورہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی دیا ہمنے تجکو حوض کوثر اور نازل ہوئی سورہ
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی دی ہمنے تجکو لیلۃ القدر کہ عبادت لیلۃ القدر کی
بہتر ہی اُن ہزار مہینون سے کہ حکومت ہوگی بنی امیہ کی کہا قاسم بن فضل نے پس حساب

کیا ہمنے تو پائی ہمنے حکومت یعنی امیہ کی پوری ہزار مہینے تھی نہ کم نہ زیادہ پس اب ذرا خیال
کرنا چاہیے کہ حدیثین فضائل حضرت شاہ ولایت کی معارض ہوئین اُن حدیثون کی جنسے استنباط
کیا حضرت معاویہؓ نے اپنی خلافت کا پس کیونکر خلافت حقہ ثابت ہوگی واسطے حضرت معاویہؓ
کے پس نرہا مگر فقط اجتہاد اُنکا اپنی خلافت پر پس اسی واسطے تمام اہل سنت وجماعت سلف سے
لیکر خلف تک قائل ہین اس بات کے کہ حضرت معاویہؓ سے خطامی اجتہادی ہوئی پس اس سے
اگر کوئی کہے کہ وہ مسلمان ہی نرہے تو اُسکو جرأت ہو جہنم مین داخل ہونیکی ہم تو سب اہل سنت
صبح شام یہی دعا کرتے ہین کہ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ اور ہمین غور کرتا ہو وہ اس حدیث
پر کہ روایت کی بخاری نے حسن سے وہ کہتے ہین سنا مین نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ آگئے اسنے مین حضرت امام حسن فرمایا آپنے یعنی خطبہ پڑھنے مین
کہ بیٹا میرا سید ہو امید ہو کہ اللہ تعالی صلح کرادیگا اُس سے دو جماعت مسلمانون مین پس اس سے
اسلام حضرت معاویہؓ اور اُنکی جماعت کا صاف واضح ہو ہذا فی ازالۃ الخفا **فصل** بیان مین شہادت
حضرت علیؓ کے آپکو اپنی شہادت کا حال زبانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوچکا تھا
روایت ہو کہ فضالہ کہتے ہین کہ مین اپنے باپ ابوفضالہ کے ساتھ گیا طرف حضرت علیؓ کے
ینبع مین کہ وہ قلعہ ہو مصر کی راہ مین کہ وہ بیمار تھے کہا میرے باپ نے اُنکو کہ آپکا اس حال
مین مدینہ منورہ مین ہونا ضرور تھا آپنے فرمایا کہ اس مرض مین میری موت نہین ہو اسواسطے
کہ فرمایا ہو مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مریگا تو یہان تک کہ رنگین ہو داڑھی تیری
روایت ہو عمار بن یاسر سے کہ کہتے ہین وہ تھا مین اور علیؓ رفیق غزوہ احزاب مین پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا خبردون مین تمکو کہ کون سے دو آدمی بڑے بدبخت ہین
کہا ہمنے ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک وہ آدمی جسنے قتل کیا ناقہ حضرت صالح کا

کہ نام اُسکا اُحیمر تھا یعنی قذار بن سالف قاتل ناقہ حضرت صالح علیہ السلام کا دوسرا وہ کہ
قتل کریگا تجکو یہان تک کہ خون آلودہ ہو جائیگی داڑھی تیری اور وجہ ان دونون کے بدبخت
ہونیکی تفسیر عزیزی مین یہ لکھی ہی کہ ایسی دونون نعمت عظمے کو کہ وہ ناقۃ اللہ اور یہ
اسد اللہ تھے ایسے خبیث کام کے واسطے کہ وہ زنا ہی ضائع کیا پہلا حضرت صالح علیہ السلام
کی امت مین قذار بن سالف تھا کہ ایک عورت عنیزہ ام غنم نام پر شیفتہ اور دیوانہ تھا
اور ہمیشہ اُسکے ساتھ عیش و عشرت سے گزر کرتا تھا اُسنے یہ فرمایش کی کہ اگر میرا تو عاشق
صادق ہی تو اس اونٹنی کو قتل کر کہ میرے جانور آرام سے روزمرہ جنگل چرا کرین اُس خبیث
بیدین نے ایسی نعمت اللہ تعالی کو کہ سنگ خارا سے حسب الطلب انھی خبیثون کے بسبب
دعای حضرت صالحؑ کے پیدا ہوئی اُس مردود کے عشق مین اُسکو قتل کیا اللہ و رسول
کا مقابلہ تو کیا مگر تمام شہر اُسکے دودھ سے پلتا تھا سب کا وبال اپنی گردن پر رکھا اپنے تئین اور
ساری اپنی قوم کو جہنم مین پونہچایا لعنۃ اللہ علیہ دوسرا یہ خبیث مادر آزار پدر بیزار شوخ
زبان چالاک ہاتھ اس امت مین عبد الرحمن بن ملجم مرادی خارجی المذہب علیہ اللعنۃ
والغضب نے وہ کام کیا کہ قطام نام ایک عورت خارجی المذہب علیہا الغضب پر
دل و جان سے عاشق ہوا اور اُسکے پاس خط خطوط عشق آمیز ارسال کیا کرتا اُس خبیثہ
کو جناب شاہ ولایت سے یہ صدمہ پونہچا تھا کہ اُسکے باپ اور بھائی جنگ نہروان مین
جو قوم خوارج سے تھے آپکے ہاتھ سے قتل ہو کر جہنم مین داخل ہوے تھے اُسنے اُس سے یہ
فرمایش کی کہ آپکو قتل کرے تو تو مراد تیری بر آسکے اور نہین تو نہین اُس خبیث کو جو نشہ قہر
الٰہی کا چڑھا ہوا تھا کچھ نہ سوجھا ایک شمشیر ہزار درم کو خریدی اور اُسکو زہر کا پانی دلوایا اور
اپنے یارون پر یہ عقدہ ظاہر کیا انھون نے کہا کہ اُنکا قتل کون مشکل ہی وہ تنہا اندھیرے مین

صبح کی نماز کو گھر سے آتے ہین وہ نابکار ایک روز صبح سے پہلے مسجد مین آ کر ستون
کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو رہا اور آپکی عادت شریف یہ تھی کہ اندھیرے سے آپ تشریف لاتے تھے
اور راہ مین تکبیر اور تہلیل باواز بلند پڑھتے تھے کہ لوگ میری آواز سے اُٹھین اور استنجے طہارت
مین مشغول ہون انتہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ رفیق ہو گیا ابن مُلجم کا اس کام مین شبیب
بن عجرۃ الاشجعی پس جب سترھوین رات آئی رمضان شریف کی اور سنہ چالیسوان
ہجرت سے تھا تو سحری کے وقت فرمایا آپنے امام حسنؑ کو کہ آج دیکھا مین نے خواب مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عرض کی مین نے جو صدمے مجکو امت سے پونہچے تھے فرمایا
آپنے بددعا کر تو اُنکے واسطے مین نے اُسوقت یہ دعا کی کہ خداوند ادیوے اُنکی نیکیان مجکو اور
برائیان میری اُنکو پھر چلے آپ طرف مسجد کے نماز کو تو گھر مین بطخین تھین اُن سبھون نے
قائین قائین کرکے آپکو گھیر لیا لوگون نے اُنکا ہٹانا چاہا آپنے فرمایا کہ نہ منع کرو اُنکو یہ مجھے
ملکر روتی ہین اتنے مین آواز آئی موذن ابن نباح کی حَیَّ عَلے الصَّلوٰۃ آپ نماز کے واسطے
چلے یہ کہتے ہوے ای لوگو نماز نماز انتہی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ جب داخل ہوے مسجد مین
اور وہ ملعون مسجد کے ستون کے پیچھے چھپا ہوا کھڑا تھا اُسنے وہی تلوار زہر دار آپکے سر مبارک
پر ماری اگرچہ زخم کاری نہ تھا مگر زہر سرایت کر گیا انتہی صواعق مین لکھا ہی اول ضرب شبیب
ابن عجرہ نے ماری اُسکو ایک بنی امیہ نے اُسی وقت جہنم مین پونہچایا اور ابن ملجم کو گھیرا لوگون
نے اور ڈال دی اُسپر چادر ایک آدمی نے ہمدان کے اور گرا دیا اُسکو اور چھین لی اُس سے تلوار
اور لائے اُسکو آپکے پاس فرمایا آپنے اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اِذا مُتُّ یعنی جان کے بدلے جان اگر
اگر مر جاؤن مین ورنہ پھر جو میری رای ہوگی وہ کرونگا پھر نماز پڑھائی صبح کی جعدہ بن ہبیرہ نے
کذا فی الطبری اور زندہ رہے آپ جمعے اور ہفتے کے دن روئے اُسوقت حضرت امام حسنؑ

اور امام حسین فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہون مین تم دونون کو تقوے کی اور اسکی کہ تم دنیا
کے طالب نہونا اگرچہ حاجتمند ہو تم اور نہ افسوس کرنا گئی ہوئی چیز کا اور حق بات کہنا اور رحم کرنا
یتیم پر اور مدد کرنا ضعیف کی اور تیاری آخرت کی کرتے رہنا اور ظالم کے دشمن رہنا اور مظلوم کی
مدد کرنا پھر فرمایا اپنے بیٹے محمد بن حنیفہ کو کہ یہی وصیت تمکو کرتا ہون اور یہ کہ حسن اور حسین کی توقیر
کرنا اور انکی عظمت رکھنا اور ان دونون کو فرمایا کہ تم اپنے اس بھائی پر شفقت کرنا اور اپنے باپ
کا بیٹا جاننا پھر فرمایا حضرت امام حسنؓ کو کہ اے بیٹا یاد رکھ چار باتین اور چار باتین عرض کیا فرمائیے
فرمایا بہت بڑا غنی وہ ہے جسکو عقل ہے بہت بڑا محتاج وہ ہے جو احمق ہے اور بہت بڑی وحشت کبر ہے
اور بہت بڑی سخاوت حسن خلق ہے اور بچ تو احمق کی صحبت سے وہ چاہتا ہے کہ تیرا نفع ہو اور
وہ ضرر کرتا ہے تیرا اور بچ تو جھوٹے کی صحبت سے کہ نزدیک کرتا ہے تجھے دور کو اور دور کرتا ہے تجھے
نزدیک کو اور بچ تو صحبت بخیل سے کہ وہ ذلیل کریگا تجھکو تیری حاجت کی چیزون سے اور بچ
صحبت فاجر سے کہ وہ بیچیگا تجھکو تھوڑے مول پر پھر نہین بولے آپ کچھ سوای کلمہ طیبہ کے راقم
کہتا ہے کہ جو کوئی ان خصلتون کو مضبوط پکڑے تو ضرور دنیا اور دین مین اسکو عزت ہے گی انشاء اللہ
تعالی اور یہ واقعہ کوفے مین ہوا اتوار کی شب تھی کہ روح پر فتوح آپکی جنت عدن کو تشریف فرما
ہوئی انا للہ و انا الیہ راجعون اور تمام ہوئی خلافت راشدہ آپ پر اور تھی خلافت آپکی چار برس
نو مہینے بس باقی رہگئے تھے خلافت راشدہ کے پانچ یا چھ مہینے وہ حضرت امام حسنؓ نے تمام کر کے
خلافت حضرت معویہؓ کو حوالے کی اور غسل دیا آپکو امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد
بن حنیفہ نے اور نماز پڑھائی آپکی حضرت امام حسنؓ نے اور دفن کیا آپکو شہر کوفے مین رات کو
اور نشان نہ بنایا اوپر سے قبر کا خارجیون کے خوف سے شریک سے روایت ہے کہ لیگئے آپکی نعش
مبارک کو حضرت امام حسنؓ طرف مدینے کے ابن عساکر سے روایت ہے کہ اونٹ پر آپکی

لاش مبارک کو رکھکر چلے تھے کہ اونٹ راستے مین گم ہو گیا کہ پھر اُسکا کسی نے نشان نہ دیکھا
اسی واسطے اہل کوفہ کہتے ہین کہ آپ ابر مین ہین اور عمر آپکی تریسٹھ برس کی تھی آبن ملجم کو
حضرت امام حسن نے حکم قتل کا دیا پھر اور لوگون نے اُسکے ہاتھ پاؤن کاٹے اور آگ مین جلادیا
خَسِرَ الدُّنیَا وَالآخِرَۃ سے ہر کہ دین ابہر دنیای دنی از دست داد + بیشک اُو محروم ماند از دولت دُنیا و دین +

نظم
جو کوئی دنیا کے لالچ دین کرے اپنا خراب ۔ اُسکی ہو بس یہ سزا ہو دین و دنیا کا عذاب
اُسکو مارا تو نے ظالم جو خدا کا شیر تھا ۔ باپ تھا حسنین کا اور تھا امام باصواب
ہی تجھے معلوم شوہر تھا نبی زادی کا وہ ۔ فاطمہ بنت نبی زہرا لقب عالی جناب
اور برادر کسکا تھا وہ ای شقی دوزخی ۔ حق تعالے سے رسول اللہ ہی جسکا خطاب
کچھ خبر ہی تجکو قول احمد مرسل کی بھی ۔ تیرے ہی حق مین کہا اشقیٰ یہ ہی تجپر عذاب
یہ خلیفہ آخری راشد تھا ای مردود حق ۔ ہو غضب تجپر خدا کا اور رحمت سے جواب
یہ خرابی ساری امت کی ہوئی ای بدنصیب ۔ گور مین بھی تو جلے اور تیرا ہو خانہ خراب
کیا مصیبت اُنکے بچون پر ہوئی ای بے نصیب ۔ کربلا مین تشنگی اور سب کے سب چشم پرآب
سبکے سب اِس سرزمین پر ہو گئے قربان حق ۔ تجکو ہو لعنت مبارک اُنکو ہو رحمت ثواب

حضرت شاہ ولایت کی نو زوجہ تھین اول جناب فاطمۂ زہرا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی
حیات مین کوئی زوجہ آپنے نہ کی دوسری زوجہ ام المومنین بنت خزم تیسری زوجہ اسما بنت عمیس
چوتھی ام حبیبہ بنت ربیعہ پانچوین اُمامہ بنت ابی العاص چھٹی خولہ بنت جعفر بن قیس ساتوین
جہجاہ بنت امرء القیس شاعر نامی آٹھوین لیلیٰ بنت مسعود نوین سعید بنت عُروہ اور اولاد
کا حال شجرے سے معلوم کرنا چاہیے راقم الحروف کہتا ہی کہ قسم ہی مجکو رب کعبہ کی ضروری حدیثین آپکے
فضائل مین مینے لکھین اگر بہت حدیثین آپکے فضائل کی اختصار کے واسطے متروک ہوئین [illegible]

دو لکھتا ہون بتوفیقہ تعالیٰ وہ یہ ہی کہ مسجد کے ستون کے پیچھے ابن ملجم چھپا کھڑا تھا اگر خبر ہوتی پھر نا دان ہین وہ لوگ جو آپکو مشکل کشا جانکر اپنی مشکلون مین آپسے مدد طلب کرتے ہین اور یا علی یا علی کا نعرہ لگاتے ہین خوف کرین وہ اس بات سے کہ ایسے عقیدے سے آدمی مشرک ہو جاتا ہی اور شرک تو ظلم عظیم ہی قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یا الٰہ العالمین بطفیل ان حضرات مقبولین کے میرا خاتمہ بالخیر کر اور محمد ادریس کو عمر طبعی اور علم اور تقویٰ روزی عنایت فرما اور میری بیٹی آسیہ بیگم کو جنت الفردوس عطا کر آمین یا رب العالمین مناجات

رَبِّ سَلِّمْ مِّنْ نُّزُوْلِ الْمِحَنِ	وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ یَا ذَا الْمِنَنِ
بِالنَّبِیِّ الْہَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ	اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ طٰہٰ الْمَدَنِیِّ

تمام ہوا جاسہ چوتھا اب شروع کرتا ہون مین بتوفیقہ تعالیٰ جاسہ پانچوان اہل بیت طاہرہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم مربہ شتمین ٭ التماس کرتا ہی مصحح اس کتاب کا عبد ضعیف محمد ادریس ابن حضرت مصنف بردا اللہ مضجعہ کو مجھے علاوہ وعظ متفرق کے ہفتے مین دو وعظ معین کہنے کا اتفاق پڑتا ہی ایک جمعے کو زیر جامع مسجد تھلی والون کی مسجد مین کہ والد ماجد عاجز کے وہان وعظ فرمایا کرتے تھے دوسرا بروز یکشنبہ مسجد آسیہ مین محاذی اسٹیشن کمنہ پنجاب کے یہ مسجد میرے والد ماجد نے میری ہمشیرہ مرحومہ آسیہ بیگم کے نام سے بنوائی تھی مگر افسوس کہ چھت نہ بننے پائی تھی کہ جناب مغفور نے وفات پائی پھر خدای تعالیٰ نے انکی خلوص نیت پر الطاف فرما کے انکی چھت اور فرش سنگین بلکہ حوض تک بنوا دیا گو ابھی کام بہت باقی ہی مگر خدا سے امید قوی ہی کہ جسنے اس بے سروسامانی کی حالت مین اتنا کام بنوا دیا تو کیون نہ انجام کو پہونچائیگا

غرض کہ ان وعظون مین اتفاق فضائل رجب کے بیان کا جو ہوا انہین یہ دعا عجیب و غریب
مین نے بیان کی کہ جسکے راوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین پس اکثر احباب نے مجھسے نقل
طلب کی مین کہانتک لکھتا اور دیتا مگر مین نے کہا کہ کسی کتاب کے اختتام پر اسے لکھوا دون
اسوقت یہ کتاب تصنیف والد مرحوم زیر طبع تھی لہذا اسمین درج کرنا چاہا تو مقام مناسب حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے مناقب کا معلوم ہوا وہ یہ ہی کہ روایت ہی حضرت حسین بن علی بن ابی طالب سے
کہ فرماتے ہین آپ ہم طواف کر رہے تھے کہ ناگہان سنی ایک آواز کسی کی کہ وہ کہ رہا ہی
یَا مَنْ یُّجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ یَا کَاشِفَ الْکَرْبِ وَالْبَلْوٰی مَعَ السُّقْمِ اور
بات کی مین نے اور پھر اترے واسطے گرد خانہ کعبہ کے اور حرم کے وَنَحْنُ نَدْعُوْ وَعَیْنُ اللّٰہِ
لَمْ تَنَمْ هَبْ لِیْ بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَاْتُ مِنْ جُرُمٍ یَا مَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ الْخَلْقُ بِالْکَرَمِ
اِنْ کَانَ عَفْوُكَ لَمْ یَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ یَّجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالنِّعَمِ کہا حضرت حسین
ابن علیؑ نے کہ فرمایا مجھے میرے والد حضرت علیؓ نے آیا سنا تو نے اپنے گناہون پر رونے والے
کو اور اپنے رب پر غصہ کرنے والے کو پس قریب ہی کہ پائے تو اسکو اور آواز دے اسکو کہا حضرت
حسین نے پس جلدی گیا مین کہ پایا مین نے اسے خوبصورت پاک بدن ستھرے کپڑے خوشبودار پہنے ہوے
مگر یہ کہ شل ہو گیا تھا سیدھا پہلو اسکا پس کہا قبول کر تو بلانے کو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
کے پس کھڑا ہوا وہ اور کھینچتا تھا اپنے اس جانب کو یہان تک کہ حاضر ہوا سامنے امیر المؤمنین
علیؓ کے پس کہا آپنے کون ہی تو اور کیا حال ہی تیرا کہا ای امیر المؤمنین کیا حال ہی اسکا جو

پکڑا گیا عذاب مین بدلے حقوق العباد کے فرمایا کیا ہی نام تیرا کہا منازل بن لاحق فرمایا کیا قصہ
ہی تیرا کہا مین تھا مشہور عرب مین ساتھ لہو و لعب کے کودا کرتا تھا مین میدان خواہش مین
اور نہ افاقہ پاتا تھا اپنی غفلت سے اگر توبہ کرتا تھا نہ قبول ہوتی تھی اور اگر طلب پھرنے کی کرتا تھا
نہ پھرا جاتا تھا ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب مین اور شعبان مین اور تھا میرا باپ شفیق رفیق ڈراتا تھا
جہالت اور بدبختی کی جگہ سے کہتا تھا ای میرے بیٹے اللہ کے پاس سخت پکڑ اور غلبہ اور عذاب ہی
پس نہ پیش آ ساتھ نافرمانی کے اس سے جو عذاب کرے ساتھ آگ کے پس بہت فریادین تیری طرف
سے تاریکیون کو اور بزرگ فرشتون کو اور حرمت والے مہینون کو اور راتون کو اور دنون کو
جب وہ غلبہ کرتا تھا مجپر غصے سے مین غلبہ کرتا تھا اسپر مارنے سے پہونچایا گیا مین طرف اسکے
ایک روز پس کہا اسنے قسم اللہ کی البتہ روزے رکھونگا مین برابر نہ چھوڑونگا اور نماز پڑھونگا
اور نہ سوؤنگا تاکہ خوب دعا قبول ہو پس روزے رکھے ایک ہفتہ پھر سوار ہوا خاکی شتر پر اور آیا
مکۂ معظمہ مین حج اکبر کے دن یہ کہتا ہوا کہ جاتا ہون طرف بیت اللہ کے اور فریاد کرتا ہون مین
تجھے یا اللہ پس لٹکا کعبے کے پردے مین اور بددعا کی میرے لیے اور کہا ای وہ ذات پاک کہ کرتے ہین
حجاج دور سے امید رکھتے ہین لطف و رحمت سے تیری اور پناہ مانگتے ہین تیری نافرمانی سے
پس پکڑ تو میرے حق مین ای رحمن میرے بیٹے کو اور شل کر دے اپنے کرم سے پہلو اسکا ای وہ ذات
کہ پاک ہی نہ پیدا کیا گیا ہی نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہی پس قسم اس ذات پاک کی جسنے بلند کیا
آسمان کو اور نکالا پانی کو نہین تمام ہوا کلام اسکا کہ شل ہو گیا سیدھا پہلو میرا پس ہو گیا
شل مثل خشک لکڑی کے پڑا ہوا گوشۂ حرم مین صبح شام آتے تھے لوگ اور کہتے تھے یہ وہ ہی
کہ قبول کی اللہ تعالی نے بددعا اسکے حق مین اسکے باپ کی پس فرمایا اسکو حضرت علی نے
پھر کیا کیا تیرے باپنے کہا ای امیر المومنین سوال کیا مین نے اس سے کہ دعا کرو واسطے میرے

اسی جگہ یہان بددعا کی تھی بعد راضی ہونے کے قبول کیا اسنے میرے کہنے کو پس سوار کیا
مین نے اسکو اونٹنی پر اور جلدی چلا مین یہان تک کر پونچا وادی اراک مین پس اڑا ایک
جانور درخت سے پس بھڑک کر بھاگی اونٹنی پس گرا میرا باپ اور مرگیا رستے مین آپس فرمایا حضرت
علی نے آیا بتا دون تجکو دعا کہ سنی ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین وہ دعا
کی کسی نے واسطے اپنے غم کے مگر کھول دیا اللہ نے غم اسکا اور نہ کسی مصیبت والے نے مگر کھو دی
اللہ نے مصیبت اُسکی کہا ہان پس کہا حضرت حسین نے سکھا دے اسکو وہ دعا پس دعا کی اُسنے
نجات پائی اپنے مرض سے دوسرے دن آیا وہ ہمارے پاس صحیح سالم کہا مین نے کیونکر
عمل کیا تو نے کہا جب آرام پکڑا آنکھون نے دہی دعا کی مین نے ایک بار پھر دوسری بار
پھر تیسری بار پس ندا آئی بس ہی تجکو اللہ تحقیق دعا کی تو نے اللہ سے ساتھ اسم اعظم کے
کہ جو کوئی دعا کرتا ہی ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی اور جو مانگتا ہی ساتھ اُسکے ملتا ہی پھر غلبہ کیا
آنکھون نے پس سوگیا مین پس زیارت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب
مین پس پیش کیا مین نے اُس دعا کو فرمایا آپنے سچا ہی علی بیٹا میرے چچا کا اسمین اسم اعظم
ہی کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اسکے ساتھ قبول ہوتی ہی جو کچھ مانگتا ہی اسکے ساتھ ملتا ہی پھر آنکھ
لگ گئی میری دوسری بار پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ سے سنون وہ دعا پس فرمایا آپنے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّةِ
وَیَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِیَّةٌ وَیَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَفْرُوْشَةٌ وَیَا مَنِ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ وَّمُضِیْئَةٌ وَیَا مُقْبِلًا عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ زَكِیَّةٍ

وَيَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِينَ وَاَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ حَوَائِجُ الْمُلُوْكِ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ
يَا مَنْ نَجَّا يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادٰى وَلَا صَاحِبٌ
يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ يُعْطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا وَّ
جُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ
کہا اُسی منادل نے بیدار ہوا مین کرمین بالکل اچھا تھا فرمایا حضرت علیؑ نے مضبوط پکڑو اس دعا کو کہ یہ
ایک خزانہ ہی عرش معلے کے خزانون مین سے اور نقل کیا گیا مثل اسکے زمانے مین حضرت عمرؓ بن خطاب کے

شعر أَتَسْتَهْزِئُ بِالدُّعَاءِ وَتَزْدَرِيْهِ — تَبَيَّنَ فِيْكَ مَا صَنَعَ الدُّعَاءُ
سِهَامُ اللَّيْلِ لَا تُخْطِیْ وَلٰكِنْ — لَهَا اَمَدٌ وَّلِلْاَمَدِ انْقِضَاءُ
شعر درگاہ مین کریم کے ہو التجا قبول — دست دعا بلند تو کر ہو دعا قبول

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
للہ الحمد والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیہ مسمی بجواہر
رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي اذهب الرجس عن اهل بيت الرسول واطهرهم تطهيرا وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا متكئين فيها على الارائك لا يرون فيها شمسا ولا زمهريرا والصلوة على رسوله محمد النبي مدح اهل بيته مدحا كثيرا وعلى آله الذين نزل في شانهم يوفون بالنذر ويخافون يوما كان شره مستطيرا وعلى اصحابه الذين نزل في حقهم وبشر المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا وعلى ازواجه اللاتي نزل في حقهن واذكرن ما يتلى في بيوتكن من آيات الله والحكمة ان الله كان لطيفا خبيرا ۵

اما بعد عرض کرتا ہے محمد **عبد الرب** بن شیخ محمد **عبد الخالق** حنفی قادری دہلوی الحمد للہ کہ میرا خامسہ پانچواں بھی صحیح و سالم ہے کہ لکھتا ہوں میں شان اہل بیت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **باب پہلا** اس بیان میں کہ حصر اہل بیت کا پنج تن پاک پر نہیں ہے پس جاننا چاہیے کہ اہل بیت کی تخصیص فقط پنج تن پاک پر نہیں جیسا کہ زعم ہے شیعہ کا بلکہ عام ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آل مکرمات سب کو صواعق محرقہ میں لکھا ہے

اَلْحَاصِلُ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ السُّكْنٰى دَاخِلُوْنَ فِي الْاٰيَةِ لِاَنَّهُمْ مُخَاطَبُوْنَ بِهَا وَلَمَّا كَانَ اَهْلُ بَيْتِ
الْعَبَاءِ تَخْفٰى اِرَادَتُهُمْ مِنْهَا بَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا فَعَلَهُ مِنْ اَنَّ الْمُرَادَ بِاَهْلِ الْبَيْتِ هٰهُنَا
مَا يَعُمُّ اَهْلَ بَيْتِ سُكْنَاهُ كَاَزْوَاجِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِ نَسَبِهٖ وَهُمْ جَمِيْعُ
بَنِيْ هَاشِمٍ تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ آیت تطہیر کی حجت قاطع اور دلیل ساطع ہی
اوپر اس بات کے کہ ازواج مطہرات داخل ہین اہل بیت مین یقیناً اور باطل ہی مذہب شیعہ
کا کہ خاص کرتے ہین اہل بیت کو ساتھ پنجتن پاک کے اس دلیل سے کہ آپنے ہر پنج تن کو
اپنے کمل مین لیلیا اور پڑھی آیت تطہیر کی اسواسطے کہ اس قصے سے معلوم ہوا کہ یہ پنجتن بھی
داخل ہین اہل بیت مین نہ یہ کہ خاص یہی اہل بیت ہین اور ازواج مطہرات اور باقی بنات
مکرمات سب خارج ہین انتہی اور ایسا ہی لکھا ہی تفسیر کبیر اور تفسیر ابو السعود اور تفسیر بیضاوی
اور تفسیر معالم مین اختصار کے واسطے عبارات اُن کتابون کی اور زیادہ تحقیق اسکی مین نے
نہین لکھی کہ غرض اس کتاب سے نفع عوام کا ہی **باب دوسرا** بیان مین فضائل
اہل بیت کے جب معلوم ہوا کہ اہل بیت شامل ہی ازواج مطہرات اور آل کرم کو تو فضائل
اہل بیت مین دونون مراد ہین اختصار کے واسطے دو حدیثین جو مقبول سنی اور شیعہ
دونون کی ہین وہ لکھتا ہون زید بن ارقم سے روایت ہی کہا کہ کھڑے ہوے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اور خطبے مین فرمایا ای لوگو مین بشر ہون قریب ہی کہ آوے میرے
پاس رسول میرے رب کا یعنی ملک الموت پس قبول کرون گا مین یعنی اسکے پیغام کو اور چھوڑ
چلا ہون مین تم مین دو بوجھل چیزین یعنی ثقل اُنپر بوجھ معلوم ہوتا ہی اول کتاب اللہ تعالی کی

یعنی قرآن شریف اسمین ہدایت ہے اور نور پس پکڑو تم کتاب اللہ کو اور مضبوط رہو اسکو
پھر خوب رغبت دلائی آپنے کتاب اللہ کے عمل کی پھر فرمایا یعنی دوسری بوجھل چیز اہل بیت
میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی اپنے اہل بیت مین روایت کیا اسکو مسلم نے
اور ترمذی نے زید بن ارقم سے یہ روایت کی ہے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیز کہ اگر تم مضبوط
پکڑو گے انکو نہین گمراہ ہونے کے تم میرے بعد ایک انمین کا بڑا ہے دوسرے سے کتاب اللہ کی ڈوری
ہے آسمان سے زمین تک اور عترت میری اہل بیت میرے ہین اور نہین جدا ہونگے یہ دونون
آپس مین یہانتک کہ ملین مجھسے حوض کوثر پر دوسری حدیث روایت ہے ابوذر سے کہتا ہے
وہ مین پکڑے ہوئے تھا چوکھٹ کعبہ شریف کی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے خبردار ہو بیشک مثل میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کے ہے جو سوار ہوگیا اسمین
نجات پائی اسنے اور جو دور ہوگیا اس سے ہلاک ہوا وہ روایت کیا اسکو احمد نے کذا فی المشکوۃ
الحمد للہ کہ ہم اہل سنت و الجماعت نے دونون بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیے اور خوب
سنبھال لیے کہ انشاءاللہ تعالی اب گرنے کا خوف نہین ہے کتاب اللہ کو بھی ہمارے پیشواؤن
نے خوب سمجھا اور خوب طرح اسکی تحقیق کرکے لاکھون دفتر لکھ گئے بلکہ سب ادیان باطلہ
اور مذاہب فاسدہ پر انکے سبب سے فخر ہے اور اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی محبت ہمارے دلون مین ایسی رکھی گئی کہ ہماری تحاریر اور تقاریر سے ہویدا ہے پس
ہم سب اہل سنت والجماعت کشتی اہل بیت محمدی مین سوار ہو چکے ہین امید کامل ہے کہ
طوفان قیامت مین ہمین سب کو نجات ہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل اب اول مین حال ازواج
مطہرات کا لکھتا ہون کہ اول بی بی ہوتی ہین بعد ازان بچے ہوتے ہین باتفاق روایات حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے گیارہ محل تھے دو کا انتقال آپکے سامنے ہوا حضرت خدیجہ اور حضرت زینب

ام المساکین رضی کا تو کو چھوڑکر آپنے وفات فرمائی اور آپ پر نوبت یعنی باری واجب نہ تھی مگر اُسپر بھی
آپنے آخر تک اُسکی رعایت فرمائی یہی مذہب ہی حضرات حنفیہ کا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہکذا فی
المدارج **باب تیسرا** بیان مین ام المومنین حضرت خدیجۂ کبرٰی کے آپکے والد کا نام خویلد ہی بیٹا
اسد بن عبدالعزی بن قصی جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہرہ بن
اصم کہ وہ اولاد عامر بن لوی سے ہی وہ جد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ سرداران قریش
مین سے ہین آپکو بسبب مال فراوان اور اسباب بے انتہا کے ملکہ کہا کرتے تھے مدارج اور معارج
مین لکھا ہی کہ آپ بڑی فاضلہ عاقلہ حاذقہ تھین اور طاہرہ آپکا لقب تھا اور آپ کو امانت دار آدمی
کی نہایت تلاش تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شہرہ امانت و دیانت کا تمام عرب مین مشہور تھا
سنکر اُنھون نے بلایا اور کہا کہ ہمارا مال لیکر سفر شام کرو جو نفع ہوگا وہ تمھارا ہمارا نصفا نصفی ہی
حضرت ابو طالب نے بسبب اپنے افلاس کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رخصت دی ملکہ نے
بہت اسباب آپ کو دیا اور اپنے غلام خاص میسرہ کو اور خزیمہ اپنے قریب کو ساتھ کردیا آپکو
اُس سفر مین خوب نفع ہوا جب خبر قافلے کے آنے کی مکۂ معظمہ مین پہنچی تو سب لوگ ملنے کو
نکلے کہ اُس قافلے مین حضرت ابو بکر صدیق اور ابو جہل کذاب اور بڑے بڑے تاجر عرب کے
تھے ملکہ بھی اپنے بالاخانے پر دیکھنے کو گئین نظر اُنکی حضرت صلعم پر پڑی اپنی خواصون سے کہنے لگین

شعر این کیست این این کیست این درگہ ناگہ آمدہ	این نور اللہ ہست این از نزد اللہ آمدہ
یہ کون ہی یہ کون ہی کے مین جو داخل ہوا	اللہ کا یہ نور ہی پاس اُسکے تھا یان آگیا

دیکھو تو اے میری خواصون کہ کیا تیز ہی اسکے اونٹ کی رفتار اور کیا فصیح ہی اُسکی
گفتار اور ذرا اُسکے سر پر ہی مرغان چمن کی قطار ابر کا سائبان سر پر کھنچا چلا آتا ہی
آفتاب صورت کو ترستا ہی حسن اسکا حسن یوسفی کو مات کرتا ہی گل اسکے آگے شرمندہ ہی

شعر دعوی کیا تھا گل نے کل اسکی رنگ و بو کا | دھو لیں صبا نے یارین شبنم نے موز مین تھوڑا

یسرہ دربار مین آیا ملکہ نے حقیقت سواری کی جو دیکھی تھی اُس سے بیان کی اُسنے کہا کہ تمام
منازل مین آتے جاتے اُنپر سائبان ابر سفید کا رہا اور دھوپ کی جھلکی بھی نہین پڑی شعر

لاڈلے کو دھوپ بھی لگنے نہ دی | ابر کے سر پہ رہی سورج مکھی

اور کہا مال کا حساب کیجیے کہ دو چند سہ چند نفع ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہوا تھا اور طبری نے لکھا ہی
کہ وہ چند کرامات جو آپ سے اُس سفر مین ظہور پائین سب کا بیان کیا اور کہا سب سے بڑی ایک
دن کی یہ کرامت ہی کہ بحیرا راہب کی خانقاہ کے قریب ہمنے منزل کی تھی وہان ایک خشک درخت
کے نیچے آپنے بستر کیا وہ درخت اُسی وقت سر سبز اور پھل دار ہو گیا اور چارون طرف اُسکے سبزہ
نمودار ہو گیا نسطورا راہب کہ تمام نصرانیون کا پیر اور استاد تھا دیکھکر دوڑا اور کتاب اپنی لایا اور اُس
سے حلیہ آپکا ملایا اور نام پوچھا اور کہا قسم ہی خدای انجیل کی کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہی جو اُنکی پیروی
کریگا نجات پائیگا اور جو اُنسے مخالفت کریگا ہلاک ہوگا اور بیان کیا کہ ایک دن اونٹ ہمارے
راستے مین تھک گئے تھے اور طاقت رفتار نہین رکھتے تھے اُنھون نے ہاتھ لگایا سب قوی
ہو گئے یہ سب حال سنکر ملکہ کا دل نہایت خوش ہوا اور میسرہ اپنے غلام کو دس ہزار درم دیے کہ یہ
اسرار کسی پر ظاہر نہ کرے غرض آپکی اسمین یہ تھی کہ جب یہ نبی آخر الزمان ہونیوالے ہین کوئی دشمن
اُنپر وار نہ کرے دوسرے یہ کہ کوئی اور عورت اُنکے نکاح مین نہ آجائے کہ آپ نے خواب دیکھا تھا
کہ آفتاب آسمان سے اُترکر میرے گھر مین آگیا اور اُسکی روشنی سے تمام مکے مین روشنی ہو گئی اُسکی
تعبیر اپنے بھائی ورقہ سے دریافت کی اُسنے کہا کہ پیغمبر آخر الزمان کی تو زوجہ ہوگی یہ خیال ہوا کہ
اور کوئی اُنسے رشتہ نہ کرے کہ ابھی آپکا نکاح نہین ہوا تھا باب چوتھا بیان مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیاہ کے جو ملکہ کے ساتھ ہوا بیاہ شادی نکاح کا نام ہی جیسے کہ عربی

مین مُحرس فارسی مین کدخدائی ترکی مین طوی کذا فی نفائس اللغات چونکہ یہ نکاح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا دونون طرف سے بڑی خوشی کے ساتھ ہوا اور لباس عمدہ طرفین نے زیب بدن کیا اور کھانا بھی جماعت
کو کھلایا گیا اسواسطے مین نے ترجمہٗ باب مین لفظ بیاہ کا لکھا اور یہی لفظ معمول ہندوستان کا ہو اب اور
نکاح جو حضرت مسلم کے لکھونگا تو لفظ نکاح کا ترجمہٗ باب مین لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ نظم پلا ساقیا مجکو
شربت کا جام ٭ کہ ہوتا ہو اب عقد خیر الانام ٭ وہ دولھا ہی پیارا خدا کا حبیب ٭ حبیب خدا ہی
خدا کا قریب ٭ معارج النبوۃ مین لکھا ہو کہ حضرت خدیجہؓ کی عمر اسوقت چالیس برس کی تھی
اور آپکی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ ملکہ مکہ معظمہ کی تھین انھون نے نفیسہ بنت بنیہ کو بلایا
اور اپنی قلبی محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر کی اور اسکو اس کام پر مامور کیا وہ
آپکی خدمت مین آئی بعد چنین اور چنان کے اُسنے آپ کو راضی کیا اور خوشی کا جواب لاکر ملکہ
کو دیا انھون نے اپنے چچا عُمر بن اَسد اور چچا زاد بھائی وَرقہ بن نوفل بن اَسد کو واسطے تقریر
اس امر کے حضرت ابوطالب کے پاس بھیجا وہ بھی بصد خوشی راضی ہوے اُن صاحبون کو
تو رخصت کیا مگر فکر خرچ کی زائد ہوئی کہ ایسی جگہ شادی اور اس درجہ کی مفلسی کیا علاج
کیا جائے امیر حمزہ اور حضرت عباس بھی اسی خیال مین تھے کہ جوڑا دولھا اور دلھن کا موافق موقع وقت
کے ہونا چاہیے اسی حیرت مین تھے کہ ناگاہ شفیق ازلی اور رفیق لم یزلی حضرت صدیق اکبرؓ بلا طلب
اُسوقت آنکلے اور سبب ملال کا پوچھا اور فرمایا کچھ غم کی بات نہین ہو میرے پاس آپ کے دادا
حضرت عبد المطلب کچھ امانت رکھ گئے ہین اور یہ وصیت ہو کہ محمدؐ کی شادی کے وقت دیدینا
سو وہ مین اب لاتا ہون سب صاحب بیٹھے رہین اتنے مین گئے اور آئے اور ایک ہمیانی اور
ایک گٹھری کپڑون کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھدی دیکھا تو ہمیانی مین ہزار
دینار سونے کے ہین اور گٹھری مین تین جوڑے قیمتی پانچ پانچ سو دینار کے ہین آپ جان گئے

کہا ابوبکرؓ نے اس بہانے سے میری خدمت کی ہی دعای خیر اُنکے حق مین فرمائی دیکھو محبوبان خدا کا دل خوش کرنا اور انکی دعا لینا کیا ثمرہ دیتا ہی کہ خاکی کو سیر عرش برین کی کروا تا ہی جب جوڑا آپکے واسطے دلہن کے یہان سے آیا تو آپنے فرمایا مین جوڑا اپنے رفیق مخلص کا پہنونگا نظم

پلاسا قیا مجکو جام سرور
محمد کو دولہا بنا دست بجیے
ملائک کو جلدی سی ہووے خبر
ہو بایمن مین میکال روشن جبین
سرافیل ہو پیش نوشہ روان
تو حمزہ کو بھی حاضری ہو نصیب
ابو جہل ہو پیچھے پیچھے دوان
تو عقبہ و شیبہ بھی حاضر رہین
چچاؤن کو کہدو کرین اب نثار
معطر زمین ہو قدم جب رکھین
نکل آئے سودھی بھی اک بارگی
بٹھایا انہین عزو تکریم سے

ہی احمد کو دولہا بنانا ضرور
وہ گھوڑا منگا دے جو ہو نے براق
پرے باندھ لین آگے وہ آنکر
ابوبکر و فاروق ہو یمین ادھر
خلعت مین ہون صفہای قدسیان
نقیبی مین ہو خالد ابن ولید
امیہ ابولہب بھی ہو روان
چلے گھر سے دولہا کے جب یہ برات
وہ دولہا کے اوپر دُر آبدار
اسی طرح سے جب کہ پہنچے وہان
وہ عمرو اسد اور ورقہ بھی

سہانا سا جوڑا پہنا دیجیے
دکھائے وہ اک دم مین نئی رونق
یمین پہ ہو جبریل روح الامین
تو عثمان و حیدر بھی ہون ادھر
ہو عباس و بوطالب اُسکے قریب
بڑھے جاؤ ہان اے گروہ سعید
جو عتبہ عتیبہ بھی پیچھے چلین
براتی خوشی سے چلین ساتھ ساتھ
مبارک مکان ہی جہان یہ چلین
مکان عروسی پہ جلوہ کنان
بہ تعظیم اُن سب کو وہ لیچلے

مکان حضرت ملکہ خدیجہؓ کا بادشاہانہ بڑی شان و شوکت سے آراستہ اور فرش فروش سے نہایت پیراستہ تھا برات کو اسمین بٹھایا حضرت ابوطالب نے خطبہ نکاح کا پڑھا اُسکا ترجمہ یہ ہی کہ حمد و شکر اُس خدای پاک کو کہ جسنے اولاد حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل سے ہمکو پیدا کیا اور ہمکو نگاہبان حرم شریف کا بنایا اور لوگون کو ہر طرف سے شوق انکی زیارت کا دیا اور ہمکو لوگون پر حاکم بنایا اما بعد یہ بیٹا میرے بھائی عبد اللہ کا محمد ایسا جوانمرد ہی

کہ اُسکے برابر قوم قریش مین کوئی نہین اگرچہ وہ مالدار نہین مگر مال فنا ہونیوالا ہی اور اوسکی صلاحیت اور امانت کو سب قریش جانتے ہین وہ خواستگاری کرتا ہی خدیجہ بنت خویلد کی اور مقرر کیے اُسنے مہر کے بیس اونٹ میرے مال سے جنکی قیمت پانسو درم ہی اور قسم ہی خدای عز و جل کی اُسکی ایک دن شان ظاہر ہوگی بعدہ ورقہ بن نوفل نے خطبہ پڑھا اور کہا مین نے خدیجہ بنت خویلد کو بعوض مہر چارسو مثقال سونے کے جسکے پانسو درہم ہوے محمد بن عبداللہ کے نکاح مین دیا پھر عمر بن اسد نے کہا گواہ ہو تم کہ مین نے اپنی برادرزادی خدیجہ بنت خویلد محمد بن عبداللہ کے نکاح مین دی پھر طرفین سے ایجاب و قبول ہوا کذا فی المدارج و روضۃ الاحباب والمواہب

نظم
مبارک ہو دولہا تجھے یہ دلھن | کہ اس سے ہی ہونگے تیرے ہفت تن | اسی باغ سے فاطمہ کا ظہور
اسی نور سے پنجتن کا ہو نور | غرض اصل اور نسل ہو گی یہی | قیامت تلک جملہ سادات کی

روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنی لونڈیون کو فرمایا کہ دف بجائین اور خوشی سے کودین اور اچھلین کشف الغمہ اور مدارج مین لکھا ہی کہ آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے چچا سے کہو کہ ایک دو اونٹ میرے یہان سے ذبح کر کے کھانا پکائین اور لوگون کو کھلائین یہ اول ولیمہ ہی اسلام مین اسی رات اتفاق زفاف کا ہوا آپکو بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی

شعر
ہمیشہ تجھے خوش رکھے کبریا | ہی تیری خوشی سے ہمارا بھلا

اور حضرت ابوطالب کو بھی بڑی خوشی ہوئی فرمایا حمد ہی اللہ تعالی کی کہ دور کیا اُسنے ہمسے غم اور رفع کیا ہمسے رنج و الم جناب رسالت مآب صلعم انکا نہایت ادب کیا کرتے تھے

باب پانچواں بیان مین فضائل حضرت خدیجہ ام المومنین کے

مدارج اور معارج اور مواہب مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریب نبوت کے غار حرا مین گوشہ نشینی فرمایا کرتے تھے جب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتے خوف کرتے اور آپ سے

آکر بیان فرماتے آپ بڑی عاقلہ اور فہیم تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطمینان دیتین اور
فرماتین کہ اس بات کا ذرا خوف نہ کرو تمھین اللہ تعالی کبھی دکھ نہ دیگا تم رحم کرنے والے ہو یتیم
پر اور خدمت کرنے والے ہو مہمان کی اور ملانے والے ہو رشتے کے اور سمجھنے والے ہو حق کے
اور پھر آپکو اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اور سنایا انکو یہ سب حال انھون نے کہا کہ
وہ جو تمکو دکھائی دیتا ہے جبرئیل علیہ السلام ہین سب نبیون پر وحی لایا کرتے ہین مبارک ہو کہ
تم وہی نبی ہو جسکی بشارت عیسیٰؑ نے دی ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ تو نبی ہے باقی حال
بندش وحی کا اور ورقہ بن نوفل کا کتب سیر مین ہے انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بہت ذکر فرمایا کرتے تھے حضرت خدیجہ کا بعد انکی موت کے اور استغفار کیا کرتے تھے
واسطے انکے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ ایسی تھین اور اکرام کرتے تھے انکے دوستون کا اکثر جو
بکرا ذبح کرتے تھے تو رانین اور دست اسکے انکے قریبون کو بھیجا کرتے تھے اور جو جو بڑھیان
انکے پاس آیا کرتی تھین انکا اکرام فرمایا کرتے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین کبھی کبھی کہ
دیتی تھی کہ خدیجہ کے سوا کوئی عورت دنیا مین نہین تو آپ فرماتے کہ مین روزی دیا گیا ہون
انکی محبت کی اور انکی جسکو وہ چاہتی تھین ابن عباس سے روایت ہے کہ نہین نکاح کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی حیات مین کوئی دوسرا اور جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کا
سلام انکے واسطے لاتے تھے روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نہین غیرت کی مین نے حضرت خدیجہ
پر کبھی اور نہ مین نے انکو دیکھا تھا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو بہت ذکر خیر انکا کیا کرتے تھے
تو ایک روز مجھے غیرت آگئی اور کہا مین نے وہ تو بڑھیا تھین اور دی اللہ تعالی نے آپکو انکے
بہتر بس نہایت غصہ ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ہلنے لگا سر مبارک آپکا
کمال غصہ سے اور فرمایا قسم ہے اللہ تعالی کی نہین بہتر ملی مجکو کوئی عورت انسے وہ ایمان لائین

جب انکار کیا لوگون نے میرا اور تصدیق کی انھون نے میری جب جھوٹا کہا لوگون نے مجکو اور
غنی کیا مجکو انھون نے اپنے مال سے جب محروم رکھا مجکو لوگون نے ہذا فی کشف الغمۃ للشعرانی
حقیقت مین اگر تتبع کرے آدمی تو سب سے اول اسلام انکا ہی عورتون مین اور مردولت
مین پھر مردون مین اول اسلام حضرت صدیق کا ہی اور لڑکون مین اول اسلام حضرت
علی رضہ کا ہی اور غلامون مین اول اسلام حضرت بلال کا ہی باتفاق اہل سیر روایت ہی
حضرت علی رضہ سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ افضل عورتون مین خدیجہ بنت
خویلد ہین اور اشارہ کیا وکیع نے یعنی زمین سے آسمان تک افضل عورتون کی وہی ہین یہ
حدیث بخاری اور مسلم کی ہی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ آئے جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور کہا کہ آتی ہین خدیجہ آپکے پاس برتن کھانیکا لیے ہوے اُنسے فرماؤ کہ اللہ
تعالی نے تمکو سلام کہا ہی اور جبرئیل نے اور خوشی دیجیے اُنکو کہ تمھارے واسطے جنت مین
بہت بڑا محل ہی ایک موتی کا اور نہین ہی اُسمین فریاد وفغان اور نہ رنج روایت کیا اِسکو
بخاری اور مسلم نے لکھا ہی کہ فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین سید البشر ہون روز قیامت
کے مگر میری اولاد مین ایک نبی ہوگا کہ نام اسکا احمد ہی اُسکو فضیلت ہی مجھپر دو چیز سے
ایک تو یہ کہ میرا شیطان کافر رہا اُسکا شیطان مسلمان ہوا اُسکے ہاتھ پر دوسرے یہ کہ میری
بی بی نے مجھے اغوا کرکے دانہ گیہون کا کھلایا اُسکی بی بی اُسکے دین کی مدد گر گی کذا فی المدارج
تو ظاہر مین وہ بی بی حضرت خدیجہ ہین کہ اول سب سے اسلام لائین آپ پر اور سب
مال ومتاع کہ بیحد اور بیشمار تھا سب کا سب آپکو دیدیا اور وہ سب دین کے کام مین آگیا
کذا فی کتب السیر روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے روایت ہی انس رضہ سے جب دو نامحرم ہوئی
حضرت خدیجہ رضہ کی تو اُترے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی قبر مین اور ابھی تک نماز جنازہ

مسلون نہ تھی آپکے بعد ہوئی ہی بنی نامہ فارسی مین لکھا ہی کہ قبل انکی موت کے فرمایا انکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای خدیجہ میری دو بیبیان اور ہین انھون نے عرض
کی وہ کہان ہین فرمایا آسیہ اور مریم پس مسکرائین اور کہا بادشاہون کے لوگ کی محل
ہوتے ہین آپ دنیا ودین دونون کے بادشاہ ہین آپ کے جتنے ہون مبارک ہین
بعد انکی وفات کے حضرت فاطمہ نے عرض کی کہ وجہ اسوقت کے رنج دینے کی کیا تھی
فرمایا دکھایا گیا اسوقت مجکو دفتر اعمال تیری ماں کا تو سوائے شہادت کے سب مرتبے
اُسمین تھے مین نے یہ ذکر سنایا انھون نے صبر کیا تو فرشتون نے ثواب شہادت کا بھی انکے
نامۂ اعمال مین لکھدیا عمر آپکی پینسٹھ برس کی تھی دسوین برس بعثت کے رمضان مبارک
مین آپکی وفات ہوئی مقبرۂ حجون مین دفن ہو ئین راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف
ہوا ہی اور وہین قریب انکے حضرت آمنہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ شریفہ کی زیارت
سے بھی نیاز حاصل کی ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی وفات سے نہایت رنج وغم ہوا تھا
کہ اس سال کا نام عام الحزن رکھا گیا ہذا فی المدارج یا آلہ العالمین خاتمہ بالخیر کر میرا انکے طفیل آمین

باب چھٹا بیان مین صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ محبوب خدا ام حضرت عائشہ ام المومنین کے

آپ بیٹی ہین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کہ فوت ہوئین حضرت خدیجہؓ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تصویر
عائشہ کی لیکر کہ تھی وہ سبز ریشمین کپڑے پر اور کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ تمھاری بی بی
ہی دنیا و آخرت مین عوض مین ملی ہی آپکو خدیجہ بنت خویلد کے ہذا فی کشف الغمۃ اور اسی مین لکھا ہی
کہ چھ برس کی عمر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی درخواست کی تو ہو گیا نکاح اسی وقت
مین جب نو برس کی ہوئین تو مدینہ منورہ مین فرماتی ہین آپ کہ میری والدہ مجھے دلھن بنا کے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے مین لائین اور میری گڑیان میرے ساتھ تھین روایت کیا اسکو مسلم نے اور کہا یہ بی بی ہی آپکی برکت دے اللہ تعالی آپکو اسمین اور اُسکو آپ مین اُسی وقت زفاف کیا آپ نے مجھسے اور وہ وقت چاشت کا تھا اور نہ ذبح ہوا میرے ولیمے مین اونٹ نہ بکری فقط ایک پیالہ دودھ کا سعد بن عبادہ کے یہان سے آیا اور وہ مہینا عید کا تھا اور اچھا جانتی تھی مین نکاح کا ہونا عید کے مہینے مین کہ میرا نکاح عید کے مہینے مین ہوا اور کیسا چاہا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی کو ایسا نہ چاہا ہذا فی المدارج باب ساتوان

آپکے سہاگ کے بیان مین انس بن مالک سے روایت ہی کہ اول محبت اسلام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہ رض کے ساتھ اور صحیح ہی یہ روایت کہ پوچھا آپسے کون یادہ محبوب ہی آپکو فرمایا عائشہ عرض کی مردون مین سے فرمایا باپ اُسکا روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کرتے مین پیوند لگا رہے تھے کہ پسینا آیا آپکی پیشانی پر اور ٹپکنے لگا اور چہرہ مبارک آپکا چمکنے لگا مین چرخہ کات رہی تھی اور جمال مبارک کو غور سے دیکھ رہی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ جو پڑی فرمایا کیون حیران ہی تو اے عائشہ عرض کی مین نے کہ آپکے چہرۂ مبارک نورانی کو بغور دیکھتی ہون پس اُٹھے آپ اور میری دونون آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا اور فرمایا جزاک اللہ خیرا اے عائشہ جتنا تو مجھے دیکھکر خوش ہوتی ہی مین تجھے اُس سے زیادہ دیکھکر خوش ہوتا ہون اور بوسہ دینا آپکا دو آنکھون مین اسواسطے تھا کہ اِن آنکھون نے پہچانا جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس حضرت عائشہ صدیقہ کو یون کہنا چاہیے شعر

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است	آلفم بپای خود کہ بکویت رسیدہ است
ہی ناز آنکھ پر کہ ترا جلوہ دیکھا ہی	پڑجاؤن اپنے پاؤن کو پونچایا تجھ تلک

مسروق تابعی یون روایت کرتے تھے کہ حدیث کی مجکو صدیقہ بنت الصدیق حبیبۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تصویر دکھائی گئی میری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے حضرت
ام سلمہ ام المؤمنین نے کچھ کلام کیا آپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ کے مقدمے مین فرمایا
تو مجھے عائشہ کے مقدمے مین ایذا نہ دے کہ وحی بھی حق تعالی کی مجپر اُسکے بستر پر آتی ہی
اور کسی کے بستر پر نہین آتی کہا ام سلمہ نے اَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِیْذَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور فرماتی ہین حضرت عائشہ رض کہ گڑیان کھیلا کرتی تھی مین حضرت کے یہان
ایک جگہ طاق مین اُنکو مین بٹھا دیتی تھی اور پردہ ڈالدیتی تھی مین اُنپر ایک دن ہوا سے وہ
پردہ اُڑا آپ نے دیکھا پوچھا یہ کیا ہی عرض کی مین نے یہ بیٹیان میری ہین یعنی گڑیان
میری ہین اور اُنمین ایک گھوڑا بھی تھا کہ اُسکے دو پر تھے فرمایا ای عائشہ گھوڑے کے بھی
پر ہوتے ہین عرض کی مین نے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑون کے پر نہین تھے
آپنے تبسم فرمایا ایسا کہ کچلیان آپ کی دکھائی دین روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے
ہذا کلہ فی مدارج النبوۃ للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی اگر کسی کو یہان اعتراض ہو تو ترجمہ
مشکوۃ وغیرہ مین دیکھلے کہ اُنکی آنکھون کا نشان نہ تھا لڑکیان فقط یون ہی کپڑے
کی بنا لیا کرتی تھین بخاری اور مسلم سے روایت ہی کہ میری سہیلیان میرے پاس کھیلا
کرتی تھین جب تشریف لاتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وہ چلی جاتی تھین جب
آپ باہر جاتے تو اُنکو میرے پاس بھیج جاتے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ مین جانتا ہون اُسوقت کو جب تو مجسے
خوش ہوتی ہی اور اُسوقت کو جب تو مجسے ناخوش ہوتی ہی عرض کی کیونکر جانتے ہین
آپ فرمایا جب تو خوش ہوتی ہی مجسے تو کہتی ہی قسم ہی مجکو رب محمد کی اور جب خفا ہوتی ہی

تو کہتی ہی قسم ہی مجکو رب ابراہیم کی عرض کی مین نے ہان یون ہی ہی کہ فقط مین آپکا نام غصّے مین
چھوڑ دیتی ہون مگر دل سے میرے کبھی نہین جدا ہوتے ہین آپ بلکہ ہر دم آپکی محبت مین غرق
رہتی ہون فرمایا ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو جنت مین ملاقات میری تو دنیا مین علاقہ بقدر ضرورت
رکھا کر اور کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگائے بدن سے جدا نہ کیا کر مدارج مین روایت ہی حضرت
عائشہؓ سے کہ کہا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین کہا مین نے
وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور کہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ ایک جنگل ہی درختون کا کہ کھایا ہی اسکو جانورون نے اور ایک جنگل ہی درختون کا
کہ نہین کھایا اسکو جانورون نے آپ کون سے جنگل مین اپنا اونٹ چھوڑینگا فرمایا اسمین
کہ نہین کھایا اسکو کسی جانور نے راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ عورتون کے ڈھنگ
ہوتے ہین کہ جو حصہ اپنے مین ہوتا ہی اسکی طرف مرد کو پرچایا کرتی ہین خاص کر اُس
مرد کو جسکی متعدد زوجہ ہون کیونکہ غیرت سوکن کی بڑی سخت بلا ہی جو عورت صبر کرے
اسپر اُسکو جہاد کا مرتبہ ملیگا ابو عُبَیدہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرض کیا جہاد مردون پر اور غیرت عورتون پر پس جو عورت صبر کرے اُسکو مجاہد فی سبیل اللہ
کا مرتبہ ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین جب تشریف لاتے آپ میرے گھر مین تو رکھ دیتے
آپ دونون گھٹنے اپنے میرے دونون زانو پر اور دونون ہاتھ اپنے میرے دونون مونڈھون
پر پھر اوندھے ہو جاتے آپ مجپر اور سانس چڑھ جاتی آپکی کذا فی کشف الغمہ پھر فرماتی ہین حضرت
عائشہؓ کہ بعض بی بیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھیجا کرتی تھین حضرت فاطمہؓ کو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ پیغام دیکر کہ آپ انصاف کیجیے عائشہؓ مین اور ہم مین اور مین سنکے
سنا کرتی تھی پس فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای بیٹی میری تو نہین چاہتی اُسکو

جسکو مین چاہتا ہون وہ کہتین کہ ہان مین بھی چاہتی ہون اُسکو جسکو آپ چاہتے ہین تو
فرماتے آپ محبت رکھ اُس سے یعنی اشارہ طرف میرے فرماتے جب وہ چلی جاتین اور اُنکو جاکر خبر دیتین تو وہ کہتین کچھ
کام تمنے ہمارا نکیا جب وہ بیبیان بہت کہتین حضرت فاطمہؓ کو تو وہ فرماتین مین کبھی نہین کلام
کرونگی اُنکے مقدمے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ آنسؓ کہتے ہین کہ دو فریق تھے ازواج
مطہرات کے ایک حضرت عائشہؓ کا انکی رفیق تھین حضرت حفصہؓ اور حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ
دوسرا فریق حضرت ام سلمہؓ کا باقی بیبیان اُنکے ساتھ تھین فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ لوگون کی
عادت تھی کہ جو کوئی ہدیہ بھیجتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اکثر میری باری مین بھیجتا پس غیرت
ہوئی ام سلمہ اور اُنکے ساتھ والیون بیبیون کو اور کہا اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ فرماوین لوگون سے کہ جو مجھے ہدیہ بھیجے جہان مین ہون بھیجے انتظار عائشہؓ کی باری کا
نکرے یہ سنکے چپ ہو گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ کہا اُنھون نے یہی کلمہ پس
فرمایا آپنے نہ ایذا دے تو مجکو اے ام سلمہ مقدمہ مین عائشہ کے بولین وہ یا رسول اللہ توبہ
ہے میری یا اللہ اور عادت تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب کوئی بی بی دوسری بی بی
کو برا کہتی تو آپ فرماتے کہ تو بھی اسکو کہہ لے اور اکثر فرماتے کہ صبر کر اور جواب نہ دے اور فرماتی
ہین حضرت عائشہؓ کہ جب مین غصہ ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ ہلاتے
ناک میری اور فرماتے اے عُوَیش یعنی اے چھوٹی سی عائشہ کہہ تو یا اللہ اے رب محمد کے بخشدے
گناہ میرے اور دور کر غصہ میرے دل کا اور بچا مجکو فتنون کی گمراہی سے اور مین اگر خفا
ہو جایا کرتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ مجھے مناتے اور جو مین نہ مانتی تو فرماتے
جسکو چاہے تو حَکَم بنالے میرے اور اپنے مقدمے مین پس ایک دفعہ فرمایا آیا حکم بناتی ہے تو عمر بن
خطاب کو مین کہتی نہین وہ سخت ہین فرماتے اور کسکو مین کہتی میرے باپ کو حکم بناؤ پس بلایا

آپنے اُنکو اور کہا عائشہ مجکو یون یون کہتی ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ ڈرو اللہ تعالی سے
اور حق بات کہو پس مارا میرے باپ نے طمانچہ میری ناک پر اور کہا مرجائیو تیری مان جب
رسول اللہ کا حق نہ کہیگا تو تو اور تیرا باپ حق کہیگا فرمایا آپنے ہمنے تمکو حکم بنا کر بلایا ہی اس
واسطے نہین بلایا کہ تم میری بی بی کو مارو پھر لی چھڑی میرے باپ نے گھر مین سے اور مجھے
مارنے لگے پس بھاگی مین وہان سے اور چمٹ گئی مین جاکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
شکم مبارک مین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم دیتا ہون مین تمکو کہ تم جاؤ تمھین
مین نے اسواسطے نہین بلایا جب گئے باپ میرے گھر سے تو جدا ہو گئی مین حضرت کی پیٹھ سے
پھر بلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو پھر انکار کیا مین نے تو ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا ابھی تو میرے پیٹ مین تو چمٹی ہوئی تھی فرماتی ہین حضرت عائشہ حریرہ پکا کر لائی
مین واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے اس پہلو مین ام المومنین حضرت سودہ
تھین کہا مین نے اُنسے تم بھی کھاؤ انھون نے کہا مین نہین کھاتی کہا مین نے اگر نہ کھاؤگی
تم تو لتھیڑ دونگی تمھارے مونھ پر حریرہ انھون نے جب بھی نہ کھایا پس لتھیڑ دیا مین نے اُنکے
مونھ پر حریرہ پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور رکھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گھٹنا
اپنا میرے گھٹنے پر اور کہا اُنسے تو بھی لتھیڑ دے مونھ عائشہ کا جب کیا سودہ نے ایسا تو ہنسے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنے مین آواز آئی حضرت عمر کی کہ اپنے بیٹے کو پکارتے تھے اے عبد اللہ
اے عبد اللہ آپنے جانا شاید یہان آوین فرمایا اٹھو تم دونون اور دھوؤ تم دونون مونھ اپنا فرماتی ہین
حضرت عائشہ اس دن سے ہم سب ہیبت رکھتے تھے حضرت عمر سے کہ دیکھا ہمنے لحاظ
کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکا فرماتی ہین حضرت عائشہ جب کوئی چیز اچھی
ہوتی تو فرماتے مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ تو پس وہ گھستی مین اور پردہ کئے رہتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تک مین نہ دیکھ چکتی روآیت ہی حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہین
کر دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہین میرے حجرے کے دروازے پر اور حبشی
لوگ پٹا کھیلتے تھے مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ کیے تھے اپنی چادر کا اور
مین دیکھتی تھی اُنکے کھیل کو آپکے کان اور گردن کی آڑ سے اور آپ کھڑے تھے واسطے میرے
جب مین وہان سے ہٹی تو آپ بھی ہٹے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی فرماتی ہین حضرت
عائشہؓ مین عیب کہا کرتی تھی اُن عورتون پر جنھون نے ہبہ کیا تھا اپنے نفس کو واسطے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُتری یہ آیت تُرْجِی مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ
یعنی بلا طرف اپنے جس بی بی کو تو چاہے اور جسکو چاہے نہ بلا یعنی تجیر باری معاف ہی کہا مین نے
ہمیشہ دیکھتی ہون آپ کا رب ہر بات مین آپکی خوشی چاہتا ہی اور ایک رات اپنی باری مین مین نے
اپنے بستر پر حضرت کو نہ پایا گمان کیا مین نے کہ آپ ماریہ قبطیہ کے پاس گئے پس نکلی مین
حضرت کی تلاش مین تو پایا مین نے آپکو نماز مین پس دیکھا مین نے ہاتھ سے آپکے پاؤن
کو کہ آپنے غسل فرمایا ہی یا نہین جب آپ نماز سے فراغت ہو چکی تو فرمایا ای عائشہ گھیر اُسکو
تیرے شیطان نے عرض کی مین نے کہ میرا بھی شیطان ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اور سب بنی آدم
کا ہی مگر اللہ تعالی نے مجکو غالب کیا میرے شیطان پر تو وہ مسلمان ہوا وہ مجھے سوای نیکی کے بدی
کی رغبت نہین دلا سکتا اور فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ ام سلمہؓ نے ایک دن کھانا پکایا واسطے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھیجا آپکو وہ کھانا درمیان صحابہ کے پس پتھر مارا مین نے
اور توڑ دیا پیالے کو اور گر گیا کھانا پس کھڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جمع کیا اُس
کھانے کو دو ٹھیکرون مین اور فرمایا صحابہ کو کہ غیرت آئی تمھاری مان کو غیرت آئے تمھاری ان
کو دو دفعہ فرمایا پھر لیا آپنے میرا پیالہ اور بھیجا ام سلمہؓ کو اور دیا ٹوٹا ہوا اُنکو اور فرماتی ہین حضرت

عائشہؓ کہ ایک دن صفیہؓ کھانا لائین واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑی
ہوئی مین اور توڑ دیا مین نے اُس برتن کو پھر پوچھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
اُسکا کفارہ کیا ہی فرمایا برتن کے بدلے برتن کھانے کے بدلے ویسا ہی کھانا باب آٹھواں آپکی
خصوصیات مین خصوصیت پہلی فرماتی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نہ تھی کوئی
بی بی محبوب زیادہ مجھسے اور نہ کسی کا باپ محبوب تھا زیادہ میرے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خصوصیت دوسری سوای میرے اور کوئی بی بی باکرہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نہ تھی خصوصیت تیسری نکاح سے پہلے میری تصویر جبرئیل علیہ السلام نے لاکر پیغمبر
کو دی پارچۂ ریشمین پر خصوصیت چوتھی مین نے دیکھا جبرئیلؑ کو اور کسی بی بی نے نہین
دیکھا خصوصیت پانچوین اُترا قرآن شریف میری برارت مین اگر نہ اُترتا تو لوگون کے
ایمان مین نقصان پڑتا خصوصیت چھٹی اُترتے جبرئیل یعنی وحی لاتے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر اُس حال مین کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچھونے
مین ہوتی تھی خصوصیت ساتوین وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
میرے گھر مین خصوصیت آٹھوین اور میری باری کی رات مین خصوصیت نوین
میری گود مین خصوصیت دسوین میرے سینے پر ہذا کلہ فی کشف الغمہ خصوصیت
گیارھوین فرماتی ہین کہ نماز تہجد کی پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
مین سامنے لیٹی رہتی تھی جب سجدے مین جاتے آپ اور سر مبارک آپکا میرے پاؤن
سے لگتا تو کبھی مین اپنے پاؤن آپ کھینچ لیتی اور جو نیند مین ہوتی تو آپ اشارہ فرماتے
کہ مین پاؤن کھینچ لیتی جب آپ کھڑے ہوجاتے تو پھر مین پاؤن پھیلا دیتی تھی یہ بھی
خصوصیت مجکو تھی خصوصیت بارھوین نہایا کرتی تھی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک جگہ اور برتن پانی کا بیچ مین رکھہ لیتی تومین بھی اُسمین سے پانی اپنے بدن پر ڈالتی اور آپ بھی تو اسوقت مین کہا کرتی تھی مین کہ آپ سب پانی لیے لیتے ہین میرے واسطے بھی چھوڑ دیجیے یہ بھی خصوصیت مجکو تھی ہذا فی مدارج النبوۃ خصوصیت تیرھوین اس حال مین آپکی ہوئی کہ لعاب دہن میرا آپکے دہن مبارک مین رہا کہ وفات ہوئی یہ قصہ یون ہی کہ فرماتی ہین حضرت صدیقہؓ کہ وقت وفات شریف کے سر مبارک میرے سینے سے لگا ہوا تھا کہ میرے بھائی عبدالرحمن کے ہاتھہ مین مسواک سبز تھی آپنے مسواک کو غور سے دیکھا کہ آپکو مسواک بہت محبوب تھی مین نے عرض کی کہ مسواک آپکو دون سر کے اشارہ سے فرمایا کہ ہان مین نے اُسکے مسواک لیکر اپنے موںہ مین چبائی آپ نے میرے ہاتھہ سے لیلی اور خوب اچھی طرح سے کی پس جمع کیا اللہ تعالی نے میرا لعاب دہن آپکے لعاب دہن مبارک کے ساتھہ آخر دن دنیا کے اور اول روز عقبیٰ کے اور یہ بھی فرمایا آپنے کہ مجھے مسواک اپنے موںہ مین چبا کر دے کہ آسان ہو مجھپر موت اور یہ عوض اسکا ہی کہ حالت صحت مین ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کر کے حضرت عائشہؓ کو دی کہ اسکو دھو کر مجھے دے حضرت عائشہؓ نے اسکو اول اپنے موںہ مین چبایا پھر دھو کر آپکو دی اب یہان اُسکا عوض ادا کیا کہ لعاب دہن حضرت عائشہ کا آپکے دہن مبارک مین رہا کہ وفات ہوئی وہ آخر دن تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے اور اول دن تھا آخرت کا یہ نہایت فضیلت اور شرف ہی حضرت صدیقہؓ کے واسطے اور نہایت دلالت محبت کی ہی سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور اگر کسی کے دل مین اس بات کی سمائی نہو سکے تو اس سے بھی بڑھکر یہ دیکھے کہ شیخ عبدالحق محدث نے نقل کیا مواہب لدنیہ سے کہ حسن بصریؒ سے نقل ہی اور مصنف اُسکا شارح صحیح بخاری کا ہی مدارج مین لکھا ہی کہ چونکہ کردہ ہی موت تو حق تعالی آسان کرتا ہی انبیا پر اور اپنے دوستون پر اُسکو ساتھہ اپنے دیدار کے اور ساتھہ اُس چیز کے دیدار کے کہ دوست

رکھتے تھے وہ اسکو دنیا مین آتی جنت سے الفت چاہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
سات محبت حضرت صدیقہؓ کے اس واسطے کہ محبت دور کرتی ہی غم اور صدمے کو ست

یقین میدان کہ شیران شکاری		درین رہ خواستند از مور یاری

اور مسند حضرت صدیقہؓ مین روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آسان
کی گئی مجپر موت اسواسطے کہ دیکھی مین نے عائشہؓ کے ہاتھ کی ہتیلی کی سفیدی بہشت مین اور
مسند ابن عبادہ سے یہ حدیث مرسل ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھے
مین نے دونون ہاتھ عائشہؓ کے بہشت مین کہ آسان ہوئی مجپر موت یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی محبت تھی انکی کہ صبر نہ کر سکتے تھے آپ بغیر انکے اسواسطے دکھائی اللہ
تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونون ہتیلیان انکی جنت مین کہ آسان ہو جائے میرے
حبیب پر موت اور جو آپنے مرض موت مین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا حال ہی تیرا ای حمیرا عرض
کی کہ میرے سر مین درد ہی آپنے فرمایا اگر مر جائے تو میرے سامنے تو مین نماز پڑھون تجپر اور دفن
کرون مین تجکو تو یہ امر ہنسی کا نہ تھا بلکہ آپکا دل ہی یہ چاہتا تھا کہ عائشہ مجھسے پہلے اگر مر جاوے تو وہان
ملاقات ہو تمام ہوا کلام شیخ کا ژانی مدارج النبوۃ نقلا عن المواہب کشف الغمہ مین روایت ہی
حضرت صدیقہؓ سے کہ ہمارے ہمسایے مین ایک شخص رہتا تھا وہ سالن تحفہ پکایا کرتا تھا اسنے
ایک مرتبہ عمدہ کھانا پکایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپکی ضیافت ہی فرمایا اور عائشہؓ کی
اسنے کہا کہ نہین آپنے فرمایا تو مین بھی نہین آتا پھر وہ آیا اور آپکی ضیافت کی آپنے پھر وہی فرمایا
اسنے بھی ویسا ہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر وہ تیسری مرتبہ آیا اور آپکی ضیافت کی آپنے فرمایا اور عائشہؓ
کی اسنے کہا کہ ہان انکی بھی ہی پھر گئے مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے یہان اور کھانا
کھایا لکھا ہی عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمہ مین بعد لکھنے اس حدیث کے کہ یہ امر ایت پر ہے

پہلے ہوا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین حالت ایام مین بھی آپکے ساتھ ایک لحاف مین سویا کرتی تھی اور دوڑتی تھی مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس مین آگے نکل جاتی تھی ابو داؤد مین روایت ہی کہ تھی مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین تو مین دوڑنے مین آگے بڑھگئی پھر جو مین بھاری ہوگئی تو پھر حضرت صلعم آگے بڑھگئے اور فرمایا یہ اُس دن کا بدلا ہی اور جب میرے یہان کہین سے گوشت پکا ہوا آتا تو آپ کھالے مین مجھپر سبقت فرماتے

باب نوان آپ کے علم و فضل اور سعادت کے بیان مین

مدارج مین شیخ سلمہ نے لکھا ہی کہ مناقب اور فضائل آپکے حد سے زائد ہین اور تحقیق آپ فقہا اور علما اور فصحا اور بلغا اور اکابر مفتیان صحابہ سے منقول ہی بعض سلف سے کہ شبہے احکام شرعیہ کے آپ سے حل ہوتے تھے اور وارد اخبار ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لو تم دو حصہ دین کے اس حمیرا سے کہ لقب ہی آپکا روایت کی اُنسے جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے عروۃ بن الزبیر سے روایت ہی کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو زیادہ عالم حضرت عائشہ سے اور زیادہ واقف معانی قرآن سے اور زیادہ خبردار احکام حلال اور حرام سے اور علم اشعار سے اور علم انساب سے یہان دو شعر آپ کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہین نقل کرتا ہون قطعہ

وَلَو سَمِعُوا فِي مِصرَ اَوصَافَ خَدِّہٖ　　لَمَا بَذَلُوا فِي سَومِ يُوسُفَ مِن نَقدٍ
لَو رَأَت طَاعِنَاتُ زُلَيخَا نُورَ حُسنِہٖ　　لَآثَرنَ بِالقَطعِ القُلُوبَ عَلَى الاَيدِي

آجائین اگر گرمی بازار مین یوسف　　کچھ بھی نہ جچین چشم خریدار مین یوسف
خود کہنے لگین بلکہ یہ دربار مین یوسف　　تہا بیش بہا حسن کے بازار مین یوسف

پر ہو نہ سکا سنگ ترازوے محمد

تجھے کبھی یوسف کو اگر بدلے زلیخا | زندان مین پڑون پر کسی صورت سے نہ بدلون
لیے پھرتے ہین دل یان مشتری بیچنے کے خاطر | فزون تر مصر خوبی سے ہی بازار آپ کا چمکا

حدیثین جو روایت کی انھون نے دو ہزار دو سو دس ہین انمین سے متفق علیہ ایک سو ستر فقط بخاری کی چون فقط مسلم کی ستر سٹھ باقی اور کتابون مین ہین اور آپکی فہم کامل کا بیان ہی کہ جابر سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکرؓ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو دیکھا لوگ دروازے پر بیٹھے ہین کسی کو اذن نہین ملا اندر جانے کا مگر انکو بلا لیا پھر آئے حضرت عمرؓ انکو بھی اندر بلا لیا دیکھا اُن دونون نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین اور گرد آپکے سب بیبیان بیٹھی ہین خاموشی کے عالم مین کہتے ہین حضرت عمرؓ کہ مین نے چاہا کہ ہنساؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج میری بی بی نے نفقہ سے زیادہ طلب کیا مجھسے تو مین نے اُسکی گردن دبائی پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آج یہ بھی سب نفقے سے زیادہ طلب کرتی ہین مجھسے پس کھڑے ہوے ابوبکرؓ اور گلا دبایا اپنی بیٹی کا اور حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی کا اور کہا سوال کرتی ہو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہین ہی وہ آپکے پاس پس کہا اُنھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین سوال کرتے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہو آپکے پاس پھر جدا ہو گئے آپ اُنتیس ۲۹ دن بیبیون سے اور اس عرصے مین کسی کے گھر مین نہ گئے اور رہے آپ خفا بالاخانے مین پھر نازل ہوئی یہ آیت کہ جسمین اختیار ملا ہی ازواج مطہرات کو پیغمبر کے یہان رہنے کا اور جدا ہو جانیکا قولہ تعالی آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔ یعنی اے نبی کہدے اپنی بیبیون کو اگر ارادہ کرتی ہو تم حیات دنیا اور اُسکی زینت کا سو آؤ مین تمکو

فائدہ دون اور چھوڑ دون مین تمام خوشی بخوشی وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ اور جو ارادہ رکھتی ہو تم اللہ و رسول
کا اور دار آخرت کا پس بیشک اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہی واسطے نیک عورتون کے تم مین سے
اجر عظیم پس آپنے شروع کیا یہ پیغام حضرت عائشہؓ سے اور فرمایا جلدی نکر جا اپنے ان باپ
سے یہ مشورہ کر عرض کی کر کیا آپکے اختیار کرنے مین مین ان باپ سے مشورہ لونگی بلکہ اختیار
کیا مین نے اللہ اور رسول کو اور دار آخرت کو مگر یہ عرض میری ہو کہ میرے اس امر کی اوربیبیان
کو خبر نہ کیجیے فرمایا آپنے مین نہین کہونگا اور جو کوئی پوچھیگی تو چھپا ؤنگا نہین کیونکہ مجھے اللہ
تعالیٰ نے بخیل اور ظالم بنا کر نہین بھیجا بلکہ معلم اور آسانی کرنیوالا بنا کر بھیجا ہو روایت کی یہ حدیث
مسلم نے راقم کہتا ہی سبحان اللہ اس عمر مین یہ علم یہ فہم واقعی یہ امر ہی شعر

آنرا کہ دائم روزی مقسوم چارہ نیستا	در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اور یہ فرمان آپکا کہ میرے اختیار کی خبر دوسرون کو نہو تو منظور تھا امتحان اورون کا کہ از خود
کیا کرتی ہین اور جو کوئی کہے کہ منظور یہ تھا کہ کوئی بی بی تو دنیا کو اختیار کرکے جدا ہو جائے تو
اسکا بھی کچھ مضایقہ نہین شریک اپنا جناب باری عز اسمہ کو نہین بھایا اور کسی کو کب پسند آئیگا
ذرا غور کرنا چاہیے آپکے علم و فہم کو کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ
یعنی جو حساب کیا گیا وہ عذاب کیا گیا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ اگر حساب مین عذاب ہی تو آیت
اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا یعنی جسکے داہنے ہاتھ مین نامہ
دیگا اسپر حساب آسان ہو جائیگا فرمایا آپنے وہ حساب ہی نہین یعنی وہ پیار کا حساب ہو اور سخاوت
آپکی اس درجے کی ہو کہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہو کہ دیکھا مین نے حضرت عائشہؓ کو کہ ستر ہزار
درم صدقے کر دیے اور اپنے کپڑے مین پیوند لگا یا لیکن اور عبد اللہ بن زبیر نے لاکھ درہم بھیجا

بیٹھے آپ نے ایک دن مین سب فقرا کو صدقہ کر دیے اور اس دن روزہ تھا اتنا بھی نہ رکھا کہ روٹی کے ساتھ دال سالن کچھ بھی ہوتا لونڈی نے عرض کی کہ روٹی رکھی ہی کیا ہوتا جواب گوشت پکا لیتین فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو پکا لیتی کذا فی المدارج اور خوف خدا کا یہ حال تھا کہ فرماتی ہین جب مین پاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے خوش تو طلب دعا کی کرتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس سوال کیا مین نے ایک دن آپ سے دعا کا فرمایا خداوندا بخشدے عائشہ کے اگلے پچھلے ظاہر باطن کے سب گناہ پس نہایت خوش ہوئی مین فرمایا آپ نے آیا خوش ہوئی تو ای عائشہ اس دعا سے عرض کی مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے مجکو نبی کیا نہین خاص کیا مین نے تجکو اس دعا مین یہی دعا ہی میری اپنی سب امت کے واسطے جو گذر گئی اور جو ہو گی قیامت تک مین یہی دعا کرتا ہون امت کے واسطے راتون کو اور فرشتے آمین کہتے ہین راقم کہتا ہی کہ اسوقت میرا دل قابو سے باہر ہی کوئی چیز درجناب کی اپنی قدرت مین نہین دیکھتا سوای اسکے کہ درود شریف پیشکش کرون اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ نظم

		محمد کہ آمد سراجًا منیرا
بمومن و کافر بشیرًا نذیرًا	ازو مومنان اوہر در قیامت	خداوند جنت و ملکًا کبیرا
ز انکار او کافران را رساند	خداوند دوزخ و سَارت مصیرا	محمد محمد بگو ای برادر
کہ ذکرش خدا کرد ذکرًا کثیرًا	کرامات احمد نبی کس نداند	ولو کان بعضًا لبعضٍ ظہیرا
ہر انکس کہ با مصطفی بغض ورزد	فیدعو ثبورًا و یصلٰی سعیرًا	ز فضل نبی است او نہ بیند
پس از مرگ شمّا دلا از جہر یرًا	محمد زبان شفاعت کشاید	چو مرسل نماید بانگ نفیرًا
خدا عبد خود را کند در قیامت	فسوف یحاسب حسابًا یسیرًا	ای بھائیو امت محمدیہ کے

اس عنایت اور اس رحمت پر بھی تمکو سنت اور اتباع کا خیال نہین کس کس طرح کی

تکو سنت سے کنارہ کشی ہی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ رَسُوْلِکَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

باب دسوان بیان مین قصہ افک کے

یہ واقعہ بہت بڑا فضل ہی اللہ تعالیٰ کا حضرت صدیقہ پر محبوبۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہونیکا
تو شرف انکو حاصل تھا مگر اس واقعے سے نہایت درجے کا شرف انکو ہوا اور سب ازواج مطہرات
پر فضل و شرف انکا قطعی الدلالۃ ہو گیا اب مین اس قصے کو واسطے خوف طوالت کتاب کے مختصر
کر کے لکھتا ہون اِفک کے معنی لغت مین اُلٹنے کے ہین یعنی جھوٹ کو اُلٹ کر سچ بنانا یہان مراد
افک سے وہ بہتان ہی جو جناب صدیقہ پر ہوا اسواسطے کہ وہ مستحق ثنا اور شرف اور عفت اوراثنا
کی ہین اسکے خلاف جو لوگ زبان پر لائے اُسکا نام افک ہی تفسیر روح البیان مین یہ قصہ یون لکھا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ سفر کا فرماتے تو قرعہ ڈالتے بیبیون کے نام پر جن جن کا
نام نکلتا انکو اپنے ساتھ سفر مین لیجاتے جب ارادہ ہوا آپ کا غزوہ مصطلق کا جسکو غزوۂ مُریسیع
بھی کہتے ہین نام جناب صدیقہ کا قرعے مین آیا وہ پانچوان سال ہجرت سے تھا اور اس سے
پہلے دو برس آیت پردے کی نازل ہو چکی تھی کہ کوئی مرد کسی کی عورت کے سامنے نہ آسکتا تھا
جب اُس غزوے سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف مدینہ منورہ کو
لاتے تھے تو اُترے ایک منزل مین فرماتی ہین جناب صدیقہ کہ گئی مین جنگل کو واسطے قضائے
حاجت کے اتنا کہ دور ہو گئی مین لشکر سے جب بعد فراغ کے داخل ہوئی مین اپنے شغدف مین
تو دیکھا مین نے اپنے گلے کا ہار کہ نہ تھا وہ گلے مین اور تھا وہ ہڈی کا اور تھی قیمت اوسکی بارہ
درم اور خوبصورتی اُسمین یہ تھی کہ تھی ہر دانے کی سفیدی اور سیاہی اُسکی مانند آنکھ کے کذا فی
القاموس جانا مین نے کہ وہ ٹوٹ کے گر پڑا پس نکلی مین اُسکی تلاش مین اور دیر لگی مجکو اُسکے
ڈھونڈھنے مین کہا بو موہیب جو حمال تھا میرا اُسنے شغدف اُٹھا کر اونٹ پر کس دیا اور شغدف کے

خالی اور بھرے ہونیکی تمیز اُسکو یون نہوئی کہ بوجھ بھاری نہ تھا مجھین کہ کھانا قلیل میسر آتا تھا
اور گھی اور گوشت کا تو ذکر کیا تھا انھین چیزون سے آدمی کھاکر موٹا اور بھاری ہوتا ہی بس کوچ ہوگیا
لشکر کا جب پایا مین نے اپنا ہار اور آئی مین وہان سے تو نہ پایا مین نے لشکر کا ایک آدمی بھی وہان
پس بیٹھ گئی مین راستے مین اس خیال سے کہ کوئی میری طلب مین لشکر سے آئیگا پھر غلبہ نیند سے
مین وہین سو گئی اور تھا صفوان بن معطل اس خدمت پر کہ بعد روانگی لشکر کے سب کے بعد چلا کر
جو گرا پڑا اسباب لشکر کا ہوتا وہ اپنے اونٹ پر رکھ لاتے اور تھے وہ بڑے صحابہ مین جب آئے وہ
اور دیکھا مجکو مثل گٹھری کے تو حرکت کی مین نے کہ مجھے گٹھری جانکے ہاتھ نہ لگائے جو کہ اُنھون نے
قبل نازل ہونے پردے کے مجھے دیکھا تھا پہچانا اور پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ قسم ہی
اللہ تعالی کی نہین کلام کیے مین نے اُنسے کچھ اور نہ کلام کیے اُنھون نے کچھ مجھسے فقط اونٹ لاکر
میرے پاس بٹھا دیا مین اپنی چادر مین لپٹی لپٹائی ہوئی اُسپر سوار ہو گئی اور آملا اونٹ میرا
اگلی منزل مین کہ نام اسکا نحر الظہیرہ تھا اور لشکر اُترا ہوا تھا وہان بیان سے استدلال کیا ہی
امام شافعیؒ نے کہ سفر ساتھ غیر محرم کے واسطے ضرورت کے جائز ہی جواب دیا ہی اُسکا علمائے حنفیہ
نے کہ وہ سفر ساتھ غیر محرم کے نہ تھا اسواسطے کہ ازواج مطہرات مائین ہین سب مومنون کی تو
ہوا سفر جناب صدیقہ کا مگر بیٹے کے ساتھ مگر ناپاک آدمی تو مثل کپڑے نجاست کے نجاست ہی
مین رہتے ہین جو وہان سے اُنکو نکالو تو مر جائین لاحول ولاقوۃ دوسری وجہ یہ کہ جب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لو تم دو حصے اپنے دین کے اس حمیرا سے تو دین حاصل کرنے کو
آدمی جب تک پاس نہ جائیگا دین حاصل کیونکر ہوگا اور یہ وجہ سفر اور حضر دونون کو شامل ہی
فرماتی ہین حضرت صدیقہؓ پہنچا اونٹ میرا لشکر مین تو اول منافقین پر گذرا جو اسلام کا
لباس پہنکر لشکر اسلام مین داخل ہوے تھے اور سردار اُنکا عبداللہ بن سلول منافق تھا اور مسلمین

خالصین ایک طرف کنارہ لشکر کے اُترا کرتے تھے تو خاک ڈالی اپنے سر پر عبداللہ نے اور کہا
جو کچھ کہ کہا راقم کہتا ہی کہ کہا کیا اور کیا کہیگا وہ نابکار گیا وہ سیدھا جہنم کو مگر غضب یہ ہوا کہ اس ذکر
کو شائع کر کے بعضے آدمیون کو جو مومن خالص تھے اپنے ساتھ کر لیا ایک اُنمین سے حسان بن
ثابت دوسرا مسطح بن اثاثہ بیٹا حضرت صدیقؓ کی خالہ کا تیسری عورت حمنہ بنت جحش ہمشیرہ
زینب بنت جحش ام المومنین کی جب آئی مین مدینہ منورہ مین تو بیمار ہو گئی مین ایک مہینے تک
اور پہونچی یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میرے ماں باپ کو مگر مجھے کچھ خبر نہین کہ کیا ہورا ہی
مگر اتنا پایا مین نے کہ جو میری بیماری مین محبت اور شفقت ہوتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو وہ نہ دیکھی جب تشریف لاتے تو فرماتے کیا حال ہی اور تشریف لیجاتے تو عرض کیا مین نے کہ حکم ہو
تو مین اپنے باپ کے یہان جاؤن کہ وہ بیمارداری کرین میری فرمایا اچھا پس گئی مین وہان تو
صحت ہوئی مجکو کچھ کم ایک مہینے مین ایک دفعہ رات کو اپنی پھپھی مسطح کی والدہ کے ساتھ گئی
مین واسطے قضای حاجت کے جنگل کو کہ اُسوقت تک ابھی ہمارے گھرون مین بیت الخلا نہین
بنی تھی تو نکلا اُنکے مونہ سے ہلاک ہو جیو مسطح کہا مین نے کہ وہ بدری ہی بھائی میرا یعنی جنتی ہی تم
اسکو کوستی ہو فرمایا اُنھون نے بیٹی تجھے خبر نہین ہی کہ اُسنے کیا کیا جب مین نے پوچھا تو اُنھون نے
سارا قصہ مجکو سنایا پس کہا مین نے اپنی والدہ سے کیا حال ہی یہ فرمایا اللہ تعالی آسان کریگا
یہ مشکل ہماری ای بیٹی تو غم نہ کر جو بی بی میان کی محبوب ہوتی ہی اُسکے ساتھ ایسے ہی امر پیش
آتے ہین مجھے صحت ہو گئی تھی مگر از سر نو زیادہ ہو گیا مرض میرا اور اندھیرا ہو گیا مجپر زمین اور آسمان
اور کچھ نہ سوجھتا تھا مجکو اُس حال مین مگر رفیق تھا اسوقت مرض میرا اور تمام رات رویا کی ہا
سرمے کے برابر بھی نیند میری آنکھون مین نہ آئی کہ صبح ہوئی پھر دن کو بھی مین روتی رہی راقم
کہتا ہی قسم ہی رب کعبہ کی کہ میرے اسوقت مثل پرنالے کے آنسو روان ہین آہ وہ آنکھین جنھین

بوسہ دیتے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یوں روئیں کہ رات دن رونے مین گذر جائے نظم

کیا کیا یہ تو نے ظالم ہو تجھے کچھ بھی خبر … اسکی محبوبہ ہین یہ وہ کون ہین خیر البشر
اسکی بھی تجکو خبر ہو کیا ہوا اُنپر قلق … ہو تجھے مصطفےٰ کا صدمہ گو رہو تیری سقر
جلد غارت کردے مولی یعنی کھا جائے زمین … تجکو ای ابن السلول ای کافر کاذب اشر

پس مشورہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مقدمے مین اصحاب کبار سے پس کہا عمر رضؓ نے
مین یقین کرتا ہون جھوٹا ہونا منافقون کا اور پاک ہونا عائشہ کا اس دلیل سے کہ مکھی آپکے بدن
مبارک پر نہین بیٹھتی کہ وہ نجاست پر بھی بیٹھتی ہی جب نہ پسند ہوا اللہ تعالی کو مکھی کا بیٹھنا آپکے
بدن مبارک پر تو کیونکر پسند ہوگا اللہ تعالی کو یہ امر آپکے اہل کے ساتھ اور کہا حضرت عثمان رضؓ نے جھوٹے
ہین منافق اور بری ہین عائشہ رضؓ اس وجہ سے کہ آپکا سایۂ شریف زمین پر نہین پڑتا نہ دھوپ مین
دن کو نہ چاندنی مین رات کو کہ لوگون کی روندن مین آئیگا جب یہ حفاظت ہو آپکے سایۂ شریف کی
اللہ تعالی کے یہان تو کیونکر حفاظت نہ کریگا اللہ تعالی آپکے اہل کی اور حضرت علی رضؓ نے کہا کہ یقین
کرتا ہون مین کہ منافق جھوٹے ہین اور عائشہ بری ہین اس سبب سے کہ آپ ایک دن نماز پڑھا رہے
تھے کہ ایک جوتا آپنے اتار لیا جب پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل عؑ نے مجھے خبر دی کہ اسکے تلوے
مین نجاست لگی ہوئی ہی تو جب اللہ تعالی آپکی جوتے مین نجاست روا نہ رکھے تو آپ کی اہل
کے ساتھ یہ امر نجس کیونکر روا رکھیگا پس خوش ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے جواب
اجتہادی سے اور کہا حضرت علی رضؓ نے کہ پوچھیے آپ بریرہ سے کہ وہ خادمہ ہی اُنکی کہ وہ حال اور
عادت سے اُنکی ماہر ہی فرمایا آپنے ای بریرہ کیا حال دیکھا کرتی ہی تو عائشہ رضؓ کا عرض کی کہ وہ
لڑکی ہین نوجوان سو جاتی ہین غافل ہو کر اور کھا جاتی ہی بکری آٹا اُنکا پھر فرمایا اُسکو رسول اللہ
صلعم نے سچ کہو تو رسول اللہ کے سامنے کہا اُسنے سبحان اللہ مین آتا بھی کھوٹ انمین نہین پاتی جتنا

سونے مین ہوتا ہی پھر پوچھا آپ نے حضرت زینب بنت جحش ام المومنین سے کہ دو کچھ کاوش
رکھتی تھین حضرت صدیقہؓ سے کہا اُنھون نے نہ میرے کان نے کبھی بُرائی اُنکی سنی اور نہ کبھی میری
آنکھون نے بُرائی اُنکی دیکھی قسم ہی اللہ تعالی کی مین اُنکو بَری جانتی ہون اس امر سے راقم
کہتا ہی سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ گھر کی عورت سے خوب حال معلوم
ہوتا ہی سو انھون نے خوب جواب شافی دیا کہ بالکل شبہہ رفع ہوگیا پھر سوار ہوے آپ منبر پر اور
فرمایا اے جماعت مسلمانون کی کون عذر داری کرے میری اُس شخص کی طرف سے جسنے ایذا دی مجکو
میرے اہل کی طرف سے اور قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتا مین اپنے اہل کو ایسا اور نہ صفوان کو
ایسا پس کھڑے ہوے عاشق زار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت سعد بن معاذ اور عرض کی
مین عذر داری کرتا ہون آپکی اگر وہ شخص ہو بنی اوس مین یعنی میری قوم مین قتل کرون مین اسکو
اور جو قوم خزرج مین ہو تو بھی قتل کرون مین اُسکو حضرت سعد بن عبادہ کہ سردار تھے خزرج کے
اور حضرت حسان جو شریک منافقون کے تھے اس قصے مین وہ اُنکے چچا زادی بہن کے بیٹے
تھے بولے سعد بن معاذ سے کہ تو قتل نہین کرسکتا خزرج کے آدمی کو اُسید بن حضیر بولے اے منافق
ہم قتل کرسکتے ہین اسکو یعنی جو ایذا دے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکا قتل کرنا ہمین
کیا مشکل ہی تو منافقون کی حمایت کرتا ہی قریب تھا کہ اوس اور خزرج مین قتال ہو جائے مگر منع
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو چپ ہو گئے وہ شب فراق مین جناب صدیقہؓ کہ دو دن او
راتین ہو گئے مجکو اور میرے ماں باپ کو روتے مین کہتی تھی مین کہ بس جانیکا جگر میرا اس غم مین راقم کہتا ہی

اشعار پھر بہار آتی ہی چمن اے گلستان غم نہ کہا	وہ چلی آتی ہی فوج عندلیبان غم نہ کہا
گرچہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر	پھر وہی مجلس وہی تیرا شبستان غم نہ کہا

روایت ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ اذن طلب کیا حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے

گھر مین آنیکا فرمایا اسوقت میرے سر مین درد ہی اُنھون نے کہا مین نہین جانیکا جب تک گھر مین
نہ آونگا جب اذن طلب کیا حضرت عائشہؓ نے اُسکے آنیکا آپ نے اجازت دی پھر بلایا اُنکو گھر مین
اور کہا مجکو صدمہ ہی اسکا کہ یہ بات کہان تک پہونچی کہا اُنھون نے خوشی کیجیے آپ قسم ہی اللہ کی
مین نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عائشہ میرے پاس جنت مین ہوگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ایسی نہین ہی کہ بی بی دے اللہ تعالی اُنکو جہنم کا کندہ فرمایا آپنے خوش
کیا تُنے مجکو خوش کرے اللہ تعالی تمکو کذا فی کشف الغمۃ فرماتی ہین جناب صدیقہ کہ مین اور میرے
ان باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور ہم سب رو رہے تھے کہ ایک عورت انصار کی اذن لیکر آئی اور وہ
بھی ہمارے پاس بیٹھکر رونے لگی کہ ناگہان تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سلام کہکر
بیٹھ گئے میرے پاس کہ نہ بیٹھے تھے شروع اس سے اس دن تک میرے قریب اور انتظار فرمایا آپنے
ایک مہینے تک اور کچھ نہ اشارہ وہوا وحی مین اُسکا اُسوقت مجھے بخار تپ ولرزے کا تھا فرمایا میری
مان سے ای ام رومان کیا حال ہی عرض کی تپ ہی سردی کی مین لیٹی تھی اُٹھ بیٹھی فرمایا ای عائشہ
تجھے تیرے حق مین ایسی ایسی خبر پہونچی ہی اگر تو بری ہی تو ظاہر کر دیگا اللہ تعالی تیری برات
کو اور جو ہو گیا ہی تجھسے یہ گناہ تو استغفار کر تو اللہ تعالی سے جب فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ امر تو خشک ہو گئے میری آنکھ کے آنسو اور مطلق نہ رہی آنکھون مین نمی کہا مین نے اپنے باپ
سے کہ جواب دو تم کہا قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتا مین کیا کہون پھر کہا مین نے اپنی مان
سے کہ جواب دو تم اُنھون نے بھی یونہی کہا فرماتی ہین مین لڑکی تھی مجھے اچھی طرح قرآن بھی
نہ آتا تھا کہا مین نے کہ آپ نے سنا یہ امر اور جم گیا آپ کے دل مین اور سچا جان لیا اسکو آپنے
اب اگر مین کہونگی کہ مین بری ہون تو آپ کب سچا جانینگے مجکو اور اگر کہونگی کہ ہوا ہی مجھسے یہ امر
تو جھوٹی ہون مین اب میرا اللہ مجکو سچا کریگا تو ہو جاؤنگی مین سچی اب میرے اور آپکے درمیان

وہ کلمہ ہو جو کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صدمے مین فصبر جمیل سے

کہون کیا کہ کہتی ہون صبر جمیل ۔ فصبر جمیل اور فصبر جمیل

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔ سے مین دیتی ہون عرضی شہنشاہ کو

مین مختار کرتی ہون اللہ کو ۔ کریگا مجھے فضل سے اپنے پاک ۔ حسودون کو ڈالیگا وہ موزمین خاک

پھر مین اُٹھکر اپنے بچھونے پر جا کر لیٹ گئی سے ۔ صبرے کنیم تا کرم او چہ میکند

با این دل شکستہ غم او چہ میکند ۔ سے صبر کر اے دل کہ دیکھین اب یہ عشم کرتا ہو کیا

اب مجھے کھاتا ہو غم یا کچھہ دکھاتا ہو مزا ✤ راقم کہتا ہی قطعہ ۔ قسم رب کی مین کیا لکھون اپنا حال

ہوا صدمہ اُفک ایسا مجھے ۔ کہ جیسا قلق آسیہ کا ہوا ۔ خدایا وہ جنت مین مجھسے ملے

فرماتی ہین آپ کہ اُسی صدمے مین خواب مین ایک شخص مجھسے کہتا ہو کیا حال ہو تیرا کہا مین نے غمناک ہون کہا اُسنے ان کلمون کے ساتھہ دعا کر فوراً غم جاتا رہیگا یَا سَابِغَ النِّعَمِ وَيَا دَافِعَ النِّقَمِ وَيَا فَارِجَ الْغُمَمِ وَيَا كَاشِفَ الظُّلَمِ وَيَا اَعْدَلَ مَنْ حَكَمَ وَيَا حَسِيْبَ مَنْ ظَلَمَ وَيَا اَوَّلُ بِلَا بِدَايَةٍ وَّيَا اٰخِرُ بِلَا نِهَايَةٍ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا ✤ پس بیدار ہوئی مین اور کی مین نے دعا ان کلمون کے ساتھہ اور مین نہ گمان کرتی تھی کہ میری برادت مین قرآن نازل ہوگا اور رہیگا وہ یادگار قیامت تک بلکہ یہ گمان کرتی تھی مین کہ خواب مین میری صفائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح ہو جائیگی یا وحی غیر قرآنی نازل ہو جائیگی مگر یہ عنایت فرمائی میرے رب نے کہ اپنے نبی کو میرے باپ کے گھر سے اُٹھنے بھی نہ دیا

[illegible]

کہ نزول وحی کا شروع ہوا اور اس زور شور سے وحی آئی کہ چادر ڈالی گئی اوپر آپکے اور تکیہ رکھا گیا سرہانے آپکے جب فراغت ہوئی آپکو وحی سے تو پسینے کا یہ حال تھا کہ چہرۂ مبارک پر معلوم ہوتا تھا جیسے موتی ڈھلک رہے ہین اطلس پر سبحان اللہ وہ رنگ چہرۂ مبارک کا مثل پھول گلاب کے اور اسپر آنا پسینے کا مثل شبنم کے عجیب کیفیت دے رہا تھا شعر

دعوی کیا تھا گل نے کل تیری رنگ وبو کا	دھو لین صبا نے مارین شبنم نے مونہہ مین تھپڑ کا
اور ہنستے تھے آپ اسوقت سے	تجھے ہنستا رکھے ہمیشہ خدا — ہو تیری خوشی مین ہمارا بھلا
بہار آئی مراد چمن خدا نے دی	شگفتہ غنچے ہوئے بوی گل ہوا نے اڑا دی
گئی ہی دیر سے اب تک پھری نہین شاید	در قبول پہ جا کر کے ڈھٹی دعا نے دی
یہ کسکے روی مخطط کا دل پہ ہی اعجاز	گلیم پوش کو پیغمبری خدا نے دی

اول تلاوت آیات سے آپنے یہ فرمایا ای عائشہ خوش ہو کہ تجھے اللہ تعالی نے بری فرمایا پھر تلاوت فرمائین آپنے یہ آیتین راقم کہتا ہی کہ بیان مجھے اُن آیات کا مع ترجمہ لکھنا ضرور رہی کہ راحت ہوئی مومنین خالصین کو اور غور کرین کہ کس شان کی یہ آیتین ہین اور تمیز کرین آیتون مین کہ منافقین کے حق مین کیا فرمایا ہی اور جو مسلمین خالصین کہ وہ صحابۂ بدرمین سے تھے انکو عصمہ کر کے کیا اپنے فضل سے بچایا ہی جس عظمت مین سے اِن آیتون کو بیان کیا ہی مجھے تو ایک زلزلہ زمین و آسمان مین نظر آیا ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ کیا اُنھون نے بہتان عائشہ اور صفوان کو وہ ایک جماعت ہین تم مین سے یعنی بانی مبانی اُسکا عبداللہ بن ابی ہی اور وہ اگرچہ منافقون کا سردار تھا مگر ظاہر مین مسلمان تھا نماز پڑھتا تھا جہاد مین بھی جاتا تھا لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ نہ گمان کرو تم کہ یہ بہتان برا ہوا تمھارے حق مین ای عائشہ اور ای ابوبکر اور والدہ عائشہ کی اور ای صفوان اور

ای رسول اور ای امت رسول جن جن کا صدمہ ہوا اُسکا بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ بہتر ہوا
واسطے تمھارے کہ اترین اٹھارہ آیتین تمھاری طہارت اور برارت مین اور وعید شدید آئی
تمھارے دشمن منافقون کے حق مین جیسے عبداللہ اور اُسکے رفقا تھے اور تنبیہ آئی اُن
دوستون کے واسطے کہ شیطان کے اغواسے منافقون کی بدگمانی کے ساتھ ہو گئی جیسے کہ حسان اور
مسطح اور حمنہ بنت جحش لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ واسطے ہر ایک آدمی کے ہی جو
کمایا اُسنے گناہ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور جو شخص کہ درپے ہوا اس
جھوٹ کا کہ اول نکالا اُسنے اور آمادہ کیا اورون کو اسپر اُسکے واسطے عذاب عظیم ہی وہ ملعون عبداللہ
ابن ابی ہی کہ پیدا کی اُسنے یہ تہمت اپنے دل سے اور آپ بھی تباہ ہوا اور اورون کو بھی خرابی مین
ڈالا ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بدبات یا بد
طریقہ نکالا اسکو اُسکا وبال ہی اور اُسکے کرنیوالون کا وبال ہی قیامت تک شروع کیا خداوند کریم
نے اِس قصے کو ساتھ اُبی کے کہ وہی موجد تھا اس قصے کا لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ
وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا الخ کیون نہ جسوقت سنا تھا اس بہتان کو گمان کیا ہوتا مومن
مردون اور مومن عورتون نے اپنے دلون مین خیر کا یعنی جسوقت سنا تھا کیون نہ گمان خیر کا کیا اور کہا ن
نے جانا کہ یہ امر بد ہوا ہی اور کیا دلیل تھی انکے پاس فقط وسوسہ شیطان کا اقتدا کر کے بدگمان
ہو گئے وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ کیون نہ کہا انھون نے کہ یہ جھوٹ ہی ظاہر کیا نہ جانتے تھے
کہ پیغمبر کی یہ بھی تو شرافت ہی کہ بیبیان اُسکی طاہرہ ہون کیا نہ جانتے تھے یہ کہ بدبی بی کا ہونا مرد
کی شان کا نقصان ہی خاص کر خاتم الانبیا سید المرسلین کی شان تو کل مخلوق سے بڑھکے ہی سنتے
ہی اسکے کہنا تھا کہ یہ بہتان صاف ہی اچھا اگر دل سے یہ سب تعظیم تکریم خیر الرسل کی اُٹھ گئی تھی
تو لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیون نہ لائے وہ اپنے دعوے پر چار گواہ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا

بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۰ جب نہ لائے وہ اپنے دعوے پر چار گواہ پس
اللہ کے نزدیک جھوٹے ہین اسمین کوئی ہوا اسواسطے کہ اگر گواہ چار لاتے تو ظاہر مین کاذب کا لقب
نہ پاتے اگرچہ عند اللہ جب بھی کاذب تھے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یہ آیت حضرت حسان اور حضرت مسطح کے حق مین ہی جو صحابہ
بدری ہین اور شریک جنگ بدر ہونے سے جنتی قطعی ہین فرمایا اگر نہوتا فضل اللہ تعالی کا اور رحمت
اُسکی دنیا و آخرت مین تمپر ای حسان اور مسطح شرکت بدر کا اور ای حمنہ بنت زینب ام المومنین کی بسبب
صحابیہ ہونیکے البتہ چمٹ جاتا تمکو تمھارے جھوٹ سے ایسا عذاب عظیم اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ
جسوقت کہ لائے تھے تم اپنی زبان سے اس بہتان کو اور کہتے تھے تم اپنے موں سے وہ باتین کہ جسکا علم تمھین کچھ نتھا
اور سہل جانا تمنے زبان پر لانا اور کہنا اس بات کا اور وہ اللہ تعالی کے یہان بڑے عذاب کے لائق
بات تھی کہ اہل بیت نبوی پر عیب لگانا اور قرآن شریف کا نہ ماننا اور خفیف سمجھنا منصب رسالت کا
راقم کہتا ہی کہ جنکو شرافت ازلی نصیب تھی اُنھون نے سنتے ہی انکار کیا چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری
سے اُنکی زوجہ ام ایوب نے کہا کہ تمنے سنا ہی کہ لوگ کیا کہتے ہین فرمایا اُنھون نے بہتان ہی بھلا تو روا
رکھتی ہی کہ تجھے لوگ ایسا کلمہ کہین کہا اُنھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی مین اپنے حق مین ہرگز روا
نہ رکھون ایسے کلمے کو فرمایا جناب عائشہ رض تجسے ہزار درجے بہتر اور افضل ہین اُنکے حق مین کیونکر روا
رکھا جائے یہ کلمہ جھوٹ کا اور کہا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ پس یہی آیت
قرآن شریف مین اُتری وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ کیون نہ تمنے جسوقت سنا تھا اس بہتان کو کہا ہوتا کہ
نہین لائق ہی ہمکو کہ کہین اس بات کو پاک ہی اللہ تعالی یہ بہتان ہی عائشہ پر بہتان عظیم

کہ بیٹی ہو صدیق کی محبوب ہو محبوب خدا کی اُسکو ایسی تہمت کہ جسکی بی بی کو یہ تہمت ہو اُسکے
مونہہ دکھانے کی جگہ نہین رہتی سبحان اللہ خوب حق اللہ کے رسول کا ادا کیا اور بڑی محبت کی
اُسکے ساتھ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۰ وعظ فرماتا ہی تمکو
اللہ تعالی کہ خبردار کبھی ایسا پھر بہتان کسی پر کیا خاص کر ازواج مطہرات پر اگر مومن ہو تو
مان جاؤ گے کہ بہتان کرنا ازواج مطہرات پر کہ سب مومنون کی مائین ہین بہتان کرنا ہی اپنی
سگی ماں پر اگر مومن ہو اور اُنکو اپنی ماں جانتے ہو باقی آیتون کا ترجمہ بسبب خوف طوالت
کتاب کے موقوف کیا اسکے آخر کی آیت یہ ہی اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ زنا کار عورتین لائق
مردون کے لائق ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور زنا کار مرد زنا کار عورتون کے لائق
ہین جیسا کہ ابی بن خلف کہ رئیس المنافقین اور سید الخبیثین تھا تو زوجہ اُسکی بھی زنا کار خبیثہ
تھی وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ اور پاک عورتین شایان پاک مردون کے ہین جیسا کہ جناب
عائشہ سردار طاہرات امت کی ہین کہ اُنکی طہارت مین قرآن شریف نازل ہوا شایان زوجیت
اور اہل بیت حضرت خاتم المرسلین کے ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاک مرد شایان
پاک عورتون کے ہین جیسا کہ حضرت سرور کائنات شایان زوجیت اور اہل بیت جناب صدیقہ
کے ہین تفسیر روح البیان وغیرہ مین ان آیتون کی تفسیر یون بھی لکھی ہی اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ
یعنی خبیث باتین خبیث لوگون کی ہوتی ہین جیسا کہ عبد اللہ بن ابی خبیث نے مع اپنے
ہمراہیون خبیثون کے یہ گفتگو باہم کی اور ایسا امر سخت ناپاک یعنی تہمت زنا کی سردار انبیا کی
زوجہ کے نسبت کی اور محبوبان خدا کے دل دکھانے سے خوف نہ کیا وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور
خبیث لوگون کی خبیث باتین ہوتی ہین جیسا کہ عبد اللہ بن ابی اور اُسکے ساتھ خبیث تھے خبیث
باتین کر کے دنیا مین یہ رسوائی اُٹھائی کہ لوگون کی جماعت کے سامنے اسّی اسّی کوڑے کھائے اور

عاقبت کی رسوائی کی تو خدا کی پناہ ہی وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ ۰ اور اچھی باتین اچھے لوگون
کی ہین جیسا کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور سب اصحاب نے بوقت مشورۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے برارت جناب عائشہؓ کی دلائل کے ساتھ بیان کی وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ
اور اچھے لوگ اچھی باتین کرتے ہین اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ۰ یہ لوگ یعنی حضرت عائشہ
اور صفوان اور حضرت صدیق بری اور پاک ہین اُس سے جو کچھ کہ منافق کہتے ہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۰ انکے واسطے بخشش اور روزی عزت کی ہی یعنی سبب اس رنج دینے کا یہ
تھا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کو اپنا جمال اول حضرت عائشہؓ کے پردے مین دکھایا اور ذات
محمدی کو اُسکا شیدا بنایا پھر ایک دم اُس پردے کو بیچ مین سے اُٹھا دیا اور اپنے حبیب کو محو اپنی
ذات کا کر لیا ایسی ہی عادت الٰہی اکثر اپنے بندون کے ساتھ ہوتی ہی کہ اول اُنکا دل عشق اولاد
یا مال مین گھر جاتا ہی تو واسطے رفع حجاب کے اُنکو فنا کر دیتا ہی اور نظر اُنکی فقط اپنی ذات پر
کر لیتا ہی چنانچہ اس بندۂ گنہگار کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا اول تو مجھے برخورداری آسیہ بیگم
کی محبت مین جھکا دیا ایک وقت مین نے اپنی عمر عزیز کا اُسکی محبت مین صرف کیا پھر ایکدم
اُسکو اُٹھا لیا اور میرا دل دنیا کی محبت سے خالی کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ جناب حضرت صدیقہ
کو جو بہت بڑا بھروسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہو گیا تھا اُسکا علاج یہ کیا گیا
اور جناب سرور کو بھی تنبیہ محبت مخلوق سے ہو گئی مگر جو سعید ازلی ہین اُنکا حصہ جو مرقوم
ازل ہی وہ ہر طور سے ملے جاتا ہی آپ دیکھو کہ حضرت صدیقہؓ کی عصمت آسمان سے آ گئی اور
قیامت تک درج قرآن شریف ہو گئی ؎ ای سراپردۂ حرمت زدہ بر علیین ٭ پردہ دار
حرم حرمت تو روح امین ٭ **نکتہ** تین برائتین قرآن شریف مین اور ہین
چوتھی یہ ہی برأت حضرت یوسف علیہ السلام کی لڑکے کی گواہی سے حضرت موسیٰؑ کی

پتھر کے بھاگنے سے برآات حضرت مریمؑ کی حضرت عیسی علیہ السلام کے جھولے میں بولنے
سے برآات حضرت عائشہؓ صدیقہ کی نزول آیات سے جب سنائیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیتیں اصحابؓ کو تو حد قذف ماری آپنے حضرت حسان اور حضرت مسطحؓ کو اور حمنہ کو اور عبداللہ
ابن ابی کو اسی اسی کوڑے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ عبداللہ بن ابی کو جو بانی مبانی
افک کا تھا اُسکو ایک سو اسی کوڑے یعنی دوچند حد ماری حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ
جو کوئی قذف کرے ازواج مطہرات کو اُسکو دوچند حد مارنی چاہیے خصائص صغری میں لکھا ہی کہ جو
کوئی قذف کرے ازواج مطہرات کو اُسکی توبہ قبول نہیں اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ قتل
کیا جائے ایسا ہی کہا ہی قاضی نے اور بعض علمائے لکھا ہی کہ جو کوئی قذف کرے حضرت صدیقہؓ
کو وہ قتل کیا جائے اور سوای انکے اور ازواج مطہرات کو قذف کرے تو اُسکو دوچند حد مارنی چاہیے
کما فی انسان العیون روایت ہی کہ حسن بن زیاد حاکم تھا طبرستان کا اور کپڑے سوف کے پہنا
کرتا تھا اور تھا وہ عظما میں سے ہر سال بغداد میں بیس ہزار درم واسطے اولاد صحابہؓ کے
بھیجا کرتا تھا اُسکے دربار میں ایک شیعہ نے جناب صدیقہؓ کی شان میں کلمہ بیہودہ کہا اُس
نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو پس آئی قوم علوی دربار میں اور کہا کہ یہ ہمارا رفیق ہی کہا حسن نے معاذ اللہ
یہ تمہارا دوست ہی عیب لگایا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اسواسطے کہ اگر حضرت عائشہؓ
ایسی ہیں جیسا اُسنے کہا تو اُنکا شوہر بھی ویسا ہی ہونا چاہیے کہ اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ
قرآن شریف میں آیا ہی اور حاشا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہوں بلکہ وہ طیب
اور طاہر ہیں تو حضرت عائشہ بھی طیبہ طاہر ہیں اور برأت آئی اُنکی آسمان سے جیسا کہ اُولَئِكَ
مُبَرَّؤُونَ قرآن شریف میں آیا ہی پھر حکم دیا کہ قتل کرو اس کافر کو پس قتل کیا گیا وہ دربار میں
اور فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا قیامت کا دن تو حد ماریگا اللہ تعالی

انکو جنہون نے گالی دی عائشہؓ کو اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہؓ تجسے بوجینگا اللہ تعالی کہ انکو حد مارون پہ رونے لگین اور عرض کی کہ مجھے آپ کی خوشی سب سے زیادہ بدلا کر فرمایا آپنے کیون نہو تو بیٹی صدیق کی ہی تنبیہ اس قصے مین چند در چند نفعے ہوے چند آئین سے لکھ چکا ہون اور چند سے اب لکھتا ہون بتوفیقہ تعالی اول یہ کہ شان جناب صدیقہؓ کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی دو چند ہوئی آور صحابہ اور امت پر بھی دوبالا ہو گئی اور مرتبہ حضرت صدیقؓ کا بھی سابق سے افزون ہو گیا کہ خاص آیت انکے مرتبہ کے ترقی کی انہین اٹھارہ آیتون مین ہی وہ حال یہ ہی کہ حضرت مسطحؓ جو شریک حال منافقین کے ہو کر اس بلا مین مبتلا ہو گئے تھے حضرت صدیق کے وہ بھانجے تھے اور مفلسی کے سبب سے انکے نفقے کے بھی کفیل تھے حضرت صدیقؓ نے بعد نزول آیات برات کے قسم کھائی کہ اب مین نفقہ اسکو نہین دونگا اللہ جل شانہ نے آیت بھیجی وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اور قسم نہین کھاتے صاحب فضل اور صاحب دولت تم مین سے اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی اس بات پر کہ نہ دینگے قرابت والون کو وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُہٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور مسکینون اور مہاجرون فی سبیل اللہ کو یعنی مسطح تمھارا بھانجا بھی ہی اور مسکین ہی اور ہجرت کی ہی اسنے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ منورہ کے وَلْیَعْفُوْا چاہیئے کہ معاف کر دین وہ مسطح کے قصور کو وَلْیَصْفَحُوْا اور در گذرین اور دل صاف کر لین وہ انسے یہ مرتبہ عفو سے بھی زیادہ ہی اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کیا دوست نہین رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تعالی تمکو اور ہی اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا اس آیت سے کمال علو شان حضرت صدیقؓ کی معلوم ہوتی ہی کیونکہ خداوند کریم تو رازق مطلق ہی کیا رزق اسکا کسی بندے کے دینے پر موقوف ہی مگر منظور رہا کہ حضرت ابو بکر کو سمجھا کر انھین سے دلوا دین اور انکے دل مین کچھ بغض کا

میں بھی نہ رکھین اور جس مناق کی یہ آیت ہو اصحاب عفو کو انکی غیبت اور خطاب و جمع اور تحقیق سے کیا کیا مزے آتے ہین مصرع دل من داند و من دانم و داند دل من + استدلال کیا ہو علما نے اس آیت سے کہ حضرت صدیق صاحب فضل ہین بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انکو فرمایا اللہ تعالی نے اولو الفضل اور لفظ جمع کا ولیعفوا ولیصفحوا انکی کمال تعظیم پر دال ہو جب تلاوت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت انپر عرض کی حضرت صدیق نے کہ ہان دوست رکھتا ہون مین کہ بخشے اللہ تعالی مجھے پس جاری کیا آپنے نفقہ حضرت مسطح کا اور کفارہ دیا قسم کا اور کہا قسم ہو اللہ تعالی کی کبھی نہ بند کرونگا مین نفقہ اسکا معجم طبرانی اور معجم کبیر مین لکھا ہو کہ دونا نفقہ کر دیا آپنے انکا یہ اسواسطے کہ جب تو میری طرف سے تھا اب اللہ تعالی کی سفارش ہوئی اور معاف کیا جناب صدیقہ نے بھی حضرت حسان کی خطا کو جب کوئی کہتا کہ آپ دروازے پر انکو آنے کیون دیتی ہین فرماتین کہ یہ اندھا تو ہو گیا اب بھی نہ معاف کرون اور حضرت مسطح شل ہو گئے اور حضرت صدیق کو صاحب فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہو کہ ایکدن حضرت صدیق بیٹھے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ سامنے آئے حضرت علی انکو دیکھکر حضرت صدیق سرک بیٹھے اور حضرت کے پاس انکو جگہ دی آپنے فرمایا لا یعرف ذا الفضل الا ذو الفضل یعنی صاحب فضل کو صاحب فضل ہی پہچانتا ہو آج بھائیو اگر معاف کرنے کی قدر کسی کو ہو تو کبھی مومن دل مین بغض نہ رکھے روایت ہو حضرت انس سے کہ ہم سب بیٹھے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اچانک تبسم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہ کھل گئین کچلیان مبارک آپکی پس عرض کی حضرت عمر نے قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا دو آدمی میری امت کے کھڑے ہونگے دربار الہی مین کہیگا ایک انمین کا خداوندا اسنے مجھپر ظلم کیا ہو سو بدلہ لے تو اس سے میرے ظلم کا حکم ہوگا اسکو کہ بدلہ دے اسکے ظلم کا وہ کہیگا میری کوئی نیکی باقی نہین تو وہ کہیگا اچھا میری برائیان

اپنے ذمے لے اُسوقت روئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ بڑا سخت دن ہی کہ محتاج ہوگا
آدمی کہ اگر نیکی نہین ہاتھ لگتی تو میری بدی ہی ٹلے پھر حکم کریگا اللہ تعالی مدعی کو کہ سامنے دیکھ جنت
کو تو وہ دیکھیگا اور کہیگا دیکھے مین نے ای رب کریم شہر چاندی کے اور محل سونے کے جڑاؤ موتیون سے
یہ کون سے نبی اور صدیق اور شہید کے واسطے ہین حکم ہوگا جو اسکی قیمت دے اُسکے واسطے ہین
کہیگا ہی عجی خداوندا کسکے پاس اسکی قیمت ہی حکم ہوگا تیرے پاس ہی کہیگا خداوندا میرے پاس کہان
ہی حکم ہوگا معاف کر دے اپنے بھائی کو یہی قیمت اسکی ہی کہیگا خداوندا مین نے معاف کیا اپنے بھائی
سے حکم ہوگا پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو جنت مین ہٰذا کلہ فی تفسیر روح البیان

نظم

الٰہی یا الٰہی
تامی مشکلین آسان کر دے

خدائی کبریائی پادشائی
رہے پھر تو نہ کوئی غم کا دیدا

اگر فضل و کرم اک آن کر دے
مٹے دنیا سے نام نا امیدی

اب مسلمانون کو چاہیے کہ بدون کی صحبت مین نہ بیٹھین اور اُنکی باتین نہ سنین اور مسلمانون کی
عیب جوئی اور نکتہ چینی نہ کرین کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون اُس
قوم کو کہ گھونسا مارتے ہین اپنے سینے پر اور آواز اسکی دوزخ مین اور دوزخیون کو پہونچتی ہی پوچھا
کہ وہ کون ہین فرمایا وہ چغل خور کہ تلاش کرتے ہین عیب مسلمانون کے اور ہتک کرتے ہین اُنکی
فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آپس میں مانند بنیاد کے ہین کہ ایک سے
ایک کو مضبوطی ہی اور خوب یاد رکھین کہ مدد کرنی مسلمانون کی اور خاص کر علمای صالحین کی اور
ارادہ کرنا خیر کا جملہ مومنین کے ساتھ زیور دین اسلام کا ہی اور پیدا کرنا فتنہ کا اور فضیحت
کرنا لوگون کا یہ کام بدترین خلق اور خناس کا ہی ہٰذا ایضًا منہ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّوَفِّقْنَا لِاَصْلَاحِ الْمُسْلِمِیْنَ وَانْصُرْنَا بِاِمْدَادِ الْمُؤْمِنِیْنَ

باب گیارھوان بیان مین وفات شریف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

قریب وفات کے آپ انکساری اور عاجزی اور خوف خداوندی درگاہ لاابالی سے ایسے ایسے کلمے فرمایا کرتی تھین کاشکے مین درخت ہوتی کہ مجھے لوگ کاٹ ڈالتے اور کاشکے مین مٹی ہوتی کاشکے مین پیدا نہوتی سبحان اللہ کیا انکساری ہی آخر کس باپ کی بیٹی ہین ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ مین کب جانون کہ مین نیک ہون فرمایا جب تو اپنے تئین جانیگا کہ مین برا ہون اسنے کہا کہ مین اپنے کو برا کب جانونگا فرمایا جب تو نیک ہو جائیگا اور ہمیشہ قرآن شریف پڑھا کرتی تھین اور اسکے مضامین اور معانی مین فکر کیا کرتی تھین ایک مرتبہ یہ آیت تلاوت فرمارہی تھین وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا فرمایا مین انہین ہون روایت ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب وقت وفات کا قریب ہوا لوگون نے کہا آپکو لوگون نے کہ دفن کرین آپکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یا روضہ مبارک مین فرمایا میری شان یہ نہین ہی مگر دفن کرنا مجکو بقیع مین چھیاسٹھ برس کی عمر تھی آپ کی اٹھاون برس ہجرت سے گذرے تھے کہ منگل کی رات سترھوین رمضان شریف کو آپ کا انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اسوقت فرماتی تھین کہ رحمت کرے اللہ تمپر تم بڑی محبوب بی بی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بقیع مین رات ہی کو آپکو قبر مین رکھا جنازے کی نماز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی قبر مین قاسم بن محمد بن ابو بکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن ابو بکر نے رکھا یا الہ العالمین معاف کر تو خطا میری اور خاتمہ بخیر کر میرا طفیل محبوبہ محبوب سبحانی آمین

باب بارھوان بیان مین حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

آپ بیٹی ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آپکی والدہ کا نام زینب بنت مظعون اور ماموں کا نام عثمان بن مظعون ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر سے کہا تھا کہ تم حفصہ سے نکاح کر لو انھون نے انکار کیا

پھر حضرت عثمان رضی سے کہا انھون نے کہا کہ میری بی بی رقیہ بیٹی رسول اللہ کا انتقال ہوا ہی جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی پاؤنگا تو کرونگا حضرت عمر رضی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ماجرا عرض کیا آپنے فرمایا عثمان کو اللہ تعالی حفصہ رضی سے بزرگ بی بی دیگا اور حفصہ کو عثمان سے اچھا شوہر دیگا پھر فرمایا آپنے کہ مین اپنی بیٹی ام کلثوم سے عثمان کا نکاح کرتا ہون تو ای عمر حفصہ کا مجسے نکاح کر دے حضرت عمر اس بات سے بہت خوش ہوے پھر ملاقات کی حضرت صدیق نے حضرت عمر رضی سے اور کہا کہ تم اُس دن مجسے رنجیدہ ہوے ہو گے مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ سے نکاح کرینگے میری کیا مجال تھی کہ مین ارادہ اس امر کا کرتا اور بھید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مین افشا نہ کرسکا اسی واسطے آپکو صاحب سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جب آپنے طلاق دی حضرت حفصہ رضی کو تو آئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ رجوع کرو تم حفصہ سے کہ وہ صوامہ اور قوامہ ہی یعنی بہت روزے رکھنے والی اور بہت رات کو عبادت مین کھڑی ہونے والی ہی اور وہ بی بی تمھاری جنت مین ہی حضرت عمر رضی کو اس امر سے کمال رنج اور مصیبت ہوئی تھی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اُنکی حمایت کی اور اُنکو خوش کیا ضعیف کہا ہی اس روایت کو علما نے روایت ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب مقاربت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ سے حضرت حفصہ کے گھر مین کہا انھون نے یارسول اللہ میرا گھر اور میری باری ایسا امر آپنے کسی بی بی کے یہان نہین کیا میرے یہان جو یہ امر ہوا تو جانا مین نے کہ آپ مجھے کچھ بھی نہین سمجھتے فرمایا آپنے مین راضی کرونگا تجکو اور مخفی کہتا ہون مین تجسے کہ مین نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا خبردار یہ بھید کسی سے نہ کہنا ای حفصہ یہ کام فقط تیری خوشی کے واسطے کیا ہی اور تیری خوشی کی یہ بات کہتا ہون کہ بعد میرے ابو بکر خلیفہ ہی اور اُسکے بعد عمر خلیفہ ہوگا میرا ہذا فی کشف الغمۃ والمدارج راقم لکہتا ہی کہ اِنسے

یہ بھید انسے چھپ نہ سکا اور اظہار اسکا حضرت عائشہؓ سے کردیا جب یہ آیت نازل ہوئی یاایہا
النبی لم تحرم ما احل اللہ لک ای نبی کیون حرام کرتا ہی اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے حلال
کی تجھپر تبتغی مرضات ازواجک طلب کرتا ہی بیبیون کی مرضی قد فرض اللہ لکم تحلۃ
ایمانکم تحقیق فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر کھولنا قسم کا یعنی ماریہ کو اپنے اوپر حلال کرلو
اور قسم کا کفارہ دو کہ ایسی قسم کے توڑنے مین ثواب در ثواب ہی اور مفسرین نے یہ بھی
لکھا ہی کہ حضرت زینب ام المومنین اپنے گھر مین شہد کھا کرتی تھین جب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم تشریف لاتے تو آپ انکو شہد کا شربت پلایا کرتین اسوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا وہان ٹھیرنا زیادہ ہوتا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے اتفاق کیا کہ جب حضرت
تشریف لائین ہم دونون کے یہان تو کہنا کہ آپ کے دہن مبارک سے بوی مغافیر آتی ہی
جب دونون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی فرمایا کہ مین نے شہد پیا ہی جو
اُسمین بھی بو ہی تو مین نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا جب یہ آیت نازل ہوئی مگر اشہر روایت
ان آیات کی شان نزول مین قصہ ماریہ ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین اس قصے کو
بیان فرماتا ہی واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا یعنی جسوقت کہ چپکے سے بات کہی نبی
نے اپنی بعض بی بی سے یعنی حفصہ سے فلما نبأت بہ پس جب خبر کردی تحریم ماریہ کی
حفصہؓ نے عائشہؓ سے واظہرہ اللہ علیہ خبر دیدی اللہ تعالیٰ نے بھید کھولنے کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو عرف بعضہ خبر دی رسول اللہ نے حفصہ کو کہ تسنے ماریہ کے حرام کرنے کا حال
ظاہر کردیا واعرض عن بعض اور خلافت کا حال ظاہر نہ کرنے کی شکایت نہ کی فلما نبأہا بہ
پس جب کہ خبر دی رسول نے کہ تو نے یہ بات ظاہر کردی قالت من انبأک ہذا کہا حفصہؓ نے
آپکو کہان سے معلوم ہوا کہ مین نے کہدیا قال نبأنی العلیم الخبیر فرمایا آپنے خبر دی مجکو دانا خبردار نے

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہٰذا فی التفسیر الحسینی پانچ برس پہلے نبوت سے کہ جب قریش کعبہ بنا رہے تھے آپ پیدا ہوئین ۴۵ھ پینتالیس ہجری مین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے مین آپ کا انتقال ہوا عمر آپ کی ساٹھ برس کی تھی جنۃ البقیع مین دفن ہوئین ساٹھ حدیثین اُنسے مروی ہین بخاری مسلم اور اور کتب مین کذا فی المدارج

باب تیرھوان بیان مین حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

آپ بیٹی ہین حارث کی قوم کی عامریہ ہلالیہ ہین والدہ کا نام ہندہ بنت عوف قبیلہ حمیر سے نام انکا پہلے برّہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا ساتوین برس ہجرت کے ماہ ذیقعدہ مین کہ آپ عمرۃ القضا کو تشریف لیگئے تھے مقام سرف مین کہ دس میل مکہ معظمہ سے ہے نکاح آپنے اُنسے کیا اور وہین زفاف ہوا اور اتفاق وقت سے اُسی مقام پر اُنکی وفات ہوئی اکاون برس ہجرت کے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ حضرت علیؓ کی خلافت مین انتقال ہوا نماز پڑھائی اُنکی ابن عباسؓ نے کہ وہ اُنکے بھانجے تھے اور انھی نے قبر مین اتارا اور آخر نکاح ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے بعد کوئی بی بی نہین کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب چودھوان بیان مین حضرت ام سلمہؓ ام المومنین سے

آپ فرماتی ہین کہ جب انتقال ابو سلمہؓ کا ہوا تو درخواست نکاح کی کی مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مین نے بڑی عمر ہی میری فرمایا آپنے مین بھی ایسا ہی ہون کہا مین نے بچے ہین میرے فرمایا پھر وہ بچے ہین میرے کہا مین نے تسلیم کیا مین نے نفس اپنا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس قبول کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بھیجے مجکو دو جرّ یعنی دو گھڑے میری حاجت کے واسطے اور ایک چکّی اور ایک بچھونا کہ جسکے اندر چھال کھجور کی تھی اور فرمایا رات کو آؤنگا مین انشاء اللہ تعالیٰ پھر پکایا مین نے

ا کھانا جو سے وہی میرا ولیمہ تھا پھر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سوئے میرے پاس
صبح تک ایسا ہی تین دن تک رہے فرماتی ہین حضرت عائشہؓ نماز عصر کے بعد آپ سب
بیبیون کے یہان پھیرا کیا کرتے تھے شروع ام سلمہ کے گھر کی طرف سے کرتے کہ وہ بڑی تھین اور آخر
سب میرے گھر مین آیا کرتے تھے اور بعض کامون مین آپ انسے مشورہ کیا کرتے تھے سال حدیبیہ
مین جو آپ نے حدیبیہ مین صحابہ سے مشورہ کیا اور چپ رہے سب تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا آپ
اپنی قربانی کر لیجیے اور حلق کیجیے آپنے ایسا ہی کیا پھر سب نے ایسا ہی کیا انکے باپ کا نام ابو امیہ قوم
بنی مخزوم سے والدہ کا نام عاتکہ اور عمر آپکی چوراسی برس کی تھی روایتین انسے تین سو اٹھتر ہین
زمانہ یزید مین انکا انتقال ہوا بعد شہادت حضرت امام حسینؓ کے ترمذی مین سلمیؓ سے روایت ہو
کہ گئی مین ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تھین پوچھا مین نے کیون روتی ہین آپ فرمایا کہ اب
دیکھا ہی مین نے خواب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تشریف لائے ہین اور سر مبارک اور
ریش مبارک پر گرد و غبار ہو اور رو رہے ہین پوچھا مین نے کہ حضرت کیا ہی فرمایا مین وہان موجود
تھا جہان میرا حسین شہید ہوا جنۃ البقیع مین دفن ہوئین نماز پڑھی انپر حضرت ابو ہریرہ رضنے

باب پندرھوان بیان مین حضرت ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

یہ اُن اصحاب مین تھین جنکو حکم ہجرتِ حبشہ کا ہوا طرف نجاشی بادشاہ کے فورا اسلام لایا تھا
بادشاہ نجاشی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ خط بھیجا بادشاہ کو کہ
میری درخواست نکاح کی کرے ام حبیبہ سے جو وہ راضی ہو تو نکاح کردے میرے ساتھ فرماتی ہین
امین نے خواب مین دیکھا رات کو کہ مجکو لوگ ام المومنین کہتے ہین تعبیر دی مین نے اسکی
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے نکاح کرینگے صبح کو میرے دروازے پر ایک عورت نجاشی
کی طرف سے آئی اور کہا کہ بادشاہ کہتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمسے اپنے نکاح

کی درخواست کی ہی اسی وقت مین نے انعام مین خوشی سے دونون کنگن اور دونون خلخال
یعنی توڑے پانؤن کے اور انگوٹھیان جو میرے ہاتھ اور پانؤن مین تھین سب اُس عورت کو
دیدین رات کو محفل کی نجاشی نے اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور جو مسلمان وہان تھے سب
کو جمع کیا اور مجکو پیغام بھیجا کہ تم اپنا وکیل بھیجو بعضی روایت مین ہی کہ نجاشی سنو در دروازے
پر آیا اور عورت کو میرے پاس بھیجا مین نے خالد بن سعید بن ابی العاص کو اپنا وکیل کر کے بھیجا
پس کھڑا ہوا نجاشی اور خطبہ پڑھا اور چار سو دینار سونے کے جسکے ایک ہزار پچاس روپے
ہوتے ہین بادشاہ نے اپنی طرف سے میرے وکیل کو دیے اور نکاح کر دیا میرا ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بھیجے مین نے وہ دینار اُسکی عورت قاصدہ کو جو آئی تھی نجاشی کے
ساتھ اور پیغام نکاح کا کیا تھا اُسنے انکار کیا اور کہا مجکو اجازت بادشاہ کی نہین دوسرے یہ کہ
مین مسلمان ہوئی یعنی اب مجپر خدمت آپکی واجب ہی نہ کہ اور آپ سے لون پھر کھانا کھلایا
بادشاہ نے سب حاضرین کو اور کہا بعد نکاح کے یہ سنت ہی سب انبیا کی پھر حکم دیا نجاشی نے
اپنے یہان عورتون کو کہ بھیجو تم ہدیہ ام المؤمنین کو پھر بھیجا سب نے قسم قسم کا ہدیہ عطر اور مشک
اور عنبر اور زعفران اور جو جو بادشاہون کے یہان ہوتا ہی پس کہا اُس عورت نے مجھے
جب پونہچو تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تو میرا سلام کہنا اور جب لاتی وہ
وہان سے ایسی ایسی چیزین تو کہتی میرا سلام نہ بھولنا جب پونہچی مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین تو عرض کی مین نے کیونکر پڑھا گیا ہوگا خطبہ یعنی آپ تو وہان موجود
نہ تھے پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا مین نے سلام اس عورت کا فرمایا آپ نے
وعلیہا السلام ورحمۃ اللہ روایت ہی انس سے کہ پوچھا حضرت ام حبیبہ نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ عورت جنت مین پہلے خاوند کو ملیگی یا دوسرے کو فرمایا جسکو وہ پسند کرے اور جسکی خدمت

مین مرے اورروایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ جب آتے تھے ابوسفیان باپ ام حبیبہؓ کے
انکے گھرمین تو یہ طی کردیا کرتی تھین بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پوچھا اُنھون نے سبب
اسکا تو فرمایا تم مشرک ہو اور مشرک ناپاک ہوتا ہی اور یہ بچھونا ہی طیب طاہر کا جب قریب ہوئی
وفات انکی تو بلایا حضرت عائشہؓ کو اور کہا میرا جو کہا سنا ہی معاف کیجیے کہ اللہ تعالی بخشنے
مجھے اور تمکو اُنھون نے فرمایا بخشے اللہ تعالی تمھین اور معاف کرے تمکو پھر کہا خوش کیا تمنے مجکو
خوش کرے اللہ تعالی تمکو پھر بلایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور اُنسے معاف کرایا
اپنا کہا سنا وفات پائی اُنھون نے سنہ ۴۴ چوالیس ہجری زمانہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مین
اور تھین یہ عالی ہمت اور نہایت سخی اور روایتین انکی پینسٹھ ہین انکی والدہ کا نام رملہ تھا

باب سولھوان بیان مین حضرت جُوَیرِیَہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے

انکا بھی پہلا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موقوف کیا اور جویریہ رکھا برہ کے
معنی اگرچہ خیر کے ہین پر جب کہتے ہین گھر مین برہ نکلین تو ایسا ہو گیا جیسا کسی کا نام رحمت ہو
تو یہ نام اچھا اس وجہ سے نہین روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ فراغت پا چکے ہم غزوہ مریسیع
سے جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین اور تقسیم ہو چکا مال غنیمت اور لونڈی غلام اُسکے
تو پانی کے کنارے پر بیٹھے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین سامنے آپکے بیٹھی تھی کہ
سامنے سے آئین جویریہ اور تھین یہ خوبصورت بیس برس کی عمر تھی اُسوقت مکروہ جانا مین نے
انکا آنا کہ مبادا پسند آوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نکاح کر لین آپ اُنسے پس
عرض کی جُوَیرِیہ نے یا رسول اللہ أشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله
اور مین بیٹی حارث بن ابی ضرار کی ہون جو سردار تھا اس قوم کا اب مین لشکر اسلام کی
قید مین ہون اور ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون اُنھون نے مجھے مکاتب کیا

اتنا مال ہے کہ وہ مجھسے ادا نہین ہوسکتا آپ اسمین مدد فرماےئے فرمایا آپنے ایسا ہی کرونگا مین
اور اس سے بھی زیادہ سلوک تیرے ساتھ کرونگا پھر کہا اُسنے کہ جو مال کتابت کا تیرے ذمے
وہ ادا کرینگے ہم عرض کی اور کیا اس سے زیادہ سلوک کیجیئگا فرمایا مین تجھسے نکاح کرونگا اور
تجھے سب مومنون کی مان بناؤنگا انشاء اللہ تعالی پھر آپنے ثابت بن قیس کو مال کتابت کا
ارسال فرمایا اور انکو آزاد کرکے اُنسے نکاح کیا جب صحابہ نے یہ امر سنا تو جتنے لونڈی غلام حضرت
جویریہ کی قرابت کے اُنکے مملوک تھے سب کو آزاد کر دیا واسطے حرمت ام المومنین کے اور وہ سو
آدمی تھے فرماتی ہین آپ جب لشکر اسلام ہماری قوم پر آیا تو مین نے خواب دیکھا کہ چاند مدینے
سے چلا اور میری گود مین آگیا کسی سے مین نے یہ خواب نہین کہا تھا یہ تعبیر اُسکی ظہور مین آئی
وفات آپکی پچاس ہجری پینسٹھ برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین ہوئی نماز پڑھائی انکی
مروان نے کہ وہ حاکم مدینے کا حضرت معاویہؓ کے وقت مین تھا روایتین انسے سات ہین
فرماتی ہین حضرت عائشہ رض کہ نہین جانتی مین کسی عورت کو کہ خیر و برکت ہین انسے زیادہ ہو

باب سترواں بیان مین حضرت سودہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

یہ بیٹی ہین زمعہ کی قریشیہ عامریہ ہین والدہ کا نام سموس بنت قیس تھا نکاح کیا انسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حضرت خدیجہؓ کے مکہ معظمہ مین پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بعضون
نے لکھا ہی کہ ہوا نکاح انکا بعد حضرت عائشہ رض کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ارادہ طلاق دینے
کا کیا انھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کسی بات کی خواہش نہین مگر اس
بات کی کہ جنت مین آپکی بی بی ہون اور میری باری مین آپ حضرت عائشہ رض کے یہان رہا کیجیے
آپنے ارادہ اپنا موقوف رکھا بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب بیبیان حج کو گئین مگر
انھون نے اور حضرت زینب بنت جحش نے گھر سے قدم باہر نہ نکالا وفات انکی آخر خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوئی گہوارہ پہلے اُنکے واسطے بنایا گیا کہ قدانکا طویل تھا بعض نے لکھا ہو کہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے واسطے بنایا گیا وفات انکی شوال سنہ چون ہجری زمانہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مین ہوئی روایتین اِنسے پانچ ہین

باب اٹھارھوان بیان مین حضرت زینب بنت جحش ام المومنین کے

نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنسے پانچوین برس ہجرت کے اور ہین یہ مہاجرات اولیہ سے روایت ہو کہ پیغام بھیجے انکو نکاح کے کئی شخصون نے قریش مین سے بھیجا انھون نے حمنہ اپنی بہن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ مشورہ لین اس بات کا اسواسطے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کی بیٹی ہین فرمایا آپنے کون زیادہ ہو زید بن حارثہ سے کروہ سکھا دیگا انکو کتاب اللہ تعالی کی اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے غصے ہوئین حمنہ کہ آپ غلام سے اپنی پھوپی زادی بہن کا رشتہ کرتے ہین جب خبر دی انھون نے حضرت زینب کو اور اپنے بھائی عبد اللہ کو تو زیادہ غصے ہوے وہ اُنسے بھی پس نازل ہوئی یہ آیت مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ یعنی نہین شان ہی مومن مرد کی یعنی عبد اللہ انکے بھائی کی اور نہ مومن عورت کی یعنی زینب کی کہ حکم کرے اللہ اور رسول اسکا ایک کام کو پھر وہ کہین ہمارا اختیار ہی چاہین مانین ہم یا نہ مانین فرماتی ہین حضرت زینب کہ کہا مین نے یا رسول اللہ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ای رسول اللہ کے بخشش طلب کرتی ہون مین اللہ تعالی سے اور اطاعت کرتی ہون مین اللہ تعالی اور اُسکے رسول کی کیجیے آپ جو چاہیے پھر آپنے نکاح کر دیا میرا گر مین رویا کرتی تھی زید کے سامنے انھون نے شکایت کی میری پس غصہ کیا مجپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مین زبان درازی کیا کرتی زید سے پھر شکوہ کیا انھون نے میرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے آپ نے فرمایا اَمۡسِكۡ عَلَيۡكَ زَوۡجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ تھام رکھ تو اپنی بی بی کو اپنے
پاس اور ڈرا کر تو اللہ سے پس کہا زید نے یا رسول اللہ مین نے طلاق دیدی جب تمام ہوئی عدت
انکی تو نکاح کیا اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آپ نے
ای زید تو پیغام نکاح دے میرا زینب سے کہتے ہین زید کہ مین آیا انکے پاس تو وہ آٹا گوندھ رہی تھین پس
پڑی نظر میری اُنپر واسطے عظمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیٹھ پھیر کر کھڑا ہوا مین
انکی طرف سے اور کہا مین نے ای زینب تمہارا ذکر کیا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُنھون
نے نہین بات کرتی مین اس مقدمے مین کچھ یہان تک کہ حکم بھیجے رب میرا میرے مقدمے
مین یعنی شرم آتی تھی انکو اُس بات سے کہ لوگ کہینگے شوہر کے باپ سے نکاح کیا پس کھڑی ہوئین
بیچ مسجد مین جسکو مسجد البیت کہتے ہین یعنی نماز کے ارادے سے پس نازل ہوئی یہ آیت فَلَمَّا
قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا جبکہ ادا کیا زید نے پیغام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب
سے ہمنے نکاح کر دیا تیرا زینب سے اس سے یہ معلوم ہوا کہ دل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
نہین چاہا تھا اُنسے نکاح کرنے کو کیونکہ اگر آپکا دل چاہتا تو کون مانع تھا پہلے ہی آپ کر لیتے
آپکی پھوپی کی بیٹی دیکھی بھالی تھین جو کوئی یہ بات کہے یا لکھے اپنی کتاب مین کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد نکاح زید کے دیکھا اُنکو اور محبت کی نگاہ سے دیکھا ایسا کہ آپ کے
دل مین آگیا کہ زینب سے نکاح کرون اور اُسپر آیت قرآن شریف کی بھی چسپان کرے
وَتُخۡفِيۡ فِيۡ نَفۡسِكَ مَا اللّٰهُ مُبۡدِيۡهِ یعنی تو چھپاتا تھا اُسکو اپنے دل مین جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا ہی
تو اُسنے نہ پہچانا شان نبوت اور مرتبہ رسالت کو اسواسطے کہ ادنی آدمی قطع نظر اسلام کے
کسی کی عورت کو دیکھکر یہ دل مین چاہے کہ مین اس سے نکاح کر لون لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه
خصوصًا مسلمان آدمی ایسا ہو معاذ اللہ اور خاص کر نبی اور علی الخصوص سرور انبیا کے دل مین

ایسا خیال آوے سبحان اللہ والعظمۃ شدہ وہ ذات پاک مقدس اور مطہر سید المرسلین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین ایسا خیال فرمائیں فقط یہ بات ہوئی کہ آپنے باوجود انکے قریش ہونیکے یہ چاہا کہ زید بن حارثہ جو میرا متبنّی ہی اسکا اسی جگہ رشتہ ہو کہ یہ بھی قوم قریش مین شمار کیا جاوے اسواسطے اصرار کیا آپنے اس امر کے لینے کہ نوبت نزول قرآن کی ہوئی ناچار بحکم خداوندی حضرت زینب نے قبول کیا اور رضا دی مگر طبیعت اُنکی حضرت زید کی طرف متوجہ نہوئی اور صحابہ کہ نفوس مقدسہ رکھتے تھے دن رات کے جھگڑے سے طلاق کو مناسب جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی روک تھام اس امر کی چنانچہ خبر دیتا ہی اللہ جل شانہ اس امر کی وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰہَ جسوقت کہ کہتا تھا تو اس اپنی کو یعنی زید کو کہ اسپر انعام کیا تھا اللہ کا کہ اُسکو اسلام دیا اور انعام کیا تونے اسپر یعنی آزاد کر کے اپنا بیٹا قرار دیا اور ایسی عورت صاحب نسب اور حسب کہ تمھاری پھوپی زادی بہن تھی اُسکا نکاح کیا تھام اپنی زید اپنی بی بی کو اور ڈر اللہ سے یعنی طلاق نہ دیجیو کہ وہ میری بہن ہی اور خاندان شرافت سے ہی ہر چند زید کو تھامتا مگر یہ نہ تھمے اور روز کی کچ کچ سے طلاق اولی سمجھی اور حضرت زید اور حضرت زینب مین نوک جھوک اسواسطے شروع ہو گئی کہ اللہ تعالی کو حضرت زینب کو ازواج مطہرات مین داخل کرنا تھا ورنہ انھون نے اطاعت خداوندی سے تو نکاح کیا تھا پھر کیون یہ بات ہوتی وفی مدارج النبوۃ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ اور تو چھپاتا تھا اس بات کو کہ اگر زید چھوڑ دیگا تو مین اُس سے نکاح کرونگا اسواسطے کہ زینب نے اطاعت کی اللہ اور رسول کی جب یہ امر ہوا مگر نفس نے اُنکے نہ مانا کہ زید سے مخالفت رکھے اللہ تعالی ظاہر کرنیوالا ہی تیرے ارادے کو یعنی تو لحاظ کرتا تھا اور وہ بھی لحاظ کرتی تھی مگر اللہ تعالی نے ظاہر کر دیا کہ نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب سے ظہور مین آیا دونون طرف سے اللہ ہی وکیل ہو گیا اور آپ ہی

نکاح اپنے حبیب کا کردیا اور حضرت زینب نے تو ہان بھی نہین کی تھی سنتے ہی نماز پر کھڑی ہوگئی تھین یہ نماز کی برکت تھی کہ انکو اللہ تعالیٰ نے طعنۂ خلق سے بچا لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو رضای الٰہی کے تابع تھے جو حکم ہوا اسکو سر پر رکھا اسی واسطے آپ اس نزول آیت کے ساتھی حضرت زینب کے پاس چلے آئے بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت زینب نے اسوقت عرض کی کہ نکاح میرا آپکے ساتھ کب ہوا جو آپ تشریف لے آئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح تیرے ساتھ کردیا اور اسمین جو حکمت ہے وہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادی لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ یعنی اسواسطے ہمنے تیرا نکاح زینب کے ساتھ کردیا تاکہ مومنون کو وقت ہو نکاح کی متبنی کی بی بی سے سبحان اللہ اس قصے سے بڑی آسانی امت مرحومہ پر ہوگئی نہین تو جس کو ہان بہن کہتے اس سے نکاح حرام ہوجاتا جسکو بیٹی بہو کہتے اس سے نکاح حرام ہوجاتا اسپر بھی بعضے لوگ نادان خصوصاً عورتین کہتی ہین کہ جسکو بیٹی بنایا پھر اس سے نکاح کیونکر جائز ہو اور استانی اور شاگرد کا اور مرید کا پیر کی بی بی سے نکاح برا سمجھتے ہین قیامت تک کی یہ تکلیف دور ہوگئی اور بڑا ہی کفر ٹوٹا کہ جاہلیت مین اسکا بڑا عیب تھا جب تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیت کے حضرت زینب کے پاس تو فرمایا بطور انبساط کے کیا نام ہے تیرا عرض کی برہ فرمایا مین نے نام رکھا تیرا زینب اور ولیمہ کیا آپنے انکا اور ذبح کیا ایک بکرا پس کھلائی روٹی سالن اور کھایا صحابہ نے جماعت جماعت آکر جب کھاچکے لوگ تو باتین کرنے لگے آپس مین بیٹھکر اور آپ چاہتے تھے کہ جائین جب وہ نہ سمجھے تو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ جب بھی نہ کھڑے ہوئے تو اترا قرآن وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ یعنی جسوقت کھاچکو کھانا تو چلے جاؤ اور وہان بیٹھکر باتین نہ کرو اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ تحقیق یہ بیٹھنا تمہارا

ایذا دیتا ہی نبی کو اور وہ تمسے حیا کرتا ہی اور اللہ تعالی نہین حیا کرتا ہی حق بات بیان کرنے سے
تنبیہ جب آدمی فکر اور خیال سے قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہی تب اسکو دقائق قرآن شریف
پر نظر ہوتی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خیال حضرت زینب کے نکاح کا دل مین آیا تو اس
وجہ سے کہ زید سے ان بن ہوئی ہر چند آپنے انکو طلاق سے روکا مگر انھون نے طلاق دی آپنے
چاہا کہ مین انکو اپنے نکاح سے عزت دون مگر لحاظ تھا اس لحاظ کو خداوند کریم نے اُٹھا دیا اور آپ
نکاح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے کر دیا جب کھانا ولیمے کا لوگ کھا چکے اس عرصے
مین پھر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب اپنے محلون مین جب گئے حضرت عائشہؓ کے یہان
کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت عائشہؓ نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیونکر پایا
آپنے اپنے اہل کو برکت کرے اللہ تعالی آپکو آپکے اہل مین ایسا ہی سب بیبیون سے کلام ہوے جب
آپ تشریف لائے حضرت زینب کے پاس تو لائے حضرت انس ایک پیالہ حریرے کا کہ میری ماں ام سلیم
نے بھیجا ہی اور سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ یہ تھوڑا سا حریرہ آپکے واسطے ارسال کیا ہی آپنے سب صحابہ کو
بلایا پس کھایا اسمین سے تین سو صحابہؓ نے اور چلے گئے اور بچا اُس سے زیادہ جتنا تھا فرماتی ہین حضرت
عائشہؓ رحم کرے اللہ تعالی زینب بنت جحش پر کہ انکو یہ شرافت ہوئی کہ نہین ہوئی کسی بی بی کو اللہ
تعالی نے انکا نکاح پڑھایا روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جلدی ملنے والی ہو مجسے وہ بی بی جسکے ہاتھ لنبے ہین تو ناپا کرتے تھے ہم سب ہاتھون کو اور زینب
تو چھوٹے قد کی تھین انکے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے اسپر گمان بھی نہ تھا جب انکا
انتقال ہوا ۲۰ سنہ ہجری مین تو عمر انکی ترپن برس کی تھی جانا ہمنے کہ لنبے ہاتھ سے مراد
آپکی سخاوت اور صدقہ تھا اپنے ہاتھ سے مزدوری کرکے صدقہ دیا کرتی تھین روایت ہی
حضرت میمونہؓ سے کہ مال غنیمت کا بانٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سب بیبیون کو مگر حضرت زینب کو نہ دیا انھون نے اپنے آدمی کے ہاتھہ کہلا بھیجا کہ آپ نے سب کو
مال تقسیم کیا اور مین جو حق قرابت بھی رکھتی ہون اور میرے باپ بھائی حاضر خدمت رہتے ہین مجکو
نہ دیا پس رنج ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا پس غصہ کرنے لگے حضرت عمرؓ انکے آدمی
پر آپنے منع فرمایا اور کہا اگر تیرے بیٹے کو نہ بھیجتا جب تو جانتا ای عمر پھر فرمایا کہ وہ اَوّاہہ ہی یعنی
عاجزی کرنیوالی اور رونے والی اللہ کے خوف سے یہ مرتبہ خلت کا ہی پھر آپ خود انکا حصہ لیکر
انکے پاس گئے فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ مجھے کسی سوکن سے خیال نہو تا مگر انسے بسبب اسکے
کہ یہ مرتبہ رکھتی تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور محبت تھی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے دل مین انکی اور نہ دیکھا مین نے کسی کو ازواج رسول اللہ مین اتنا متقی اور نہ اتنا سخی
اور نہ اتنی خدمت والی جب انکی وفات کی خبر حضرت عائشہؓ کو پہنچی فرمایا گئی دنیا سے فائدہ
دینے والی اور حمایت کرنے والی یتیمون اور بیوون کی انکی وفات کی خبر سنکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا منادی کرو کہ جمع ہون سب مسلمان اور اپنی ماں کے جنازے کی نماز پڑھین اور بقیع
مین دفن ہوئین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہذا کلہ من کشف الغمہ والبعض من مدارج النبوۃ

باب انیسوان بیان مین حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

روایت ہی حضرت ابن عباسؓ سے کہ یہ بیگم تھین کنانہ بن ربیع کی جو سردار تھا قلعہ خیبر کا خواب
دیکھا تھا انھون نے کہ چاند میری گود مین آگیا پھر بیان کیا یہ خواب اپنے شوہر سے اسنے طمانچہ مارا
کہ نشان اسکا انکے رخسارے پر تھا اور کہا کہ تو چاہتی ہی کہ بادشاہ عرب یعنی محمد رسول اللہ کی بی بی
بنون جب آئین یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پوچھا آپنے یہ نشان کیسا ہی انھون
نے بیان کیا روایت ہی حضرت ابن عمرؓ سے کہ یہ بیٹی تھین حَیّ بن اَخطب کی مگر بڑا ادب رکھتی
تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب یہ آئین دن خیبر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

مین تو فرمایا آپنے حضرت بلال کو کہ پھرا تو صفیہ کو مقتولون مین تو دیکھین انھون نے لاشین
اپنے بھائیون اور اپنے شوہر کنانہ کی اور اُسوقت غصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
پر نمایان تھا پھر جب آئین حضرت کے پاس تو یہ علیحدہ ہو بیٹھین اور بچھونا اپنا آپکے واسطے
خالی کردیا انکا آداب دیکھکر آپنے انکو اختیار دیا کہ آزاد کردون تجکو اور جا مل تو اپنے قرابتداون
سے یا اسلام لا تو نکاح کرون مین تجسے انھون نے عرض کی کہ مین اسلام لا چکی تو پھر مجکو آپ
دوزخ اور بہشت مین کیون مختار فرماتے ہین پس آزاد کرکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انسے نکاح کیا پھر جب آپ انکو اونٹ پر سوار کرنے لگے فرمایا میری ران پر پانون رکھکے چڑھجا انھون
نے ادب سے پانون نہ رکھا بلکہ گھٹنا رکھکر اونٹ پر چڑھین اور ڈالدی آپنے انپر چادر مبارک
اپنی اور آپ سوار ہو گئین آگے اُنکے حضرت بیٹھے پس جان لیا صحابہؓ نے کہ یہ بھی آپکی ازواج
مین سے ہین جب پونہچے آپ صہبا مین تو ارادہ کیا آپنے وہان زفاف کا وہان کچھہ نہ بولین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دل مین خیال تھا انکے منع کا پوچھا آپنے تو نے کیون منع کیا تھا مجکو انہون
عرض کی وہان قرب تھا یہود کا مجکو آپکی جان کا خوف تھا اور اسی واسطے یہان بھی پہرہ دیا
حضرت ایوب انصاری نے آپ کے خیمے کا سب صحابہ جو جو کچھہ حاضر تھا آپکی خدمت مین لالئے
اور سب نے کھایا اور بڑی برکت ظاہر ہوئی انمین یہ ولیمہ تھا آپکا ہذا فی المدارج ایک دن فرمایا
آپنے ای صفیہؓ تیرا باپ مجسے عداوت سخت رکھتا تھا اللہ تعالی نے اُسے ہلاک کیا میرے ہاتھ سے
عرض کی کہ اللہ تعالی کسی بندے کے عوض دوسرے کو نہین پکڑیگا یعنی مجھے اُس سے کیا کام جو
اُسنے کیا وہ پایا اسواسطے حضرت کے نزدیک انکی بڑی شان تھی ایکدن حضرت عائشہؓ نے
طعنہ دیا کہ آپکو وہی بھاتی ہی ٹھنگنے قد کی عورت فرمایا ای عائشہ تو نے وہ کلمہ کہا کہ اگر اسکو دریا
مین ڈالین تو دریا کا رنگ بدل جائے یعنی اللہ تعالی کی پیدایش مین طعن کیا تو نے ایک انسان

آپ تشریف لائے تو حضرت صفیہ رو رہی تھیں آپنے سبب پوچھا عرض کی کہ عائشہ اور حفصہ مجھے طعنہ دیتی ہیں کہ ہمارا اور پیغمبر کا نسب ایک ہی تو یہودیہ ہی فرمایا تو بھی کہدیا کر کہ موسی علیہ السلام میرے چچا اور ہارون علیہ السلام میرے باپ ہیں روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ سے کہ ہم ایک سفر میں ساتھ تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہان اونٹ حضرت صفیہ کا تھک گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ تمہارا ایک اونٹ فالتو ہی تم وہ صفیہ کو دیدو انھون نے کہا کہ مین اس یہودیہ کو کبھی نہ دونگی آپنے زبردستی اُنسے لیکر حضرت صفیہ کو دیدیا اور تین مہینے تک اُنکے یہان تشریف نہ لیگئے سبحان اللہ کیا انتظام اور کیا سیاست اور پھر اتنی محبت اور خلق آپکا ماشاء اللہ جامع جمیع کمالات تھے جب حضرت صفیہ مدینہ منورہ مین داخل ہوئین تو انکے حسن کی دھاک سے سب بیبیان آپکی اور عورتین انصار کی انکے دیکھنے کو آئین اور جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اُس غول مین چھپکر دیکھنے کو آئین آپنے انکو پہچان لیا جب یہ چلین اور باہر دروازے سے گئین تو آپنے انکا کونہ چادر کا پکڑا اور فرمایا اے حمیرا دیکھا صفیہ کو کیسا پایا اُسکو عرض کی کہ وہ ایک یہودیہ ہی یعنی کیا دیکھتی مین اُسکو فرمایا ای عائشہ ایسا کہتی ہی تو اُسکو وہ اسلام لائی اور اچھا اسلام لائی یعنی ادب اسلام کا اور محبت اللہ اور رسول کی اُسکے دل مین جم گئی نقل ہی کہ حضرت صلعم کے مرض الموت مین سب بیبیان جمع تھین آپکے پاس انھونؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم یہ بیماری آپ کی کاش کہ مجھے ہوتی سب بیبیون نے انپر طعنہ کیا آپنے مکروہ جانا اس طعنے کو اور ناخوش ہوے آپ اور فرمایا قسم ہی خدا کی صفیہ اس قول مین صادق ہی خلافت حضرت عمر فاروقؓ مین انکی وفات ہوئی اور آپنے انکے جنازے کی نماز پڑھائی روایتین حدیث کی انسے دس ہین ہذا اکثرہا من کشف الغمہ ونبذۃ من المدارج

باب بیسوان بیان مین وجہ کثرت ازواج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سننا چاہیے تہ دل سے روشن کرے اللہ تعالی ہم سبکے قلب کو منور کو جو حاجت طرف عورتون کے

وہ ہر فرد بشر کو معلوم ہی خاص کر حضرات انبیا کو بسبب انکی قوت کے اور نور نبوت کے جو کتب سیر
سے واضح ہی اور خصوصا قوت ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سردار عالم اور خاتم الانبیا
مین قوت چہار ہزار مرد کی تھی روایت کی مجاہد نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت متحمل چالیس مرد
بہشتی کے تھی اور بہشت مین ہر ایک مرد کو قوت سو مرد کی ہوگی تو قوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
چار ہزار مرد کی ہوئی ذرا غور کرو کہ جس ذات مقدس کو اتنی قوت ہو اُسکے واسطے بارہ بیبیان ہمیشہ
در حبالہ مین اس سے معلوم ہوا کہ آپکو بڑا ضبط تھا اور عصمت الٰہی ہر دم آپکی رفیق تھی میرے دوست
یہ دو شاہ ہین حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک کم سو بیبیان تھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی
ایک ہزار تھین ایک وجہ یہ تھی اور دوسری وجہ کثرت کی یہ ہی کہ آپکا حال ظاہری تو مردان صحابہ
سے امت کو دریافت ہوا مگر حال باطنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حال خانہ داری کو جملہ
اور احسان اور عفو اور رحمت اور محبت اہل کی جو امت کو حاجت پڑتی تو بغیر تعدد زوجات کے کر
کسی سے کچھ روایت ہی اور کسی سے کچھ روایت ہی کیونکر معلوم ہو سکتا ہی فافہموا و تفکروا
ایھا الناس واقروا قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝
مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

باب الیسوان اس بات مین کہ عورتون مین کون عورت افضل ہے

روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل جنت
کی عورتون مین خدیجہ اور فاطمہ اور مریم اور آسیہ ہین اختلاف ہی علما کا اسمین کہ ازواج مطہرات
مین کون بی بی افضل ہی کہا شیخ ولی الدین عراقی نے کہ حضرت خدیجہ افضل ہین اور قول ضعیف
ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرت عائشہ افضل ہین شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کہا ہی کہ مرجح ہر دو
افضل ہین ہذا فی المدارج راقم الحروف کا گوشہ خاطر اگرچہ محبت مین جانب حضرت صدیقہ اور دیگر

بڑھا ہوا ہی مگر انصاف یہ ہی کہ حضرت خدیجہؓ پر جبرئیل اللہ تعالی کا سلام لائے اور حضرت صدیقہؓ
کو جبرئیلؑ نے اپنا سلام کہا دوسری وہ حدیث کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے
فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی مجھے خدیجہ کے بعد کوئی بی بی اُنسے افضل نہین ملی مگر خوب غور کرنا چاہیے
کہ اللہ جل شانہ نے دونون وقتون مین دونون سے اپنا کام لیا اول اسلام مین جو عجز اور بیچارگی
کا وقت تھا حضرت خدیجہؓ سے کام لیا کہ اُنکی کے مال سے غنا ہوا اسلام اور مسلمانون کو اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو کقولہ تعالی وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ اور آخر عہد حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور بعد وفات آپکے بڑے بڑے نفع اسلام مین انسے ہوے اور مسلمانون کو انکی روایت
احادیث اور فتاوی اور اجتہاد سے کمال مدد ملی کہ تتمہ اُسمین کا نقل کر چکا ہون اس کتاب مین
اور شمار حدیثون کا جو انسے مروی ہین وہ بھی لکھ چکا ہون اور کتب حدیث کے مطالعے سے
خوب واضح ہو جائیگا کہ آپنے فرمایا ہی کہ دو حصے میرے علم کے اس حمیرا سے لیا کرو سب کا خلاصہ
یہ ہی کہ یہ فضائل اضافیہ ہین انگور اور سیب کے فضیلت ہی اور انگور کو سیب سے فضیلت ہی ایسا ہی
درمیان صحابہ کے فضل اضافی ہی ایسا ہی درمیان حضرت فاطمۃ الزہرا اور جناب عائشہ صدیقہ کے
تفاضل ہی روایت ہی کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ مین تمپر فضیلت رکھتی
ہون انھون نے کہا کہ واقعی تمکو مجھپر فضیلت ہی کہ تم لخت جگر ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
پھر آپنے یہی فرمایا پھر حضرت صدیقہ نے وہی کلمہ کہا پھر آپنے فرمایا کہ امان صاحب مجکو تمپر
فضیلت ہی انھون نے کہا بیٹی کس بات سے تم یہ بات باربار کہتی ہو انھون نے فرمایا کہ مین
نبی کی بیٹی ہون تم صدیق کی بیٹی ہو تب حضرت عائشہؓ نے ہنسکر کہا کہ بیٹی صاحبہ
بات بجا ہی مگر اب یہ فرماؤ کہ ہمارا ہم بستر نبی ہی اور تمھارا ہم بستر علی ولی ہوگا اور ایسا ہی جنت مین
پھر دونون ہنسکر خاموش ہو گئین اب مین لکھتا ہون حال اولاد رسول اللہ صلعم کا بتوفیقہ تعالی

باب بائیسوان بیان مین حضرت فاطمۂ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

نظم مجھے تاب طاقت کہان ہے بھلا
کہ اوصاف انکے لکھون کچھ ذرا
ہمارے پیمبر کی نور بصر

جناب نبوت کی لخت جگر
حسین و حسن کی ہین وہ والدہ
وہ امت کی سردار ہین زاہدہ

علی شیر مردان کی بیگم ہین وہ
غم دین و دنیا سے بے غم ہین وہ
یہ فضل و شرف تو آپ کا اظہر

من الشمس ہی مگر بعض فضائل جو کتب محدثین مین میرے مطالعے مین گذرے وہ لکھتا ہون یہ خصوصیت آپکی زندگی مین تھی کہ حضرت علیؓ کو اور نکاح حرام تھا اسواسطے کہ وہ موجب ایذای رسول صلعم کا تھا روایت کی احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذن چاہا ہی مجھسے اولاد ہشام بن مغیرہ نے کہ نکاح کر دین اپنی بیٹی کا علیؓ سے پس مین اذن نہین دیتا اور پھر مین اذن نہین دیتا اور پھر مین اذن نہین دیتا مگر یہ کہ علیؓ طلاق دیدے میری بیٹی کو اور نکاح کر لے انکی بیٹی سے اسواسطے کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میرے بدن مین سے پہنچیگا مجھے وہ صدمہ جو پہنچیگا اُسے اور ایذا ہوگی مجکو جو ایذا اُسے ہوگی اور خصوصیت ہی آپکی یہ کہ قیامت کے دن پردہ کیا جائیگا جب گذرینگی آپ پل صراط سے روایت ہی حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن منادی ندا کریگا عرش معلے کے نیچے سے کہ ای لوگو بند کرو اپنی آنکھین کہ گذرتی ہین حضرت فاطمہؓ طرف جنت کے اور طریق دوسرا اس حدیث کا یہ ہی کہ روایت ہی ابو ایوب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای جماعت حشر کی نیچے کرو تم اپنے سرون کو اور بند کرو تم اپنی آنکھون کو کہ گذرتی ہین فاطمہ بیٹی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس گذرینگی آپ مانند بجلی کے اور ساتھ ہونگی آپ کے ستر ہزار لونڈیان حور عین سے روایت ہی بخاری اور مسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای فاطمہ آیا تو راضی نہین ہی اسپر کہ ہی تو سردار سب مسلمان عورتون کی اور روایت ہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا حضرت صلعم نے ای علی فاطمہ مجکو محبوب ہی تجسے اور تو عزیز ہی مجکو اس سے زرانی الصواعق

باب تیئیسوان بیچ بیان نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے

نسائی مین روایت ہی کہ عبد اللہ بن بُرَیدہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ کیا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کے نکاح کا فرمایا آپنے فاطمہ ابھی صغیرہ ہی کذا فی ازالۃ الخفا اور ابو داود سجستانی نے روایت کی کہ پھر آئے یہ دونون یعنی حضرت شیخینؓ طرف حضرت علیؓ کے اور رغبت دلائی اُنکو درخواست نکاح حضرت فاطمہؓ کی پس آئے حضرت علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور درخواست کی نکاح کی ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اسوقت عمر اُنکی پندرہ برس اور چھے مہینے کی تھی اور عمر حضرت علیؓ کی اکیس برس کی تھی کذا فی الصواعق پس فرمایا کچھ مال ہی ای علی تیرے پاس عرض کی ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہی فرمایا گھوڑا رہنے دے زرہ کو بیچ ڈال جو قیمت ہو وہ لے میرے پاس پس بیچ ڈالا زرہ کو چار سو اسّی درہم کو اور وہ لا کر آپکے سامنے رکھہ دیے آپنے کچھہ دیے اسمین سے حضرت بلالؓ کو کہ خوشبو خرید کر لا اور فرمایا کہ جہیز کی تیاری کرو بنایا گیا ایک پلنگ ساتھہ بچھونے اور ایک تکیہ کہ جسکے بیچ مین لیف خرما بھرا ہوا تھا اور ایک چادر اور ایک چکی اور دو برتن پانی کے کذا فی ازالۃ الخفا حضرت انس سے روایت ہی کہ بلایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ بلا لا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور انصاریون کو جب یہ سب لوگ مجلس کے طور پر بیٹھہ گئے پھر خطبہ پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو کہ نکاح کر دون فاطمہ کا علی کے ساتھہ پس گواہ ہو تم کہ مین نے نکاح کر دیا فاطمہ کا علی کے ساتھہ بعوض مہر چار سو مثقال چاندی کے پھر قبول کیا اسکو علی نے فرمایا آپنے موافقت کرے اللہ تعالے تم دونون مین اور قوی کرے تمہاری غنا کو اور مبارک کرے اللہ تعالی تم دونون کو اور دے تمکو اولاد بہت طیب کہتے ہین انسؓ پس دی اللہ تعالی نے انکو اولاد کثیر طیب پھر طلب کیا آپنے

طباق چھوار دن کا پھر لٹایا اسکو اور کلام کیا ہو ذہبی نے اسکی سند مین مگر روایت کی نسائی
نے اسکو ساتھہ سند صحیح کے روایت کی ابو داؤد نے کہ روانہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت فاطمہؓ کو ام ایمن کے ساتھہ حضرت علیؓ کے یہان پھر فرمایا حضرت علیؓ کو آتا ہون مین
تمھارے یہان ابھی آنا لہ الخفا مین لکھا ہو کہ دیکھا آپنے وہان اسماء بنت عمیس کو اور فرمایا تو بھی فاطمہ
کی شادی مین آئی عرض کی کہ ہان فرمایا برکت کرے تجکو اللہ تعالی اور پھر تشریف لیگئے آپ انکے
یہان فرمایا ای ام ایمن بھائی میرا کدھر مین ہو عرض کی کہ ہین پس فرمایا ای فاطمہ لا قعب پانی کی
جب وہ لائین تو آپنے اسمین اپنا لعاب دہن مبارک کا ڈالا اور چھڑکا انکے سر اور سینے پر اور کہا
خداوندا مین پناہ مین تیری دیتا ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان سرکش سے پھر فرمایا ای
علی لا پانی پس وہ قعب بھر کر لائے پھر چھڑکا آپنے وہ پانی انکے سر اور شانون پر اور کہا خداوندا
تیری پناہ مین دیتا ہون مین اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان سرکش سے پھر فرمایا جا اپنے اہل
کے پاس اللہ تعالی کے نام سے اور اسکی برکت سے ہذا فی الصواعق اور صاحب صواعق نے لکھا ہو
بیشک برکت ہوئی آپکی اولاد مین جو گذری اور ہوگی برکت انمین جو ہونگے آپکی اولاد مین ایک
انمین سے حضرت امام مہدیؑ ہونگے کہ انکی خیر و برکت نمونہ ہوگی رسول اللہ صلعم کی ہذا فی الصواعق
قریب ہو کہ لکھونگا مین حضرت امام مہدیؑ کے حال کو بارہ امامون کے حال مین انشاء اللہ تعالی

باب چوبیسوان بیان مین صبر و قناعت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے

ابو البختری سے روایت ہو کہ عرض کی حضرت علیؓ نے اپنی والدہ شریفہ سے کہ نام انکا فاطمہ بنت
اسد تھا کہ تم بھی شریک ہو اور گھر کے کاروبار مین کہ سارا کاروبار گھر کا فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر نہ پڑے پانی لانا اور باہر کے کام آپ کیا کیجیے اور پیسنا پکانا وہ کیا کرین تنبیہ یہ قبل
نزول آیت پردے کے کہا تھا روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ باہر کے کام کرنے کو حضرت صلعم نے

مجھے فرمایا اور اندر کے کام کرنیکو حضرت فاطمہؓ کو فرمایا تھا ایک دن حضرت علیؓ نے کہا حضرت فاطمہؓ سے
کہ قسم ہی اللہ کی درد کرتا ہی سینہ میرا پانی کھینچتے کھینچتے اور تمھارے باپ کے پاس لونڈیان مال غنیمت سے
آئی ہین تم جاؤ ایک لونڈی خدمت کے واسطے اُنسے طلب کرو حضرت فاطمہ زہرا نے بھی فرمایا قسم ہی
اللہ تعالی کی چکی پیستے پیستے میرے ہاتھون مین چھپولے پڑگئے پس حاضر ہوئین خدمت مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آپنے کیونکر آئین ای بیٹی میری عرض کی سلام کو حاضر ہوئی تھی پس
سلام کرکے چلی آئین اور حیاسے کچھ عرض نہ کی پوچھا جناب امیرؓ نے کیا فرمایا کہا مین نے تو شرم سے
نہ کہا پھر دونون آئے اور کہا حضرت علیؓ نے حال اپنا اور حضرت فاطمہؓ نے حال اپنا اور عرض کی
کہ آپکے پاس لونڈیان آئی ہین ایک ہمین خدمت کے واسطے دیجیے آپنے فرمایا قسم ہی اللہ تعالے
کی لونڈی نہین دونگا مین تمکو اہل صفّہ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوے ہین بھوک سے اور کچھ
نہین پاتا ہون کہ اُنکو کھانے کو دون یہ لونڈیان بیچکر اُنکو کھانے کو دونگا پس چلے آئے حضرت
علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنے گھر مین اور سو رہے وہ دونون وہان سے آکر ایک چادر مین کہ وہ چھوٹی
تھی اُن دونون کے قد سے کہ جب سر ڈھانپتے تو پانوُن کھل جاتے اور جب پانوُن ڈھانپتے تو
سر کھلجاتا جب دیکھا اُن دونون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اُٹھنے لگے وہ دونون اپنے
بستر سے فرمایا آپنے وہین رہو نہ اُٹھو اور خبردار ہو تمنے جو مجھسے طلب کیا تھا مین تمکو اُس سے
بہتر بتاتا ہون کہ سکھایا وہ مجکو جبرئیل علیہ السّلام نے کہ سُبحَانَ اللہ پڑھا کرو دس بار
بعد ہر نماز کے اور الحمد دس بار اور اللہ اکبر دس بار اور بچھونے پر آؤ تو پڑھو سُبحَانَ اللہ
تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار فرماتے ہین حضرت علیؓ نہین
موقوف کیا مین نے اس ورد کو جب سے سکھایا رسول اللہؐ نے مجکو کہا ابن لوا نے حضرت
علی مرتضے کو کیا نہین موقوف کیا اسکو آپنے جنگ صفین مین فرمایا مار ڈالے تمکو اللہ اے عراق والو

ان نہین موقوف کیا مین نے جنگ صفین مین شیعہ ایسے بیہودہ سوالون کا جواب ایسی ہی
سرزنش کے ساتھ دیا جاتا ہی۔ روایت ہی حضرت ابوہریرہؓ سے کہ کہا حضرت فاطمہؓ نے یا رسول اللہ
میرا نکاح کیا آپنے علی سے وہ تو فقیر ہین کچھ مال نہین اُنکے پاس فرمایا تو راضی نہین ہی اس بات پر
کہ اللہ تعالی نے پسند کیے دو آدمی تمام روی زمین مین ایک باپ تیرا دوسرا خاوند تیرا اخرجہ ازالۃ الخفا
روایت ہی حضرت علی مرتضےؓ سے کہ فاقہ تھا مجکو ایک مرتبہ اور شدت کی بھوک لگی ہوئی تھی کہ
نکلا مین مزدوری کو باہر شہر مدینہ منورہ کے دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ ڈھیلے مٹی کے جمع
کر رہی ہی جانا مین نے کہ اسکو پانی اسکو درکار ہوگا پس مقرر کی اُسنے ہر ڈول پر ایک کھجور
پس سولہ ڈول کھینچے مین نے اور چھل گئے ہاتھ میرے جب حال میرے ہاتھون کا اُسنے دیکھا
تو سولہ کھجورین مجکو دین پس لایا مین وہ کھجورین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس
کھائین آپنے وہ کھجورین میرے ساتھ ہذا فی ازالۃ الخفا۔ راقم کہتا ہی کہ یہ مشقت اور اس مرتبے کے
لوگ ایسے ہی ہمارے حال پر کہ آرام سے سب نعمتین اللہ تعالی کی کھائین اور پہنین اور رہین اور
پھر ناشکری بدرجہ تمام ہو اور ایسے صبری کے کام ہمسے بن پڑین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

باب چھبیسوان اس بیان مین کہ آپکا نام فاطمہ اور زہرا کیون رکھا گیا

روایت ہی حافظ ابوالقاسم دمشقی سے کہ عرض کی حضرت علیؓ نے کہ یا رسول اللہ فاطمہ کا نام
آپنے فاطمہ کیون رکھا ہی فرمایا کہ اسکو اور اُسکی اولاد کو اللہ تعالی نے دوزخ سے آزاد کیا
روایت ہی غسانی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری بیٹی فاطمہ زہرا حور ہی
آدمیون کی کہ حیض و نفاس دونون اسکو نہین اور آزاد کیا اللہ تعالی نے اسکو اور اُسکی اولاد کو
دوزخ سے مدارج مین لکھا ہی کہ فاطمہ آپکا نام اسواسطے ہی کہ آپکو جدائی تھی زمانے کی عورتون سے
بسبب کمال دین اور حسن و جمال و قطع ماسوی اللہ کے روایت ہی طبرانی سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہ اللہ تعالی نہین عذاب کریگا تجکو اور نہ تیری اولاد کو
دوزخ کا روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ شکایت کی مین نے رسول اللہ صلعم سے لوگون کے حسد کی
فرمایا تو راضی نہین اسپر کہ اول داخل ہونے والے جنت مین مین اور تو اور حسن اور حسین اور ازواج میری
اس کیفیت سے کہ ازواج میرے داہنے طرف ہونگے اور اولاد میری پیچھے میرے ازواج کے ہوگی
اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی روایت کی ابن سعد نے حضرت علیؓ سے کہ خبر دی مجکو رسول اللہ صلعم نے کہ
اول داخل ہونگے جنت مین آپ اور فاطمہ اور حسن اور حسین عرض کی حضرت علیؓ نے کہ اور ہمسے محبت
رکھنے والے فرمایا کہ وہ پیچھے تمھارے ہونگے اور اسی مضمون کی حدیث حضرت صدیق اکبرؓ کے
فضائل اور حضرت عمرؓ فاروق کی شان مین گذری صواعق **فائدہ** یہ کچھ مشکل کی بات نہین ہی
اسکو جسکے دل مین کھوٹ نہو محبت صحابہ اور اہل بیت نبوی مین اسواسطے کہ جنت کا دروازہ کچھ
تنگ نہین ہی اتنے یہ لوگ اور ہزارون اور جن جن کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سابقیت مین
شریک کیا ایکدم مین داخل ہوجائین اور محمد بن الحسن بن علی بن محمد العباسی حنفی نے اپنی کتاب
مین لکھا ہی کہ حضرت فاطمہؓ جنین وقت مغرب کے پس آپ طاہر تھین نفاس سے آپنے غسل فرمایا
اور عشا کی نماز پڑھی اور آپکو حیض بھی نہ تھا اور چمکتا تھا چہرہ آپکا روایت ہی حضرت عائشہؓ سے
کہ مین تاگے سوئی مین پرولیتی تھی حضرت فاطمہ کے مونہ کے نور کی چمک سے اندھیری رات مین
اسواسطے نام آپکا زہرا رکھا گیا اور مدارج مین لکھا ہی کہ آپکا حسن وجمال اور کمال بدرجۂ اتم تھا
اسواسطے نام آپکا زہرا رکھا گیا اور زاکیہ راضیہ بھی آپکے لقبون مین سے ایک لقب ہی انتہے

باب چھبیسوان بیان ولادت مین فاطمۂ زہرا رضی اللہ عنہا کے

مدارج مین لکھا ہی کہ پیدا ہوئین آپ سنہ ۴۱ اکتالیس مین ولادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے ابن اسحق سے روایت ہی کہ سب اولاد حضرت صلعم کی پیدا ہوئی قبل نبوت کے مگر حضرت ابراہیمؓ

ابن جوزی نے لکھا ہی کہ ولادت آپکی پانچ برس پہلے نبوت سے تھی اور سب بیٹیون مین آپ
چھوٹی ہین اور مشابہ تھین آپ ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ وروش اور خلوت وسیرت
اور کلام مین اور جب یہ تشریف لاتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تو کھڑے ہوجاتے تھے آپ
اور پکڑ لیتے تھے دست مبارک انکا اپنے دست مبارک سے اور بوسہ دیتے تھے اُنکی پیشانی مبارک پر
اور بٹھاتے تھے اُنکو اپنی جگہ اور ایسا ہی وہ کرتی تھین جب جاتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے
یہان نکاح ہوا انکا دوسرے برس ہجرت سے رمضان مبارک مین بعد غزوۂ بدر کے اور زفاف ہوا
ذی الحج مین اور پیدا ہوے انکے یہان تین بیٹے امام حسن امام حسین اور محسن کہ وہ ایام طفولیت
مین انتقال کر گئے اور تین بیٹیان زینب ام کلثوم رقیہ رقیہ کا بھی انتقال لڑکپن مین ہوا فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہی جسنے اُسکو ایذا دی اُسنے مجھے ایذا دی جسنے
اُس سے بغض رکھا اُسنے مجھسے بغض رکھا اور یہ بھی روایت ہی کہ اللہ تعالی غصہ ہوتا ہی ساتھ
غصۂ فاطمہ کے اور راضی ہوتا ہی اُنکی رضا سے روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ باہر تشریف لگئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوقت چادر صوف کی لپٹی ہوئی تھی پس ملے آپکو حسن بن علی
آپنے لیلیا اُنکو اپنی چادر مبارک مین پھر ملے حسین بن علی اُنکو بھی لیلیا اپنی چادر مین پھر ملے
آپکو فاطمہ اور علی تو اُنکو بھی لیلیا آپنے چادر مین اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور انھی چار کے حق مین فرمایا مین مقابلہ
کرنے والا ہون اُس سے جو مقابلہ کرے اُنسے اور صلح کرنیوالا ہون اُس سے جو صلح کرے انسے
ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت فاطمہ رض کے یہان اور دیکھا اُنکو کپڑا موٹا
پہنے ہوے آپکی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور فرمایا ای فاطمہ صبر کر اللہ تعالی تجکو نعمتین جنت کی
عطا فرمائیگا ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا حضرت فاطمہ رض کے سینے پر

رکھا اور فرمایا ای خداوندا اسکو بھوک سے آزاد کر فرماتی ہین کہ مجھے اُس دن سے کبھی تکلیف بھوک کی نہ معلوم ہوئی ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین تشریف لیجاتے تو آخر مین انسے ملتے اور جب تشریف لاتے تو اول انسے ملتے سوال کیا کسی نے حضرت عائشہؓ سے کہ کون دوست تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا فاطمہ پھر پوچھا مردون سے کہا اُنکا شوہر علی مرتضےٰ رضہ ہذا فی المدارج راقم کہتا ہو کہ یہ صفائی قلب ازواج مطہرات کی ہو اور ایسا ہی اہل بیت پاک کی یہ صفائی قلب کی ہو کہ پوچھا لوگون نے حضرت فاطمہؓ سے کہ کون محبوب تر ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ عائشہ اور کہا مردون مین سے کہا انکے باپ بزرگوار سے چاہیے اچھون کو اچھا چاہیے ✣ یہ اگر چاہین تو پھر کیا چاہیے ✣ راقم کہتا ہو کہ اگر خلجان ہو کسی کو اسمین تو جواب اسکا سہل ہو ازواج مطہرات مین حضرت صدیقہ محبوب ترین ازواج کی تھین اور بنات مکرمات مین جناب فاطمہ زہرا محبوب تھین یا یہ کہ انکو انکی چاہت زیادہ معلوم ہوتی تھی اور انکو انکی یا اگر کسر نفسی تھی تو دونون مین سے اس دولت مین کون کم تھین فافہم روایت ہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے ہین دیکھا مین نے اپنی والدہ کو کہ محراب مسجد البیت مین تمام رات نماز پڑھتی تھین اور صبح کو تمام مومنون کے واسطے دعا کرتی تھین عرض کی مین نے آپنے سب کے واسطے دعا کی اپنے واسطے دعا نہ کی فرمایا بیٹا اول ہن ہمسایے مین ہو لے پھر گھر بچا بھی ہو یگا

باب ستائیسوان بیان مین وفات شریف حضرت خاتون جنت کے

راقم کہتا ہی کہ مرض الموت آپکا فراق تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُس دن سے کسی نے اُنکو ہنستے نہ دیکھا کبھی قبر شریف کی مٹی اٹھاتین اور سونگھتین اور فرماتین شعر

مَاذَا عَلَىٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدٍ	أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
سونگھے جو کوئی تربت احمد کی خاک پاک	پھر کیا لگائے عطر بدن مین وہ اپنے خاک

کبھی جنۃ البقیع مین جاکر تنہائی مین رویا کرتین چھ مہینے تک یہی حال رہا مریض عشق پر
رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی آخر چھ مہینے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے جاملین مدارج مین لکھا ہی کہ وفات آپکی تیسری ماہ رمضان شریف منگل کی رات کو ہوئی عمر آپکی
انتیس برس کی تھی نماز جنازے کی حضرت علیؓ یا حضرت عباسؓ نے پڑھائی رات کو بقیع مین دفن
ہوئین صبح کو حضرت صدیق اور حضرت فاروق نے شکایت کی کہ آپنے خبر نہ کی کہ ثواب نماز جنازہ اُس
بزرگوار کا ہم بھی پاتے فرمایا اُنکی وصیت تھی کہ مجھے رات کو دفن کرنا کہ میرے جنازے پر نگاہ نامحرم کی
نہ پڑے راقم کہتا ہی کہ یہ امر مؤید ہی اس بات کا کہ اُسوقت تک گہوارہ عورتون کے جنازے کے لیے
تجویز نہ ہوا تھا اور یہ بھی روایت ہی کہ حاضر ہوے آپکے جنازے پر حضرت ابوبکر صدیق اور عثمان بن
عفان اور زبیر بن العوام اور نماز جنازے کی پڑھائی حضرت ابوبکرؓ نے اور درمیان مغرب و عشا کے
آپکی وفات ہوئی آپکے دفن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ آپ اپنے حجرۂ شریفہ مین جو
ملصق حجرۂ جناب صدیقہ سے ہی دفن ہوئین راقم جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا اندر
روضۂ مبارک کی انھی کے روضۂ شریف مین سے ہی مگر انھی کے واسطے جو امور روضۂ مبارک
کی روشنی پر ہین پائنکے واسطے جو اجازت داخلے کی لین میرا حوصلہ نہ پڑا کہ مین اندر جاؤن
اسواسطے کہ قدم اندر رکھنے کو کہ قرب جسد مبارک کا ہی کمال بے ادبی سمجھا مین تیری نیت کا
اللہ تعالی کو علم ہی باہر باہر سے جھانکتا تاکتا رہتا تھا اور مسجد نبوی مین جو دروازہ روضۂ مبارک
کا مقفل رہتا ہی اُسکے قریب اکثر مجکو جگہ ملجاتی تھی وہان نماز پنجگانہ سے مشرف ہوتا تھا اُنیس
روز مین حاضر دربار رہا علاوہ اور نعمتون کے جو مجھے نصیب ہوئین ایک یہ ہی کہ بعد نماز ظہر کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر کھڑے ہوکر چار رگانہ پڑھنا نماز حاجت کا ہر روز مجھے میسر آیا اور بعد
اذان عشا کے صلوۃ التسبیح میری ناغہ نہوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا

وہان کے خدام سے مین نے دریافت کیا کہ یہ دروازہ روضۂ مبارک کا جو مسجد نبوی مین ہی یہ بھی کبھی کھلتا ہی انھون نے بیان کیا کہ جب سلطان روم پر کچھ مصیبت پیش آتی ہی تو اسوقت کھولا جاتا ہی اور تمام سکّان مدینۂ منورہ کے اسوقت دعای حل مشکل کی بوسیلۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسدرگاہ کی جناب مین کرتے ہین اور بعضون کا یہ قول ہی کہ بقیع مین روضۂ اہل بیت مین دفن ہوئین وہان جو مین زیارت سے مشرف ہوا تو پایا مین نے آپکی قبر کو ایک پہلو مین جدا قبر حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور قبر حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم

نقشہ اسکا یہ ہی

نقشۂ روضۂ مبارک

اس طرف مسجد نبوی کے دالان ہین جو اضافہ کیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے

دروازۂ روضۂ مبارک کا از مسجد نبوی صلعم

اس طرف خاص مسجد نبوی ہی جو بنا کی آپ نے
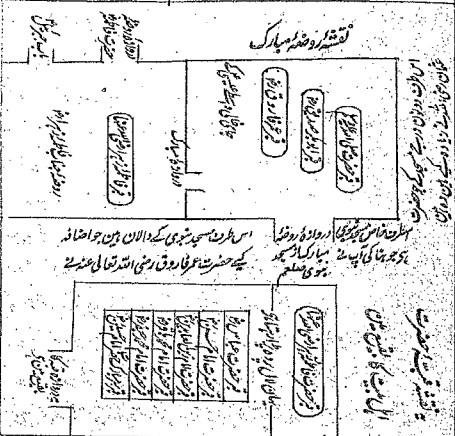
باب اٹھائیسوان بیچ بیان حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

یہ بڑی بیٹی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدا ہوئین آپ قبل نبوت کے اور نکاح ہوا
انکا ساتھ ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف کے جب ابو العاص
قید ہوے ساتھ کفار قریش کے بدر مین تو انھون نے اپنی بی بی سے جو مکہ معظمہ مین تھین واسطے
فدیہ لینے کے مال طلب کیا حضرت زینب رضنے اپنے گلے کا اور کنگن ہاتھ کے بھیجے انکو دیکھکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رو دئے اور فرمایا اصحابہ کو یہ میری بی بی خدیجہ رضنے زینب کے جہیز مین دیے تھے
تم کہو تو مین پھیر دون کہ مجھے غیرت آتی ہی اور یہ مال تمھارا ہی سب نے عرض کی کہ قربان ہمارے
ماں باپ آپ پر ہمارا کچھ حق نہین جو کچھ آپ ہمکو عطا فرماتے ہین وہ آپ کا صدقہ ہی پس وہ پھیر
دیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور شرط کی کہ تو مکے جاکر زینب کو بآرام تمام یہان بھیجدے
انھون نے بموجب اپنے وعدے کے ایسا ہی کیا بعد اسکے ایک بار ابو العاص تجارت شام
ملک کو جاتے تھے مجاہدین نے انکا مال لوٹ لیا انھون نے مدینہ منورہ مین پوشیدہ آکر حضرت
زینب سے امان طلب کی انھون نے امان دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امان مسلم رکھی
اور فرمایا تو اسکے قریب نجایئو کہ اب تو اسپر حرام ہی اور مجاہدین سے فرمایا اگر احسان کرو تو انکا
مال واپس دیدو ورنہ وہ تمھارا حق ہی انھون نے بخوشی ورضا مال ابو العاص کا دیدیا پھر مکے
مین آئے اور جسکا دینا دلانا تھا اسکو دیدیا اور کہا ای گروہ قریش کے اب تمھارا میرے پاس
کچھ حق نہین انھون نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون اللہ ایک ہی اور محمد رسول ہی اللہ کا اور
مدینے مین مین نے اظہار اسلام کا اس واسطے نہین کیا کہ تم یون کہتے کہ ہمارا دینا دلانا اسنے
رکھا پھر خدمت شریف مین حاضر ہوے آپنے حضرت زینب کا نکاح اسکے ساتھ پھر کر دیا ایک
بیٹی ہوئی امامہ نام انکو آپ بہت چاہتے تھے ایک بیٹا تھا وہ قریب بلوغ فوت ہوا حضرت علی نے

بموجب وصیت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے امامہ کو بعد انکے اپنے نکاح مین لیا آٹھوین برس ہجرت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی وفات ہوئی کذا فی کتب السیر

باب اُنتیسوان بیان مین حضرت رقیہ بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

پیدایش آپکی قبل نبوت کے ہوا اور پہلے نبوت کے آپکا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا جب سورۂ تبت نازل ہوئی تو ابولہب نے عتبہ سے کہا کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دے اُسنے قبل زفاف کے طلاق دیدی اور لکھا ہو کہ قریش نے ابو العاص اور عتبہ سے کہا کہ تم ہمارے دشمن سے علاقہ رکھتے ہو اگر تم دونون اُنکی بیٹیون کو چھوڑ دو تو جو عورت قریش کی تمکو پسند ہو وہ تمکو دیدین حضرت ابو العاص کہ سعید ازلی تھے اُنھون نے کہا کہ مین کسی عورت قریش کو بہتر اُنکی بیٹی سے نہین جانتا عتبہ نے کہ ملعون ابن ملعون اور شقی ازلی تھا وہ بولا اگر بیٹی سعید بن عاص کی مجھے دو تو مین اُنکی بیٹی کو طلاق دیدون جب اُسکا نکاح سعید کی بیٹی سے ٹھیرا تو اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آکر کہا مین نے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور گستاخی کی آپنے اُسکو بد دعا دی کہ خداوندا اپنے کوئی کتا اپنے کتون سے مسلط فرما حضرت ابو طالب نے اُسوقت فرمایا یہ تیرا اُنکی بد دعا کا تجھے نہین چھوڑیگا پھر وہ اپنے باپ کے ساتھ سفر شام کو گیا ایک منزل مین لوگون نے کہا یہان خوف ہو شیر کا ابولہب نے کپڑون کا ایک ٹیلا بنا کر اپنے بیٹے کو وہان سلایا اور کہا مجھے محمدؐ کی بد دعا کا تیرے حق مین خوف ہی فیند کے غلبے سے سب بیہوش ہوگئے رات کو شیر آیا سب کو سونگھا کسی سے نہ بولا عتبہ کو کپڑون کے ڈھیر پر جا کر پھاڑ ڈالا ایک آواز اُسنے دی کہ مجھے وہ تیر لگا اور دوزخ مین گیا بعد اُسکے اُنکا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے ہوا اور اُنکے ساتھ مین ہجرت کی اُنھون نے حبشہ مین نجاشی کے یہان وہان اُنکا حمل ساقط ہوا پھر ایک بیٹا ہوا عبد اللہ نام رکھا گیا دو برس کی عمر مین اُسنے وفات پائی پھر کوئی بچہ نہین ہوا دوسرے سال ہجرت کے اُنکی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

باب تیسوان بیان مین حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

انکا نکاح ابو لہب کے دوسرے بیٹے کے ساتھ ہوا کہ نام اُسکا عتیبہ تھا اُس بدبخت نے بھی باپ کے کہنے سے انکو طلاق دی پھر نکاح انکا بعد وفات حضرت رقیہ کے حضرت عثمانؓ سے ہوا بعضی روایتون مین آیا ہی کہ انکے اولاد نہین ہوئی بعضون نے لکھا ہی کہ اولاد ہوئی مگر انھون نے زندگی نہین پائی نوین سال ہجرت کے اُنکی وفات ہوئی کذا فی کتب السیر سرور المحزون مین لکھا ہی کہ تین بیٹے پیدا ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان اور بقول بعض کے چار بیٹے پیدا ہوے ایک کا نام قاسم کہ اُنھی کے نام سے ابو القاسم کنیت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسرے صاحبزادے کا نام عبد اللہ کہ لقب اُنکا طیب طاہر ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ طیب اور ہین اور طاہر اور ہین غرض یہ دونون یا تینون صاحبزادے حضرت خدیجۃ الکبری سے ہین قبل اسلام کے اُنکی وفات ہوئی اور ایک صاحبزادہ ابراہیم نام حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوا اور عمر سترہ روز کی پائی اور پھر وفات ہوئی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب اولاد کا انتقال ہوا مگر جناب فاطمہ زہرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی رہین بعد وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چھے مہینے کے بعد اُنکی بھی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

باب اکتیسوان بیان مین حال اسلام حضرت عباس اور حضرت امیر حمزہ رضؓ کے

یہ دونون چچا ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دونون مسلمان ہوے اور دونون صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت عباسؓ کے اسلام کا حال حضرت صدیق کے مناقب مین لکھ چکا ہون اور حال اسلام حضرت امیر حمزہ کا اب نقل کرتا ہون بتوفیقہ تعالی قصہ امیر حمزہ منظوم

ہوا اسلام حمزہ کا قصہ عجیب	غریب و عجیب و عجیب و غریب	ابو جہل ظالم جو سردار تھا
نبی کا وہ دشمن بد اطوار تھا	ہمیشہ ستاتا تھا حضرت کو وہ	نہین مانتا تھا رسالت کو وہ

ان ایک ماری بڑی زور سے
در آنکھون سے بھی اشک جاری ہوے
ی ایک عورت جو حمزہ کے یان
رن مارنے تھا وہ جنگل گیا
وے جبکہ حیران کھڑے ہوگئے
ہو کر حضرت کی جا کر ذرا
اہین گھر مین آئے تو دیکھا یہ حال
ہ رنجیدہ خاطر ہو تم کسکے سب
ما مجھ تو کہ کیا ہی رنج و تعب
سے آج مارا کمان کھینچکر
ہ حمزہ نے سنکر غضبناک ہو
لہا پھر تو عباس بھی کیا نہ تھے
لہا بولہب مر گیا تھا کہان
لہا مجکو ہو اب خدا کی قسم
یہ کھانا بلاشک ہی مجپر حرام
اور آئے ابو جہل کی گھات مین
لہ زخمی ہوا اور خون بھی بہا
تو حضرت کے پاس آکے کہنے لگے
ہی کیا پوچھتا حال اس شخص کا

لگی اس طرح سر مین جا آن کے
پکڑ کر وہ سر کو وہین تھم گئے
وہان اُسنے جا کر کیا یہ بیان
ہرن کے لیے کی بہت جستجو
ہرن نے کہا یون زبان کھولکے
کہ دشمن نے ایذا بہت آنکو دی
کہ کھانا رکھا ہی مگر ہی ملال
انھون نے کہا تمکو کیا ہی الم
کہا ہی بوجہل کا یہ غضب
ہوا خون جاری کہ سر پھٹ گیا
کہا کیا نہ تھے طالب نیک خو
کہا وہ تو وہان بیس ہان تھے کھڑے
کہا وہ کھڑا ہنس رہا تھا وہان
نہ کھاؤنگا جب تک مین سر پھاڑ لون
نہ لون جب تلک اس سے مین انتقام
کمان ایک ماری اُسے کھینچکر
ابو جہل نے کچھ نہ اونکو کہا
ترا حال ہی جان و دل کیا ہوا
کہ جسکا نہو باپ بھائی چچا

کہ بہنے لگا خون اُس زخم سے
ہوا ضعف غالب وہین جم گئے
نہ تھا گھر مین وہ شیر اللہ کا
نہ وہ ہاتھ آیا تجھے نیک خو
پکڑنے سے میرے تو لیو بچا گیا
کھڑا اور رہا ہی خدا کا نبی
کہا اپنی بی بی سے کیا ہی سبب
اگرچہ ہوا ہی ہمین رنج و غم
محمد نبی ہی جو تحت جگر
یہ سنکر کلیجا مرا کٹ گیا
کہا شہر سے وہ تھے باہر گئے
اکیلا جماعت سے کیونکر لڑے
نہ کھایا وہ کھانا پہ کھایا یہ غم
محمد کے بدلے اُسے مار لون
چلے وان سے لیکر کمان ہاتھ مین
کہ پہنچا گیا اس سے بس اُسکا سر
اُسے مار کر جب کہ فارغ ہوے
یہ فرمانے اُنسے لگے مصطفے
نہ ہوا دا کہ حامی کبھی تو بنے

اُسی کے ہی سر پر بنی جو بنے
ابھی پچا ڈر کر اُسکا آیا ہون سر
کہا پھر خوشی کیا ہی تیرے تئین
اگر لاے اسلام تو اے چچا
اُترتی ہی عرش برین سے کتاب
لے ہو بیٹھ سید جا سناؤن مین اب

تو بولے یہ حمزہ کہ اے نور عین
نہین اسکا کچھ مجکو خوف و خطر
کہا مجکو ہی بس خوشی یہ بڑی
ابھی مندمل زخم تن ہو مرا
کہا سچ ہی کہ تو سناؤن تجھے
کلام خدا ہی کلام عجب

مین تیرا چچا تو میرے دل کا چین
کہا مجکو اسکی خوشی کچھ نہین
کہ اسلام لا مجپہ تو اس گھڑی
کہا یہ سنا ہی کہ تجپر خطاب
مزہ اسکا جلدی چکھاؤن تجھے

طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ

لِتَشْقٰٓی اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی

اُتارا نہین ہمنے اس واسطے
کہ جو خوف کچھ اپنے رب سے کرے
وہ رحمن قائم ہوا عرش پر
جو کچھ بیچ مین اُنکے ہی کوئی شی
یہ حمزہ نے سنکر کہا اے نبی
نہین اُنمین طاقت کہ کچھ کر سکین
بس ایمان لاتا ہون مین تجپر اب
وہی ایک ہی رب نہین دوسرا

قسم تیرے چہرے کی پیارے نبی
یہ قرآن کہ تجپر مشقت پڑے
اُتارا ہی اُسنے کہ جسنے یہان
اُسی کے لیے ہی یہ سب خشک و تر
جو تحت الثری مین بھی ہی کوئی چیز
ترے رب کی ہی بس حکومت سبھی
ترا اک خدا ہی خدای جہان
بتا کیا بتا تا ہی محبوب رب
محمد خدا کا نبی ہی رسول

جو ہی چودھوین رات کی روشنی
مگر یہ نصیحت ہی اُسکے لیے
بنائی زمین اور بلند آسمان
جو کچھ آسمانون زمینون مین ہی
ہی اُسکے لیے سب یہ اے باتمیز
ہماری خدا گر ہزارون ملین
حکومت ہی اُسکی جہان مین وان
کہا پھر نبی نے کہ کہدے چچا
کیا مین نے فرمان سبکا قبول

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جب فراغ پایا مین نے تحریر ذکر ازواج مطہرات اور بنات مکرمات اور فرزندان رفیع الشان حضرت سید الانس والجان کی تو اب لکھتا ہون حال حضرت امام حسن اور امام حسین کی شہادت کا بطور رسالہ جداگانہ کے اور نام رکھا اسکا مرج البحرین فی ذکر شہادة الحسنین بعون و توفیقہ

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَ اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ وَجَعَلَ مَثْوٰی مُتَّقِیہِم جَنَّاتِ العَدْنِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدِ نِ المَبعُوثِ رَحْمَۃً لِّلعَالَمِینَ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہِ الَّذِینَ ھَاجَرُوا مَعَہٗ وَتَرَکُوا الوَطَنَ خُصُوصًا عَلٰی قُرَّۃِ عَینِ البَتُولِ وَسِبطِ الرَّسُولِ المَقبُولِ اَمِیرِالمُومِنِینَ سَیِّدِنَا الاِمَامِ حَسَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اما بعد عرض کرتا ہی محمد عبد الرب ابن محمد عبد الخالق دہلوی حنفی قادری کہ جب فراغت حاصل کر چکا مین لکھنے سے حال ازواج مطہرات اور ذریات طیبات کے پس ارادہ کیا مین نے لکھنے کا مناقب حسنین رضی اللہ عنہما کے اور قصۂ شہادت ان دو صاحبزادون کا روایات صحیحہ سے پس چونکہ قصہ دردانگیز اور خون ریز محبان اہل بیت کا تھا لہذا جداگانہ مین نے اسکو لکھا اور نام اسکا مرج البحرین فی شہادۃ الحسنین رکھا اَقُولُ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ وَبِہٖ نَستَعِینُ اور چونکہ یہ قصہ مشتمل تھا اوپر دو فصلون دونون اماموں کے اور ہر ایک کی کیفیت جدا جدا

پس دونون کو دو خطبون کے ساتھ مین نے شروع کیا پس لکھتا ہون مین اول حال
حضرت امام حسن رضؓ سبط اکبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاننا چاہیے کہ نام مبارک آپکا
حسن ہی رکھا یہ نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہ نام جنت کے نامون سے ہے پہلے
آپ سے کسی کا یہ نام نہین ہوا کنیت آپکی ابو محمد ہے پیدا ہوے پندرھوین رمضان شریف کو
تیسرے برس ہجرت کے اور ہمشکل تھے آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتوین دن آپکا عقیقہ
ہوا اور بال سر کے مونڈے گئے اور انکو تول کر چاندی صدقہ کی گئی بخاری مین روایت ہے کہ نہ تھا
کوئی ہمشکل اتنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ آپ تھے اور آپ سوار ہوا کرتے تھے کندھے
پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے خداوندا مین دوست
رکھتا ہون اسکو پس تو بھی دوست رکھ اسکو اور آپ آخر خلفای راشدین کے ہین کہ آپنے چھ مہینے
خلافت کی یہ چھ مہینے اسی تیس برس کے تھے جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیس برس
تک خلافت راشدہ ہے پھر بادشاہت ہوگی اسی واسطے آپنے چھ مہینے خلافت کر کے حضرت معاویہ
کو کہ وہ طالب خلافت تھے دیدی اور آپنے اُنسے بیعت کر لی اُس حال مین کہ آپکے ساتھ چالیس ہزار
آدمی تھے مگر آپنے جانا کہ ہزارہا مسلمان دونون طرف کے قتل ہو جائینگے خیر خواہی بندگان خدا
کی سمجھکر صلح کر لی صلح نامہ جو لکھا گیا اُسکا مضمون مطابق اصل کے یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلح کی حسن بن علی بن ابی طالب نے معاویہ بن سفیان سے اس بات پر کہ ولایت مسلمانون کی
کی مین نے معاویہ بن ابی سفیان کو دی اس شرط پر کہ حکم کرے اللہ کے بندون مین موافق کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفای راشدین مہدیین کے اور اس شرط پر کہ
معاویہ کو اختیار اپنے ولی عہد کرنے کا نہین ہے بعد اُنکے جسکو مسلمان مناسب جانین خلیفہ
اپنا کرین یعنی فقط اُنکے اختیار سے خلیفہ نہو بلکہ جو مسلمانون کے مشورہ مین ہو وہ خلیفہ ہو اور اس

شرط پر کہ مسلمانون کو ایذا نہ دی جائے جہان جہان مسلمان آباد ہون اُنکو وہین امن سے رکھا جائے
اور اس شرط پر کہ اولاد علی یا دوستان علی سے پرخاش نہ کیجائے اور اُنکے مال اور اولاد سے غرض نہ کی
جائے اور اس شرط پر کہ حسن اور حسین اور کل اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاویہ سے
ظاہر باطن کسی نہج کا عذر نہ کرین اور ہر فریق کو دوسرے سے خوف نہو وَکَفَیٰ بِاللّٰہِ شَہِیْدًا گواہ
ہوا فلانا اور گواہ ہوا فلانا جب لکھا گیا یہ صلح نامہ عرض کی حضرت معاویہؓ نے حضرت امام حسنؓ سے
کہ آپ اطلاع کرین لوگون کو اس امر کی اور آپنے بیعت کی مجھے پس آپ سوار ہوے منبر پر اور حمد فرمائی
اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا ای لوگو بڑی دانائی تقویٰ ہے
اور بڑا احمق فجور ہے اور جانو تم اللہ جل شانہ نے ہدایت کی تمکو اور بچایا تمکو گمراہی سے اور خلاصی
دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے اور کثرت کی تمکو بعد قلت کے معاویہ نے
خصومت کی مجھسے خلافت مین کہ وہ حق میرا ہے اُنکا نہین پس نظر کی مین نے اصلاح امت اور
قطع فتنہ پر اور تمنے مجھسے بیعت کی تھی اس بات پر کہ جس سے مین صلح کرون اُس سے تم بھی
صلح کرو اور جس سے مین قتال کرون اُس سے قتال کرو پس مین نے اُنسے بیعت کی اور
موقوف کیا مین نے قتال کو اور بچا لیا مین نے تمھاری جانون کو قتل سے اور یہ کام مین نے فقط تمھاری
زندگانی اور تمھاری خیر کے واسطے کیا اور صاحب عتق نے لکھا کہ یہ ظہور معجزے کا ہے جو رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تھا کہ تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے قریب ہے کہ اصلاح کریگا اللہ تعالیٰ اس سے دو جماعت مسلمانون
مین روایت کیا اسکو بخاری نے اور تھا نزول آپکا خلافت سے سنہ اکتالیس ماہ ربیع الاول مین
اور بعض لوگ آپکے اصحاب مین سے کہتے تھے آپکو یَا عَارَ الْمُؤْمِنِیْنَ ای ننگ مومنون کے آپ
فرماتے تھے کہ عار بہتر ہے نار سے کہا ایک شخص نے آپکو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِیْنَ سلام
تمپر ای ذلت دینے والے مومنون کے فرمایا آپنے نہین ہون مین ذلت دینے والا مومنون کو لیکن

فصل مکروہ جانا مین نے تمہارا ملک پرپھر آپ کوفے سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے
آپ کے فضائل مین روایت ہی بخاری اور مسلم مین کہتے ہین براؔ کہ دیکھا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ امام حسنؓ اُنکے کندھے پر تھے اور آپ فرماتے تھے خداوندا مین
دوست رکھتا ہون اسکو تو بھی دوست رکھ اسکو بخاری مین روایت ہی کہا ابوبکرؓ نے سنا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر تھے اور امام حسن آپ کے پہلو مین تھے کبھی دیکھتے
تھے آپ لوگون کو کبھی اُنکو اور فرماتے تھے یہ میرا بیٹا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی صلح کرادیگا اس سے
درمیان دو جماعتون مسلمانون کے **فائدہ** جب بیعت کی آپنے حضرت معاویہؓ سے تو کیونکر
جائز ہو لعنت کرنا انپر خصوصا محبان اہل بیت کا بخاری مین ابن عمرؓ سے روایت ہی فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن حسین دونون میرے پھول جنت کے ہین دنیا مین ترمذی
نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ حسن حسین سردار جوانون اہل جنت کے ہین ترمذی نے
اُسامہ سے روایت کی کہ دیکھا مین نے حسن حسین کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون زانو پر
اور آپ یہ فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو تو بھی دوست رکھ ان دونون
کو اور دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے ان دونون کو اور یہ دونون میرے بیٹے ہین اور بیٹے میری
بیٹی کے ہین ترمذی نے انسؓ سے روایت کی کہ پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کون اہل بیت
مین آپکو محبوب زیادہ ہین فرمایا حسن اور حسین حاکم نے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسنؓ آپکے کندھے پر تھے کہا ایک شخص نے کیا اچھا گھوڑا ہی تیرا اے
لڑکے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار بھی تو اچھا ہی ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زبان اپنی نکالکر امام حسن کو دکھاتے جب وہ دیکھتے تو زبان آپکی
پکڑ لیتے روایت ہی حضرت ابوبکرؓ سے کہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آجاتے

امام حسن اور بیٹھ گئے پُشت مبارک پر اور کبھی بیٹھتے گردن مبارک پر پس اُٹھے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سجدہ سے آہستہ آہستہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ آپ بہت چاہتے ہین انکو
فرمایا یہ میرا بیٹا ہی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جب مین دیکھتا امام حسن کو تو میری آنکھون مین
آنسو آجاتے تھے اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد مین بیٹھے تھے کہ فرمایا
بلاؤ میرے بیٹے کو پس آئے امام حسن دوڑتے ہوے اور گود مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ گئے
اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا مونہ انکے مونہ پر رکھتے تھے اور دعا دیتے تھے احمد سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھے مجکو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی
کو ہوگا وہ میرے ساتھ جنت مین اور قیامت کے دن **تنبیہ** یہان حفظ ایمان کا خیال رکھنا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے غافل نہونا ایسا نہو کہ لینے کے دینے پڑین شیعہ جو اہل بیت
کی محبت کا دعوے کرتے ہین سراسر جھوٹ ہی اُنکے افعال اقوال کو ملاحظہ کرو کہ کیا کام محبت اہل بیت
کے اُنسے ہوتے ہین فقط محبت کا نام ہی اور خواہش نفس کا کام ہی **فصل** آپکی عبادت
کے بیان مین آپ حلیم اور کریم اور زاہد اور صاحب وقار اور صاحب سکینہ تھے ابو نعیم نے روایت کی ہے
کہ فرماتے تھے آپ کہ حیا کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ ملون مین اللہ تعالی سے اور نہ رستہ
طے کرون مین اُسکے گھر کا پس حج کیے آپنے بیش حاکم نے روایت کی عبداللہ بن عمر سے کہ
حج کیے امام حسن نے پچیس پیادہ پا اور سواریان آگے آپکے کوتل چلتی تھین **فصل** آپکی سخاوت
کے بیان مین ابو نعیم سے روایت ہی کہ دیدیا آپنے کل مال واسطے اللہ تعالی کے دو دفعہ یہانتک
کہ نہ رکھا ہر دفعہ مین اپنے پاس کچھ اور تین دفعہ آدھا آدھا مال اپنا واسطے اللہ کے خرچ کیا یہان
تک کہ ایک جوتا پاؤنکا رکھا ایک دیدیا اور ایک شخص نے سوال کیا آپ سے دس ہزار درم کا سو دیدیے
آپنے اُسکو دس ہزار درم اور آیا ایک شخص آپکے پاس اور اطلاع دی اُسنے آپکو اپنے حال کی کہ

مین غنی تھا اب نہایت محتاج ہوگیا ہون کہ نہین ہی میرے پاس کچھ آپنے فرمایا کہ تمھارے لائق
حاجت کے تو میرے پاس نہین ہی اور قلیل سے مجھے شرم آتی ہی کہا اُس شخص نے جو کچھ ہو وہ ہی
دیدیجیے مین اُسکا شکر کرونگا اور غنیمت جانونگا آپنے اپنے داروغہ کو بلایا اور فرمایا حاضر کر جو کچھ اب
تیرے پاس موجود ہی سو حاضر کیے اُسنے پچاس ہزار درم فرمایا وہ جو پانسو اشرفیان ہین وہ بھی
لا اُسنے وہ بھی لاکر سامنے رکھدین پس دیدیے آپنے سائل کو ہزانی الصواعق اور احیاء العلوم مین
لکھا ہی کہ وہ شخص حمال کو لایا فرمایا آپنے اسکو مزدوری کہان سے دوگے یہ تو تمھاری حاجت کے
بھی لائق نہین لو میری چادر اسکو دیدو انتہی سبحان اللہ یہان حاتم کے بھی پر چلتے ہین کہ جو کچھ پاس
ہو وہ سب دیدین شام کے کھانے کو نہ رکھین روایت ہی حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ
ابن جعفر راہ مین ایک بڑھیا کے گھر مہمان ہوے اور اُس سے پانی طلب کیا وہ پانی کی جگہ دودھ
لائی آپ بہت خوش ہوے اتفاقاً وہ بڑھیا مدینہ منورہ مین آئی آپنے بازار مین اسکو دیکھا اپنے
مکان پر اسکو لیگئے ایک ہزار دینار اور ایک ہزار بکریان اسکو دین پھر بھائی صاحب کے یہان
اسکو لیگئے اُنھون نے بھی ایک ہزار دینار اور ایک ہزار بکریان اُسکو دین پھر دونون صاحب
اسکو عبد اللہ بن جعفر کے یہان لیگئے اور کہا یہ وہی ضعیفہ ہی جسنے پانی کی جگہ ہمکو دودھ پلایا تھا
اُنھون نے اُسکو دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان دین فصل بیان مین صبر اور آپکی بردباری
کے روایت کی بزار نے کہ جب آپ خلیفہ تھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے تلوار ماری آپکو
اور آپ سجدے مین تھے بعد فراغ نماز کے خطبہ پڑھا آپنے اور فرمایا اے لوگو عراق کے ڈرو تم اللہ
تعالی سے جو کچھ تم کرتے ہو ہمارے ساتھ ہم تمھارے سردار ہین اور مہمان ہین اور ہم اہل بیت
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جن کی شان مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ
لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیرًا جو سنتا تھا اس بات کو وہ روتا تھا عمر بن

اسحق سے روایت ہی کہ کبھی نہین نکلا کلمہ فحش کا آپکی زبان مبارک سے مگر ایکمرتبہ اتنا کلمہ آپکی
زبان سے سرزد ہوا عمرو بن عثمان کے حق مین کہ اُسنے آپکو کسی زمین مین خصومت تھی نہین ہی واسطے
اُسکے ہمارے اوپر کچھ حق مگر وہ جو ذلیل کرے اُسکو راوی کہتا ہی کہ مدت عمر مین یہ کلمہ سخت آپکے منہ
سے نکلا مروان حضرت علی مرتضیٰؑ کو جمعے کے دن منبر پر خطبے مین برا کہا کرتا تھا آپنے مروان کو کہلا بھیجا
کہ مین نہین برا کہونگا تجکو کہ بدل ہوجاے اُسکا لیکن انصاف میرا اور تیرا اللہ کے یہان ہی پس
اگر ہی تو سچا تو جزا دے تجکو اللہ تعالی اور اگر ہی تو جھوٹا تو اللہ تعالی سخت بدلہ لینے والا ہی تجسے
ایکمرتبہ مروان نے آپکو کلمہ سخت کہا آپ چپ رہے پھر مروان نے داہنے ہاتھ سے ناک جھنکی
آپنے فرمایا اُسکو افسوس ہی تجپر تو نہین جانتا کہ داہنا ہاتھ اعلے کامون کے واسطے ہی اور بایان
ہاتھ ارذل کامون کے واسطے ہی اُف ہی تجکو پس چپ ہو گیا مروان روایت ہی کہ ایک لاکھ درم سالانہ
سے حضرت معاویہ آپکی خدمت کیا کرتے تھے ایکمرتبہ جو دیر لگی آپ کو خرچ کی تکلیف ہوئی آپنے
قلم دوات طلب کی کہ خط لکھین طلب کا پھر نہ لکھا پس خواب مین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے ہین بیٹے میرے کیا حال ہی تیرا عرض کی مین نے اے پدر بزرگوار میرے خیریت ہی
مگر وظیفے کی تاخیر ہوئی تنگی خرچ کی ہی فرمایا کہ اے حسن تو نے قلم دوات طلب کی تھی کہ لکھے حاجت
اپنی طرف مخلوق کے جو مانند تیرے حاجتمند ہی عرض کی مین نے یا رسول اللہ پھر کیا کرتا مین فرمایا
پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَکَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ
اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ
وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فرماتے ہین حضرت امام حسنؓ قسم ہی اللہ تعالی کی ایک ہفتہ مین نے اس دعا کا ورد کیا تو بھیجے مجکو معاویہ نے پندرہ لاکھ درم پس کہا مین نے حمد ہی اللہ تعالی کی کہ نہین بھولتا وہ اپنی یاد کرنے والے کو اور نہین بھولتا اپنے پکارنے والے کو راقم کہتا ہی کہ بھائی مسلمانون کو یہ دعا ضرور ورد زبان ہونا چاہیے کہ ایک لاکھ کے پندرہ لاکھ آگئے بعضے لوگون کا یہ خیال ہوتا ہی کہ دنیا کے واسطے کیا دعا کرین انکو جو کا شیطانی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب مین بتلانا اور حضرت امام حسنؓ کا پڑھنا کیا کچھ ادنی بات ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے بطور تعلیم کے بندون کو رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دعا کے لفظون کو غور کرنا چاہیے کہ اسمین کیا ترک دنیا کی تعلیم ہی پس اسکی برکت سے خداوند تعالی نے آپکو غنی کیا فرماتے ہین کہ بعد اسکے خواب مین دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو فرمایا کیا حال ہی ای بیٹے میرے عرض کی مین نے بہتر حال ہی میرا یا رسول اللہ اور عرض کیا مین نے جو کچھ گذرا تھا فرمایا ای بیٹے ایسی ہی مدد ہوتی ہی اُسکو جو امید رکھے اللہ تعالی سے اور توڑ دے امید مخلوق سے انتہی کذا فی الصواعق وغیرہ من تاریخ الخلفاء فصل بیان مین آپکی شہادت کے

نظم

جسنے بخشا ہی شہادت کو کمال
حضرت خیر الورا کو مرتبے
آپکو رہتا تھا اسکا بھی خیال
پر نہ آیا خاص ذات پاک مین
مرتبے دونون شہادت کے ملے
کیونکہ تھے لخت جگر حسنین پاک
ہی شہید کربلا اک کا خطاب

یون تو ہر اک تبہ ہی لاجواب
حق تعالی سنے عطا بیحد کیے
دل سے خواہشمند تھے اُسکے نبی
ہان مگر سبط شہ لولاک مین
وہ بھی بیشک آپ ہی کی ذات تھی
دشمنون نے کردیا جنکو ہلاک

حمد کے لائق وہی ہی ذو الجلال
پر شہادت کا ہی رتبہ انتخاب
تھا فقط باقی شہادت کا کمال
جستجو اس امر کی اکثر رہی
واسطے سے حضرت حسنین کے
گو بظاہر ذات تھی حسنین کی
اک شہید زہر ہین عالی جناب

بھائی جان لے تو یہ بات کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے سب کمالات جو حضرات انبیا علیہم السلام کو دیے تھے عنایت فرمائے نظم

حضرت آدم کی خلافت ہو مبارک تمکو
نوح کے شکر کی عادت ہو مبارک تمکو

حق تعالے نے تمھین ارث خلیلی بخشا
یعنی یہ خلعت خلت ہو مبارک تمکو

حسن یوسف دم عیسیٰ بھی ہوا آپکو نصیب
لحن داؤد کی دولت ہو مبارک تمکو

گرچہ موسے نے کیا طور پر تھا رب سے کلام
عرش پہ خود یہ شرافت ہو مبارک تمکو

گیا حقیقت تھی عبادت کی جو کی یونس نے
قائم یدعونہ کی آیت ہو مبارک تمکو

گر سلیمان پیمبر کی امارت تھی عظیم
ملک مین رب کی یہ عظمت ہو مبارک تمکو

خوبی حسن و شمائل حرکات و سکنات
سبھی محبوبون کی خصلت ہو مبارک تمکو

عرش اعظم پہ عجب شان تمھاری یعنی
رب کے دیدار کی دولت ہو مبارک تمکو

الغرض تم سے بنایا ہی تمھین اپنا رسول
حق تعالی کی وزارت ہو مبارک تمکو

حشر مین آپ کا اجلاس مقام محمود
سامنے عرش کے عزت ہو مبارک تمکو

شان ہی ختم نبوت کو ای کی تمھین کو لائق
سبھی نبیون کی حمایت ہو مبارک تمکو

حشر کے روز کینگی تمھین سب خلق باللہ
مرحبا شان شفاعت ہو مبارک تمکو

لیکن باقی رہا کمال شہادت کا کہ آپ کو بذات خاص نصیب نہوا کہ اُسکے ہونے مین نقص تھا کیونکہ شہادت دو قسم کی ہی ایک ستری یعنی زہر وغیرہ سے مارا جانا یہ ادنی درجہ شہادت کا ہی اسواسطے آپکو نہ دی اور دوسری شہادت جہری وہ یہ ہی کہ مارا جاوے آدمی مسافرت مین اور تکلیف مین اور کاٹے جائین جانور اُسکے اور پھینکی جائے لاش اُسکی اور ماری جائے اولاد اور بھائی اُسکے اور لوٹا جاوے مال اُسکا اور قید کیجائین عورتین اُسکی اور یتیم اُسکے اور ہو یہ سب حال اُسکا واسطے رضای اللہ تعالی کے

پس یہ اگرچہ اعلی درجہ شہادت کا ہی مگر اُسکے ہونے مین کفار کو خوشی ہوتی اور مسلمانون کے
دل ٹوٹ جاتے اور موجب خلل دین کا ہوتا اسواسطے وہ بھی مناسب نہوا پس حکمت الٰہی یہ ہوئی کر
دیجیے یہ کمال بھی آپکو بعد آپکی وفات کے اور بعد منقضی ہونے خلافت راشدہ کے کہ وہ مدت بھی حکم نبوت
مین تھی بواسطہ آپکے دونون صاحبزادون کے پس نائب کیا حق تعالی نے دونون کو اپنے حبیب کا
اور کیا اُن دونون کو آئینہ آپکے جمال کا کہ بیٹا فرمایا ہی ان دونون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنا کہ جب پیدا ہوے آپ تو تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھاؤ مجھکو
میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہی تمنے اسکا عرض کی حضرت علی نے کہ نام رکھا ہی مین نے حرب فرمایا نہین
بلکہ نام اسکا حسن ہی اور دونون کو اس کمال کی خصوصیت اسواسطے ہوئی کہ جان و دل تھے آپکے
یہ دونون پس دونون کو دو کمال شہادت کے عطا فرمائے حضرت امام حسنؓ کو شہادت سری کا
خلعت عطا ہوا اور شہادت سری کا جو کمال تھا وہ پورا کر دیا آپکے مقدمے مین کہ نہ ذکر ہوا اسکا دیکھی
مین اور بیان تک مخفی کیا کہ قتل ہوے آپ بی بی کے ہاتھ سے کہ میان محبوب ہوتا ہی بی بی کو اور بی بی
میان کو اور نہ ذکر فرمایا اسکا حضرت علی نے الہام سے اور نہ کبھی الہام ہوا اسکا خود بدولت کو ایسا ہی
لکھا ہی حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ نے اپنے رسالے مین اور حال شہادت جہری کا اپنے موقع پر لکھا
جائیگا انشاء اللہ تعالی اب لکھتا ہون مین سبب آپکی شہادت کا ٭ سنو ماجرای شہادت ذرا ٭
کہ جس غم سے بے چین ہی جان و تن ٭ پیا اُسنے زہر ہلاہل کا جام ٭ جو تھا قرۃ العین شاہ زمن ٭
جب گذر گیا زمانہ خلافت خلفای راشدین کا تو یزید پلید نے چاہا کہ قتل کرے دونون صاحبزادون
کو کہ اسکے سبب سے جو خرابی میری سلطنت مین ہوگی اُس سے مین بے فکر ہو جاؤن اول ارادہ ہلاکت
حضرت امام حسنؓ کا کیا اور یزید کو آپکے ساتھ بغض خاص بھی تھا اسکا بھی بدلہ لیا وہ یہ کہ جعدہ
ایک عورت تھی نہایت حسین جمیلہ اور شکیلہ اُسکے واسطے رقعے شادی کے بہت امیرون کے آتے

یزید کی طرف سے آئے اسکی درخواست حضرت امام حسن نے بھی کی اُسنے سب رقعے واپس کیے
آپکا شقہ قبول کیا جب وہ آپکے نکاح مین آگئی یزید پلید کو نہایت اسکا رنج ہوا اور جانی دشمن
آپکا ہو گیا مروان کو جو عامل مدینے کا تھا لکھ بھیجا کہ کسی طرح سے اُنکو ہلاک کر اور یہ راز پوشیدہ رکھنا
چاہیے اگر تجھسے یہ کام ہمارا نکلیگا تو تجکو ہماری سرکار مین نہایت عزت اور آبرو ہوگی بایک تو مروان
برادر شیطان خود دشمن اہل بیت کا تھا اب سرکار ولی عہدی سے یہ فرمایش آئی امید اس بات
کی ہوئی کہ یزید کے یہان بوقت اسکی سلطنت کے مجھے بڑا عروج ہوگا نہایت خوش ہوا اور
آمادہ ہو گیا قتل کرنے پر فرزند رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ضائع کرنے پر دلبند حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کے ؎ دل فاطمہ کو کرے تو جو چاک ❊ خدا تجکو جلدی کریگا ہلاک
نگل جائے تجکو کہین یہ زمین ❊ طفیل نبی سید المرسلین ❊ پس تجویز کی اُسنے اس امر کی
اور طلب کیا اُن عورتون کو جو اس ڈھب کی تھین اور پسند کی اُن سب مین سے ایک عورت کہ نام
اُسکا الیسونیہ تھا اس کام کے لیے کہ وہ مکارہ اپنے کام مین یگانہ اور خدا اور رسول سے بیگانہ تھی
؎ دغا کی وہ استاد تھی کاملہ ❊ بُرے کام مین تھی بڑی عاقلہ ❊ خدا و نبی سے تھی وہ غافلہ
وہ مردودہ تھی بڑی جاہلہ ❊ مروان نے خلوت مین اُسپر اپنا بھید ظاہر کیا اور اُسکے واسطے
اس کام کے کرنے پر ایک ہزار اشرفیان اور پچاس جوڑے مصری کے انعام کا وعدہ کیا اُس
بدکیش نا عاقبت اندیش نے اس کام کا ذمہ کر لیا اور اشرفیان بیعانہ کے طور سے اول مروان
سے لیلین مروان نے کہا کہ تو جعدہ بنت اشعث سے یہ کام لے کہ وہ بی بی امام حسن کی ہے اور
اُس سے امید رکھتا ہون مین کہ یہ کام اُس سے ظہور مین آئے آخر شیطان کو شیطان پہچانتا ہے
یہ کام اُس سے ظہور مین آیا الیسونیہ جعدہ کے پاس گئی اور تمہید کلام کی یہ اُٹھائی کہ بی بی تمھارے
حسن کا غلغلہ تمام زمانے مین پہونچ گیا اور بڑے بڑے بادشاہ بن دیکھے تمھارے عاشق ہین

اور یزید ولی عہد بادشاہ شام کا تو تمہارے عشق مین جان کھوئے دیتا ہی اور دن رات آہ کے نعرے
مارتا ہی کھانا پینا حرام جانتا ہی افسوس یہ خوبی قسمت کی ہی کہ تم ایسے کے یہان ہو کہ وہ فقیر ہی دونون
وقت کھانا بھی روزمرہ اُسکے یہان نہین یہ بات سنتے ہی جعدہ دام شیطان مین آگئی اور کہا کہ یہ
میری قسمت کہ ایسی چاہت میری ملکون مین ہو اور مین حسن و جوانی اپنی ایسے کے گھر کھوؤن الیسوئیہ
نے کہا بی بی یہ کیا بڑی بات ہی انکا جھگڑا پاک کر وا اور یزید کے یہان بادشاہت کر و حق تو یہ ہی کہ قدر
جوہر کی جوہری جانتا ہی یزید کی بادشاہت کی مالک ہو جاؤگی اُسکی اور تمہاری زندگی خوب گذریگی
اُس نابکار مردار کو نشۂ شراب تمنّاے یاری کا دماغ مین سمایا ہوا تھا اس امر شنیع پر راضی ہوگئی
اور ارادہ قتل کرنے جگر گوشۂ رسولؐ و نور دیدۂ شیر خدا و لخت جگر جناب فاطمہ زہرا کا اپنے دل مین مصمم کر لیا

آہ ری قسمت تری اے بانوے خانہ خراب ۔۔ کسکی بیگم تھی کہ تھا وہ حضرت عالی جناب
کسکے گھر اب جائیگی اور کون ہی وہ نابکار ۔۔ سب طرف سے تو گئی اور ہو گئی مٹی خراب
جیسی بدنامی ہوئی دنیا مین تیری حشر تک ۔۔ عاقبت کو دیکھ لیجو کیسا ہو تجھپر عذاب

جب جعدہ اس امر پر راضی ہوگئی الیسوئیہ خوشی خوشی مروان کے پاس آئی اور اُسکو یہ خوشخبری
سنائی وہ خوشی سے بدمست ہوا اور مزہ زیادتی مرتبت کا اُسکو آگیا ایک شیشہ زہر ہلاہل کا اُسکو
دیا اور کہا جاکر جعدہ کو دے کہ جلدی اس امر کو کرکے یزید کی خدمت مین روانہ ہو اور اپنے
عاشق سے ملکر مزہ زندگانی کا اٹھائے جب شیشہ زہر ہلاہل کا الیسوئیہ لیکر چلی سہ

چلی زہر دینے کو وہ ناسپاس ۔۔ نہ آل نبی کا کیا کچھ بھی پاس
قیامت کو پوچھیگا کیا مجھسے حق ۔۔ نہ تھا اسکو اس بات کا کچھ ہراس

وہ شیشۂ زہر ہلاہل کا جعدہ کو پہونچایا اُسنے موقع وقت دیکھکر ایک دن شہد مین ملاکر آپکو پلایا تمام رات آپکو
قے رہی اور تکلیف شدت کی ہوئی صبح کو روضۂ مبارک پر حاضر ہوا اور آستانۂ مبارک پر سینہ اپنا ملا اور عرض کی

ع یا نبی ہر آپکی درگاہ یہ عالی جناب — یہ حسن بیمار آیا ہی یہان اور دل کباب
شافی و کافی وہی ہی وہ شفا دیگا مجھے — لاڈلا ہون آپ کا اور ہون مین ابن بوتراب

اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کی برکت سے شفای کامل عطا فرمائی اُس روز کے بعد لیکو جعدہ
پر اعتماد نہ رہا کبھی کچھ اُسکے گھر کا نہ کھاتے تھے اتفاق سے ایک روز جعدہ نے کہا حضرت مدینے
کی کھجورین بڑی عمدہ میرے یہان آئی ہین وہ لاکر آپکے سامنے رکھین بعضے کو زہر آلودہ کیا تھا
بعض کو نہین آپنے فرمایا کھاتا ہون بشرطیکہ تو بھی میرے ساتھ کھائے اُسنے وہ کھائین جو
زہر دار نہ تھین آپنے ملی جلی دونون طرح کی کھائین یہان تک کہ سات کھجورین زہر دار آپ نے
کھائین کھاتے کھاتے آپکی طبیعت بگڑ گئی والد ۂ امام قاسم کے یہان آئے تمام رات تکلیف سخت
ہوئی صبح کو روضۂ مطہرۂ منورۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے اور عرض کی ع

ای نبی درگاہ یہ دار الشفا رحمت کی ہی — دردمندون کی دوا ہی یہ جگہ برکت کی ہی

شافی مطلق نے شفا بخشی آپنے جعدہ سے فرمایا کہ کل کے روز مین نے تیرے یہان جو کھجورین
کھائین تمام رات میرے پیٹ مین درد رہا جعدہ اس بات کے سننے سے خفا ہوئی اور کہا مین آپ
کے ساتھ کھانے مین شریک تھی پھر کیون آپ مجھسے بدگمان ہوتے ہین پھر آپنے عزیزون سے فرمایا
کہ دو سال سے مین برابر مریض رہتا ہون تبدیل آب و ہوا کے واسطے سفر مناسب جانتا ہون
حضرت ابن عباس کو ہمراہ اپنے لیکر موصل کو تشریف لیگئے مشتاقون کو آپکے دیدار سے نہایت
خوشی ہوئی دشمنون کو غم بھی ویسا ہی ہوا اور اہل موصل مین ایک اندھا تھا کہ وہ نہایت دشمن
اہل بیت کا تھا آپکے تشریف لانے کی خبر سنکر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنے نیزے کی بھال کو زہر
کا پانی دلوایا اور موصل مین آیا آپکے پیچھے نماز پڑھنی شروع کی آپکا وعظ سنا کرتا تھا اور زار زار روتا
تھا اور ہمیشہ اس خیال مین تھا کہ موقع پاؤن تو اپنا کام کرون ایک دن موقع پا کر بھال

اُس نیزے کی آپکے پانوٗن مین چبھوی آپ آہ کرکے گر پڑے قدم مبارک ورم کرگیا خون زخم سے جاری ہوگیا
حضرت عبداللہ بن عباس نے اُسکو پکڑا آپنے فرمایا چھوڑ دو کہ جیسا وہ ظاہر کا اندھا ہی باطن کا بھی اندھا
ہی قیامت کے دن خدا چاہے اندھا ہوکر اُٹھیگا اور آپ افسوس کرکے یہ مضمون ادا فرماتے تھے ؎

غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی — کیا غم ہی مزے کا کہ طبیعت نہین بھرتی
؎ غم ہی مرا رفیق یہ ہر دم قدم کے ساتھ — آٹھون پہر وہ رہتا ہی میرے ہی دم کے ساتھ
کیا شان کبریا ہی کہ ہمدم ہی میرا غم — ہی ساتھ میرے غم کہ مین رہتا ہون غم کے ساتھ

جرّاح نے زخم کو دیکھکر فرمایا کہ یہ زخم سنان زہر آلود کا ہی پھر تلاش کرکے اُس کور مادر زاد بدنہاد
کو پکڑا کہ سزا دی سخت دین آپنے فرمایا کہ چھوڑ دو اسکو کہ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ
السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؎ بدی کی بدی سہل تر ہو جزا
اگر مردی اَحۡسِنۡ اِلٰی مَنۡ اَسَا ✤ بُرے کو خدا ہی پہ تو سونپ دے ✤ وہی اس بُرائی کی دیگا سزا
باوجود منع کرنے کے سعد موصلی اور مختار نے اُسکو سزاے سخت دی پھر آپ مدینہ منورہ کو تشریف
لائے اس عرصے مین الیسونیہ کو مروان نے ایک ہار موتیون کا بیش قیمت دیکر کہا کہ تو جعدہ کے پاس جا
اور بقرار ی عشق یزید کی بیان کر اور کہہ کہ یہ ہار تکو یزید نے بھیجا ہی اور تمھارے عشق مین رات دن مرتا ہی راقم کہتا ہی

خدا کرے کہ یہ جیسے عشق اُسکا کھا جائے — کسی طرح سے جہنم مین تو سما جائے

اور ہیرا ایسا ہوا دیا کہ جاکر جعدہ کو دے کہ جلدی کرے وہ اس امر مین الیسونیہ جعدہ کے پاس آئی ؎

آئی کہ نور چشم پیمبر کرے ہلاک — کتنا پلے مین وہ اپنے کو ضرب المثل کرے

بولی کہ بی بی ولی عہد بادر کا تمھارے عشق مین دم نکلا جاتا ہی اور ہر دم یہی آواز دیتا ہی نظم

یوسف کو تری شکل سے گر بدلے زلیخا — زندان مین پڑون پر کسی صورت سے بدلون
فرہاد کے مانند کرون کوہ کنی مین — پر تجکو مین شیرین کی صباحت سے بدلون

مین بادیہ پیمائی کرون قیس کے مانند | پر تجکو مین لیلی کی ملاحت سے نہ بدلون
جنت کے مزے مجکو پسند آتے نہین اب | دوزخ کو تری مین کبھی جنت سے نہ بدلون
یعنی کہ یہان تک ترے دیدار کو جعدہ | اللہ کے دیدار کی دولت سے نہ بدلون

اللہ ری بدمست شراب قہر الٰہی کی اب قریب ہو کہ ترشی سکرات موت سے تیرا نشا اتر جائے اور تو نصف عذاب دوزخ کا مستحق ہو کذا فی تفسیر روح البیان جعدہ نے جو ہار موتیون کا دیکھا اور کلمات شوق انگیز سنے بیتاب ہو گئی حضرت امام حسنؑ کی جان کھونے کا ارادہ مصمم کر لیا جسکے آٹھ سو تین صفر کو وہ ہیرا پیسا ہوا لیکر چلی آئی اور آپکے مکان مین پہنچی اُن روزون مین سب عورات اہل بیت آپکی حفاظت مین رہتے تھے مگر بموجب قول جناب باری عز اسمہ کے اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ یعنی اجل اللہ تعالی کی جب آتی ہو تو اپنے وقت سے ہٹتی نہین اُسوقت شاہزادے اور سب گھر کے لوگون کو سوتا پایا غنیمت جانا اور زورق پانی کی سرہانے سے اٹھائی دیکھا تو مونہ کپڑے سے سربستہ ہی کپڑے کو نہ کھولا اُسکے اوپر زہر رکھکر اُنگلی سے چھان دیا چٹکی مار کر دھبے کو مٹا دیا مہر مین کچھ خلل نہ آیا اور صاف مکان سے نکل آئی ایسا کہ کسی نے اُسکو جاتے آتے نہ دیکھا آپ بیدار ہوے حضرت زینب کو بلایا فرمایا ای بہن میری ابھی نانا صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی پانی لاؤ کہ وضو کرون مین وہ پانی کو گئین آپ نے پیاس کے غلبے سے ہاتھ بڑھا کر زورق اُٹھائی مہر سالم پا کر پی لیا پیتے ہی فرمایا آہ کیا پانی تھا کہ جگر سے ناف تک چاک ہو گیا فرمایا حسین کو بلاؤ جب وہ تشریف لاے گلے لگا کر فرمایا بھائی وداع کرتا ہون مین تمکو اب دیدار ہمارا تمھین اور تمھارا ہمین روز قیامت کو میسر آئیگا انشاء اللہ تعالے ؎

ہم تو جاتے ہین تمھین ہمنے خدا کو سونپا | اور بچون کو بھی بس اُسکی رضا کو سونپا

کذا فی الروضہ اور صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ یزید نے جعدہ سے وعدہ لاکھ درہم کا قتل کرنے

جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور دیدۂ اسد اللہ لخت جگر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے
کیا تھا سو آ گئی جعدہ اُسکے دام مین اور کر گذری یہ کام پس بیمار رہے آپ چالیس دن اور سخت
تکلیف رہی آپکو اتنی مدت تک عرض کی حضرت امام حسینؑ نے کسنے کیا یہ کام آپکے ساتھ فرمایا مین
جانتا ہون اُسکو مگر اسواسطے نہین بتاتا مین تمکو کہ فقط میرا جاننا حجت شرعی اُسکے قتل کی نہین
اگر بے حجت اور بے خطا مارا گیا وہ تو نہین روا رکھتا مین اس امر کو اور سپرد کرتا ہون مین اس
مقدمے کو منتقم حقیقی پر اور دعوی کرونگا مین اپنے خون کا قیامت کے دن اپنے حاکم رب جلیل سے تھی

جو کچھ بلا مرے رب کی ہے وہ سہو تو سہی		جو کچھ کرے مرا نو لا چلے چلو تو سہی
حسین بھائی مرے جام صبر کا پی لو		ملیگی راحت عقبے یہ رنج لو تو سہی

فصل آپکی وصیت مین فرمایا ای میرے بھائی حسینؑ جو حق میرا تم پر ہی وہ ادا کرنا کہ نہ کلام کرنا
تم میرے قاتل کے مقدمے مین کسی طرح کا اور قسم دیتا ہون مین تمکو کہ نہ خون بہانا تم میرے قصاص مین لوگون کا

سے واہ کیا حلم تھا اپنا تو جگر ٹکڑے ہو		تو بھی تکلیف ستمگر کے روادار نہین

اور طلب کرنا جگہ واسطے میرے روضۂ مبارک مین پہلو مین نانا صاحب کے حضرت کی نانی سے
سو اُنھون نے اجازت دی ہی مجکو جب غسل دے چکو تم مجکو اور کفنا چکو تم مجکو لیجانا جنازہ میرا
روضۂ مبارک کے پاس پھر دوبارہ اذن طلب کر لینا تم حضرت کی نانی سے پھر دفن کرنا مجکو وہان
اور اگر بلوہ کرین لوگ بنی امیہ کے اور دفن نہ کرنے دین مجکو وہان اور فساد کرین تو تم ہرگز
اُنسے نزاع اور پرخاش نکرنا وہان سے جنازہ میرا اُٹھا کر بقیع مین لیجانا جدہ حضرت فاطمہ
بنت اسد کے قریب مجھے دفن کرنا اور فرمایا دیا گیا ہون مین زہر کئی مرتبہ بعض روایت مین
ہی کہ فرمایا آپنے تین بار بعض روایت مین چھ بار اور فرمایا کہ نہین پلایا گیا مجکو ایسا زہر
کبھی کہ کلیجا کٹ کٹ کر اور ٹکڑے ہو ہو کر گرتا ہی دستون مین کہ اُٹھا اُٹھا کے اُن ٹکڑون کو

لکڑی سے مین الگ ڈالتا ہون جب قریب ہوئی وفات آپکی خواب مین دیکھا آپنے کہ میری
پیشانی مین سورۂ قل ہو اللہ لکھی ہوئی ہی خوش ہوئے آپ اور سب اہل بیت جب پوچھی گئی تعبیر
اسکی سعید بن المسیب سے کہا انھون نے قریب ہی وفات آپکی ہ زوائی الصواعق المحرقہ حالت مرض
مین آپ بہت رویا کرتے تھے عرض کی حضرت امام حسینؓ نے کیون اسقدر رویا کرتے ہین آپ تشریف لیجائینگے
تو جائیگا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اپنے باپ علی مرتضے کے پاس اور اپنی
نانی حضرت خدیجہؓ کے پاس اور اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا کے پاس اور اپنے ماموں حضرت قاسم
اور طاہرؓ کے پاس اور اپنے دادا حضرت حمزہ اور جعفر کے پاس فرمایا آپنے ای بھائی میرے حسین یہ
بات تو سچ ہی مگر جاتا ہی مجکو اس رستے مین کہ نہین گیا مین اس رستے مین کبھی اور دیکھتا ہی مجکو
اس مخلوق کو کہ نہین دیکھی ہی مین نے وہ مخلوق کبھی یعنی فرشتے انتہی عرض کی حضرت امام حسینؓ
نے کہ کیا کھایا آپنے اور کیا پیا آپنے اب جو یہ حال ہوا فرمایا کچھ کھایا نہین اس زورق سے پانی پیا تھا
حضرت امام حسینؓ نے زورق کو اٹھا لیا اور چاہا کہ چکھین اس پانی کو آپنے زورق انکے ہاتھ سے
لیکر زمین پر پٹکدی اور فرمایا خدای تعالی قائم رکھے تمکو جونہی زمین پر وہ پانی گرا اسمین جوش
مارا اور شق ہو گئی آپ شدت درد جگر سے زمین پر لوٹتے تھے اور ٹکڑے جگر کے حلق سے نکل کر
طشت مین گرتے شمار کیا تو وہ ستر ٹکڑے تھے اور بعضی روایت مین وہ ایک سو ستر تھے ۵

اسکو یون ہی برا بلائین جو ہو سب مین وہ حسن ہو نسب مین وہ حسن اور ہو حسب مین وہ حسن
کسنے یہ ٹکڑے کیے اسکے جگر کے ہای ہای جسنے ایذا دی نہ ہرگز ہو عرب مین وہ حسن

پھر فرمایا آپنے سب زن و مرد جو میرے پاس ہین کنارے ہو جائین اور جعدہ کو میرے پاس بھیجدین
خلوت مین آپنے جعدہ کو فرمایا ای یار جفاکار و بی بی ناموافق تیرے حق مین مین نے کرم کیا اور
بھائی بندون کو مین نے تیرے حال سے اطلاع نہ دی پردہ تیرا مین نے نہ کھولا اور تیرے ظلم کو

مین نے اللہ تعالی کے سپرد کیا قیامت کے روز میرا تیرا فیصلہ منتقم حقیقی کے ہاتھ ہی نظم

دوست کو دوست نے بھی قتل کیا ہی نادان | زہر بھی کسنے دیا ہاے جوہر وسے جانان
قتل دشمن بھی روا رکھتے نہین سب عاقل | قتل محبوب بھلا کب ہی روا ای شیطان

پھر روی مبارک اُسکی طرف سے پھیر لیا اور فرمایا جا جس مراد کے واسطے تونے یہ کام کیا ہی اُس مراد کو نہ پایگی وہ چلی گئی اور سب اہل بیت خدمت شریف مین حاضر ہوے بڑا سن الروضۃ جب سکرات موت کی آپکو شروع ہوئی فرمایا ای بھائی میرے حسین تحقیق تمھارے باپ کو خیال تھا خلافت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر پھیرا اللہ تعالی نے خلافت کو طرف ابوبکرؓ کے پھر پھیرا اُسکو طرف عمرؓ کے جب شورے مین چھوڑا عمرؓ نے خلافت کو تو تمھارے باپ کو یقین تھا کہ بعد عمرؓ کے خلافت تمکو ہوگی پھر وہ پھیری گئی طرف عثمانؓ کے جب شہید ہوے عثمانؓ بیعت کی گئی تمھارے باپ سے پھر کھنچی اُنکی خلافت مین تلوار قسم ہی اللہ تعالی کی نہین دیکھتا مین کہ جمع ہو ہمارے بیچ مین نبوت اور خلافت یعنی خلافت آل رسول مین نہین ہوگی پس جانتا ہون مین کہ خفیف کرینگے تمکو بیوقوف لوگ کوفے کے اور نکالینگے تمکو یعنی مدینہ منورہ سے انتہی ما فی الصواعق تاریخ الخلفا یعنی تم ارادہ اپنی طرف سے خلافت کا نہ کرنا کسی کی چاہے سے کچھ نہین ہوتا جو خدا چاہتا ہی وہ کرتا ہی جب ہوئی رات ہفتے کی اور تاریخ اُنتیس صفر کی حال متغیر ہوا آپکا اور روح پر فتوح آپکی اعلی علیین کو پرواز فرما گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٭ عمر شریف آپکی بقول مختار ہینتالیس برس چھ مہینے کچھ دن کی ہوئی سات برس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود مین گذرے تیس برس چھ مہینے کم حضرت علی کی حمایت مین منقضی ہوے آٹھ برس اور چند مہینے اللہ جل شانہ کی حفاظت مین گذرے آپکے فرزند حضرت محمد بن حنیفہ اور حضرت محمد بن عباس نے غسل دیا اور حضرت امام حسینؓ نے پانی دیا کذا فی التنقیح جب جنازہ آپکا تیار کرکے

روضہ مبارک کے آگے لیگئے بموجب وصیت کے جناب صدیقہ سے دوبارا اذن طلب کیا انھون نے
مثل سابق کے فرمایا ان شوق سے یہان انکو نانا حضرت کے قریب دفن کرو مگر آپنے تو پہلے ہی فرمایا
تھا کہ بنی امیہ منع کرینگے اس کام مین وہی پیش آیا کہ منع کیا مروان نے اور مقابلے اور مقاتلے
پر آمادہ ہوا حضرت امام حسینؑ نے بھی ارادہ قتال کا کیا اور ہتیار باندھ لیے ابوہریرہؓ نے
سمجھایا کہ آپکے بھائی صاحب نے آپکو قسم دیکر قتال سے منع فرمایا تھا اور وصیت کی تھی کہ اگر نہ
کرین دفن میرا روضہ مبارک مین تو قسم ہی تمکو بھائی حسینؑ کہ تم مسلمانون کے خون پر کمر
نہ باندھنا اور مجھکو بقیع مین پاس میری دادی فاطمہ بنت اسد کے دفن کرنا سو ایسا ہی کیا
حضرت امام حسینؓ نے اور نماز پڑھائی جنازے کی سعید بن العاص نے کہ وہ والی تھے مدینہ منورہ
کے خلیفہ شام کی طرف سے انتہی ما فی الصواعق وتاریخ الخلفا **فصل** بیان مین حال مآل افعال
جعدہ قاتلہ حضرت امام حسنؓ کے آپکی وفات کے وقت مروان روتا تھا فرمایا حضرت امام حسینؓ
نے اُس سے تو ہی روز زہر دلواتا تھا کہا مروان نے کرتا تھا مین یہ امر یعنی بدی ساتھ ایسے
شخص کے کہ تھا وہ بردبار زیادہ پہاڑ سے یعنی حضرت امام حسنؓ پھر کہلا بھیجا مروان نے جعدہ
کو الیسونیہ کے ہاتھ کہ بھاگ مدینے سے جہان تک بھاگا جائے اور جلدی کر اس کام مین
جہانتک ہو سکے کہ امام حسین بڑے صاحب غیرت ہین اور بنی ہاشم بڑے بہادر لوگ ہین
وہ سب اُنکے ہمراہ ہین جعدہ کو اپنے بُرے دن سامنے دکھائی دیگئے تھے نہایت نادم تھی اپنے عمل
سے ڈر گئی اپنے گھر سے نکلکر مروان کے یہان آئی مروان نے دو غلام اور تین لونڈیان ساتھ کر کے
اُسکو ملک شام کی طرف روانہ کیا اور عرضی لکھی یزید کو اس امر کی کہ اس عورت کو جہان تک ہو سکے
چھپا دو اگر اُسکے وہان آنے کی خبر معلوم ہوگی تو فتنہ عظیم برپا ہوگا اور بڑی خونریزی ہوگی
آپ کی وفات کی خبر تو پہلے ہی پہونچ گئی تھی حضرت معاویہ اور جو جو بااد ب سعادتمند تھا

تھے اُنکو اس امر کا نہایت رنج تھا اس حال مین جب جعدہ وہان پونہچی امیر شام نے اُسکو اپنے دربار مین طلب کیا اور حال پوچھا جعدہ نے کہا کہ تیرے بیٹے کے عشق مین مین نے جگر گوشۂ مصطفےٰ نور دیدۂ مرتضےٰ لخت جگر فاطمۂ زہرا کو قتل کیا اور خانۂ دنیا و دین کو بیخ برباد کیا امیر شام نے کہا کہ جب تو نے اُنکے ساتھ ایسا کیا یزید کیا تجکو پسند کریگا تو اُسکے ساتھ بھی ایسا ہی کریگی ؎

جز جور و جفا کے نہین امید ہی تجھسے ۔ جز فعل خطا کے نہین امید ہی تجھسے
تجھسے طلب مہر و وفا سخت ہی مشکل ۔ جز رنج و جفا کے نہین امید ہی تجھسے

وہ بیحیا دربار مین سر جھکائے کھڑی تھی اور زمانہ آپ کی محبت کا یاد کرتی تھی تقوی اور کرم اور علم اور حلم اور خلق اور زہد آپکا یاد کرکے روتی تھی کہ نہ مین دین کی رہی اور نہ دنیا کی تین دن تین رات اُسکی آنکھ سے آنسو خشک نہوا کاتب الحروف کہتا ہی ؎

وقت پر قطرہ بہت اس پُر جوش ہنگام کا ۔ جل گیا جب کھیت تب برسا تو پھر کس کام کا

نظم
خدا کرے کہ تو روتے ہی روتے مرجائے ۔ زمین پھٹکے نوالہ ترا وہ کر جائے
خدا کرے ترا گھر بار سب ہی جل جائے ۔ جلے تو آگ مین ایسی کہ دم نکل جائے
خدا کرے کہ تجھے قبر مین بھی سانپ ڈسین ۔ ہو قبر تیری جہنم فرشتے پھر نہین
کہ نور دیدۂ زہرا کیا ہی تو نے ہلاک ۔ کیا ہی شیر خدا کا کلیجہ تو نے چاک
رسول پاک کو ہی قبر مین بہ رنج دیا ۔ تجھے خبر نہین محبوب تھا وہ اللہ کا
خدا ہی سمجھیگا تجھسے جو کام تو نے کیا ۔ کہ ساری امت نبوی کو تو نے رنج دیا

امیر شام نے تین دن کے بعد حکم دیا کہ اسکو گھوڑے کی دم سے باندھ دو اور گھوڑا بھگا دو پھر جزیرۂ فیل مین لیجا کر اسکے ہاتھ پانون باندھکر دریا مین ڈال دو پھر رستہ جزیرے کا طے ہوا تھا کہ آندھی زور شور کی اُٹھی اور اُسکو اڑا کر لیگئی خدا جانے کس سرزمین پر پٹکا کس دریا مین اسکو پھینکا ؎

جو کوئی دین دیوے دنیائے دنی کے واسطے
اسکا یہ دیکھو مزہ ہی کیسی ہون رسوائیان

اس نجس دو قطرۂ آب منی کے واسطے
اور ہو محشر مین فضیحت روسیاہ دو جہان

یہ کچھ بیان شہادت سری کا تھا جو بطور اختصار کے لکھا مین نے اب شروع کرتا ہون مین حال شہادت جہری کا اور اعتماد کرتا ہون مین اللہ تعالے پر وہو حسبی ونعم الوکیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہو رب المشرقین ورب المغربین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد الذی ہو سید الکونین والسلام علی سبط رسول الثقلین اعنی امیر المومنین سید الشہداء الامام حسین رضی اللہ تعالیٰ اما بعد عرض کرتا ہے محمد عبد الرب ابن محمد عبد الخالق حنفی قادری دہلوی کہ جب عنایت ہو چکا خلعت شہادت قسم اولی یعنی سری کا جناب رسالت مآب کو بواسطہ حضرت امام حسن رض کے جو بڑے فرزند ارجمند تھے آپکے تو اسکے بعد عطا ہوا خلعت شہادت جہری کا بواسطہ حضرت امام حسین رض کے جو چھوٹے فرزند دلبند تھے آپکے اور جیسا شہادت سری بکمال آپکو نصیب ہوئی ویسے ہی شہادت جہری بھی خوب کمال کے ساتھ مرحمت ہوئی اب سنیے وجہ اسکے جہری ہونے کی پہلی خبر آئی اسکی آسمان سے بذریعہ نزول وحی کہ لائے جبرئیل علیہ السلام دوسری اور فرشتے بھی آپ کو اسکی خبر دیگئے تیسری بار بار آنا وحی کا اس مقدمے مین چوتھی بتایا گیا مکان شہادت کا وحی مین کہ وہ کربلا ہی پانچوین بتایا زمانہ اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سنہ ۶۱ مین ہوگا چھٹی یہ کہ حضرت علی رض نے سفر صفین مین بوجہ الہام یا بسبب تعلیم حضرت نبوی کے خبر دی ساتوین خون ابلا زمین سے آٹھوین خون برسا آسمان سے نوین جنات کے رونے کی

آواز آئی دسوین شیرون نے حفاظت کی لاش مبارک کی گیارھوین داخل ہوے سانپ آپکے قاتلون کی ناک مین بارھوین چلا آتا ہی یہ غم امت مین وقت شہادت سے آج تک راقم کہتا ہی پس اسکی لکھنا علما کا ہی اس حالات کو ہر قرن مین آج تک اور باقی رہیگا یہ ذکر غم کے ساتھ قیامت تک هٰذَا كُلُّهُ فِي سِرِّ الشَّهَادَتَيْنِ مِنْ اُسْتَاذِ الْكُلِّ سے

آن یزید نا خلف از بہر مال خون پور فاطمہ کردہ حلال
از قساوت با ضلالت آن شقی در جہنم رفت خود آن بد فعال

پیدا ہوے آپ پانچوین تاریخ ماہ شعبان مین آپکے حسن کا کیا بیان ہو شب تار مین چہرۂ آپکا مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتا تھا سبحان اللہ ے

جو صورت ہو تو ایسی ہو جو سیرت ہو تو ایسی ہو
مقام کربلا مین پھر مصیبت ہو تو ایسی ہو
اٹھے تنہا جماعت سے دل جالی کر تھے پیاسے
شجاعت ہو تو ایسی ہو شہادت ہو تو ایسی ہو
شقاوت تنا بڑھی تیری ظالم یزید ایسی
کہ کی اُن پہ تو نے جفا کیسی کیسی
یزید شقی تجکو سب اہل دنیا
کہینگے قیامت تک ایسی تیسی

جب پیدا ہوے آپ تو تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا دکہاؤ مجھے میرے بیٹے کو کیا نام رکھا تمنے اسکا عرض کی حرب فرمایا نہین بلکہ نام اسکا حسین ہی فائدہ شبیر وشبیران دونون شاہزادون کے نام نہین بلکہ حسن کا ترجمہ زبان عبرانی مین شبر ہی اور حسین کا ترجمہ شبیر اور شبر اور شبیر دونون حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے اپنے بیٹون کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین مگر ان دونون کے نام ان لفظون کے ساتھ آپنے نہین رکھے پس ضرور کیا ہی کہ ہم لوگ آپکو شبر وشبیر لکھین یا پڑھین ساتوین دن آپکا عقیقہ ہوا اور نام رکھا گیا ام الفضل بنت حارث نے آپکو دودھ پلایا یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین حضرت عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس

آپکے رضاعی بھائی ہوے کنیت آپکی ابو عبداللہ اور لقب آپکا شہید اور سید الشہدا ہی انگوٹھی
پر آپکی یہ کھودا ہوا تھا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ جو فضائل آپکے کتب احادیث مین ہین وہ اس
رسالے مین کہان درج ہو سکتے ہین مگر مشتے نمونہ خروارے چند حدیثین انمین سے لکھتا ہون
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے ہون غور کرنے کا
مقام ہی کہ آپنے جو اور لوگون کی شان مین یہ کلمہ فرمایا ہی تو انکو اس کلمے سے فضیلت ہوئی
اور حضرت امام حسین کو تو اس کلمے کے فرمانے سے پہلے ہی یہ بات حاصل تھی اور مین دوست
رکھتا ہون حسین کو یا اللہ تو بھی دوست رکھیو اسکو اور دوست رکھیو اسکو جو دوست رکھے اسکو
روایت کیا اسکو ترمذی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین دونون میرے
پھول ہین دنیا مین یہ دونون میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہین روایت کیا اسکو ترمذی نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچا ہی اللہ تعالی اور رسول اسکا مال ور اولاد تمھاری فتنہ
ہین دیکھا مین نے ان دونون بچون کو کہ چلے آتے ہین گرتے پڑتے پس نہ صبر کیا مین نے یہان
تک کہ موقوف کیا مین نے خطبے کو اور اٹھا لیا مین نے ان دونون کو گود مین روایت کیا اسکو
ابو داود اور ابن ماجہ اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے غور کرنا چاہیے کہ کیسی محبت تھی آپکو انکی کہ خطبہ
پڑھ رہے تھے ان دونون کو دیکھا تو اس حال مین بھی آپ سے صبر نہو سکا خطبہ موقوف کیا اور
دونون کو گود مین لے لیا اب غور کرنا چاہیے جو ر و ستم اہل کوفہ اور اہل شام کے اس ناخیر اندیشے لوگ
انکے اہل بیت پر کیا کیا کچھ ہوے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا میرے پاس ایک فرشتہ
آسمان سے کہ نہ آیا تھا وہ میرے پاس کبھی مبارکباد دی اسنے مجھکو کہ تحقیق حسن اور حسین سردار اہل جنت
ہین اور فاطمہ سردار جنت کی عورتون کی ہی روایت کی ابن عساکر نے ہذا فی التحریر ام فضل روایت
کرتی ہین کہ مین نے عرض کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین نے خواب برا دیکھا ہی کہ ایک ٹکڑا

آپکے بدن مبارک سے کاٹ کر مین نے اپنی گود مین رکھ لیا فرمایا خواب بہت اچھا ہی انشاء اللہ تعالی میری بیٹی فاطمہ کے یہان بیٹا پیدا ہوگا تو اسکو پالیگی ام فضل کہتی ہین کہ یونہی ہوا ٥

یہ بات ام فضل کی تصدیق ہوگئی		جو بات خواب کی تھی وہ تحقیق ہوگئی

روایت ہی کہ ایک روز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسینؑ اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم اپنے صاحبزادے کو بٹھایا تھا کہ جبریلؑ آئے اور عرض کی اللہ جل شانہ کو یہ دونون نعمتین جمع کرنی آپکے پاس منظور نہین جونسی چاہو اختیار فرماؤ فرمایا قضای الٰہی سے کسی کو انکار نہین ابراہیم کے فوت ہونے کا تو فقط مجہپر صدمہ گذریگا اور حسین کے فوت ہونے سے مجہپر اور فاطمہ پر بھی صدمہ ہوگا تو مجکو فاطمہ کے صدمے سے اپنا صدمہ گوارا ہی تین ہی دن کے بعد صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہوگیا پھر جب آپ حضرت امام حسینؑ کو پیار فرماتے تو فرماتے اَھْلاً وَّمَرْحَبًا بِمَنْ فَدَیْتُہٗ بِابْنِی یعنی شاد رہ تجپر قربان کیا مین نے بیٹا اپنا ایکدن آپکے رونے کی آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنی بیقرار ہوگئے اور اپنی گود مین آکر اٹھا لیا اور پیار کیا اور فرمایا ای فاطمہ تو نہین جانتی کہ حسین کے رونے سے مجھے قلق ہوتا ہی اللہ اللہ جنکے لڑکپن مین رونے سے کہ نیچے رویا کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو انپر وہ مصائب اور شدائد کربلا مین گذرین کہ نہ گذرے ہون وہ کبھی کسی پر ٥ کہون کیا کہ کہتا ہون صبر جمیل ٭ فصبر جمیل اور فصبر جمیل ٭ روایت ہی حضرت فاروق اعظم سے کہ آیا مین رسول اللہ صلعم کے پاس تو دیکھا مین نے آپکی پیٹھ پر حضرت امام حسینؑ سوار ہین اور تاگا آپکے دہن مبارک مین ہی اور دونون کنارے تاگے کے صاحبزادے کے ہاتھ مین ہین عرض کی مین نے کیا اچھا گھوڑا ہی ارشاد فرمایا کیا خوب سوار ہی ہذا فی التنقیح فصل آپکی سخاوت کے بیان مین روایت ہی کہ ایک مرد مفلس خدمت شریف مین حاضر ہوا عرض کی ای صاحبزادے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے مین مفلس ہون بال بچے بہت رکھتا ہون حرج سے نہایت تنگ رہتا ہون
آپنے دلاسا فرمایا اور فرمایا صبر کیجیے کہ اُسوقت آپکے پاس کچھ بھی نہ تھا اسی فکر مین تھے کہ پانچ
تھیلیان اشرفیون کی حضرت معاویہؓ کی یہان سے آپکے پاس آئین وہ سب آپنے اسکو دیدین
اور عذر کیا کہ ایکو دیر ہوئی مجبور تھا ہذا فی ایر تنقیح سبحان اللہ زر کثیر دینا اور اُسوقت مین کہ آپ
خالی ہاتھ ہون اور سب کا سب دینا اور پھر عذر بھی کرنا مصداق آیت کریمہ کا ہی ویؤثرون علی
انفسھم ولو کان بہم خصاصۃ اپنا مال دیتے ہین دوسرون کو اگرچہ آپ حاجتمند ہون

بیان اُس سخی کی صفت کیا کرون	سخاوت کو جس سے شرف ہو گیا
نہ حاتم کو حاصل تھا ایسا کمال	جو رتبے کو انکے شرف ہو گیا

فصل بیان مین آپکے خلق اور مروت کے ایک دن آپ مہمانون کو کھانا کھلا رہے تھے کہ غلام
کے ہاتھ سے گرم گرم شوربے کا پیالہ آپکے سر مبارک پر گر کے ٹوٹ گیا آپکو چوٹ بھی آئی اور بدن
مین چھالے بھی پڑے آپنے اُسکی جانب دیکھا اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی الکاظمین الغیظ
متقی وہ ہین جو پی جاتے ہین غصے کو فرمایا پی لیا مین نے اُسنے عرض کی والعافین عن
الناس وہ ہین جو معاف کرتے ہین خطا لوگون کی فرمایا معاف کی مین نے اُسنے عرض
کی واللہ یحب المحسنین اللہ تعالی دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو آپ نے فرمایا
آزاد کیا مین نے تجکو اور نفقہ لیا مین نے تیرا اپنے ذمے ہذا فی حکایات الصالحین

یہی شبیر ابن فاطمہ ہی	سخاوت کا اسی پر خاتمہ ہی

فصل بیان مین تشریف لیجانے حضرت امام حسینؓ کے مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ
کے روایت ہی کہ بائیسوین تاریخ ماہ رجب کے سنہ ساٹھ مین حضرت معاویہؓ کا انتقال
ہوا یزید باپ کے تخت پر بادشاہ بنکر بیٹھا اطراف وجوانب مین فرمان بھیجے کہ میرے

والد مرحوم نے انتقال فرمایا مین جانشین اُنکا ہوا اب میری اطاعت مین سرگرم رہین ایک
نامہ مدینہ منورہ مین بھی اپنے صوبہ دار ولید بن عقبہ کے نام روانہ کیا کہ ہر ہر شخص سے میری بیعت
جدید لے خصوصًا ان چار شخصون سے کہ انھون نے میری بیعت ولی عہدی کی بھی نہین کی اور میری
بیعت سے انحراف کیا بیعت لے خصوصًا امام حسین کو اور اُنکے رشتے دارون کو ذرا مہلت نہ دینا
اور کشاکشی کر کے اُنسے میری بیعت لینا اور بیعت نامے کو مہر و دستخط سے مؤکد کرنا چونکہ اس
بات مین انکو مہلت نہین ہی اور جو کچھ عذر اُنکا تھا سنا نہ جائیگا اگر مخالفت کرین تو اُنکا سر
کاٹ کر میرے پاس دمشق مین روانہ کرنا تھوڑے لکھے کو بہت سمجھنا حکم ثانی کا انتظار نکرنا راوی کہتا ہی

چڑھا ہی نشا ملک کا ای یزید خبردار ہو کر تو کر جو کرے	جہنم مین ڈالیگا یہ ای پلید محرم نہ کیجیو کہین اپنی عید

ولید بن عقبہ نے مروان کو بلایا نامہ یزید کا سنایا مشورہ پوچھا مروان تو برادر شیطان تھا اور
دشمن قدیم اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا بولا کہ تجھے اسمین بڑی کوشش کرنی
چاہیے ہرگز ہرگز تاخیر نہ کرنا اور جہان تک ہو سکے جلدی کر اس کام مین کہ اگر امام حسین رض بیعت
یزید کی نہ کرینگے تو اُنکی طرف ہجوم خلائق ہو جائیگا سلطنت مین فرق پڑیگا اس صورت مین
قتل کرنا اُنکا ضرور ہی ولید بن عقبہ حق پرست آدمی تھے اور اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو جان و دل سے دوست رکھتے تھے اُسکی صلاح پر راضی نہوے مگر حضرت کے
پاس آدمی بھیجا کہ آپ تشریف لائے کچھ آپ سے کام ہی جب اُنکا آدمی آپکے پاس گیا آپ
اُسوقت مسجد نبوی مین حضرت ابن عباس سے یہ فرما رہے تھے کہ آج رات کو مین نے خواب
دیکھا ہی کہ تخت شام کا اُلٹ گیا یقین ہی کہ معاویہ کا انتقال ہو اور یہ جو اُسوقت ولید نے
بلایا ہی یقین ہی کہ وہ بیعت یزید کی مجھسے طلب کریگا ابن عباس رض نے کہا اگر یہ بات یون ہی

ہوئی تو آپ کی کیا صلاح ہی فرمایا کہ وہ شراب پیتا ہی زنا کرتا ہو ایسے کو امام بنانا کب جائز ہی
پھر آپ وہان سے اٹھکر مکان پر تشریف لائے اور ہتیار بدن پر لگائے اور تیس آدمیوں مسلح
کے ساتھ مکان ولید بن عقبہ پر آئے لوگون کو دروازے پر چھوڑا فرمایا جب آواز بلند سنو تم
بے تامل اندر چلے آنا جب آپنے قدم مکان مین رکھا ولید نے دروازے پر آکے استقبال کیا اور
بڑی تعظیم اور حرمت سے اپنی مسند پر بٹھایا نامہ یزید کا آپکے روبرو رکھدیا آپنے اُسکو پڑھکر
فرمایا کل دن جمعے کا ہی جب انتقال معاویہ کی خبر اور تخت نشینی یزید کی عام و خاص کو معلوم
ہوگی تو علی الاعلان جو مناسب ہوگا وہ کہا جائیگا ولید نے عرض کی سمعًا و طاعۃً مروان نے
ولید کو اشارے سے کہا یہ وقت پھر ہاتھہ نہ آئیگا انکو قید کر جب تک بیعت نہ کریں مکان
سے نکلنے نہ دے کہ تجھے نیکنامی یزید کے یہان ہو اور تیری خیر خواہی پر نظر کرکے جاگیر پرگنہ تجھے
انعام مین دے ولید نے کہا ویحک اے افسوس اے دشمن خدا تیرا پیٹ قتل فرزندان رسول
سے نہین بھرا ابھی تو ایک صاحبزادے کو زہر ہلاہل پلا چکا ہی دوسرے صاحبزادے کی طرف
متوجہ ہوا ہی مروان چپ ہوگیا آپ خفا ہوکر یہ کہتے ہوے اُٹھے اے ابن مرجانہ تیری کیا
مجال ہی کہ تو میری طرف ترچھی نگاہ سے بھی دیکھے اور اپنے مکان پر تشریف لائے دوسرے
دن جو خبر وفات حضرت معاویہ کی مشہور ہوئی بعد جمعے کے علے الاعلان آپنے فرمایا مین
دنیا اور حکومت دنیا سے کچھ غرض نہین نانا حضرت کی قبر پر بیٹھا ہون مجھے یہان بیٹھنے دو
اور نہ مجھے بیعت سے انکار ہی مگر یزید دائم الخمر بدکردار ظالم جفا کار اور ہم آل اطہار کیونکر اسکی
بیعت کریں یہ فرمایا اور مجلس برخاست ہوئی آپ گھر مین تشریف لائے اور بنی امیہ کی
ایذا سے آپ کے دل مین یہ بات جم گئی کہ مدینہ منورہ سے نقل کرکے مکہ معظمہ جانا مصلحت ہی

اب آل مصطفےٰ کا مدینے سے ہی سفر	جاتے ہین یا نسے کعبے کو گھربار چھوڑ کر

بیت الحرم ہو وہ جگہ اور دار امن بھی ہو
قسمت میں ان سے دیکھیے لیجاتی ہی کدھر

فصل وداع کرنے مین روضۂ مبارک کے جب ارادہ آپکا مصمم ہوگیا کہ مکۂ معظمہ مین کوئی دن جاکے اقامت کیجیے مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا کے سبب کوئی دن دشمن کے کر سے بے غم ہو جیے رات کو بقیع الغرقد مین تشریف لیگئے والدۂ شریفہ کی قبر پہ گئے سلام پڑھکر رخصت ہوے پھر بھائی کے مزار پر آئے سلام پڑھکر رخصت ہوے ایسا ہی حضرت عباس اور حضرت امیر حمزہ اور سب اقربا کی قبرون پر سلام پڑھکے روضۂ مبارک پر حاضر ہوے سلام عرض کیا قبر مبارک سے چمٹ کر روئے اور عرض کی یا رسول یہ آپکا حسین آپکا نور العین آپ سے جدا ہوتا ہی بے بس و ناچار ہی بے یار و مددگار ہی عالم تنہائی ہی دشمن مجھے آپ کے قدمون پر رہنے نہین دیتے بھائی صاحب کو یون ضائع کیا اب میرے خیال مین کمر باندھکر پڑا ہی ناچار مجھے در دولت کو چھوڑنا پڑا اپنے بس نہین جاتا دل و جان حضور مین چھوڑے جاتا ہون

گر مال بھی جائے ترا دیدار نہ چھوڑون
واللہ نہ کرون مال کا اور جان کا موندہ مین

گر جان بھی جائے تری سرکار نہ چھوڑون
گر بشنہ دین مجکو ترا دربار نہ چھوڑون

کیا کرون دین پر آبنی فاسق فاجر ظالم شرابی امام مسند نشین آپکا بنا ہی مجھسے بیعت چاہتا ہی اور آپنے فرمایا جو توقیر کرے ظالم کی یا بدعتی کی اُسنے ڈھایا اسلام کو ذرا قبر کے اندر سے ہاتھ نکالیے اور مجکو گلے لگا لیجیے رخصت دیجیے خدا جانے پھر قسمت مین آپ کی قبر شریف انور کا دیدار بھی ہی یا نہین مین کہان اور روضۂ شریف آپ کا کہان

نظم

یون انبیا مین ہیرے پیمبر کے سامنے
گلشن مین خاک جاؤن صنوبر کے سامنے
گر مجھسے بے نصیب کو دیدار ہو نصیب
بستر فقیر کا ہو ترے گھر کے سامنے

تارے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے
جس مردے کو نہ حشر تلک جلا سکین
کیا مال ہی یہ تمتیغ انکے سامنے
اے لطف اس مزا کو مدینے مین جا پڑا

دیکھا ہی جسنے روضۂ اطہر وہ کہتا ہی
لے آؤ اسکو میرے پیمبر کے سامنے
زاہد کو دار خلد مبارک ہوا ہی یہی
ہی قدر اسکی صاحب کوثر کے سامنے

پھر نماز تہجد آپنے وہان ادا کی رات وہین بسر کی بعد نماز کے آپ کچھ سوتے تھے کچھ جاگتے تھے دیکھا کہ
مین بچہ سا ہون کہ آپ تشریف لائے اور مجھے اپنی گود مین لیلیا اور چھاتی سے چپٹا لیا پھر مجھے گود مین
لٹا لیا میرے سر کو اپنے زانو پر رکھکے سر پہ ہاتھ پھیر کر فرمانے لگے ای نور میری آنکھون کے ای ٹھنڈک
میرے کلیجے کے مردِ مردانہ بنے رہو قریب ہی زمانہ تمھارے آنے کا میرے پاس مین نے عرض کی کہ مین
ابھی حاضر ہون بصد خوشی راضی ہون کہ مجھے آپ لے لیجیے فرمایا نہ بیٹا ایسا ارادہ نہ کرو ہمت کو بلند
رکھو بھوک پیاس کا غربت کربت کا اپنے بال بچون کا صدمہ دیکھکر بیبیون کو صحرای کربلا مین سپرد خدا
کرکے آنا کہ جو مرتبے اور درجے فردوس برین مین تمھارے واسطے تیار ہین وہ کسی شہید کے واسطے
نہین مگر وہ مرتبے بدون تکالیف صعب اور بغیر رنج شدید کے حاصل نہین ہوسکتے جب یہ واقعہ
آپنے عالم بیہوشی مین دیکھا ہوش مین آئے تو اپنے تئین عالم وجد مین پایا نشہ شہادت کا آنکھون مین
سمایا دیدار کے مزے ہر وقت آنکھون مین آنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کا مزہ دل مین
رم گیا نانا حضرت کی گود کا خیال آنکھون مین جم گیا جناب کبریا سے بھی وہی اسباب ہونے شروع
ہوئے کہ اس امر کے پہلے ارادہ سفر کا کم کم تھا اب عزم بالجزم ہو گیا چوتھی تاریخ شعبان المعظم کو مع
اہل و عیال اور یار و احباب لونڈی غلامون کے اہل مدینہ سے مل ملا کر روانہ ہوئے جتنی خوشی اہل مدینہ
کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے تشریف لانے کی ہوئی تھی ویسا آج گھر گھر غم ہوا جناب ام المؤمنین
ام سلمہؓ کا اس صدمے سے یہ حال تھا کہ دم الٹ گیا تھا رات دن انکی زبان پر یہی ندا تھی بیٹا حسین
کہان ہو تمھین نانا حضرت یاد فرماتے ہین کبھی فرماتین حسنؓ کہان ہین کبھی فرماتین حسین کہان
ہین تم کہتا ہو حقیقت مین بڑے صدمے کی بات ہے کلیجا پھٹ جائے دم نکل جائے اگر یہ خیال کرے

کہ مدینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نیچ بچی نہ رہا سدا دور دوران و کہانا نہین ہے
کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ✤ اسے پڑگئی ایسی خصلت یہ بد کہ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین ہے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مروان شیطان نے یزید پلید کو لکھ بھیجا کہ ولید بن عقبہ کو اپنا
خیرخواہ نہ جان ہرچند مین تیری ہوا خواہی سے چاہتا تھا کہ امام حسین کو قتل کرون اُسنے اُنکا
بڑا ادب کیا اور اپنی مسند پر بٹھایا اب وہ تیرے قابو سے نکل گئے دار الامن مکے مین داخل ہوگئے یزید
کو بڑا غم ہوا اُنکو موقوف کیا دوسرا عامل مدینہ منورہ مین بھیجا **فصل** بیان مین داخل ہونے
مکۂ معظمہ کے اور متواتر عرضیان آنا کوفیون کی آپ کے طلب مین سے اسکے کوفیو تم پہ
ہوگا غضب ✤ دغا سے کیا تمنے اُنکو طلب ✤ بلاکر یہ کی قدردانی بڑی ✤ کری خون سے
میہمانی بڑی ✤ روایت ہی کہ حضرت امام علیہ السلام مدینہ شریف سے روانہ ہوکر دس بارہ دن مین
امن وامان سے دار الامن مکے مین داخل ہوئے باقی دن شعبان کے اور ماہ مبارک رمضان اور شوال
اور ذی القعدہ آرام سے مکۂ معظمہ مین بسر کیے دن رات اللہ تعالی کے کام مین مشغول رہے عبادت
مین مصروف رہے کوفیون نے سنا کہ آپ رنج اور تکلیف سے مکۂ معظمہ مین داخل ہوے
شیعیان حضرت علی مرتضےٰ سب ایک گھر مین جمع ہوے اور آپکے بلانے کا مشورہ کیا اسواسطے
کہ وہ تو امیر معاویہ کے زمانے مین بھی امیر معاویہ کی بیعت سے ناراض تھے حضرت امام حسن
سے بھی اسی واسطے خفا ہوے تھے حضرت امام حسین کو بہت اُبھارتے تھے کہ آپ کا امام ہونا
مناسب ہی کہ آپ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر آپ نہ مانتے تھے اب تو اونکو
موقع ملا کہ یزید بسبب فسق و فجور کے اہلیت امامت کی نہین رکھتا پے درپے عرضیان اُنھون نے
آپ کے طلب کی بھیجین سب کیسون نے جو عمائد شہر کے تھے اپنی جان نثاری اور جان فدائی
ظاہر کی قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر جو بڑے امیر کوفے کے تھے اُنھون نے سب کو جمع کیا

اور سارے رئیسون اور امیرون شہر کی طرف سے لکھا کہ یہ عرضی ہی کوفے والون کی طرف سے
جو شیعیان علی اور حسین ہین بخدمت جناب حضرت امام حسینؑ صاحبزادہ رسول اللہ کے بعد سلام علیک
کے عرض یہ ہی کہ ہم سب لوگ آپکے مطیع فرمان ہین اور شوق آپکی زیارت کا از حد رکھتے ہین اور ہمکو
آپکے سوا کسی کی اطاعت اور بیعت منظور نہین ہی لہذا ہم غریبون اور عاجزون کی طرف نظر فرمایئے
اور بہت جلد یہان تشریف لایئے تھوڑی عرض کو بہت تصور کیجیے فقط والسلام سب کی مہرین
اور دستخط کر کے روانہ کیا اور ڈھائی سو عرضیان اس سے پہلے اہل کوفہ کی آپکی طلب مین آچکی تھین
یہ آخر عرضی آئی اُن عرضیون کا آپنے جواب لا و نعم کا کچھ نہ دیا تھا مگر اس عرضی کا جواب لکھنا پڑا کر
انھون نے یہ عرض کی تھی کہ یزید فاسق ہی قابل امامت کے نہین ہم بے امام ہین آپ فرزند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جب یہ آخر عرضی اُنکی آپکی خدمت مین پہونچی آپنے ارادہ کوفے کا کیا حضرت
عبد اللہ بن عباس نے اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اور حضرت جابرؓ نے
اور حضرت ابو واقد لیثیؓ نے جو بڑے بڑے کبرای زمانہ تھے سبھون نے ملکر یہ سمجھایا کہ کوفیون کے
قول و فعل کا کبھی اعتبار نہین ہی اُنکے کہنے پر خیال نہ کیجیے اور آپ سکونت مکہ معظمہ کی غنیمت
جانیے یہان سب آپکے اخلاصمند اور ہواخواہ ہین آپنے فرمایا کہ مین اس بات سے لاجواب ہون
کہ وہ لکھتے ہین کہ ہم بے امام ہین آپ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جو اپنی امت
کو چھوڑدینگے اور اُنسے کنارہ کرینگے قیامت کے دن کیا جواب آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دینگے سب نے کہا اول آپ تشریف نہ لیجایئے ایک کو اپنے صاحبزادون مین سے اسطرف
روانہ کیجے اور دیکھیے کہ وہ لوگ اُنسے کس طرح پیش آتے ہین اگر اہل کوفہ راسخ اور واثق ہین
وہ صاحبزادہ آپکو لکھیگا پھر اطمینان سے تشریف لیجائیگا آپکی سمجھ مین یہ بات آگئی آپنے
موافق مشورے انھی احباب کے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو بلایا اور اُنکو کہا کہ تم کوفے جاؤ

اور دعوت کرو اُن لوگون کو اسلام کی اور توبہ کی اگر دیکھوگے کہ وہ اپنے لکھے پر ثابت قدم ہین تو معلوم ہوجائیگا کہ وہ سب کے سب بیعت کرینگے جب یہ حال اُنکا تم دیکھوگے تو لکھنا تم مجکو کہ تمھارے خط کے ملاحظے کے ساتھ مین روانہ ہونگا تمھاری طرف انشاء اللہ تعالیٰ **فصل** بیان مین روانہ ہونے حضرت مسلم بن عقیل کے کوفے کو روایت ہی کہ جب آپنے بہت اصرار کوفیون کا اور شدت طلب اُنکی دیکھی تو بعد مشورہ احباب اور اصحاب کے حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفے والون کے ساتھ جو آپکو لینے آئے تھے روانہ کیا اور خط اس مضمون کا اہل کوفہ کو لکھا کہ ڈیڑھ سو خط تمھارے میری طلب کے تمھارے رئیسون کے ہاتھ آئے اتنے اشتیاق تمھارا مجپر ظاہر ہوا سو بالفعل مین اپنے چچازاد بھائی کو کہ نام اُنکا مسلم بن عقیل ہی اپنا نائب مقرر کرکے روانہ کرتا ہون اور تمکو دیکھتا ہون کہ تم اپنے قول مین مضبوط ہو یا نہین اور یہ بھائی میرا زیور علم و عمل اور تقوے کے ساتھ آراستہ ہی تمکو لازم ہی کہ انکو میرے قائم مقام سمجھکر میری بیعت اُنکے ہاتھ پر کرو اور اپنے عہد پر سرگرم رہو اگر وہ مضبوطی تمھارے قول کی اور اخلاص تمھارا واثق دیکھینگے تو مجکو لکھینگے مین فوراً آؤنگا انشاء اللہ تعالیٰ فقط حضرت مسلم کو خط دیا اور روانہ کیا حضرت مسلم نے پہلی منزل مین یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شکاری نے ہرن کو مارا آپ واپس آئے اور واقعہ عرض کیا فرمایا تم بزدل ہو اگر تمھارا ارادہ نہ تھا تو تمنے پہلے ہی کہا ہوتا کہ مین تمکو نہ روانہ کرتا اور کسی کو روانہ کرتا عرض کی سے

نہ پھیرون سر ترے فرمان سے گر جان بھی جاوے		اگر قربان ہون تمپر تو دم مین میرے دم آوے

مجھے آپکی اطاعت سے ہرگز انحراف نہین مگر مین نے چاہا کہ ایکبار آپکا جمال پھر دیکھ لون پھر خدا جانے دیدار نصیب مین ہی یا نہین آپ بھی اسوقت چشم نم ہوے اور گلے لگا کر رو رو کے دوبارہ رخصت فرمایا حضرت مسلم نے یہ عرض کی

نظم

وداع اب تمکو کرتا ہون وداع آخری ہی یہ		تمھارا حافظ و ناصر مرا شاہ زمان ہی رب
نہین مین اسے جاتا بلکہ بیدل ہوکے جاتا ہون		دل مضطر بھلا منظور کرتا ہی یہ فرقت کب
ندارم طاقت دوری نیارم تاب مہجوری		عجب دردیست بے درمان عجب تکلیفست در روز و شب

مکے سے روانہ ہوکر مدینے پونہچے مسجد نبوی مین دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دونون چھوٹے صاحبزادون کو جو آپ سے بہت مانوس تھے اپنے ہمراہ لیا اور راہبر کو ہمراہ لیکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوے پہلے ہی منزل مین یہ واقعہ ہوا کہ رات اندھیری تھی راہبر بھی رستہ بھول گئے بڑی دقت اور بڑی تکلیف اور صعوبت راہ کی طی کرکے کوفے مین داخل ہوے اور مختار بن ثقفی کے یہان فروکش ہوے مشتاقان کوفہ آپ کی آنے کی خبر سنکر جوق جوق اور جماعت جماعت حاضر ہوے اور نہایت خوشی کی آپنے نامہ حضرت امام کا انکو پڑھکر سنایا سب نے آواز شوق کی بلند کی جماعت بڑے زور شور کی جیحگانہ مین ہوتی تھی اذان کی آواز آسمان تک پہونچنے لگی اور ایکدم بیعت ہونے لگی یہان تک کہ اہل کوفہ سے چالیس ہزار مردان جنگی نے آپکے ہاتھ پر بیعت حضرت امام کی اور وہ سب کے سب سرگرم بیعت پر ہوگئے اور ہر طرح سے جان و مال اپنا نثار کرنے لگے حضرت مسلم نے اس مضمون کا نامہ حضرت امام حسین کی خدمت مین لکھا یا ابن رسول اللہ اہل کوفہ اپنے عہد کے موافق اپنے قول پر قائم ہین اور مال و جان سے آپکے ساتھ حاضر ہین اس تھوڑے عرصے مین چالیس ہزار مردان جنگی میرے ہاتھ پر آپ کی بیعت کرچکے ہین آپ اس خط کے ملاحظہ فرماتے ہی تشریف لائین اور کوفیون کی طرف سے یہ لکھا کہ سب کی زبان پر آپ کے نام مبارک کا ورد ہے اور ہر فرد بشر یہ کہتا ہے ؎

کیا خوب دن ہو وہ جو زیارت نصیب ہو
یا نبی مبارک آپ کا ہمسے قریب ہو

خلاصہ مضمون کا خدمت عالی مین روانہ کیا گیا فصل بیان مین شہادت حضرت مسلم بن عقیل کے

؎ یہان کا تو قصہ یہ چھوڑا یہان
ذرا اب سنو کوفیون کا بیان

نعمان بن بشیر جو حاکم کوفے کے یزید کی طرف سے تھے کہ وہ اہل بیت نبی کے عاشق تھے اسلیے انھون نے فقط ظاہرداری مین اہل کوفہ کو دھمکایا اور زیادہ تشدد نہ کیا بلکہ دربردہ آپکے مددگار رہے اور لوگون کو آپکی بیعت کی ترغیب دیتے تھے خفیہ نویسان اور جاسوسان کوفہ نے یہ سب

حال بڑی شد و مد سے یزید کو لکھا وہ فرعون بے سامان دیکھتے ہی خط کے آگ بیولا ہوگیا اور
انگارون پر لوٹنے لگا وزیرون اور مشیرون کو جمع کرکے وہ خط سنایا سبّے باتفاق یہ کہا کہ اس
کام کے لائق سوای عبداللہ بن زیاد کے کوئی نہین کیونکہ وہ دشمن ہو اولاد علیؑ کا اور نعمان بن
بشیر تو قدیم سے جان نثار اہل بیت کا ہو اُسکو معزول کرنا چاہیے عبداللہ بن زیاد کو اُسکی جگہ
مقرر کرنا چاہیے اور اس کام مین جتنا ہوسکے جلدی کیجیے نہین تو کوفہ اور بصرہ تو کیا سب ملک کو رو
بیٹھیگا یہ تھوڑی بات نہین ہو اسواسطے کہ فرزند پیغمبر کے ہوتے تم جیسے ناہموار کی بیعت ہر مسلمان
کو ناپسند ہوگی جب تک اُنھین سے کوئی نہ اُٹھا تھا سب مجبور تھے اب اس فتنے کو جلدی فرو کیجیے اور
آرام سے نہ سوئیے یزید پلید نے عبداللہ بن زیاد کے نام فرمان لکھوایا کہ ای عبداللہ تو جو سرکار کی طرف
سے حاکم بصرے کا ہو اپنی جگہ کوئی آدمی لائق حکومت صاحب سیاست اپنی ہی طور پر اپنی جگہ قائم
کرکے کوفے کی طرف جلدی روانہ ہو جیسے کہ وہان مسلم بن عقیل حسین بن علیؑ کی طرف سے آئے ہین اور
اُنکی طرف سے بیعت لے رہے ہین چالیس ہزار مرد جنگی اہل کوفہ سے اُنکی بیعت مین آچکا ہو شب و
روز اسی مین وہ مصروف ہین اور حسین بن علیؑ کو اُنھون نے بصد شوق بلایا ہو اگر وہ آگئے تو
بڑی بلا اُٹھ کھڑی ہوگی کہ اُسکا سنبھالنا مشکل ہوجائیگا اسواسطے بتاکید لکھا جاتا ہو کہ دیکھتے ہی
فرمان عالی شان کے اُسی وقت تو اپنے کو کوفے مین داخل کر اور کسی حیلے سے اُنکی جماعت مین
تفرقہ ڈال اور جسطرح ہوسکے مسلم سے میری بیعت لے اور جو نہ مانے تو سر مسلم کا اور جو اُنکے ساتھ ہو
کاٹکر ہمارے پاس روانہ کر جب یہ فرمان عبداللہ بن زیاد بدنہاد کو پونہچا خوشی سے پھول گیا جہنم کو
بھول گیا بصرے مین اپنے بھائی کو قائم کرکے کوفے کو روانہ ہوا جب قادسیہ مین پونہچا فوج کو
وہین چھوڑا وہان یہ حیلہ کیا کہ رستہ بصرے کا چھوڑکر مکہ معظمہ کے رستے سے ساتھ تھوڑے آدمیون
کے ارادہ کوفے کا کیا لباس عرب کا بدلا اپنے کو امام حسین بنایا بعد نماز مغرب کے کہ کوئی نہ پہچانے

نقاب موںہ پر ڈالکر داخل کوفہ ہوا کوفے مین خبر آمد آمد حضرت امام کی ہو رہی تھی سب نے جانا کہ آپ تشریف لائے ایک نے ایک کو خبر کی ہزارون آدمی استقبال کرتے ہوے رکاب کے ساتھ السلام علیک یا ابن رسول اللہ اور خیر مقدم کا غلغلہ آسمان تک پونہچایا ؎ خدا نے تیری صورت ہی دکھائی ❊ ترا دیدار ہو سر آکہی ❊ راقم کہتا ہی کہ ہاتف غیبی اوسوقت یہ کہتا تھا ؎

بڑا کذاب یہ ہی اور کیا تم اُس سے کم ہو جی ❊ بلا کر سامنے کردوگے اور ہوگے تماشائی
اگر دیکھو تماشا تم فقط تو بھی خرابی ہی ❊ مگر افسوس یہ ہی ہو تمھی قاتل بڑے جعفی

ابن زیاد کیا د سبکے سلام کا جواب نرم آواز سے دیتا تھا اور سانپ کے سے بل کھاتا تھا اسی شان سے دار الامارۃ پر پونہچا نعمان بن بشیر نے دروازہ دار الامارت کا بند کروا دیا اور کوٹھے پر چڑھ کے آواز دی کہ ای فرزند رسول اللہ کے آپ اس خیال مین نہ رہیے یزید آپکو یہان آرام سے بیٹھنے نہ دیگا یون ہی فتنہ پڑیگا اہل کوفہ نعمان بن بشیر کو برا کہتے تھے کہ تو نے کیون دروازہ دار الخلافت کا بند کیا یہ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین انکی تعظیم نہین کرتا وہ بیچارے چاہتے تھے کہ فتنہ برپا نہو اسی حال مین عمرو بن باہلی نے ایک چیخ ماری کہ اے کوفیو خبردار یہ وہی امیر عبد اللہ بن زیاد ہی حضرت امام کی صورت بناکر بصرے کا رستہ بدل کر مکہ معظمہ کے رستے سے آیا ہی سنتے ہی خلقت مین سناٹا ہو گیا اور سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی دروازہ دار الخلافت کا کھولا گیا عبد اللہ بن زیاد اندر داخل ہوا رات کو سو رہا صبح کو جتنے رئیس کوفے کے تھے سب کو جمع کیا فرمان اپنی حکومت کا سنایا اور بہت دھمکایا کہ تم جانتے ہو کہ مین بیٹا ابن زیاد سفاک کا ہون اگر فتنے سے باز رہوگے امن دونگا تمکو ورنہ ایک ایک کو قتل کرونگا ان باتون کے سننے سے کوئی ایکدم حضرت مسلم سے پھٹ گئے حضرت مسلم پریشان اور حیران ہو کر ہانی بن عروہ کے مکان پر گئے اور اُنسے امن چاہا ہانی صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

انھون نے آپکے قدمون کو اپنے سر آنکھون پر رکھا اور بہت عمدہ مکان مین آپکو مخفی کرکے اتارا
شیعہ لوگ پوشیدہ پوشیدہ وہین آنے لگے اور محبت کا دم بھرنے لگے اور قسم کے ساتھ پھر بیعت
کو مضبوط کرنے لگے ابن زیاد نے سراغ لگایا پر اسکے ہاتھ نہ آیا ناچار ہو کر اُسنے اپنے غلام معقل کو
تین سو درہم دیکر کہا کہ تو جامع مسجد مین جا اور لوگون سے دریافت کر کہ حضرت مسلم خلیفہ حضرت
امام حسین کے جو اُنکی طرف سے کوفے مین آئے ہین کہان ہین مجھے اُنکا نشان دو کہ مین اُنسے
بیعت کرونگا اور یہ تین سو درم اُنکے نذر کرونگا وہ گیا اور اُسنے مسلم بن عوسجہ سے حال حضرت مسلم
کا دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ تو نے خاص کر کے مجھسے ہی کیون پوچھا کہا آنکو جو مین نے بہت عشق
سے نماز پڑھتے دیکھا تجھے یقین ہوا کہ جان نثار آل نبی ہو اُنھون نے کہا بھائی بات تو سچ ہے مین
اُنکی خاک پا ہون وہ اسکو ساتھ لیکر حضرت مسلم کی خدمت مین گئے آپنے اُسکو قسم دی اُسنے قسم
کھائی کہ مین آپکا خادم جان نثار ہون اور بڑے ذوق و شوق سے آپکی بیعت کی اور بڑے اخلاص
سے وہ زر آپکے نذر کیا ایک رات دن آپکی خدمت مین رہا سب آنے جانے والون کے حال سے
مطلع ہوا دوسرے روز وہان سے رخصت ہو کر ابن زیاد کے پاس آیا اُسکو سب حال سے اطلاع دی
ابن زیاد نے محمد اشعث کے ہاتھ ہانی کو طلب کیا ہانی نے چلنے مین عذر کیا محمد اشعث نے کہا کچھ خوف
کی بات نہین ہے ہم سب تمھارے ساتھ ہین غرض ہانی دربار مین آئے ابن زیاد نے کہا کہ تمنے دشمن
سرکار کو اپنے گھر مین امن دی خفیہ خفیہ بنا فساد کی قائم کی اُنھون نے انکار کیا ابن زیاد نے معقل کو
روبرو کیا ہانی نے جانا کہ یہ منافق تھا کہا قسم ہے رب کی مین نے اُنکو نہین بلایا وہ آپ سے میرے
مکان پر آئے اور امن چاہا مجھے جناب رسالتمآب کی روح سے حیا آئی مین نے اُنکو جگہ دی کہا اب
خیر اسی مین ہے کہ اُنکو یہان بیٹھے بیٹھے بلوا دو ہانی نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی اگر مسلم میری بغل مین
ہون اور تو طلب کرے تو بال بھی اُنکا تجکو نہ دکھاؤن نہین جانتا کہ مہمان کو دشمن کے ہاتھ مین دیدینا

یہ کونسی اسلام کی بات ہی اور مجھے قتل سے کیا دھمکاتا ہی مین ایک بوڑھا خادم ہون رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا انکی اولاد پر میری جان کا جانا میری سعادت ہی ابن زیاد نے ہانی اور اُسکے سب قبیلون
کو جو اُنکے اس کام مین شریک تھے ایکدم قید کردیا دوسرے دن ابن زیاد نے پھر ہانی کو بلایا اور
بہت سمجھایا اور خوب دھمکایا اُنھون نے کہا کہ میری نوّے برس کی عمر ہی سالہاسال مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گذارے اور برسون حضرت علی کی محبت مین رہا میرا مال اور جان سب
اُنپر سے قربان ہی اس بد نہاد نے حکم دیا جلاد کو کہ ہانی کو ایک ہزار کوڑے مار دیا انسو کوڑے کی نوبت
پونہچی کہ ہانی بیہوش ہوگئے جب یہ خبر حضرت مسلم کو پونہچی جوش اسلام کا دل مین آیا اپنے دونون فرزندون
کو کہ نام ایک کا محمد تھا اور دوسرے کا ابراہیم قاضی شریح کے یہان روانہ کیا اور ہتیار باندھے شیعیان
اہل بیت جوش وخروش مین آئے سب آپکے ساتھ کہ چالیس ہزار آدمی تھے مسلح ہوکر چلے دارالامارہ
کو گھیر لیا ابن زیاد کے ہوش گئے دیکھا تو فرزند رسول فوج جرار لیکر آگئے اُسنے اُن امیرون سے کہ
اُسکے مصاحب تھے کہا کہ تم جاکر آواز بلند کہو کہ لشکر جرار یزید نے ملک شام سے روانہ کیا ہی وہ صبح
وشام آیا چاہتا ہی اُسوقت تمسے کچھ نہ بن پڑیگی مفت تمھاری جان جائیگی ہم تمھارے اپنے
اور بیگانے ہین ہم تمھاری رفاقت کی بات کہتے ہین اور سن لو کہ فرمان یزید کا امیر کو آچکا ہی کہ مخالفون
کے گھر کھدوا ڈال اور سب کو ایک دم قتل کر اہل کوفہ سنتے ہی متفرق ہوگئے فقط پانسو آدمی آپکے
ہمراہ رہگئے آپنے کسی مسجد مین جاکر مغرب کی نماز پڑھی بعد سلام نماز کے دیکھا تو ایک بھی نہ تھا اب آپنے
ارادہ کیا کہ کوفے سے نکل جائین راہ مین سعید کوفی سے ملاقات ہوئی اُسنے کہا ای سید آپ کہان جاتے
ہین فرمایا ارادہ ہی کہ کوفے سے باہر نکل جاؤن کہا ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کیجیئگا سب ناکون اور سب
دروازون پر پہرہ لگا ہوا ہی آپکی تلاش ہی فرمایا پھر کہان جاؤن سعید کوفی آپکو محمد کثیر کے گھر
لیگیا اُنھون نے بہت عزت سے آپکو تہ خانے مین چھپایا اور نہایت خاطر کی عبداللہ بن زیاد نے

...سراغ پاکر فوج محمد کثیر کے یہان گئی ہر چند ڈھونڈھا انکا نشان نہ پایا ناچار ہو کر محمد کثیر اور انکے بیٹے کو گرفتار کر لائے ان دونون کو ابن زیاد نے قتل کیا یہ خبر حضرت مسلم سنکر مایوس ہو گئے ہتیار باندھکر بارادہ کوفے سے نکلنے کا کیا جدھر گئے وہین فوج ابن زیاد کی پائی اور آوازہ سنا کہ جو مسلم کا سر لائیگا انعام اور اکرام پائیگا ناچار ہو کر ایک گلی مین داخل ہوئے اور گھوڑا وہین چھوڑا ایک مسجد ویران پائی اُسمین جاکر بیٹھ گئے مفارقت حضرت امام کی اور جدائی بچون کی یاد کرنے لگے آنکھون سے دریا آنسوون کا رواں تھا اور یہ فرماتے تھے

وہ صورتین الٰہی کس ملک مین بستی ہین   جنکے دیکھنے کو آنکھین مری ترستی

اور کوفیون کی بیوفائی اور بیحیائی سے آہ سرد پُر درد بھرتے تھے اور فرماتے تھے

نہ قاصد ہے نہ نامہ ہے نہ پیغام زبانی ہے   کرون کیونکر خبر تمکو بلا ہی نا گہانی ہے
مرے آقا ترا خادم یہان پر مارا جاتا ہے   خدا حافظ ترا تو میری دولت کی نشانی ہے

جب رات ہوئی آپ مسجد سے باہر نکلے چلتے کہان تھے پاؤن پڑتا کہین تھا پیاس نہایت شدت کی تھی ایک دروازے پر ایک بڑھیا سوت اٹیر رہی تھی آپنے اُس سے پانی طلب کیا اُسنے پانی لاکر پلایا آپ نے پانی پیا اور اُسکی دیوار سے کمر لگا کر کھڑے ہو گئے بڑھیا کہ نام اُسکا طوعہ تھا بولی کہ میان اپنے گھر جاؤ گلی کوچے مین نہ کھڑے رہو آپ نے فرمایا ؎

کہین گھر ہو تو جاؤن اور وہان آرام پاؤن مین   ملاقاتی کبھی ہو کوئی تو وان بستر لگاؤن مین
کہین ہووے مرا بستر وہان جا کر کے سوؤن مین   کہین میرا ٹھکانا ہو تو جا کر کھانا کھاؤن مین

طوعہ نے کہا آپکا نام کیا ہے فرمایا ؎

نام میرا کچھ نہ پوچھ پوچھو نام ہے اللہ کا   ہون مگر خادم مین فرزند رسول اللہ کا
کوفیون نے تھا بلایا بھیجکر کتنے ہی خط   مین یہان ہون بے وطن رہتا ہون مسافر اللہ کا
؎ کیا نام پوچھتی ہے میرا نام و نشان کہان   بچھڑا ہون دوستون سے گم کردہ کاروان ہون

طوعہ نے کہا آپ کیا مسلم بن عقیل

ہین بھائی حضرت امام حسین کے فرمایا ہے
ہون برادر سبط پیغمبر کا ہون ابن عقیل

دی دغا ہی کوفیون نے کہتا ہون صبر جمیل
ای بندی اللہ کی باتون کی فرصت نہین اگر

ذراسی جگہ دے تو رات گذارون اور احسان تیرا سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت کے دن

بیان کردن طوعہ نے کہا ہے
اگر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مرے کلیجے کی ٹھنڈک تو آمرے گھر مین
تجھے بٹھاؤن مین آنکھون مین تو تو ہمسر ہے

پلاؤن پانی تجھے تو ہو ساقی کوثر
تجھے کھلاؤن مین کھانا جو کچھ میسر ہی

پھر تو طوعہ بڑے تپاک سے آپکو گھر مین لائی اور جو میسر تھا کھلایا اور کمال خاطرداری کی اور مثل مادر مہربان کے آپکے غم بھلانے مین مصروف ہوئی آپنے نماز ادا کی اور آرام فرمایا اتنے مین طوعہ کا بیٹا جو محمد بن اشعث کا چیلہ تھا گھر مین آیا ماں کو عجیب ہی حال مین دیکھا کبھی ہنستی کبھی روتی ہی کبھی اندر جاتی ہی کبھی باہر آتی ہی ماں سے سبب اسکا دریافت کیا اُسنے کہا خیریت ہی تو کھانا کھا چکا جا کر سو رہ اُسنے اصرار کیا کہ ماں مجھے سبب اس پریشانی اور حیرانی کا بتا طوعہ نے بیٹے کی بلائین لین اور کہا اگر تو قسم کھائے کہ اس حال کو کسی پر ظاہر نہ کرونگا تو خیر تجھے اطلاع دون اُسنے قسم کھائی اُسنے کہا کہ حضرت مسلم بن عقیل بھائی حضرت امام حسین کے ہمارے گھر مین تشریف رکھتے ہین کوفیون کی دغا سے حیران ہو کر ہمارے یہان پناہ ڈھونڈھی ہی کھانا کھا کر آرام فرمایا ہے وہ سنکر سو رہا آپ کی آنکھ کھل گئی بچون کی جدائی کا ملال اور کبھی حضرت امام کا خیال آتا تھا کہ جو آپ میرے خط کے ملاحظے سے روانہ ہو گئے ہونگے تو اہل کوفہ اُنکے ساتھ کیا کرینگے کبھی روتے کبھی ہنستے رضا کی اُنکو دولت نصیب تھی طوعہ کا بیٹا صبح کو گھر سے چلکر دربار مین آیا تو معلوم ہوا کہ امیر نے منادی کی ہی کہ جو کوئی مسلم بن عقیل کو لائیگا یا اُنکی خبر پہنچائیگا دس ہزار درم انعام پائیگا اور ترقی مرتبے کی اُسکو ہو اور جو کوئی اُنکو اپنے گھر مین چھپائیگا گھر اُسکا

جلادیا جائیگا پسر طوعہ نے جو یہ وعدہ وعید سنا محمد اشعث کے پاس آیا اور تمام قصہ بیان
کیا اُسنے بڑی خوشی سے اُس بدنہاد کو خبر پہونچائی اُسنے اُسی دم عمرو بن حریث کو توال کوفہ کو
مع محمد اشعث اور تین سو سواروں کے روانہ کیا جب فوج شقی نے طوعہ کے مکان کا احاطہ کیا
آپ بعد نماز کے متوجہ بقبلہ مصلے پر بیٹھے ہوے یاد الٰہی مین مصروف تھے کہ ناگاہ آواز نقارے
کی اور گھوڑوں کے ٹاپ کی آپکے گوش مبارک مین پونہچی شمشیر براں کھینچکر مثل شیر کے فوج
باغی مین گھس گئے آپکی تلوار کی چمک اُنکی آنکھوں مین ایسی پڑی جیسے بجلی کوند گئی آپ کو
شجاعت جعفری اور حملہ حیدری نصیب روشی تھا جسکی گردن پر تلوار ماری ناف تک کھول
دیا یا سر زمین پر آیا کسی شقی کا حوصلہ نہوا کہ آپ پر وار کرے جب نوبت یہ پونہچی کہ لاشوں کے
تودے لگ گئے تب اشقیا مارے خوف کے کوٹھوں پر چڑھکے تیر مارنے اور پتھر پھینکنے لگے
اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ پر کسی کا پتھر اور تیر نہ آیا آخر دربار خداوندی مین آپکو سرخرو ہونا تھا ایک
ظالم کا پتھر پیشانی مبارک پر ایسا لگا کہ خون کا فوارہ چھوٹا تمام چہرہ رنگین ہوگیا اس زخم سے
کمال ہی ضعف ہوگیا نوبت غش کی پہونچنے لگی مگر کمال حوصلہ سے آپنے اپنے کو گرنے نہ دیا اور دیوار
بکر بن عمران سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہوگئے اور مکہ معظمہ کی طرف مونہ کرکے بڑے افسوس سے
یہ کلام فرمایا کہ اے فرزند رسول اللہ کے کچھ آپکو اپنے مسلم کی بھی خبر ہے کہ اُسپر کیا گذری خدا کرے
کہ آپ ادھر مونہ نہ فرمائیں اور کوفیوں کو مونہ نہ لگائیں مجھے تو اللہ تعالےٰ نے سرخرو کیا
اس بات کی حسرت ہے کہ آپ کو کیونکر خبر ہوجائے کہ آپ ادھر تشریف نہ لائیں

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے		کسے زبیکسی ما خبر دہد خبرے

جبتک بکر بن عمران نے ایک تلوار ماری کہ لب مبارک اوپر کا کٹ گیا اور لب نیچے کا الگ ہوگیا آپنے اُسی
حال میں بکمال بیباکی اُسکو جہنم واصل کیا اور فرمایا ؎ مین مریض عشق ہون لاؤ محبت کا کفن

عشق کا مارا ہوا ہون اور ہون مین سوختن | تشنگی سے روز محشر کے مجھے غم کچھ نہین
ساقی کوثر کا خادم ہون جو ہی شاہ زمن | پھر کوفیون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا سنو
شکر ہو ای کوفیو اللہ کی درگاہ مین | مین گلا اپنا کٹاتا ہون خدا کی راہ مین

فرمایا پیاس کے مارے گلا خشک ہوگیا ہی کوئی پانی پلاسکتا ہی کسی نے جواب نہ دیا طوعہ
کا کلیجا کانپا اور دوڑکر ایک جام پانی کا لائی آپنے مونہ لگایا ایک قطرہ خون کا چہرۂ مبارک
سے گرا تمام پانی رنگین ہوگیا پھینک دیا طوعہ پھر جلدی دوبارہ لائی وہ بھی خون سے
لال ہوگیا پھر جلدی تیسری بار لائی جو ہین آپ نے چاہا کہ پانی پیین کئی دانت گرکر
پیالے مین آپڑے سب پانی خونا خون ہوگیا پیالہ ہاتھ سے رکھدیا اور فرمایا
اب پانی پینا قسمت مین نہین ابن زیاد کو خبر پونہچی کہ ایک شخص نے اتنون کو قتل کیا اور اس
حال کو پونہچا مگر جنگ سے باز نہین آتا اُسنے کوتوال کو حکم دیا کہ مسلم سے کہو کہ امیر ابن زیاد نے
تکو امن دی آپنے فرمایا کہ مین اُس سے امن نہین چاہتا جو کچھ وہ کرتا تھا کرچکا اب کیا امن ہی
پیچھے سے ایک نابکار نے نیزہ پشت مبارک مین ایسا مارا کہ آپ اوندھے ہوگئے اُسوقت لشکر لعین
نے آپ کو پکڑکر امیر کے دربار مین پونہچایا ابن زیاد نے کہا کہ ای مسلم تمنے مجھے سلام نہ کیا فرمایا تیرے
سلام مین نہ دنیا ہی نہ دین تجھے کیا سلام کرون راقم کہتا ہی کہ درحقیقت سلام مسلمانون کو کرنا آیا ہی
اور مسلمان پیغمبر نے اُسکو فرمایا ہی کہ جسکے ہاتھ اور زبان سے امن مین ہون مسلمان اہل بیت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرتا اور دعوی مسلمانی کا زیب نہین دیتا روایت ہی کہ جب
حضرت مسلم کو اُسکے دربار مین لائے عبداللہ بن زیاد نے سر اپنا نیچے کر لیا اور دیر تک یون ہی رہا
پھر سر اوپر کرکے کہا ای مسلم تمنے لام سے سونہ موڑا سنا اپنی پائی آپنے فرمایا امام زمان میرا بھائی حسین
بن علی ہی اور انھی کے فرمان سے مین اس شہر مین آیا ہون اور مین انکی رضامندی اپنے مولی کی سمجھا

اگرچہ بعضیون نے عہد خلافی کی سب کمبختی کوفیون سے ہوئی ہی وفا نہوئی مگر ہو گی الے حیفا
ظالمون نے نہ چاہا کہ حق حقدار کو پہنچے اے ابن عمر جانتا ہون کہ تو مجھے قتل کریگا تو
چاہتا ہون کہ کوئی قبیلۂ قریش مین سے میرے پاس آئے کہ اپنا حال کہکر مین اسکو وصیت کرون
عبداللہ نے اجازت دی آپنے عمر سعد کو کوفیون مین سے جو تماشا دیکھنے قتل کا آئے تھے اور وہی
شیعہ حضرت علی کے تھے جنہون نے دعائی سو خط بہت اشتیاق سے لکھکر آپ کو بلایا تھا فرمایا کہ
تجکو میرے ساتھ قرابت ہی اسواسطے مین تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ اس شہر مین سات
سو درم میرے ذمے قرض ہین میرا گھوڑا نعمان صاحب کے پاس ہی اور یہ میرے ہتیار رسید
بیچکر قرضا دا کیجیو عمر سعد نے قبول کیا وصیت دوسری یہ ہی کہ جب مجھے قتل کر چکیے سر
میرا انکشاہ شام کو روانہ کرینگے مگر لاش میری نماز پڑھکر مکان مناسب مین دفن کرنا ابن زیاد
نے بھی اجازت دی کہ ان دونون وصیتون کو جاری کرنا وصیت تیسری یہ ہی کہ میرا حال امام حسین کو
لکھنا اور انکو یہان آنے سے منع کر دینا کہ اہل کوفہ کے قول پر ہرگز اعتماد نہ کرین اور ہو سکے تو میرا ابن
خورد آوردہ انکو روانہ کرنا ابن زیاد نے کہا کہ ہم انکو بلاوینگے نہ منع کرینگے اگر وہ قتال نہ کرینگے
تو ہمکو انسے کچھ غرض نہین جب تک وہ دعوی خلافت کا نہ کرین اگر دعوی خلافت کا کرینگے تو ہم
انکو زندہ نہ چھوڑینگے جہان وہ ہون جب وصیت آپکی تمام ہوئی ابن زیاد نے کہا کہ کوئی ہی کہ مسلم
کو بام پہ لیجا کر قتل کرے بکر بن عمران کے بیٹے نے کہا کہ یہ کام میرا ہی مجھے دے کہ انہون نے
میرے باپ کو آج ہی قتل کیا ہی جب وہ حضرت مسلم کو لیکر بام پر چڑہنے لگا آپ ہمہ رستے مین
درود شریف پڑہتے تھے اور چڑہتے تھے کوٹھے پر گئے تو یہ آیت تلاوت کی ربنا افتح بیننا
وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین یعنی خداوندا فیصلہ کر ہمہ مین
اور ہماری قوم مین ساتھ حق کے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہی پھر منہ طرف مکہ معظمہ کے کیا اور کہا

السلام علیک یا ابن رسول اللہ کچھ مسلم کے حال کی بھی آپکو خبر ہو اور یہ اشعار پڑھے نظم

ای صبا تو ہی چلی جا اسطرف
ہو گیا قربان مسلم بے وطن
اب یہان ہرگز نہ آنا ای امام
اذا لقیت حسینی فقل لہ خبری

شاہزادہ ہو حرم مین جسطرف
کوفیون نے جو کیے جور و جفا
کوفیون کا ہی فقط دھوکے کا کام

جا کے کہنا آنسے ای شاہ زمن
سب کے سب جا کر کہو بہر خدا
سے صبا گلشن جہان مین گر گزری

جب نگاہ آپکی دار الامارۃ کے صحن پر پڑی دیکھا ہزارون کوفی تماشائی کھڑے ہین اور میرے قتل کے منتظر ہین اُنکو خطاب کرکے فرمایا نظم

ای کوفیو جو سر کو کرو تن سے تم جدا
لیجا کے اُنکو دینا یہ کُرتا بھرا ہوا
اُنکی دعا سے کہتا ہون امید مین قوی
میری طرف سے کرنا ادب سے بیان اور دعا

پر لاش کو تو چاہیے کرنا دفن بھلا
شہزادے کو دکھا یہین سرخرو کا ہین
محشر مین آنکو پاؤن بدربار مصطفی
ای جان باپ کی کرو تم صبر ذرا

جو قافلہ کہ جانب مکہ روانہ ہو
غمناک اُنکے حق مین کچھ کرین دعا
میرے یتیمون کو جو خبر تم مری کرو
کچھ دن مین آملو گے جو ساتھ گئے تم جفا

جب آپ یہ مراتب تمام کر چکے ہاتھ دعا کا اُٹھایا اور درگاہ جناب باری مین عرض کی خداوندا مدد فرما بکر بن عمران کے بیٹے نے تلوار کھینچی چاہا کہ قتل کرے ہاتھ اُسکا خشک ہو گیا ابن زیاد نے اُسے طلب کرکے گھرکا اور کہا کہ تجکو کیا ہوا اُسنے بیان کیا کہ جب مین نے تلوار کھینچی ایک شخص دہشت ناک میرے سامنے آیا اور اُنگلی اُسنے دانتون مین لی اور ہونٹ اپنے دانتون مین دبائے ایسی دہشت ناک صورت مین نے تمام عمر نہ دیکھی تھی مین کانپ گیا اور ہاتھ میرا خشک ہو گیا ابن زیاد نے دوسرے کو بھیجا وہ گیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلم کے پاس کھڑے ہین اُسکا کلیجا پھٹ گیا اور وہ وہین مر گیا اللہ کیا قساوت قلبی ہے کہ یہ کرامات اہل بیت نبوی کے دیکھین اور شیطنت سے باز نہ آئین صدق اللہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۔ آخر ابن زیاد نابکار نے ایک شامی کو بھیجا اُسنے

آنکو شہید کیا انا للہ و انا الیہ راجعون ○ نظم

کہ کوفے کی حکومت پر ہوا مغرور دو دن کا | رہے دنیا مین تو جب تک رہے ہو کر کے دیوانہ
جو ہو وہ ہاویہ دوزخ ہمیشہ تو رہے اس مین | نہ جیتا ہو نہ مرتا ہو وہان تو ای ابن مرجانہ
دو بچے کیا کرین تجھ ہی بتا ای رند رندانہ | اگر پوچھین وہ اپنے باپ پھر کیا بتائیگا

کیا کیا تو نے یہ ظلم عظیم ای ابن مرجانہ
اُجڑ جائے وطن ظالم ترا اور ڈوبے پیمانہ
کئے مسلم ترا بھی جان فردوس الٰہی مین
ارے ظالم خدا کرے ترا بھی خانہ ویرانہ

فصل شہادت مین دونون صاحبزادون حضرت مسلم بن عقیل کے

ایک صاحبزادے کا نام محمد دوسرے کا نام ابراہیم تھا عمر ایک کی سات برس کی دوسرے کی
آٹھ برس کی غمازون نے ابن زیاد کو خبر دی کہ مسلم کے دو بیٹے اس شہر مین پوشیدہ ہین شعر

کیا بتا ؤن انکی صورت چودھوین کے چاند ہین | چاند سے ہے کیا حقیقت اونکی آگے ماند ہین

منادی کو حکم دیا کہ جو کوئی انکو سرکار مین لائیگا اسکو ایک گھوڑا ایک جوڑا انعام ملیگا اور جو کوئی اپنے
گھر مین انکو چھپائیگا اسکا گھر لوٹا جائیگا وہ دونون صاحبزادے قاضی شریح کے گھر مین تھے
حضرت مسلم نے انکے یہان بھجوادیا تھا جب قاضی نے یہ منادی سنی صاحبزادون کی خدمت مین آکے
اونکو پیار کیا اور آنکھون مین پھر دیا صاحبزادون نے کہا قاضی آج خلاف عادت یہ پیار کیسا ہی
کیا ہمارے باپ نے دنیا سے رحلت کی قاضی سے بسبب بیقراری کے یہ راز مخفی نہوسکا کہا کہ ہان اللہ
تعالی کی یہی مرضی تھی جو ظہور مین آئی صاحبزادون نے آواز گریے کی بلند کی قاضی نے کہا صاحبزادو
یہ وقت رونے کا نہین ہی تمھاری تلاش ہی گھر گھر لوگ تمکو ڈھونڈھتے پھرتے ہین اللہ تعالی تمکو صبر
جمیل اور اجر جزیل عنایت فرمائے مین چاہتا ہون کہ تمکو کسی قافلے کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کردون
صاحبزادے بیچارے خاموش رہے قاضی نے اپنے بیٹے اسد کو کہا کہ آج ایک قافلہ عراق دروازے
سے مدینہ شریف کو جاتا ہی اُنمین سے کسی مرد صالح کے حوالے ان دونون صاحبزادون کو کردینا
کہ مدینہ شریف پہونچاوے اسد دونون صاحبزادون کو لیکر گیا تو وہ قافلہ روانہ ہوگیا تھا دور سے

جاتا ہو معلوم ہوتا تھا اسد نے دونون صاحبزادون سے کہا کہ وہ قافلہ جاتا ہی تم جلدی جلدی جاؤ
اور قافلے سے جا ملو اور آپ گھر چلا آیا بچون نے دوڑانہ کیا کہ قافلے مین جا ملتے اسی قتل مین گرفتار ہوئے

ای کم سن کی دوڑین پس قافلہ کیا ہم		کانون مین اب آتی نہین آواز جرس بھی

چوکیداران دونون کو پکڑ کر کوتوالی مین لیگیا کوتوال دشمن تھا اللہ اور رسول کا وہ رات ہی کو امیر
کے پاس لیگیا امیر نے ان دونون کو قید خانے مین بھیجدیا اور عرضی یزید کو روانہ کی کہ مسلم کو مع انکے
احباب و انصار مثل ہانی بن عروہ وغیرہ کے مین نے شہید کیا اور انکے بچون کو قید خانے مین بھیجدیا
حکم ہو سرکار مین روانہ کرون حکم ہو چھوڑ دون حکم ہو قتل کرون ع خدا تو نے بنایا ہی یزید سا بنا
اے ظالم ÷ نہین تو جانتا دنیا و دین کا ہی خدا حاکم ÷ راقم کہتا ہی کہ قلم ہاتھ سے گرا پڑتا ہی کیونکر
لکھون کہ جب دونون صاحبزادے یتیم مسافر بیوطن قید خانے مین آئے نہین جانتے تھے کہ یہ کسکا
مکان ہی کون لوگ یہان رہا کرتے ہین بیٹھ گئے باپ کا خیال آیا تو رونے لگے ماں کا دھیان
آیا تو بیہوش ہو گئے داروغہ قید خانے کا مشکور نام بڑا دوست اللہ و رسول کا نیک مرد تھا جب
اسکو معلوم ہوا کہ دو صاحبزادے فرزندان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آج قید خانے مین
آئے ہین جلدی آیا جب دونون کی شکل دیکھی دل و جان سے عاشق ہو گیا کبھی گلے لگاتا کبھی پیار کرتا
اچھے مکان مین لیجا کر بٹھایا بہت تحفہ کھانے کھلائے آرام سے سلایا رات بھر کے جاگے ہوئے تھے
سو رہے نیند آ گئی وہ انکی مکھیان جھلتا رہا تمام دن اسی طور سے گذارا جب رات ہوئی کچھ
اشرفیان انکے جامے مین سی دین اور قید خانے سے باہر لایا قادسیہ کا رستہ بتایا انگوٹھی اپنی
دی کہ قادسیہ پہونچکر یہ انگوٹھی میری میرے بھائی کو دینا وہ تمکو مدینہ منورہ پہونچا دیگا صاحبزادون
نے مشکور کو دعای خیر دی اور روانہ ہوئے راقم کہتا ہی لا رادّ لقضائہ قضای الٰہی کو کون روک
سکتا ہی مرضی الٰہی تو یون تھی کہ دونون صاحبزادے غم کربت اور رنج غربت اٹھا کر اسی عمر مین

اسی شہر مین اپنے باپ سے جا ملین رستہ بھول گئے رات بھر پھیر پھر کے دیکھا تو صبح کو اسی جگہ تھے ایک چشمہ وہان پانی کا پایا رات بھر کے پیاسے تھے خوب سیر ہو کر نہار مونہ پانی پیا دشمنون کے خوف سے کنارہ چشمہ پر ایک درخت جو جڑ مین سے کھوکھلا تھا اُسکے اندر گھس گئے جب وقت ظہر کا آیا ایک لونڈی حبشی آفتابہ لیکر پانی کو آئی دیکھا کہ پانی مین دو پرچھائیان پڑتی ہین نظر نہین آتین داہنے بائین دیکھا تو ایک درخت کے اندر دو لڑکے خوبصورت ایک صورت کے کاریگر قدرت نے دونون کو ایک سانچے مین ڈھالا ہے

ایک دل رکھتا ہون دو دلدار کسکا ہو رہون
دو طبیبون مین ہین ک بیمار کسکا ہو رہون

سرگین ہین اُسکی آنکھین شرنگین ہی ادسکی چال
ایک مین اور طالب دیدار کسکا ہو رہون

راست ہم بھی حیران ہی اور کہتا ہی ~
یہ ہین فرزندان مسلم ایک مائل ایک سے

ایک دل کس کس کو دون ہین دونون مائل ایک سے
دیکھا اُس لونڈی حبشی نے کہ

نظم

دو گل ہین گلشن جنت سے پیدا
نظر آتے ہین پانی مین چمکتے

شجر دو باغ دولت کے ہویدا
اگر الیاس جانین ایک کو ہم

دو ٹکڑے چاند سے ہینگے جھمکتے
خضر سے دوسرا ہرگز نہین کم

حبشن نے کہا تم کون ہو جو چھپے ہو فرمایا ہم قوم عرب سے ہین یہان مسافر غریب الوطن ہین باپ ہمارا یہان مارا گیا ہمارے پکڑنے کا حکم ہی حبشن نے کہا معلوم ہوا تم مسلم کے فرزند ہو باپ کا نام سنکر بیتاب ہو گئے فرمانے لگے یہ بتا تو دوست ہی یا دشمن ہی حبشن نے کہا مین تمھاری لونڈی ہون اور میری بی بی اہل بیت کی جان نثار ہی آؤ میری بغل مین چھپ جاؤ کہ مین تمکو اُسکے پاس لیچلون کہ وہ تمپر نثار ہی چھپا کر جسطرح ہو سکا گھر کے دروازے مین دونون کو لیکر داخل ہوئی وہان سے بی بی کو آواز دی وہ دوڑی اور کہا کیا لائی کہا بچے مسلم کے اُسنے مارے خوشی کے اُسکو آزاد کیا اور دونون صاحبزادون کو گھر مین لیجا کر ایک ایک کو گلے لگایا پیار کیا آنسو پونچھے جلدی کھانے کی تیاری کی شام سے پہلے کھانا کھلا کر تہ خانے مین بستر کر کے اُنکو چھپا دیا اور کہا

میری جان پکار کر نہ باتین کرنا اور جو رونا آئے تو چپکے چپکے رو لینا آواز سے نہ رونا کہ گھر والا اس
گھر کا محرم نہین اسی واسطے مین تمکو اس اکیلے مکان مین جدا سلاتی ہون نہین تو مین تمکو اپنی
چھاتی سے لگا کر سلاتی یہ کہکر باہر آگئی تہ خانے مین قفل لگا دیا راوی کہتا ہی کہ جب مشکور داروغہ
زندان نے انکو واسطے رضای اللہ اور رسول کے چھوڑا عبید اللہ بن زیاد کو خبر پونہچی مشکور کو
بلوایا اور کہا حاضر کر فرزندان مسلم کو مشکور نے کہا کہ مین نے انکو واسطے حرمت روح مبارک سرور انام
صلے اللہ علیہ وسلم کے چھوڑ دیا کہا تجھے ہمارا اور اپنی جان کا کچھ خوف نہوا کہا جو رضا مولیٰ کی طلب
کرتے ہین وہ مخلوق کا خوف نہین کرتے اور اپنی جان کو قربان رضای مولی پر کرتے ہین جیسا
کہ تو سنگدل ہی ویسا اورون کو بھی جانتا ہی نہ تجھے خیال ہوا کہ یہ اولاد ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ یہ خیال ہوا کہ یہ یتیم ہین نہ یہ خیال ہوا کہ یہ مسافر ہین نہ یہ خیال ہوا کہ یہ چھوٹے
چھوٹے بچے بیگناہ ہین انکا قید کرنا اور قتل کرنا کسی دین مین روا نہین ابن مرجانہ غضب
مین ہوا اور پانسو کوڑون کا حکم دیا جب پہلا کوڑا مارا مشکور نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَحَبَّۃِ
اَہْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم جب دوسرا لگا کہا خداوندا صبر دے جب تیسرا لگا کہا خداوندا
مجھے بخش دے پھر خاموش ہو گئے جب سب کوڑے لگ چکے پانی مانگا عبید اللہ بن زیاد نے
کہا اسکو پانی نہ دینا آخر عمر بن حارث انکو اٹھا کر انکے گھر لے گئے آنکھین کھولین پانی حاضر کیا فرمایا
حوض کوثر کا پانی پلایا گیا مین اور جان جان دینے والے کو سونپی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

جا نشین مقیم روضۂ دار السرور باد		گلشن سرای مرقد او پر ز نور باد

راوی کہتا ہی کہ جب اس مومنہ صادقہ نے صاحبزادون کو آرام سے تہ خانے مین سلا دیا کچھ
رات گزری تھی کہ اسکا خاوند آیا عورت نے کہا کہان گیا تھا تو اور کہان پھرتا ہی تو حیران
پریشان کہا مسلم کے بچے مشکور نے چھوڑ دیے امیر کا حکم ہی کہ جو کوئی لاوے اسکو ایک گھوڑا اور

اور ایک جوڑا ملیگا بہت لوگ اُنکی تلاش مین گئے ہین مین بھی اسی جستجو مین گیا تھا کہین نشان
نملا عورت کا ماتھا ٹھنکا اور کہا کہ بھلا تم کس خیال مین پڑے ہو سوچو تو باپ انکا ابھی ہمارے شہر مین
مارا گیا اب اُنکے قتل کا خیال ہی حارث نے کہا ری نادان امیر نے وعدہ خلعت اور انعام کا کیا ہی
اور گھوڑا اور جوڑا دینے کا اقرار کیا ہی عورت نے کہا یہ تو بڑی ناجوانمردی کی بات ہی کہ واسطے طمع ال
کے اہل بیت رسول کے بچون کو قتل کرنا اور دشمنون کے ہاتھ مین دینا کہا تجکو سمجھ نہین ہی کھانا لا
کہ مین جلدی کھا کر سو رہون مجھے بڑی رات سے اُنکی تلاش مین جانا ہی اُسنے ڈرتے ڈرتے کھانا
اُسکے آگے رکھدیا اُسنے زہر مار کیا اور سو رہا آدھی رات کو بڑے بھائی نے جنکا نام محمد تھا خواب دیکھا
جاگے اور چھوٹے کو کہ نام اُنکا ابراہیم تھا جگایا اور کہا کہ بھائی اُٹھو ہمارا وقت بھی آگیا کیونکہ مین نے
ابھی خواب مین دیکھا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت
امام حسنؑ جنت مین سیر کرتے پھرتے ہین اور ہمارے باپ بھی وہان موجود ہین اور ہم دونون دور کھڑے
ہین اور دور سے ان صاحبون کو دیکھتے ہین ناگاہ نگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم دونون پر
پڑی ہمارے باپ سے فرمایا اے مسلم کیونکر تیرا دل سہارا کہ تونے ان دونون بچون کو ظالمون مین
چھوڑا اُنپر والے ہین دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ یہ دونون حاضر ہین چھوٹے بھائی نے کہا کہ بھائی
مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی پھر دونون آپس مین ایک دوسرے کے گلے لگ گئے اور رونا
شروع کیا بیتاب ہوگئے آواز رونے کی بلند ہوئی حارث مردود کے کان مین پہنچی گھبرایا کہ یہ
آواز لڑکون کے رونے کی گھر مین کہان سے آئی بی بی کو آواز دی وہ ایسی چپ ہو رہی کہ کوئی
جانے مرگئی آخر وہ نابکار آپ اُٹھا چراغ روشن کیا تہ خانے کی طرف آیا قفل پایا بی بی سے
کُنجی مانگی اوسنے جواب بھی نہ دیا قفل کو توڑا اندر آیا دیکھا دو لڑکے ہین جیسے چاند سورج
ایک برج مین جمع ہین مکان اُنکے نور سے منور تمام تہ خانہ اُنکی خوشبو سے معطر ہی

روتے چکونہ بہتے روئے جو آفتاب سے | موئے چکونہ موئے ہر حلقہ پیچ وتاب سے

صاحبزادے اُسکی صورت خوفناک سے کانپ گئے جان لیا کہ پیغام اجل آگیا اور رات ہی رات مین خواب کا ظہور ہوگیا پوچھا تم کون ہو فرمایا کہ ہم دونون مسلم کے بچے ہین بولا کہ مین تمہاری طلب مین کل سارا دن خاک اُڑاتا رہا جنگل جنگل شام تک مارا مارا پھرا یہ میرا اقبال ہی کہ تمکو اپنے گھر مین پایا بچون نے سر جھکا لیا وہ بے شرم پتھر کا دل ہاتھ اُنکا کھینچکر باہر لایا راقم کہتا ہی

تو نے جن آنکھون سے دیکھا تیری آنکھیں پھوٹ جائین | اور جن ہاتھون سے پکڑا ہاتھ تیرے ٹوٹ جائین

عورت یا تو دم سادھ گئی تھی یا اُٹھکے بھاگی اور حارث کے پاؤن پڑی کہ خدا کے واسطے کیا کرتا ہی

پیغمبر کا چمن اُجاڑتا ہی آباز آ اسے ظالم | ظلم مت کران یتیمون پر خدا کے واسطے | رحم فرما تو یہ ہین مضطر خدا کے واسطے

اس بچارے شہر مین آگیا ہی انکا باپ | ان پہ ای ظالم تو رحم کر خدا کے واسطے | یہ اگر کھینچین تو پونہچے چیخ انکی عرش تک

کھینچیو اینپر تو خنجر خدا کے واسطے | اُس سیہ رو نے ایک نہ مانی صبح تک اُنکو یون ہی

بٹھا رکھا صبح کو اُٹھا نماز کے بدلے تلوار ہاتھ مین لے دونون صاحبزادون کو لیچلا

چلا کہان ہی جہنم مین اب وہ جاتا ہی | وہ جیتے جی ہی جہنم مین اب سماتا ہی

دریائے فرات کی طرف مونہ کیا عورت پیچھے دوڑی اور ہاتھ جوڑ جوڑ کے یہ کہتی تھی شعر

یتیم ہین یہ مسافر ہین بیوطن ہین یہ | نبی کے باغ کے دونون ہرے چمن ہین یہ
نہ کر نہ کر تو ستم ان پہ دیکھ بہر خدا | کریگا قہر تو ہوئیگا تجھپہ قہر خدا

اُسکو تو نشہ شراب قہر خدا کا چڑھا ہوا تھا کوئی بات نہ سمجھا عورت کو تلوار ماری کہ وہ زخمی ہوکر گری اُٹھنے سے معذور ہوئی مگر پڑے پڑے واویلا مچاتی رہی سے عورت کا واویلا عرش برین کو پونہچا افسوس بھی نہ ہرگز پر اُس لعین کو پونہچا کنارے دریای فرات کے پہونچکر اپنے غلام کو کہ اُسکی بی بی نے اُنکو دودھ پلاکر پالا تھا حکم کیا کہ لے تلوار اور کاٹ ان دونون کے سرون کو غلام نے کہا کسکا دل لاؤن

کہ ان بچون کی طرف تلوار اٹھاؤن حارث نے کہا اے بندے کہ جون وچرا سے کام کیا ÷ جو کچھ مولی وہی لائے بجا ÷ غلام نے کہا نہ یہ کام کرونگا اور نہ تجاوز کرنے دونگا حارث نے غلام کے سر کے بال پکڑے اُسنے اُسکی داڑھی پکڑی کچھ دیر تک دونون نے اپنا اپنا وار کیا آخر حارث نے غلام کو قتل کیا پھر بیٹے سے کہا کہ جلدی اس کام کو کر بیٹے نے کہا اے جفا کار اور ظالم تو بہت ہین ÷ مگر تجھسا نہین بد دیکھا ہرگز ÷ ای باپ ظالم تونے میری مان کو زخمی کیا میرا یہ غلام رضاعی بھائی تھا تونے اسکو قتل کیا اب تو میرے دوزخ مین ڈالنے کی تجویز کرتا ہے سے چلا ہی تو تو دوزخ مین نجائین ساتھ تیرے ہم ÷ تجھے کھا جائے گر دوزخ نہ کھائین ہم ذرا بھی غم ÷ حارث نے کہا بیٹا باتین کم کر اور جلدی کر اس کام مین کہ وقت ہاتھ سے جاتا ہی بیٹے نے کہا کہ ای باپ اگر مجھکو غرض دنیا ہی تو انکو زندہ امیر کے پاس لیجا تجھے تو انعام ملیگا اور تو انکے خون سے بچیگا اور شاید انکی جانین بچ جائین حارث نے کہا کہ مجھے خوف ہی کہ راہ مین کوئی مجھسے انکو چھین لے اور گھوڑا جوڑا اسکو ملجائے پھر حارث نے آپ حملہ کیا کہ قتل کرے بیٹا لپٹ گیا حارث نے بیٹے کو بھی قتل کیا جب صاحبزادون نے دیکھا کہ اب کوئی اسکو روکنے والا نہین فرمانے لگے کہ ای حارث ہمکو بیچ ڈال اور مال حاصل کر لے اُسنے یہ بھی نہ مانا فرمایا کہ ہمکو مہلت وضو اور نماز کی دے اُسنے یہ بھی قبول نہ کیا جب بڑے بھائی نے دیکھا کہ یہ کوئی بات نہین مانتا تو پھر محمد نے کہا کہ اچھا تو اول مجھے قتل کر کہ مین ابراہیم کو نہ دیکھون ابراہیم نے کہا اول قتل کر مجھکو کہ مین بھائی کو مقتول نہ دیکھون اُس سنگدل نے اول بڑے صاحبزادے کو قتل کیا چھوٹے صاحبزادے نے سر بھائی کا اٹھا کر گلے سے لگا لیا اور کہا جلد کر کام میرا مجھسے اب سر کٹا ہوا بھائی کا دیکھا نہین جاتا اُسنے اُنکو بھی شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ سے

مجھکو جو کرنا تھا حارث تو وہ سب کچھ کر چکا	کسکا گھوڑا کسکا جوڑا اپنا اب تو سر کٹا
خانہ بربادی تری دنیا مین تو اب ہو چکی	خانہ بربادی خبث ہو گی اب تیری ذرا

دونون لاشین صاحبزادون کی دریای فرات مین ڈال دین اور دونون سرون کو توبڑون مین رکھکر
ابن زیاد کے پاس لیگیا اور اُسکے آگے رکھا اُسنے حکم دیا کہ سرون کو غسل دیکر طباق مین
رکھکر سامنے اُسکے لائے دیکھا پوچھا یہ کسکے سر مین حارث نے کہا مسلم کے بچون کی وہ دونون
ٹکڑے چاند سورج کیسے دیکھکر آنسو بھر لایا مگر جھوٹا تھا سے وقت پر قطرہ بہت اس ابر خوش
ہنگام کا جل گیا جب جھیت تب برسا تو پھر کس کام کا پوچھا کہان پایا تونے ان دونون کو کہا اپنے
گھر مین تہ خانے مین میری بی بی نے انکو کھلا پلا کر سُلا رکھا تھا رات کو یہ دونون آپہی آپ رونے
لگے مین نے ان دونون کو پکڑا باقی رات اپنے سرہانے بٹھا رکھا صبح کو دریای فرات پر لایا بی بی نے
انکی حمایت کی اُسکو زخمی کیا وہ وہین پڑی رہی غلام نے حمایت کی اُسکو قتل کیا وہ بھی وہان پڑا ہی
بیٹے نے حمایت کی مین نے اُسکو بھی قتل کیا وہ بھی وہین پڑا ہی امیر نے کہا مین نے یزید کو لکھا ہی کہ
وہ دونون زندہ گرفتار ہین جو حکم ہو سو کرون اگر وہ زندہ طلب کرے تو مین کیا جواب دون تو
زندہ کیون نہ لایا کہا یہ پیچھے دونون منت کرکے کہتے تھے کہ ہمکو زندہ لیچل مین نے خوف کیا
کہ کوئی مجھسے راہ مین نہ چھین لے کہ انعام سے محروم رہون کہا پھر تو انکو کہین چھپا آتا مین وہان
سے انکو طلب کر لیتا حارث کو کچھ جواب نہ آیا شرم سے سر جھکا لیا ابن زیاد نے مقاتل کو طلب کیا
وہ مصاحب تھا اُسکا اور بڑا دوست اہل بیت کا تھا مگر چونکہ قابل مصاحبت کے تھا عبید اللہ بن زیاد
اُسکو اپنے سے جدا نہ کرتا تھا اسکو حکم دیا کہ حارث کو مع دونون سرون کے دریای فرات کے کنارے
لیجا جہان یہ دونون قتل ہوے اسکو بھی وہان قتل کر اور سرون کو دریا مین ڈال دے مقاتل
نے اسکا ہاتھ پکڑا اور دار الامارۃ سے باہر لایا اور خوشی کر کے کہنے لگا اگر امیر مجھکو کتنا ہی مال دیتا
مگر مجھکو اتنی خوشی نہ ہوتی جیسے اسکے دینے سے ہوئی حارث نے کہا ای مقاتل دس ہزار دینار مجھسے
لے اور مجھکو چھوڑ دے کہ مین یہان سے کہین چھپ کر چلا جاؤن مقاتل نے کہا اگر بادشاہی بھی

مجکو بٹے تو مین تجکو نہ چھوڑون گدھے پر سوار رو سیاہ نیلے ہاتھ پانون کرکے تمام بازارون مین
پھرایا ہر طرف سے اسپر لعنت اور پتھر برستے تھے اسی کیفیت سے کنارہ فرات تک پہونچے دیکھا کہ
ایک عورت زخمی پڑی ہی مگر جیتی ہی اور دو جوان مرے پڑے ہین پوچھا یہ کون ہین عورت نے کہا
مین اسکی بی بی ہون ہزار ہزار بار رو رو کر اسکو منع کرتی رہی اُسنے نہ سنا اور یہ میرا بیٹا اور یہ میرا
غلام ہی اسکو مین نے دودھ پلایا تھا ان دونون نے بہت منع کیا مگر اسنے ان دونون کو بھی قتل کیا

ہی کہان وہ گھوڑا اور جوڑا اتنا	آہ نے جلدی سے انکی کھو دیا	لے بتا حارث کہان ہی وہ فشا
		سامنے تلوار آئی سر جھکا

مقاتل نے پہلے صاحبزادون کے سرون کو دریا مین ڈالا اُسی وقت
دونون لاشین موجود ہوئین دونون کے سر دونون کی لاشون سے مل گئے سبحان اللہ یہ کرامت
ہی اہل بیت نبوت کی اور کنارے دریای فرات کے نماز جنازہ پڑھکر دونون صاحبزادون کو دفن
کیا آج تک وہ مقبرہ زیارت گاہ خلائق ہی کذا فی الروضہ پھر غلامون کو مقاتل نے حکم دیا کہ حارث
کے ہاتھ پانوں اور دونون کان کاٹین اور دونون آنکھین نکالین اور اُسکے پیٹ کو چاک کرکے
اُسکے اندر پھرین اور دریا مین پھینک دین جب دریا مین پھینکا تو اُسنے نہ قبول کیا تین دفعہ ڈالا
موج نے باہر ڈالدیا پھر گڑھا کھود کر اُسکو گاڑا زمین نے بھی اُگل دیا جب حکم کیا کہ لکڑیان
جنگل کی جمع کرو آخر اُسکو جلا دیا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۔

اسکا ہی یہ حال ہوئے دین و دنیا کا عذاب		واسطے دنیا کے دونون کے جو کرے عقبیٰ خراب

فصل بیان مین روانہ ہونے حضرت امام حسین رضہ کے

حضرت مسلم نے جو عرضی آپکی خدمت مین بھیجی تھی اُسمین یہ مضمون تھا کہ مین کوفے مین
داخل ہوا تو یہان کے لوگون کو بڑا اخلاص مند اور محبت والا پایا چنانچہ آج کی تاریخ تک چالیس
ہزار آدمی میرے ہاتھ پر آپکی بیعت کر چکے ہین اور روز بروز ترقی ہی رات دن آپ ہی کا شوق

لگا ہوا ہی اب مناسب ہی کہ بغور ملاحظہ عرضی اسطرف کو روانہ ہو جیے جب یہ عرضی آپنے ملاحظہ فرمائی
ارادہ مصمم کوفے کا ہو گیا اسباب باندھنے کا حکم دیا بیاسی مرد احباب اور اقارب اور غلام اور چند
عورتین آپکے ساتھ جانے پر آمادہ ہوئے تمام اہل مکہ نے آپکو سمجھایا مگر اُس خدا کے مرد آرا ہاتھا ایک
کی نمانی پھر رفیقون نے عرض کی عورتون کو اپنے ہمراہ نہ لیجائیے اگر ایسا ہی ہی تو دہان جاکر بیابان کا
فرمایا یہ دم تک میرے ساتھ ہین انکو کہان اور کس پر چھوڑون تیسری تاریخ ذی الحجہ سنہ ساٹھ
ہجری کو کہ جس روز حضرت مسلم شہید ہوئے تھے اُسی روز آپ مکہ معظمہ سے طرف کوفے کے روانہ
ہوئے اور محمد بن حنفیہ اپنے بھائی علاتی کو اپنی طرف سے خلیفہ کر کے مکہ معظمہ مین چھوڑا اسرار باطنی جو
آپکو جناب رسالتمآب حضرت شاہ ولایت سے نصیب ہوئے تھے اُنکو تلقین فرمائے اور اُنکو آپکی جدائی
کا سخت صدمہ ہوا عمرو بن سعید جو حاکم مکہ تھا وہ بھی بہت روکتا رہا کہ ظاہر مین روکنا حکومتہً تھا مگر
باطن مین اخلاص و محبت کے سبب سے روکتے تھے اور آپکی جدائی پسند نہ کرتے تھے مگر آپنے اُنکی بات
بھی نمانی اور اُنکے سپاہیون کو گھر کا دیا اور روانہ ہو گئے آپکو تو معلوم تھا اس وجہ سے شہادت کا مزہ
مونہہ مین آتا تھا پھر کیا کسی کی بات کو آپ سنتے قطعہ تو نے سمجھایا اور مین سمجھا ❊ پر مرا دل بھی بھلا
سمجھے ❊ اپنی تدبیر سب سمجھتے ہین ❊ ہو مقدر مین یون تو کیا سمجھے ❊ جب آپ بطن رملہ مین پہنچے
ایک نامہ لکھکر عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ اہل کوفہ کو روانہ کیا یہ حضرت امام کے رضاعی بھائی تھے اُدھر
ابن زیاد نے آپکی آمد آمد کی خبر سنکر حصین بن نمیر کو کچھ فوج کے ساتھ سرحد قادسیہ پر بھیجا اُسنے
آتے ہی قادسیہ پر قبضہ کیا اور ہر چہار طرف سے ناکہ بندی کر لی جب عبداللہ بن یقطین قاصد
حضرت امام کے قادسیہ پر پہنچے حصین بن نمیر نے اُنکو پکڑ کے کوفے کو روانہ کیا عبداللہ بن زیاد نے
بغیر سوال و جواب کے بے قصور اُنکو شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ پہلے حضرت امام
صاحب کی طرف سے یہ شہید ہوئے جب آپ بطن رملہ سے آگے بڑھے حضرت عبداللہ بن عمر نے

آپکا روانہ ہونا مدینہ منورہ مین سنا شوق ملاقات کا نہایت تھا آپ سے ملنے کو آئے اس منزل مین
آکر ملاقات ہوئی بعد مزاج پرسی کے آپکو انھون نے بہت روکا اور کہا نہین جیح کریگا اللہ تعالی نبوت
اور بادشاہت کو آپنے فرمایا میرے اس طرف جانے مین مشیت الٰہی ہو میرا آنا یونہین آخر جو کام اللہ
تعالی کو جس سرزمین پر کرنے مین اسکے سامان تو وہ کریگا سے اُٹھو جا طبیب یان مرا کام ہوچکا ٭
مت کر مری دوا مجھے آرام ہوچکا ٭ ناچار دونون صاحب ملکر بہت روئے اور ایک نے دوسرے کو وداع
فرمایا جب وہان سے کوچ ہوا تو زہیر بن قیس بیت اللہ شریف سے بعد حج کے دو منزل طے کرکے
آپسے آملے جب آپ منزل ثعلبہ مین پہنچے بکر اسدی کوفے سے آتا تھا اس سے کوفے کا
حال پوچھا اُسنے کہا مین جب کوفے سے چلا ہون کہ جب مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید ہوگئے
اور سر اُنکے دروازون پر شہر کوفے کے لٹکائے گئے اور سب حقیقت مفصل بیان کی آپ نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۰ بعضے لوگون نے یہ صلاح دی کہ اب کوفے جانا مناسب نہین ہے
مکہ معظمہ کو واپس چلیے آپنے بھی بظاہر اس بات کو پسند کیا کہ لوگون کا امتحان ہوجائے یہ سنتے
ہی حضرت مسلم کے بیٹے خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارا دل واپس چلنے
پر راضی نہین ہو آپنے فرمایا لَاخَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ بَعْدَکُمْ یعنی مزہ زندگانی کا تمھارے بعد
کیا ہے وہان سے بھی آپنے کوچ کیا اُس منزل مین فرزدق شاعر ملا آپنے کوفے والون کا حال
استفسار فرمایا عرض کی دل اُنکے آپ کے ساتھ مین تلوارین اُنکی بنی امیہ کے ساتھ ہین اور
حضرت مسلم اور ہانی بن عروہ کا شہید ہونا بیان کیا آپ آنکھون مین آنسو بھر لائے وہان سے
آگے چلے موضع زبالہ مین مقام ہوا وہان سے کربلا قریب ہے وہان سے بھی کوچ فرمایا جب
دو منزل کوفہ باقی رہا مقام سرات مین حر بن یزید ریاحی سے ملاقات ہوئی اُنکو عبید اللہ بن
زیاد نے ہزار سوار دیکر روانہ کیا تھا کہ جہان پائے حضرت امام کو گرفتار کرے اور جانے نہ دے

اور مکہ معظمہ کی طرف واپس نہونے دے حر نے عرض کی کہ ابن زیاد کا مجکو حکم ہی کہ مین جب
آپ سے ملون گرفتار کرکے کوفے لیجاؤن اور کہین نہ جانے دون قسم ہی اللہ تعالی کی مین اس کام
مین مجبور ہون میرا دل ہرگز راضی نہین ہی اس بات پر کہ آپکو اس طرح ابن زیاد کے ہاتھ مین
دون اور یہ بھی نہین ہو سکتا کہ آپ کو چھوڑ دون اور آپ کوفے کو چلا جاؤن آپنے فرمایا ای حر
وقت ظہر کا آگیا تو اپنی قوم مین نماز پڑھ مین اپنی قوم مین نماز پڑھون حر نے عرض کی آپ
امام ہر دو جہان ہین مین آپکی اقتدا کرونگا ؎ ہمیشہ رہون آپکا مقتدی ٭ قبول خدا ہو
مری بندگی ٭ بچالے خدا مجکو اس لوث سے ٭ کرے دور مجھسے یہ سب گندگی ٭ بعد نماز
آپنے فرمایا کہ اہل کوفہ نے میری طلب مین متواتر خطوط ڈیڑھ سو بھیجے جب مین آیا ہون اگر
تم قائم رہو اپنے قول و قرار پر تو مین کوفے مین داخل ہون ورنہ مکے واپس چلا جاؤن حر نے
دست بستہ عرض کی کہ واللہ مجھے ان خطوط کی خبر نہین مین دیہات کوفے مین تھا کل ہی شہر
کوفے مین آیا ہون جو امیر نے مجھے یہان روانہ کیا مگر حر کے لشکر مین وہ لوگ تھے اُنھون
نے اپنے دستخط اور مہر دیکھکے سر جھکا لیے اور شرم سے سر نہ اُٹھائے اتنے مین ایک
سانڈنی سوار آیا اور پروانہ امیر کا حر کو دیا اُسمین لکھا تھا کہ جہان پاوے تو اُنکو گرفتار کرکے لیجاوے اور
شہر کوفے مین نہ لائیو بلکہ ایسے جنگل مین اُتار جہان دانہ گھاس پانی کچھ نہو حر نے وہ خط
آپکو دیا اور کہا دیکھیے امیر کو کیا اصرار ہی اور کیا تشدد ہی آپکے ساتھ اب مجکو یہ مشکل ہی کہ اگر آپکو چھوڑ دون
تو سب لشکر والے اور یہ سانڈنی سوار ابن زیاد کو اطلاع دینگے مجکو سخت مشکل ہوگی اور جو آپ کو
اُسکے حکم کے بموجب لیچلتا ہون اور حراست مین رکھتا ہون تو خدا و رسول کو کیا مونہ دکھاؤنگا
بعد نماز مغرب کے حر نے تخلیے مین یہ عرض کی کہ اگر حر تلوار آپ پر کھینچے تو کٹ جائین ہاتھ حر کے
مگر آپ مجکو یہ پیغام بھیجیگا کہ ہمارے ساتھ زنانی سواریان ہین تم لشکر اپنا ہمسے دور اتارو کہ تو

تکلیف ہو مین بموجب آپکے فرمان کے لشکر اپنا دور اُتار دونگا پھر جب ات کو سب جائین تو آپ کوچ فرمائیے اور مکہ معظمہ کو واپس جائیے مین صبح کو داہنے بائین تلاش کرکے واپس چلا جاؤنگا آپنے اُسکے حق مین دعاے خیر فرمائی اور ایسا ہی کیا تمام رات چلا کیے صبح کو ایک زمین پر آپکا قدم پڑا کہ وہان سے آپکا پاؤن نہ چلا اور جانوران سواری کے قدم بھی وہان سے آگے نہ بڑھ سکے یہ دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری کی تھی کہ آپنے کنارہ دریای فرات زمین کربلا مین نزول اجلال فرمایا خیمے کھڑے کیے گئے اونٹ بٹھائے گئے کجاوے اُتارے گئے گھوڑے باندھے گئے ہتیار کھولے گئے مخدرات عصمت کے خیمون مین اُتاری گئین قدرت الٰہی سے اُس صحرا لق و دق مین جانوران موذی نے آپس مین اہتمام کیا کہ کوئی ہم مین سے ان مسافران جنت کو ضرر نہ پہونچائے اور ہوا نے بھی آپس مین بندوبست کیا کہ پردہ خیمے کا نہ اُوڑنے پائے

اسمین گذر رہی عترت عصمت پناہ کا
پردہ نہ اوڑنے پائے دربارگاہ کا

سب آثار شہادت کے اُس صحرا مین نظر آنے لگے جہان میخین گھوڑون کی گاڑی جاتین وہان سے خون تازہ نکلتا درخت کی اگر ٹہنی توڑی جاتی تو اُسمین سے بوند خون کے ٹپکتے اس حال کو دیکھکر سب عورتون اور مردون کے چہرے اُداس اور دل مین وحشت تھی حضرت زینب اُم کلثوم نے امام صاحب سے کہا کہ یہ جنگل وحشت ناک ہے کہ دل اُڑا جاتا ہے دم گھبراتا ہے یہان سے اُٹھکر کہین اور مقام کرنا چاہیے آپکو آثار اور اخبار سے معلوم ہو چکا تھا دونون بہنون کو صبر تلقین فرمایا اور باہر خیمے سے آکر اُس زمین کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس زمین کا نام کربلا ہے آپکو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اور حضرت علیؓ کی زبان سے معلوم ہو چکا تھا کہ میرا مقتل زمین کربلا ہے فرمایا

اسی جگہ کا نبی نے دیا تھا سب کو پتا
اسی جگہ پہ ہو ہمپہ ہزار جور و جفا
یہین پر آل محمد کا خون ہوئیگا
اسی جگہ پہ چڑھائی کریگا ہمپہ عدو
یہی جگہ ہے جو ہمپر ستم کرینگے وہ
اسی جگہ پہ مقابل ہمین ہے اہل دغا

اسی جگہ پہ ستائینگے ہمکو بد اطوار
یہین ٹپکیگا پیاسا رسولؐ کا کنبا
یہین پہ آئینگے خیر الورا بدیدۂ نم
کریگا ذکر جو اسکا کلیجا ٹپکیگا

اسیر ہوگا اسی جا پہ میرا زین عبا
یہین پھریگا مرے خشک حلق پر خنجر
وہ خون تیر اسے ٹپکینگے اور بچون کا

اسی جگہ نہ ملیگا حسینؑ کو پانی
یہین تو آکے وہ لوٹینگے بس خیمہ مرا
ہمارے قتل کا شہرہ جہان مین ہوویگا

جب آپنے کنارے فرات کے مقام کیا ابن زیاد نے آپکو خط لکھا کہ آپ یزید کی بیعت کیجیے یا قتال پر آمادہ ہو جیے آپنے خط اسکا پڑھکر پھینک دیا اور قاصد سے فرمایا

جا کے کہدے ابن مرجانہ سے ای مرد خراب | سن لے تو اب گوش دل سے مالک عندی جواب

اُس بدنہاد کو اس بات سے سخت غصہ آیا عمرو بن سعد کو جو یزید کی طرف سے حاکم ولایت خراسان مین ملک ری کا تھا بلا کر اس مہم کے واسطے سردار لشکر کا کیا اُسنے اُس سرداری سے انکار کیا ابن زیاد نے کہا کہ یا تو یہ کام قبول کر ورنہ حکومت ری سے ہاتھ دھو اور گوشے مین بیٹھ وہ تو شاناتا تھا مگر اُس بدنہاد نے اُسکو لالچ دیکر اندھا کر دیا کہ اُسکو کچھ نہ سوجھا کہ کہان جاتا ہون اور کسکے مقابلے پر جاتا ہون ؎

صاحب معراج کا ہی نور عین | نور دیدہ فاطمہ کا ہی حسینؑ

اُس بدنہاد کے اغوا سے وہ سپہ سالار لشکر کا بنکر مع لشکر کے آپکے مقابلے مین آیا اور خط کے ذریعے سے کیفیت آپکے آنے کی طلب کی آپنے جواب لکھا کہ کوفیون نے سیکڑون خط متواتر اور قاصد بیشمار میری طلب مین بھیجے جب مین آیا ہون تو میرا قرابت دار ہی اگر کوئی اب میری پرخاش نہ کرے تو مین واپس جاؤن تنبیہ یہان سے کوئی یہ نہ جانے کہ آپ بے ہمت ہوگئے تو یہ کلمہ زبان سے نکالا بلکہ آپ سب جانتے تھے وحی حضرت مصطفےٰ اور الہام حضرت مرتضےٰ اور اپنے خواب سے آپکو معلوم ہوگیا تھا کہ میری شہادت اس سرزمین پر ہونیوالی ہی مگر آپ حجت تمام کرتے تھے کہ قیامت کے دن میرے ذمے خون مسلمانون کا نہ لکھا جائے عمر سعد نے ابن زیاد کو اس امر کی اطلاع کی اُسنے عمر سعد پر سخت غصہ کیا اور لکھا کہ ہمنے تجکو جنگ کے واسطے بھیجا ہی

نہ صلح کے واسطے سوا بیعت کے ہم کچھ اور کہنا اُنکا قبول نہ کرینگے پھر ابن زیاد نے شمر ذوالجوشن
اور شیث بن ربیعی اور اور ظالمون کو فوج دیکر عمر بن سعد کی مدد پہ بھیجا اور جو جو فوجین شام وغیرہ سے
آتی گئین وہ سب عمر بن سعد کی مدد پر روانہ کین پھر آپکے لشکر پر پانی کی روک تھام کی ساتوین محرم
کو ابن سعد کی فوج نے کہ بیاسی ہزار سوار اور پیادہ تھے پانی دریا کا آپکے لشکر پر بالکل بند کر دیا اور
یہ سب وہی شیعہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے تھے کہ جنھون نے خط مہری لکھ لکھکر آپ کو
بہزار شوق بلایا تھا اور حضرت مسلم کے ہاتھ پر جان نثاری کی بیعت کی تھی پھر تو عمر بن سعد نے آشکارا
کہلا بھیجا کہ اگر آپکو بیعت قبول ہو تو فبہا ورنہ خیمہ اپنا دریاے فرات سے دور نصب کیجیے ہر چند
مین نے چاہا کہ مین آپکے قتل مین شریک نہون مگر آپ میرا کہنا نہین مانتے ناچار ہون آپ نے
رفع فساد کے واسطے یہ بھی کیا کہ خیمہ اپنا دریای فُرات سے دور نصب کر لیا حضرت عباس علی نے عذر
کیا کہ ان بیحیاؤن کا کہنا قبول کر کے کیا بچون کو پیاس سے تڑپانا ہو آپنے سمجھایا تو وہ بھی سمجھ گئے

شعر خوف حق او پاس پیمبر بھلا دیا		سبط نبی کا نہر سے خیمہ اُٹھا دیا

سبحان اللہ تیری قدرت میں دم
مارنے کی مجال نہین کہ ان تین دن تک ساقی کوثر کو مع ننھے ننھے بچون اور عورتون کے ایک بوند پانی کی نہ ملے

درزمین کربلا از بس کہ قحط آب بود		آب در چشم یتیمان گوہر نایاب بود

جب خیمے مین پیاس کا غل ہوا اور بچون کی آواز واعطشاہ کی آسمان پر پہونچی آپنے حضرت عباس علیؓ
کو بیس سوار اور تیس پیادہ ساتھ کر کے پانی کو روانہ کیا وہ دشمنون سے مقابلہ کر کے مشکین بھر لائے
ساتوین تاریخ تو یون بسر ہوئی آٹھوین کو آپنے ایک کنوان کھدوایا کچھ پانی نکلا تھوڑا تھوڑا
سب نے پیا پھر وہ کنوان بھی خشک ہو گیا آٹھوین یون گذری نوین کو پھر پیاس کی شدت ہوئی
بریر ہمدانی جو آپکے رفیق تھے آپ سے اجازت لیکر عمرو بن سعد کے پاس گئے اور اُنسے اوسکی
اہانت کی یہان جاکے بے سلام کیے بیٹھ گئے عمرو بن سعد نے کہا ای بھائی کیا مین مسلمان نہین جو تونے

مجکو سلام نہ کیا بریر نے کہا ذوف ہو تیرے دعوے اسلام پر کہ اہل بیت رسول کو دریا کے پانی سے
روکے اور انکے اہل و عیال پیاس سے ہلاک ہون ابن سعد نے کہا سچ ہی لیکن کیا کرون مجسے حکومت
رے کی چھوڑی نہین جاتی اس سے ناچار ہون بریر نے کہا حضرت امام نے فرمایا ہی کہ یا تو پانی دیجیے
کہ میرے اہل و عیال و رہمراہی میرے سب پیاسے ہون یا مجکو چھوڑ دے کہ مکے چلا جاؤن یا کسو اور
طرف چلا جاؤن یا مجکو یزید کے پاس بھیجدے کہ وہان سمجھ لونگا ابن سعد نے کہا کہ اگر بیعت کرلین
تو ابھی فساد مٹ جائے ورنہ مجھے اختیار نہین کہ مین صلح کی بات کرون یا بیعت کیجیے یا جنگ پر
آمادہ ہو جیے نوین تاریخ ظہر تک تو یہ کلام پیام رہے بعد نماز ظہر کے آپ قرآن شریف
کی تلاوت کر رہے تھے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے اُس وقت کسی مسافر خدا پرست
کا وہان گزر ہوا اُسکو آپ پر نہایت رحم آیا آپ سے پوچھا کہ آپ کون ہین آپ نے فرمایا

مسافر سید آوارہ وطن ہون
غریق قلزم رنج و محن ہون

ستم مجبر کیا ان کوفیون نے
نبی کی آل ہون تشنہ دہن ہون

سید بھی ہون فقیر بھی ہون بے وطن بھی ہون
خانہ بدوش مورد رنج و محن بھی ہون

بے یار و آشنا ہون فقط غم رسیدہ کیا
مین خستہ حال خستہ جگر خستہ تن بھی ہون

دن گزرا رات آئی راقم کہتا ہی کہ وہ قیامت کی رات تھی تمام عالم مین اُسکی صبح کا غم تھا

میرے نبی کی آل کا برباد گھر نہ ہو
یارب یہ ایسی شب ہو کہ جسکی سحر نہو

شب ماہتاب تھی کھانے پینے کا تو کچھ سامان موجود نہ تھا آپنے وعظ فرمایا صبر و رضا کے جو
درجات ہین سب کو تلقین فرمائے پھر تو سب مرد و عورت مصلے بچھا بچھا کر عبادت اور اوراد مین مشغول
ہوئے جب کچھ رات باقی رہی آپکو استغراق کا حال ہو گیا اور ایسی بیہوشی ہوئی کہ دنیا و ما فیہا کا
خیال اُٹھ گیا اسی حال مین دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع جماعت ملائک کے تشریف لائے

اور دیکھا مین بچہ سا ہون مجھے گود مین لیکر آپنے خوب پیار کیا اور فرمایا ای میرے دل کی چین نورعین
پیارے حسین مین خوب جانتا ہون کہ دشمن تیرے درپے جان ہین تیرے قتل کا ارادہ رکھتے ہین
پس تو صبر کرنا اور رضا سے ہاتھ نہ اُٹھانا اور تجکو بڑے بڑے درجے شہادت کے حاصل ہوا چاہتے
ہین اور قریب ہی کہ تو ان مصیبتون سے نجات پائے اور بہشت تیرے واسطے آراستہ کی گئی ہی
اور تیرے ماں باپ بہشت کے دروازے پر تیرے منتظر کھڑے ہین پھر آپنے دست مبارک اپنا انکے
سر اور سینے پر رکھا اور دعا کی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا خداوندا میرے حسین کو صبر
اور اجر عطا فرما پھر آپنے اُسی عالم مین یہ بھی دیکھا کہ بہت سے کتون نے مجھے گھیر لیا اور اُنمین سے
ایک ابلق کتا مجسے آگے بڑھ گیا پھر آپ نے یہ تعبیر بیان فرمائی کہ میرا قاتل ابلق ہوگا
پھر آپ بیدار ہوے اور اہل بیت سے یہ سب ماجرا بیان کیا اور فرمایا سے

تمنای شہادت کھینچ لائی ہی مجھے یان تک — یہان سے اب وہ پہنچا ئیگی مجکو کوی جاناں تک
وداع اب تمکو کرتا ہون مین ای پیارے عزیزو — خدا پہنچا ئیگا تمکو مدینے صاحب شان تک

اب قلم لکھنے سے انکار کرتا ہی اور ہاتھ قلم پکڑنے سے تھکا جاتا ہی ناچار لکھتا ہون کہ شب شہادت ختم
ہوئی اور روز شہادت نمودار ہوا دسوین محرم کی تھی نماز صبح کی جماعت سے پڑھکر ابھی آپ
مصلے پر تھے کہ لشکر ناہنجار دشمن نابکار کا سامنے سے نمودار ہوا اور ڈنکے کی آواز آئی یہان
بہادران بانکین اور شجاعان فرزندان سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ باواز بلند کہکے کھڑے ہوگئے آپ سانڈنی پر سوار ہو کر لشکر مخالف کے سامنے
آکر کھڑے ہوے اور بڑی فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھا اور فرمایا ای اہل کوفہ اور
ای اہل شام تم مجکو خوب جانتے ہو اور پہچانتے ہو کہ مین بیٹا اُسی نبی کا ہون جنکا تم کلمہ پڑھتے
ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اُسی نبی کی بیٹی فاطمہ کا مین بیٹا ہون جسکو سیدۃ النسا کہتے

فرمایا ہی کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میرے بدن کا اور وہی آل پیغمبر کی ہون مین جسپر تم درود شریف پڑھتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بہائی کے حق مین فرمایا ہی اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ پھر کیا حال ہی تمہارا کہ

پانی عزیز کرتے ہو دو دن کے پیاسے سے … تقصیر کیا ہوئی ہی نبی کے نواسے سے

اور باپ میرا حیدر کرار صاحب ذوالفقار علی مرتضے ساقی کوثر شفیع روز محشر ہی جسنے قلعہ خیبر کو فتح کیا

علی کے حق مین فرمایا نبی نے کمات عظمیٰ … ذرا دیکھو تو رتبہ غور سے شاہ ولایت کا

اور میرا اور میرے بہائی کا کندھون پر بیٹھنا اور پیٹھ پر چڑھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آپکا ہمکو گود مین کھلانا اور ہمارے سر اور مونہ کو چومنا تم سب کو معلوم ہی جیسی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمپر فرض ہی ویسا ہی محبت ہماری بھی تمپر فرض ہی پھر کیا حال ہی تمہارا کہ محبت تو در کنار تم دشمن ہماری جان اور اپنے ایمان کے ہوگئے یہ کیا انصاف کی بات ہی کہ تمنے مجھے بیٹھے بٹھائے یہان بلایا کہ مدینہ جو دار الامن ہی وہ مجھسے چھڑوا لئے اور بڑے ذوق شوق سے مجکو بلایا اور بلا کر یہ ثمرہ دکھایا

بلا کر گھر سے کی یہ قدر دانی … ہماری خون سے کی میہمانی

اب نوبت یہان تک پہونچی کہ تین دن سے پانی مجپر بند کیا اور میرے اہل و عیال کو پانی سے ترسایا جسکے نانا کا کلمہ پڑھتے ہین اُسکے نواسے کی یہی خدمت کرتے ہین

کس بات پہ تم مجکو کہو قتل کروگے … کیونکر بھلا پھر قعر جہنم سے بچوگے

پانی جو نہ دو ساقی کوثر کو یہان تم … اللہ اگر چاہے تو پیاسے ہی مروگے

قیامت کی دہوپ اور پیاس کا خوف نہین کہ آفتاب ایک نیزے پر ہوگا زمین مثل تانبے کے گرم ہو جاویگی میرے نانا حضرت کے نشان کے سوا کہین امن نہوگا مجپر جو مصیبت ڈالوگے تم وہ گذر جاویگی

صابر ہون بردبار ہون مین کینہ ور نہین … یارو مرے مزاج مین واللہ شر نہین

قیامت کے دن جب میری ان حضرت فاطمہ زہرا اور میرے باپ حضرت علی مرتضےٰ تمہارا دامن پکڑینگے تو تم کیا جواب دوگے اب بھی اپنے ارادے سے باز آؤ غنیمت جانو تم میرا ہونا اپنے درمیان مین

واقف ہو تم بھی خوب کہ ابن بتول ہون / فرزند مرتضےٰ ہون مین سبط رسول ہون

جب خطبہ آپ تمام کر چکے سب نے سر جھکا کے کہا ؎ / کیسے نہ سمجھ کہ اس سے سوا جانتے ہین ہم

پر قتل بھی تمہارا روا جانتے ہین ہم / بس فیصلہ اسی پر ہی کہ یا بیعت یزید کیجیے

یا قتل پر آمادہ ہو جیسے یہ سب کلام آپنے اتمام حجت کے لیے کیا ؎ / آپ نے اتمام حجت کے لیے

جب کہ آیا لشکر اُس بدکار کا / انسے فرمایا کہ مین ای کوفیو / ہون بھتیجا جعفر طیار کا

فاطمہ زہرا ہین میری والدہ / ہون مین بیٹا حیدر کرار کا / نام ہی میرے برادر کا حسن

ہون نواسا احمد مختار کا / اُنکے کندھے پر چڑھا کرتا تھا مین / لاڈلا ہون سید ابرار کا

سنکے وہ کہنے لگے ہان سچ ہی یہ / فائدہ کیا آپ کے اظہار کا / آپ نے سُنکر یہ فرمایا تحسین

کیا مطابق قول ہی جبار کا / ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۰ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ

فصل بیان مین قتال حضرت امام صاحب کے لشکر مخالف کے ساتھ جب دیکھا آپنے کہ وعظ اور نصیحت اسوقت کچھ انکے کام نہین آتا ناچار خیمے مین تشریف لائے اور ارادہ قتال دل مین مصمم کیا راقم کہتا ہی کہ ہان یون ہی مناسب تھا کہ جب اُن نابکارون کو یہ خیال ہوا کہ اُنکی ڈیوڑھی پر ملائکہ بھی بے اذن نہ آسکتے تھے خصوصاً جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام بھی بلا اذن ہوتے تھے وہ کتے دنیا کے ایسے شخص کو مطیع اور فرمانبردار ایسے فاسق فاجر نابکار یزید پلید کا بناتے ہین آپنے اپنے ساتھ والون کو ارشاد فرمایا کہ ای جماعت شیران خدا اور دلیران ہیجا کے دکھا دو سب تم مردانگی اور بہادری اپنی اہل نفاق کو اور پہنچا دو دوزخ مین اہل شقاق کو اور کرو بھروسا اللہ تعالے پر اور درود پڑھو تم سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم پر **شعر**

سر جھکانے کی سعادت حکم ربانی مین ہی | پیش آئیگا وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہی

پہلے حکم دیا آپنے کہ خیمے کے گرد خندق کھودین اور اسمین آگ بھر دین اور سب کو اذن عام دیا کہ جہان جسکا دل چاہے چلا جائے میرے ساتھ ناچار ہو کر سر کٹانے مین خوشی برضا سب اجازت دیتا ہون سب نے ایکزبان ہو کر عرض کی اب جو اسوقت مین آپکو ہم اس میدان کربت مین لو اس تکلیف مین چھوڑ کر چلے جائین قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائین اول اپنا گلا کٹائینگے جب آپ کی نوبت آنے دینگے **شعر**

مرج خون سے سر گذر ہی کیون نہ جائے | اب ترے دربار سے اُٹھ جائین کیا

آپنے یہ کلام اُنکا سُنکر اور یہ ارادے اُنکے دیکھکر جزاکم اللہ خیرا فرمایا

مبارک جام کوثر حور عین ہو | صلہ اسکا تمھین خلد برین ہو
خدا راضی ہو تمسے اور تم اُس سے | تمھین سبط شفیع المذنبین ہو

آپ نے سواران بنی ہاشم کو صف اولی مین اور پیادگان دل قائم کو صف ثانی مین کھڑا کیا حضرت عباس علی کو نشان جنگ کا دیا سوا اسکے اہل بیت کے جو بہتر دلاور آپ کے ساتھ جان نثاری پر قائم ہوے اُنکے نام تبرکا لکھتا ہون کہ وہ سب کے سب اہ مولے مین قربان ہو کر جنۃ الفردوس مین داخل ہوے

نام جان نثاران اہل بیت کہ کربلا مین شہید ہوے

زہیر بن حسان محمدی	سعید بن حنظلہ تمیمی	بریر بن حضیر ہمدانی	وہب بن عبد اللہ کلبی	عمرو بن خالد صیداوی
خالد بن عمرو ملی	عبد اللہ بن عمرو کلبی	عمرو بن عبد اللہ صائدی	حماد بن انس محمدی	وقاص بن مالک احمدی
شریح بن عبید ملی	مسلم بن عوسجہ اسدی	ہلال بن نافع بجلی	مرہ بن ابی مرہ غفاری	قیس بن منبہ مدنی

ہاشم بن عتبہ مکی	بشیر بن عمرو حضرمی	نعیم بن عجلان انصاری	زہیر بن قیس بجلی	انس بن کاہل اسدی
حبیب بن مظاہر اسدی	قیس بن ربعی انصاری	عبداللہ بن عروہ بن حراق غفاری	عبدالرحمن بن عروہ ابن حراق غفاری	حرہ باصیر غلام آزاد ابوذر غفاری
شبیب بن عبداللہ نہشلی	قاسط بن زہیر تغلبی	کردوس بن زہیر ثعلبی	کنانہ بن عتیق انصاری	ضرغامہ بن مالک انصاری
جمیر بن مالک انصاری	عمر بن ضبیعہ ضبیعی	یزید بن ثبیت قیسی	عبداللہ بن ثبیت قیسی	عامر بن مسلم انصاری
عبیداللہ بن ثبیت قیسی	قعنب بن عمرو نمری	سالم غلام آزاد عامر بن مسلم	سیف بن مالک انصاری	زہیر بن بشیر خثعمی
بدر بن معقل جعفی	حجاج بن مسروق مؤذن لشکر شام	مسعود بن حجاج انصاری	مجمع بن عبداللہ عائذی	عمار بن حسان مدنی
حسان بن حارث سلیمانی اسدی	جنوب بن حجر خولانی	یزید بن زیاد بن مظاہر کندی	طاہر غلام آزاد ابن الحق خزاعی	جبلہ بن علی شیبانی
اسلم بن کثیر اعرج ازدی	زہیر بن سلیم ازدی	قاسم بن حبیب ازدی	عمرو بن جندب حضرمی	ابو ثمامہ انصاری
عمرو بن عبداللہ صائدی	حنظلہ بن اسعد شیبانی	عبداللہ بن عبیداللہ ابن کندن ارحبی	عمار بن ابی سلامہ انصاری	عابس بن حبیب شاکری
شوذب غلام آزاد شاکر انصاری	شبیب بن حارث انصاری	مالک بن سریع انصاری	محمد بن انس انصاری	سعداد انصاری
سلمان غلام آزاد جناب امام	قارب غلام آزاد جناب امام	عروہ غلام آزاد حر ابن یزید ریاحی	مصعب برادر حر ریاحی	علی بن حر بن یزید بن ریاحی
حر بن یزید ریاحی	سعد بن عبداللہ حنفی	یہ شخص رشتہ دار والدہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کا ہے		

یہ پہلوانان دین اور جان نثاران اولاد حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ چاہتے تھے
کہ ہم کس طرح آگے بڑھین اور اپنی جان آپ پر قربان کرین پس ایسی بہادری اور جوانمردی کے
صف جما کر کھڑے ہوے کہ کَاَنَّھُم بُنْیَانٌ مَّرْصُوصٌ کسی نے قدم پیچھے
نہ ہٹایا جس کسی نے انمین سے دشمن پر وار کیا جہنم کے اندر اسکو پہنچا دیا جب یہ مردان خدا خوب
داد جوانمردی کی دے چکے دھوپ کی حدت سے اور پیاس کی شدت سے نہایت بیتاب ہوے
اُسوقت آپنے اپنا لعاب دہن سب کے ہونٹون پر لگایا سب کی پیاس بجھ گئی پھر میدان مین آکر
گھوڑے چمکائے اور اپنے حملے دکھائے اور جگہ جگہ پشتے لاشون کے لگائے ابن سعد نے دیکھا کہ
جنگ کا ڈھنگ بگڑا جاتا ہے لشکر حسینی کے تو کل بہائیس گنتی کے آدمی ہین یزیدی لشکر کے
بیاسی ہزار آدمی ایک کا مقابلہ بھی ہزار آدمی سے نہین ہوتا حکم کیا کہ جب حسینی لشکر کا ایک بہادر
میدان مین آئے ہمارے لشکر کے ہزار آدمی ملکر اُسکو گھیر لین اور قتل کرین جب اُنھون نے یہ طور شروع
کیا ادھر پیاس کی شدت نے تنگ کیا باوجود اس کشاکشی کے پھر بھی ایک آدمی جب پچاس پچاس
اور سو سو آدمیون کو قتل کر چکتا تھا تب جام شہادت کا پیتا تھا یہ دغا یزیدیون کی آپنے دیکھکر حکم
دیا کہ لشکر حسینی بھی یزیدیون پر دھاوا کرین ایکبارگی جو ہین دھاوا لشکر حسینی کا ہوا پرے
کے پرے اور دیوارین کی دیوارین یزیدیون کی ڈھا دین تماشا یہ تھا کہ ہر ایک غازی اپنا
مکان جنت مین سامنے سے دیکھتا تھا اور اُسکے شوق مین قدم آگے کو بڑھاتا تھا اسی طرح یہ سب
مشتاقان مولی جنت کو گئے مگر باغیون سے جہنم کو بھی بھر گئے اب آپکے صبر اور تحمل اور بردباری کو دیکھنا
چاہیے کہ باوجودیکہ گلا پیاس کی شدت سے خشک تھا اور گھگھیریان بندھی جاتی تھین اور سامنے
دیکھتے تھے کہ جو شہید ہوا اُسکو حوض کوثر کے جام پلائے جاتے تھے پھر آپ بھی خیال فرماتے تھے اور مرتبہ
ایثار کا اختیار کرتے تھے کہ ادھائیون مسلمانون کو شربت کوثر سے سیراب کراون بعد سبکے آپ اس جام کو

نوش کرون اسکی ایسی مثال ہی کہ ایک شخص تین دن کا بھوکا پیاسا ہو اور مہمانون کو طرح طرح کے کھانے کھلاوے اور آپ بھوکا رہے اور سبکے بعد آپ کھائے ادھر ان غازیون کا حوصلہ دیکھنا چاہیے کہ تلوارون کی چمک سے امام صاحب کو بچانا اور اپنی جان کو جھوک دینا پھر چھوٹے بڑے اپنے بیگانے اولاد تک کا آپکے ساتھ یہی حال تھا اسمین حکمت الٰہی یہ تھی کہ جیسے مرتبہ ختم نبوت کا جناب رسالت پر کیا ویسا ہی رتبہ ختم شہادت کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ہو جائے ؎

ہوا گر خاتمہ نانا پہ دنیا مین نبوت کا	نواسے پر ہوا ہی ختم یہ رتبہ شہادت کا

روایت ہی کہ جب پچاس غازی ظالمون کے ہاتھ سے شہید ہو چکے تو آپنے ایک نعرہ مارا یعنی آواز کڑک کی کوفیون کی طرف مونہ کرکے کی اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا بِوَجْہِ اللّٰہِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نظم

اب ہماری یہ پریشانی خدا کے واسطے	جو بچا لیو رسول اللہ کی اولاد کو	کوئی ہی فریادرس ہم بیکسون کا جو سنے
مین ہون فرزند نبی اور گود مین انکی پلا	کوئی وے مرد خدا یا نی خدا کے واسطے	روک دے ظالم کی طغیانی خدا واسطے
میرے خیمے کی نگہبانی خدا کے واسطے		کوئی ہو ایسا کرے ان ظالمونکی لوٹ سے

حاشا اللہ یہ کلام آپکا بے صبری سے نہ تھا بلکہ اسمین حکمتین ہین ایک حکمت یہ ہی کہ تمام ہو جائے حجت میری اللہ تعالی کے سامنے کہ نہ پکڑے وہ مجھے قیامت کے دن مسلمانون کے خون مین دوسری حکمت یہ کہ مغضوبان خدا کو جو شراب قہر الٰہی کے نشے مین چور ہو رہے تھے سخت تر عذاب قیامت کے دن ہو تیسری حکمت یہ کہ کوئی بھولا بھٹکا محب اہل بیت ان ظالمون کے ساتھ ہو گیا ہو وہ دوزخ کے عذاب سے بچے چنانچہ آپکے نعرہ مارتے ہی حر بن یزید ریاحی جو آپکے گرفتار کرنے کو کوفے سے باہر گیا تھا اور اب واسطے جنگ کے لشکر یزیدیین شریک تھا بزدل ہوا اُسکے بھائی مصعب نے کہا کہ ای حر تو بڑا بہادر مردانہ آدمی ہی اور کبھی ہراس تجھمین نہین دیکھا مین نے جیسا کہ آج اس تھوڑے سے لشکر کے سامنے دیکھتا ہون

حُر نے کہا کہ مین نے رات کو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا ہی کہ مجھسے پوچھا ای حُر ان دنون مین تو کہان گیا تھا مین نے کہا امام حسین کو گرفتار کرنے گیا تھا میرے باپ نے کہا کچھ جواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تیار کر لیا ہی کہ دن قیامت کے پوچھینگے مین نے سر جھکا لیا کہا جو ہوا سو ہوا اب کل میدان کربلا مین دو صفین کھڑی ہونگی ایک جنتی ہی اور ایک دوزخی ہی اگر تو جنتی صف مین ہو جائیگا تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو جاینگے یہ کہکر کہا کہ بھائی میرا دل تو جنت قبول کرتا ہی مصعب نے اور حُر کے بیٹے علی بن حُر نے اور عروہ غلام آزاد حُر نے کہا کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جنت کا ارادہ رکھتے ہین یہ کلام کہتے ہی امام صاحب کے لشکر مین گھوڑے دوڑاتے ہوے چلے آئے اور حُر نے آپکے قدمون پر سر رکھا اور عفو تقصیر چاہی اور اجازت میدان کی درخواست کی آپنے گلے لگایا اور فرمایا تم ہمارے مہمان ہو ہر چند روکا مگر وہ پیاسے حوض کوثر کے تھے اجازت حاصل کر کے چارون ایکدم میدان مین آئے اور خوب ہی حملے فوج ابن سعد پر کیے اور ہزارون بدبختون کو دوزخ مین پونہچایا اور کوفیون اور شامیون کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ کاٹ کر داہنے بائین پھینک دیا آخرکار ان چارون نے بھی شربت شہادت کا پیا اور اہل بیت نبی پر جان قربان کی

جارون بہادری مین غرض نام کر گئے		جو کام تھا شجاعون کا وہ کام کر گئے

فصل بیان مین شہادت حضرات اہل بیت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے جب بہتر تن جو سوائے اہل بیت کے تھے شاہزادہ والا تبار پر جان نثار کر چکے اب نوبت اہل بیت پاک پر آئی وہ امام صاحب سمیت اکیس آدمی ہین انکے نام مبارک لکھتا ہون اور امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے کہ نام ان حضرات کے جو قربان کر گئے جانین اپنی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اور تین دن کے بھوکے پیاسے بڑی سختی کھینچکر جنت فردوس کو تشریف لیگئے وقت ذکر شہادت کے تلاوت کیے جائین تو قبول کرے اللہ جل شانہ دعا اپنے بندون کی اور ایسا ہی معمول ہی

جیسے کہ خاصیت لکھی ہے علمانے اسمای اصحاب بدر اور اسمای اصحاب کہف کی وہ نام مبارک یہ ہیں

اسمای مجاہدین اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم			
۱ حضرت عبداللہ بن عقیل بن ابی طالب	۲ حضرت عبدالرحمن بن عقیل بن ابی طالب	۳ حضرت جعفر بن عقیل بن ابی طالب	۴ حضرت محمد بن سعد بن عقیل بن ابی طالب
۵ حضرت عبداللہ ابن مسلم بن عقیل بن ابی طالب	۶ حضرت محمد بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب حقیقی بھانجے امام صاحب حضرت زینب کے بیٹے	۷ حضرت عون بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب حقیقی بھانجے امام صاحب کے حضرت زینب کے بیٹے	۸ حضرت ابوبکر بن حسن بن علی بن ابی طالب امام صاحب کے بھتیجے اور حضرت امام حسن کے بیٹے
۹ حضرت عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالب حضرت امام حسن کے بیٹے	۱۰ حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب امام حسن کے بیٹے	۱۱ حضرت قاسم بن حسن بن علی بن ابی طالب امام حسن کے بیٹے	۱۲ حضرت محمد بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی امام صاحب کے
۱۳ حضرت عثمان بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی امام صاحب کے	۱۴ حضرت عبداللہ بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے	۱۵ حضرت جعفر بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے	۱۶ حضرت عباس بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے اور علم بردار لشکر کے
۱۷ حضرت علی اکبر بن حسین بن علی بن ابی طالب بڑے بیٹے امام صاحب کے	۱۸ حضرت علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب شیرخوار بیٹے حضرت امام صاحب کے	۱۹ حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب سید الشہدا	۲۰ فیروز غلام امام صاحب کے ۲۱ سعد غلام جناب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

شعر رسول اللہ کے پیارونکی نوبت آئی اب ہی دل ｜ تڑپ کر گھر جو گھٹتا ہی کہ مضطر مضطرب ہی دل

جب عاشقان اہل بیت آگے پیچھے اپنا اپنا کام کر کے اور داد شجاعت دیکے تشریف فرما جنۃ الفردوس کو ہوے میدان سنسان ہو گیا دیکھنے والے کا کلیجہ مونہ کو آنے لگا آپ کو خیمے کا خیال ہوا کہ کبھی کوئی ظالم خیمے مین گھس نہ آئے پس حکم کیا آپنے گرد خیمے کے خندق کھودوا اور اُسمین آگ بھر دو فقط ایک ہی رستہ خیمے مین جانے آنے کا رہے بال بچون کو کوئی موذی ایذا نہ دے مالک بن عُروہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور کہا ای حسین دوزخ سے پہلے ہی دنیا کی آگ مین جلنے لگے آپنے مونہ طرف آسمان کے کیا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے عرض کی خداوندا یہ نالائق مجھے دوزخی جانتا ہی آپکا یہ عرض کرنا تھا کہ پاؤن اُسکے گھوڑے کا پھسلا اور اُسکو اُسی آگ مین ڈالدیا وہ اُسی وقت فی النار والسقر ہوا

دیکھو کرامت آپ کی پاؤن پھسل گیا ｜ دل مین مرے غبار تھا سو وہ نکل گیا

پھر آپنے باواز بلند فرمایا خداوندا یہ ظالم ناحق فرزند رسول کو ستاتے ہین اُسوقت ابن اشعث سامنے آیا اور کہا تمھارا کیا رشتہ ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ہر وقت تم رشتہ جتاتے ہو آپنے پھر مونہ آسمان کی طرف کر کے عرض کی خداوندا یہ میرا رشتہ تیرے رسول سے توڑتا ہی تو ابھی اسکو مزہ چکھا دے اُسی وقت اُسکے پیٹ مین درد ہوا پیشاب کے واسطے گھوڑے سے نیچے اُترا پیشاب کرنے مین ایک سیاہ بچھو نے اُسکے عضو تناسل پر ڈنک مارا وہ وہین پیشاب مین لوٹتا لوٹتا مر گیا اور داخل جہنم ہوا پھر جعدہ فرنی نے آکر کہا کہ یہ دریای فرات حق تعالی نے ہمارے قبضے مین کیا ہی اور تمھین ایک قطرے پانی کو ترسایا ہی اُسی وقت گھوڑے سے گر گیا اور پیاس کی ایسی شدت ہوئی کہ العطش العطش کہتا کہتا مر گیا اور ایک بوند پانی کی اُسکے حلق مین نہ اُتری فصل بیان مین تیاری فرزندان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جنکے نام مین نے

بیدولی مین لکھے ہین اب اکیس آدمی اہل بیت کے مع امام صاحب کے باقی رہے حضرت عبداللہ بن
مسلم جو اپنے پدر بزرگوار اور برادران خرد سال کے صدمے مین بھرے ہوسے تھے ایکدم مسلح ہو کر چچا
صاحب کی خدمت مین حاضر ہوسے اور اجازت میدان کی چاہی آپنے ہرچند روکا کہ تمھارے الم
کو ایک صدمہ سخت ہو اور تمھارے نظر نہ آنے سے صدمہ تازہ ہوگا مگر آپ نہ رکے اجازت لیکر
میدان مین آئے بڑی بہادری سے گھوڑا چمکاتے تھے اور فوج باغیہ کے لاشون کے پشتے لگاتے
تھے شیر کے مانند جب اُنپر حملہ کرتے وہ لومڑیون کے مانند سب سامنے سے بھاگ جاتے تھے قوم
ظالم اس حیرت مین تھی کہ یہ جوان تین دن کا بھوکا پیاسا اسکا گھوڑا تین دن سے بے دانہ گھاس
پیاسا نہایت نڈھال ہو اُسپر یہ حال ہو جو سامنے آتا وہ زندہ نہ جاتا آخر زخمون سے چور ہوسے
جام شہادت نوش فرما کر جنت اعلیٰ مین تشریف لیگئے بعد انکے تینون فرزند ارجمند حضرت عقیل
کے بھائی حضرت مسلم بن عقیل کے عبداللہ بن عقیل عبدالرحمن بن عقیل جعفر بن عقیل تینون
ایکدم میدان مین آئے خوب سا ارمان دل کا نکالا اور بہت سے ظالمون کو تہ تیغ کیا اور جہنم مین
پونچایا آخر شربت شہادت پیا انکے بعد حضرت زینب جو آپکی ہمشیرہ ہین اُنھون نے اپنے دونون
فرزندون کو کہ محمد بن جعفر اور عون بن جعفر ہین بُلایا اور فرمایا کہ تم دونون میرے بیٹے ہو مگر مجھکو
تم دونون بھائی سے زیادہ عزیز نہین ہو جاؤ تم ماموں صاحب کے پاس اور مدد کرو تم اُنکی کردہ
سخت جگر رسول مقبول کے ہین اُنکی مدد کرنی ایسی ہو کہ جیسے مدد کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جب وہ دونون اجازت لینے کو حاضر ہوسے فرمایا کیونکر اذن دون بین تم اور کیونکر
روانہ کرون مین اپنی بہن کے صدمے کو جب نہ مانا انھون نے ناچار اذن دیا آپنے انکو اول محمد
بن عبداللہ بن جعفر نے حملہ کیا فیل کے سوار پر اور اُسکو قتل کیا اور لشکر عمر سعد کو درہم برہم کیا
جسطرف یہ نواسہ حیدر کرار کا اور پوتا جعفر طیار کا رخ کرتا سیکڑون کو جہنم مین واصل کرتا

اور جدھر یہ شیر للکارتا صدہا لوطریون کو بھگاتا آخر پیاس کی شدت سے گھوڑے سے گرے اور
شربت شہادت کا پیا بعد انکے عون بن عبداللہ بن جعفر میدان کارزار مین آئے اور گھوڑے
کو جولان دیا اور صدہا اشقیا کو عدم کا راستہ بتایا یہ بھوک یہ پیاس یہ نازک بدنی او کمسنی جوانی جہان
تک ہوسکا کام اللہ ورسول کا دیا آخر لہو لہان ہوکر جنت کو راہی ہوے بعد انکے حضرت عبداللہ برادر
حضرت امام حسن کے اجازت لینے کو آئے فرمایا کہ تم میرے بھائی کے یادگار ہو آپ نے منت کر کے
اجازت لی اور میدان مین آئے ایک ہی حملے مین بیاسی اشقیا کو جہنم مین پونہچایا عمر سعد
گھبرایا اور بختری نابکار کو ہزار سوار کے ساتھ انکے مقابلے مین بھیجا چارون طرف سے سب نے
نرغہ کیا آپنے بھی انکی مدد پر فیروز نام غلام کو اپنے بھیجا فیروز نے اکتیس کو فیون کو تیر سے
ہلاک کیا اور بیس کو شمشیر سے ہلاک کیا عمر سعد کے لشکر مین کھلبلی پڑی آخر فیروز زخمون سے
چور ہو کر زمین پر گر پڑے حضرت عبداللہ نے انکو اٹھا کر خیمے مین پونہچایا اور آپ پھر میدان
مین آئے گھوڑا آپکا تین دن سے بھوکا پیاسا تھا ایک دھاوے مین چل نہ سکا آخر کار آپنے
شربت شہادت پیا پھر آپکے بعد حضرت ابو بکر بن الحسن اور حضرت عمر بن الحسن بھی میدان
مین گئے اور جام شہادت نوش فرمایا بعد انکے حضرت قاسم صاحبزادے چوتھے حضرت امام حسنؑ
کے چچا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور اذن طلب کیا آپنے فرمایا کہ تم ایک ایک کر کے
میرے سامنے سے جاتے ہو اور مجھے اپنی صورتون سے ترساتے ہو انھون نے دست بستہ
ہو کر عرض کی کہ مجھے رخصت دیجیے آپنے فرمایا کہ تم ابھی لڑکے ہو اور فقط تمھین اب یادگار میرے
بھائی کے ہو تمکو مین نہین اذن دیتا یہ غمناک ہوکر خیمے مین چلے گئے اور خاموش ہو بیٹھے اسی
وقت یاد آیا کہ حضرت والد ماجد نے ایک تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھکر میرے بازو پر باندھا تھا اور
فرمایا تھا کہ ای قاسم جب تجکو کوئی صدمۂ عظیم پیش آئے تو اسکو کھول کر پڑھیو تو اس سے زیادہ

کونسا صدمہ ہوگا کھولکے دیکھا پڑھا اسمین لکھا تھا کہ ای قاسم جب دیکھے تو میرے بھائی حسین کو کربلا
مین مبتلا دشمنون کے ہاتھ مین تو اسوقت جان کو دریغ نہ کیجیو اور انکی مدد کیجیو وہ تعویذ خوشی خوشی
لاکر آپکو دکھایا آپنے دیکھا رو دئے اور فرمایا مرضی خدا مین ہمین کیا چارہ ہی اذن دیا آپ میدان
مین تشریف لائے اول لشکر عمر سعد کو وعظ فرمایا کہ ای گروہ اشقیا اور ای ظالمان بیوفا
تمکو خوف خدا کا نہین تمنے تین دن سے فرزند پیغمبر اور انکے اہل وعیال کو پانی سے ترسایا ہی یہ
گرمی اور یہ ریت تپتی ہی بے مکان بے آرام پانی سے دور ہمکو جگہ دی ہی گرمی قیامت سے
تمکو خوف نہین ہی ای عمر سعد کل جنت مین ہم عیش کرینگے اور تو جہنم کی طپش مین ہوگا آ ابھی
بھی باز آ اور تھوڑا سا پانی دے کہ دو گھونٹ پیکر فرزندان رسول حلق کو تر کرین عمر سعد نے کہا
جبتک بیعت یزید کی نہ کروگے قطرہ پانی کا نہ دیا ہی اور نہ دینگے آپنے فرمایا کہ ای بے حیا آمیرے
مقابلے مین آ آپ کی شجاعت تو آپکے بشرے سے نمایان تھی عمر سعد تو ہٹ گیا ازرق نامی پہلوان
شامی سے کہا کہ تو دس ہزار دینار ہر سال سرکار سے پاتا ہی اس جوان ہاشمی کے مقابلے مین جا ایک ہزار
سوار اور پیادے اپنے ساتھ لیلے ازرق نے کہا ای امیر بڑی حیا کی بات ہی کہ جسکی شجاعت کا شہرہ مصر
اور شام مین ہو وہ ایک لڑکے نوجوان سبزہ آغاز کے سامنے جائے تو کیا بہادری کی بات ہی عمر سعد
نے کہا انکے لڑکپن پر نہ جا یہ شیرون کے شیر ہین امام حسن کے بیٹے جناب رسالتمآب کے نواسے علی
مرتضی کے پوتے ہین واللہ اگر انکو بھوک پیاس کی مار نہوتی تو یہ لوگ ہمسے لڑنے مین شرم کرتے ازرق
نے کہا اگر تو میرا بدن مقراض سے بھی پرزے پرزے کرے تو بھی مین اس لڑکے کے سامنے نہ جاؤن
مگر خیر تیرے اصرار سے مین اپنے ایک بیٹے کو بھیجتا ہون وہ ابھی اس جوان کا سر اتار لائیگا ازرق
کا بڑا بیٹا گھوڑے تیز رفتار پر سوار ہوا شمشیر آبدار قیمتی ایک ہزار روپیہ کی وہ بھی زہر دار ہاتھ مین لیکر
بادل کی طرح گرجتا ہوا میدان مین آیا حضرت قاسم نے ذرا بھی اس سے خوف نہ کیا گھوڑا جھپکا کر انکی

طرف خنجر خونخوار چلایا وہ خناس حمی ہوکر گرا آپنے جھپٹ کر اُسکی تلوار ہاتھ سے وہ ہزار روپیہ کی
چھین لی اور اُسکے سر کے بال پکڑکے گھسیٹتے ہوے لائے اور آتےہی جان اُسکی نکل گئی پھر دوسرا
بیٹا ارزق کا آیا آپنے پہلے ہی حملے مین ایک نیزہ اُسکو مارا کہ وہ وار پار ہوگیا پھر تیسرا بیٹا ارزق کا
آیا آپنے اُسکو بھی نیزے سے ہلاک کیا چوتھے بیٹے نے ارزق کے جو لاشین اپنے تینون بھائیون
کی دیکھین اور باپ کو غضبناک پایا بے دھڑک گھوڑا دوڑا کر آپکے سامنے آیا آپنے وہی تلوار
زہردار اُسپر چلائی کہ ہاتھ اُسکا کٹ کر گر پڑا اور سینہ پھٹ گیا وہان سے بھاگ کر اپنے لشکر مین آیا
اور گرکے مرگیا بعد اُسکے ارزق آگ غم مین جلتا ہوا اور سر دھنتا ہوا میدان مین آیا اور نہایت
طیش سے حضرت قاسم سے کہا کہ ای ظالم تو نے میرے چار بیٹون کو مجھسے جدا کیا اور تجھے
افسوس نہ آیا اور تلوار تیرے پاس کہان سے آئی فرمایا بیٹون کا کیا افسوس کرتا ہی اور تلوار کو کیا
پوچھتا ہی مین اب تجھے بھی اُنکے پاس پونہچاتا ہون اور یہ تلوار تیرے بیٹے کی یادگار ہی اسی سے
تیرے بھی دو ٹکڑے کرتا ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکر وہ سانپ کی طرح بل کھا کر آپ پر آیا اور اُسکے
حملے سے لشکر حسینی مین غلغلہ پڑا اور خیمے مین مستورات کو بھی سخت صدمہ ہوا آپنے فرمایا کہ ای
ارزق تجھسا جو اکثر دپہلوان اور ایسا نادان کہ گھوڑے کا تنگ کھل گیا اور تجھے خبر نہین اور سنے
جو نہین جھک کر پیچھے دیکھا آپنے وہی تلوار زہردار اُسکی کمر پر اس زور سے ماری کہ آدھا دھڑ
اوپر کا نیچے دھڑ سے گر گیا اور آدھا دھڑ نیچے کا گھوڑے پر رہا لشکر حسینی مین سب نے آواز بلند
تکبیر کہی اور لشکر یزید مین کھلبلی پڑی اور سناٹا ہوگیا آپ سوار ہوکر امام صاحب کی خدمت مین
آئے اور عرض کی کہ حضرت پیاس سے سخت حیران ہون ورنہ انکو دکھاؤن کہ تلوار بنی ہاشم کی
کیا شان ہی آپنے فرمایا کہ بیٹا غصہ پی لو اور پیاس مع بالو نانا حضرت اور جناب بھائی صاحب تمھارے
منتظر دیدار کے ہین اب قریب ہی کہ حوض کوثر کے پانی سے لب تر کرنا پھر آپ میدان مین آئے

جو سامنے آیا اُسکو جہنم مین پہونچایا اس حملے مین تیس پیادے اور پچاس سوارون کو راستہ عدم کا بتایا لشکر یزید مین غلغلہ ہوگیا اور رعب انکا سب پر چھا گیا عمر سعد نے بڑے غصے سے للکارا پھر تو شامیان سیاہ رو بادل کی طرح آپ پر گھر گئے اور تیر برسائے آپ پر اُسوقت ستائیس زخم آچکے تھے زخمون سے بدن چور ہوگیا تھا شیث کے نیزے سے آپ زمین پر گرے اُدھر گھوڑا بھی زخمون کی کثرت سے زمین پر گرا اور آواز دی یا عمّاہ اَدْرِکْنِی چچا صاحب مجکو یہان سے لیجائیے

خون مین نہا چکے ہین کہ پُرزے ہوا بدن | یہ غسل ہی شہیدون کا ایسا ہی کچھ کفن

امام صاحب تشریف لائے اور اُنکو اُٹھا کر خیمے مین لیگئے اُنکی والدہ کا اور چچا حضرت کا جو اُنکے غم مین حال تھا وہ کیا لکھنے مین آتا ہی آپنے سر اُنکا اپنی گود مین لے لیا اور اُسی وقت روح مبارک اُنکی اعلی علیین کو پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ پھر اُنکے بعد اولاد حضرت علی مرتضےٰ رضہ نے کمر قتل اعدا پر باندھی حضرت محمد بن علی عثمان بن علی عبید اللہ ابن علی جعفر بن علی چارون بھائی امام صاحب کے آپ سے اجازت لیکر ایک نے بعد ایک کے اپنی اپنی شجاعت کا رخداوندی مین خوب دکھائی اور بہت اشقیا کو واصل جہنم کیا اور پھر آپ بھی جنت اعلی مین مقیم ہوے جب حضرت عباس بن علی نے چارون بھائیون کا یہ حال دیکھا سخت غمناک ہوے اور نشان لشکر کا آپ کے سامنے کھڑا کیا اور کہا ع
ابا بھائی برادر کہان گئے اب ٭ کہ وہ اک کربلا مین گم ہوے سب ٭ اور اجازت طلب کی آپنے فرمایا ای بھائی تو میر لشکر کا علم بردار ہی اگر تو گیا تو پھر کیا رہگیا عرض کی مین کیا میدان مین قتال کے واسطے جاتا ہون عورتون اور بچون کی پیاس اب مجھسے دیکھی نہین جاتی پیاسے کو پانی پلانا اجر عظیم جانتا ہون کندھے پر مشک لی ہاتھ مین نیزہ لیکر گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کے لیے دریای فرات کی طرف موجہ کیا آپنے فرمایا پہلے اُن لوگون کو وعظ کہنا اور نرمی

پانی طلب کرنا پھر جیسا موقع بنے وہ کرنا آپ میدان مین آئے اور نیزہ کھڑا کیا اور فرمایا **نظم**

تین دن سے ساقی کوثر ہی پیاسا بیقرار ۔ جگر کہ ہی میرے پیمبر کا نواسا ذی وقار
ہی علی مرتضے کا نور دیدہ اور یہی ۔ فاطمہ زہرا کی ہی آنکھون کا تارا نامدار
کیا کہوگے تم قیامت کو جو پوچھیگا خدا ۔ دشمنی کرکے نبی سے کس سے ہو امیدوار
ہی فرات آب روان پیتا ہی اس سے ہر کوئی ۔ پہ نہین بوند اسکو جو ہی شاہ دین لا اعتبار
پانی دیتے ہو تو دیدو ورنہ تو دریا پر آب ۔ یہ چلا سقا نبی کا آئے کوئی نابکار

ایک نے جواب نہ دیا حضرت کے پاس آکر اطلاع دی آپنے اُنکی قساوت قلبی سے سر جھکا لیا اتنے مین خیمے سے آواز بچون کی ہای پیاس ہای پیاس کی آئی پھر تو حضرت عباس بن علی مستعد ہوے گھوڑے پر سوار ہوکر بجلی کی مانند دریای فرات پر چلے پانسو آدمی دریای فرات پر مقرر تھے اور اُسی وقت پانسو اور متعین کیے گئے کہ ایک بوند پانی کی ہرگز ہرگز خیمۂ اہل بیت مین نہ پہنچے **تنبیہ** غور کا مقام ہی کہ یہ سب سختی اور کرختی جو کوفیون اور شامیون کو نصیب تھی اُسکا سبب سوای حب ریاست اور ترقی مراتب دنیا اور ازدیاد جاہ و حشم اور مال کے اور کوئی نظر نہین آتا ہی بس عاقل اس سے پرہیز کرے اور بقدر ضرورت طلب مال کی کافی ہی ورنہ دیکھو اسی بھنور مین ہمارے مسلمان بھائی اب کیا نہین پڑکر ہلاک ہوتے ہین سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کا فرعون مال ہی دیکھو تو وہ بھی دعوی اسلام کا کرتے تھے جب حضرت عباس علی نے اُنسے سوال کیا کہ تم مسلمان ہو یا کافر انھون نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہین کیا تم نہین جانتے فرمایا آپنے کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان وہ ہی کہ نجات پاوے مسلمان اُسکے ہاتھ سے اور اُسکی زبان سے بندر سور اور سب جانور حیوان اور انسان دریای فرات سے سیراب ہوکر پانی پیتے ہین مگر بچے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عورتین اُنکی اُنسے ہمنے یہ پانی بند کر رکھا ہی ﷺ

نبی کی آل کو دو تم نہ بوند پانی کی		بلا کے گھر مین غرض خوب میہمانی کی	

اب بھی خدا اور رسول سے حیا کرو قیامت کی پیاس دوزخ مین جلنے کو یاد کرو یہ سنکر کوفیان دغا باز اور شامیان حیلہ ساز نے لاجواب ہو کر آپ پر نرغہ کیا اور ابر کی مانند چارون طرف سے گھر آئے اور نیزہ اور تیر اور شمشیر کا مینہ برسانے لگے آپکو جو شجاعت حیدر کرار کی نصیب تھی اُس ابر کو پھاڑتے چیرتے دریائے فرات پر پہنچے اور گھوڑا پانی مین ڈال دیا اور مشک بھر کے کندھے پر رکھلی اور چاہا کہ ایک چلو پانی کا بھر کر پی لون جو ہین پیاس ننھے ننھے بچون کی روتیان اور بہائی کی یاد آئی پانی پھینکدیا ایک قطرہ بھی نہ پیا

دیکھا کہین ہی یہ بھی کہ بھو کا ہو شیر نر		پانے شکار پھر بھی نہ کھانے کہ سیر ہو
تشنہ ہو تین روز کا نہر فرات ہو		پیوے نہ یاد کرکے وہ بچون کی پیاس کو
اللہ کیا رضا ہے خدا اور رسول ہو		لب خشک پانی لانے کی کیا کچھ ہو جستجو

جو ہین گھوڑا آپنے دریای فرات سے باہر ڈالا اور ارادہ کیا کہ جھپٹ کر مشک پانی کی خیمے مین پہنچاؤن ایک ہم جماعت ظالمون نے گھیر لیا از قبل سیاہ رو نے پیچھے سے آکر ایک تلوار آپکے دست مبارک پر ماری کہ ہاتھ کٹکر نیچے گر پڑا کمال چھرتی سے مشک بائین کندھے پر رکھلی ایک شیطان نے اسی طرح بائین ہاتھ پر تلوار ماری بایان ہاتھ بھی کٹکر گر پڑا پھر بڑی جرأت سے مشک دانتون مین پکڑ لی اسی حال مین رستہ خیمے کا طی کرتے تھے کہ ایک موذی نے ایسا ناوک تیر مارا کہ مشک مین آکر لگا اور سارا پانی بہ گیا اُسوقت آپنے اللہ اکبر آواز بلند سے کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا خداوندا کیا حکمت ہی کہ تشنگان آل رسول کو پانی نہین پہونچتا مین اس آرزو سے سقا آل نبی کا بنکر آیا کہ تیرے رسول کی ڈیوڑھی پر مشک پانی کی پہونچاؤن اور تیرے رسول کے پیارے نواسے کے حلق کو تر کرون افسوس ارمان دل کا دل مین رہا تقدیر سے بس نہ چلا

گرے گھوڑے سے یہ کہکر آلہی　خبر عباس کی لے جلد بھائی　آپکے کان میں جو آواز حضرت

عباس کی پونہچی جلد تشریف لائے　دیکھا کہ ہاتھ دونون نہین جسم پر رہے　زخموں سے چور چور مین وہ زمین پر پڑے

فرمایا اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَہْرِیْ　آگیا میری کمر مین خم جو تھا اصلا نہین　سامنا تقدیر کا بندے سے ہو سکتا نہین

اور فرمایا دل کیا کرے اب جان سے قابو نہین اپنا　عباس سا جب قوت بازو نہین اپنا

آپ اُنکی نعش کو خیمے مین اٹھا لائے حضرت عباس علی پہلے ہی جنۃ الفردوس مین پہونچ چکے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ حضرت عباس علیؑ کے بعد تین صاجزادے آپکے باقی رہے منجھلے صاجزادے حضرت زین العابدین کہ بیماری سے اُٹھ بھی نہ سکتے تھے بڑے حضرت علی اکبرؑ چھوٹے حضرت علی اصغر شیر خوار تھے امام صاحبؑ نے دیکھا کہ اب ہر چہار طرف سے کوئی یار و مددگار نرہا بذات خود ارادہ میدان کا کیا اور ہتیار اپنے طلب فرمائے حضرت علی اکبر نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ خدا نکرے وہ دن کہ مین بغیر دیکھے آپکے ایک گھڑی بھی دنیا مین رہون ارادہ رکھتا ہون کہ مین آپ پر اول قربان ہون بعد میرے پھر تو یہ وقت رکھتا ہی آپنے فرمایا کہ ای جان باپ کی باپ کا بیٹے کے سامنے جانا خوب ہوتا ہی اور تم ارادہ میرے سامنے جانے کا کرتے ہو کیون میرے دل دردناک کے ٹکڑے کرتے عرض کی کہ اگر مین جان اپنی آپ سے دریغ کرون تو نانا حضرت کو قیامت کے دن کیا مونہ دکھاؤن اور جو مجھپر غصہ فرمائین تو کیا جواب دون پس اب خدا کے واسطے آپ مجھکو اول جانے دیجیے آپنے فرمایا اگر مرضی خداوندی یون ہی ہی تو مین کیا کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے اُنپر ہتیار لگا کے پٹکا حضرت شیر خدا کا اُنکی کمر پر باندھا اور خود فولادی اُنکے سر پر رکھا اور گھوڑے عقاب پر اُنکو سوار کیا اُسوقت گرد پیش اُنکی والدہ اور پھوپھیان اور بہنین سب کھڑی تھین اور اس غم مین جو حال حضرت امام اور مستورات عفت کا تھا اُسکو قلم کیا لکھ سکے راقم کہتا ہی کہ بیان قلم اور زبان کو شہادت نصیب ہی اور جو دعوی تقریر اور تحریر کا کرین تو اُنکو وحشت قریب ہی جب رخصت ہو کر آپنے گھوڑے کو جولان دیا

تو کوفی اور شامی سب کے سب حیرت مین رہگئے اسواسطے کہ عمر شریف آپکی بائیس برس کی تھی حسن صورت کی دمک سے آفتاب شرمندہ اور حسن سیرت کی چمک سے ماہتاب بندہ کیون نہو کہ آپ صورت مین مشابہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب صحابہ کو جب غلبہ شوق دیدار جناب رسالت کا ہوتا تھا تو انکو دیکھکر دل سوزان کو تسکین دیتے تھے اور جب شوق سرور کونین کے قرآن شریف سننے کا ہوتا تھا تو آپ کا قرآن شریف سنا کرتے تھے دیکھتے ہی سپاہ لشکر یزید کی یون بول اٹھی ؎

کون ہی یہ کون ہی جو نا گہان یان آگیا	ہی سوار جنتی یا ماہ تابان آگیا
یوسف و یعقوب ہی یا خضر یا الیاس ہی	آسمان سے یا کہین خورشید رخشان آگیا

عمر سعد نے کہا کہ خبردار ہو یہ بیٹا امام حسین کا اور پوتا حضرت علی شیر خدا کا ہی فقط یہی ایک شخص مرد میدان کربلا مین رہگیا ہی کمر ہمت کی باندھو اور دل ہاتھ سے نہ دو جو اسکو مار لیا تو پھر فتح ہی آپنے نیزہ میدان مین آکر کھڑا کیا اور فرمایا **شعر** اَنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیْ ✢ نَحْنُ بَیْتُ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیْ ✢ ؎ علی ابن حسین ابن علی ہون ✢ قسم اللہ کی سبط نبی ہون ✢ آؤ کون شقی میدان مین آتا ہی کہ اوسکی جوانمردی دیکھون اور مین بھی اپنی دلیری سرکار خداوندی مین دکھاؤن کوئی سامنے نہ آیا کبھی آپ میسرہ پر کبھی قلب پر کبھی جناح پر کبھی میمنہ پر غلبہ کرتے اور کشتون کے پشتے لگاتے پھر آپ کی خدمت مین آتے اور کہتے وَا اَبَتَاہُ قَتَلَنِی الْعَطَشُ اے والد بزرگوار پیاس نے مار ڈالا قسم ہی حق کی اگر ذرا سا پانی حلق تر کرنے کو بھی ملے تو انکو کافی ہون آپ نے فرمایا اے جان باپ کی میرے پاس آؤ انگوٹھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انکے مونہ مین رکھی اور جو سی تسکین ہوئی پھر میدان مین تشریف لائے اور شدت غصے سے اُن بداعمالون کو گھر کا ؎ یہ چمک ہی دھوپ کی اور یہ بلا ہی کربلا ✢ ساقی کوثر پیاسا ہی تمھین کھوئے خدا ✢ خاک اُڑتی اور وہ بھی

گرم ہو شدت کے ساتھ ÷ یہان بلا کر خوب ہی تمنے چکھایا ہی مزا ÷ اے دغاباز و خدا کو مونہہ دکھاؤگے نہین ÷ کرتے ہین جسکو امام اسکو ستاتے ہین بھلا ÷ آس دفعہ عمرو سعد نے طارق ابن شیبت کو بلایا اور کہا جا تو اور اس جوان ہاشمی کی شر سے ہمکو بچا مین وعدہ کرتا ہون کہ ابن زیاد سے کہکر تجکو حاکم موصل کا بنا دونگا اُسنے کہا کہ یہ ہم اور تم خوب جانتے ہین کہ انکے قاتل کو سوای دوزخ کے کہین بھی جگہہ نہین ایسا نہو کہ تو جھوٹ وعدہ کرے عمر سعد نے اپنی انگوٹھی مہر کی سکو دی طارق نے انگوٹھی پہنی اور ہتیار بدن پر لگائے میدان مین آیا اور حکومت موصل کے شوق مین بھرا ہوا تھا نیزہ شاہزادے پر پھینکا آپنے نیزہ اُسکا رد کیا اور نیزہ اپنا اُسکے سینے پر مارا کہ پیٹھ کی طرف نکل آیا وہ تو جہنم رسید ہوا اور ارمان حکومت موصل کا دل مین لیگیا اسکا بیٹا عمر بن طارق میدان مین آیا وہ بھی باپ کے پاس پونچا دوسرا بیٹا طلحہ بن طارق میدان مین آیا اور اپنے باپ بھائی کے غصے مین حملہ اُسنے آپ پر حملہ کیا آپنے کمال شجاعت سے گریبان اُسکا پکڑ کر گھوڑے سے نیچے پھینکدیا کہ اُسکے ہاتھ پانُون سب ٹوٹ گئے لشکر یزید مین ایک شور ہوا قریب تھا کہ سب بھاگ جائین عمر سعد نے جلدی اسکا تدارک کیا مصراع بن غالب کو کہ وہ بڑا پہلوان شیطان تھا آپکے مقابلے مین بھیجا جب وہ سامنے آیا آپنے ایسا ایک نعرہ مارا کہ میدان کربلا مین زلزلہ ہو گیا پھر شمشیر بران کا اُسپر وار کیا اُسنے آپکا وار نیزے سے روکا نیزہ اُسکا کٹ گیا اُسنے چاہا کہ آپ پر اپنا وار کرے آپنے جھپٹ کر اُسکے سر پر ایسی تلوار ماری کہ سر چیرتا ہوا سینے تک چلا آیا پھر دوبارہ لشکر یزید مین غلغلہ ہوا کہ یہ آدمی ہی یا شیر ہی اس جوانی مین ایسا دلیر ہی پھر عمر سعد دغاباز نے دو ہزار سپاہ رو سیاہ ایک دم آپ پر بھیجدی آپکا یہ حال تھا کہ جتنی بھوک پیاس تھی اُتنی طاقت خداوندی موجود تھی آپنے دو ہزار پلٹنون مین گھسکر قتال شروع کیا بہتون کو اُنمین سے اجل دکھائی پھر رخصتی ملنے کو حضرت امام کے پاس آئے اور زبان کے کانٹے اور خشکی دہن کی دکھائی آپ نے

چشم پرنم ہوکے فرمایا ای جان باپ کی اب قریب ہی کہ حوض کوثر کا پانی نانا حضرت تمکو اپنے ہاتھ سے پلائینگے اب دیر قریب ہی پیاس کی شدت مجھے بھی نہایت ہی پر مین جب پیونگا کہ تم سب کو پہلے پلالون اس بیان سے انکو طمانیت بدرجۂ غایت ہوئی میدان مین تشریف لائے ازبسکہ زخمون سے چور تھے اُس حال مین بھی جو مقدور مین تھا کام دیا آخر ابن نمیر مردود نے ایک نیزہ ایسا مارا کہ آپ زین عقاب سے زمین پر گرے اور آواز دی یا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِیْ آپ آواز کے سنتے ہی تشریف لائے اور انکو خیمے مین لیگئے اور سر مبارک انکا آپنے اپنی گود مین رکھ لیا آنکھ کھولی اور فرمایا حوران جنان جام کوثر لیے کھڑی ہین اور بعض روایت مین آیا ہی کہ آپنے آنکھین کھولین اور فرمایا حضرت مین دیکھتا ہون کہ حوران جنان برابر کھڑی ہین اور نانا حضرت کے ہاتھ مین دو جام ہین ایک مجھے عطا فرمایا مین نے عرض کی کہ دوسرا بھی مجھے دیجیے آپنے کہا بیٹا باپ تمہارا ابھی آتا ہی یہ اسکو دونگا یہ کہا اور روح مبارک آپ کی بہشت برین مین پہنچی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

نہین کچھ ہی تقدیر مین گفتگو | کہ بیٹا مرے باپ کے روبرو | مرے سامنے آسیہ مر گئین
مین تکتا رہا وہ روانہ ہوئین

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ اُسوقت والدہ صاحبہ اور پھوپیون کا اور بہنون کا اور حضرت امام کا اور حضرت زین العبا کا جو کچھ حال گذرا وہ خدا کو علم ہی کہ ہر ایک پر کیا گذری

فصل بیان مین شہادت حضرت علی اصغر کے

اب آپ تنہا رہگئے سوای علی اصغر شیرخوار اور سجاد بیمار کے کوئی اُس میدان خونخوار مین نظر نہ آتا تھا قدر اس حال کی وہی جانتا ہی کہ جسکا دل ہلا ہوا ہو کلیجا جلا ہوا ہو وہ سوچتا ہی کہ اللہ اللہ یہ لاڈلا حضرت کے کندھے کا سوار حضرت فاطمۂ زہرا کا شیرخوار حضرت علی کے دل کا چین جسکا نام امام حسین پیدا اور پلا ہوا مدینۂ منورہ مین آ پھنسا کربلا مین ہزار شوق اور طلب سے بلایا گیا ہو اور بھوکا اور پیاسا

تین دن کا اٹھارہ درخت اُسکے باغ کے ہوای جفا سے اُکھڑ کر اُسکے سامنے پڑے ہون باقی بال بچے بھوکے پیاسے ہون بی بی کا رانڈ ہونا بچون کا یتیم ہونا سامنے نظر آتا ہو خیمے کا لٹنا اہل وعیال کا قید ہوکر ملک شام کو جانا عین الیقین ہو تبرک مبارک زخمون سے چور ہو امت کا بے وارث ہونے کا غم سر پر کھڑا ہو اللہ کے بندون کا ایک ظالم کے پھندے مین ہو جانا حق الیقین ہو پڑی در پڑی مدینہ مبارک او مکۂ معظمہ کا خطرہ شدید ہوا

نظم

کسنے دیکھا ایسا غمگین اور سنا کسنے بھلا
نور دیدہ فاطمہ زہرا کا اور دلبر بھی ہو

ہو حسن کا وہ برادر نام ہو اُسکا حسین
اور وہ ہو سردار جنت ساقی کوثر بھی ہو

اُسکا کنبہ قتل ہو یون بے گنہ واحسرتا
سامنے اُسکے پڑی نعش علی اکبر بھی ہو

خیمے کا خیمہ ہو پیاسا تین دن اور رات سے
تشنگی سے جان بلب مضطر علی اصغر بھی ہو

سامنے اُسکے یتیمی اور رنڈاپا ہو کھڑا
حضرت زین العبا بیمار کا بستر بھی ہو

سامنے لاشین پڑی ہون کوئی دفناتا نہو
دم بدم ہو تیر باران نیزہ و خنجر بھی ہو

جسطرف دیکھے نظر آتا نہوا اُسکو کوئی
منتظر اک جان کے لینے کو وان لشکر بھی ہو

سامنے آتا ہو خولی شمر ظالم عمر و سعد
یہ گروہ اشقیا آمادہ یون شر پر بھی ہو

یا الٰہی ان سبھون کو بھیجدے دوزخ مین تو
تا کہ راحت اور تسکین دل مضطر بھی ہو

ایسا بھی مظلوم اور مغموم اور بیکس کہین
ہی کسی نے بھی سُنا اور آل پیغمبر بھی ہو

یا الٰہی رحم کر اُنپر جو ہین پتھر کے دل
آنکھ مین دے اُنکے آنسو اور چشم تر بھی ہو

اللہ اللہ وہ وقت کہ بیبیون کو یہ دھڑکا تھا کہ اب آپ بھی جائینگے ہم پیچھے کیا کرینگے اور کسکے سائے مین اور زمین مین بیٹھینگے آپ اُنکو وعظ اور نصیحت فرماتے تھے اور ہر ایک کی تسلی جدا جدا کرتے تھے حضرت سکینہ کو گلے لگایا پیار کیا بہنون سے فرمایا کہ اسکی کبھی خفا

ہوکرنہ بولنا کہ دل یتیم بچے کا نہایت نازک ہوتا ہی اسکی آہ سے عرش معلے ہلتا ہی یہ مجھسے نہایت ہلی ہوئی ہی میرے بغیر کبھی ایکدم نہین رہتی ہی راقم کہتا ہی نظم

وہ نہوتی تھی کبھی مجھسے جدا	جنۃ الفردوس مین وہ جا بسین	آسیہ بیٹی کا بھی یہ حال تھا
خواب مین آتی ہین ترسا کر کبھی	اسمین بھی راضی ہون ای رب العلا	لاکھ ڈھونڈون اب نہین ملتا پتا

پھر فرمایا تمھین جیتے جی سب کو اللہ تعالی کے سپرد کیا وہ تمکو مدینہ منورہ مین نانا حضرت کے روضہ مبارک پر پونہچائیگا اور ہمیشہ عزت اور حرمت کے ساتھ رکھیگا جون ہی خیمے کے باہر تشریف لائے اور ارادہ گھوڑے کے سوار ہونے کا کیا کہ ناگاہ خیمے سے آواز رونے کی بلند ہوئی تشریف لائے فرمایا ای مستورات عفت کی اور ای حرم نبوت کی پھر اور کیا تازہ زخم ہوا حسین تمھاری آواز خیمے کے باہر نکل گئی عرض کی کہ علی اصغر کا پیاس سے حال تباہ ہوگیا دودھ سوکھ گیا دم آخر ہی زبان باہر آپڑی ہی آپنے فرمایا کہ اسکو میری گود مین دو کہ اسکو بچہ معصوم جانکر شاید پانی دیدین اُنکو میدان مین لائے اور فرمایا کہ یہ بچہ شیرخوارہ ہی پیاس کے مارے اسکا یہ حال ہی اسکی ماں کے پیاس کی شدت سے دودھ بھی نہ رہا اگر مین تمھارا مجرم ہون یہ تو معصوم ہی واجب الرحم ہی اگر میرے خیال سے پانی نہین دیتے حضرت فاطمہ کا پوتا سمجھکے دو اور جو وہ خیال نہین کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سمجھکر دو چار قطرے پانی کے اسکے حلق مین ٹپکا دو ان سنگدلون نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین کہ بغیر حکم عبداللہ بن زیاد کے تمکو اور تمھارے بال بچون کو ایک قطرہ بھی پانی دین اور بڑھکے یہ کام کیا کہ حرملہ بن کاہل نے ایک تیر ایسا تاک کے بچہ معصوم کی حلق پر مارا کہ حلق سے تجاوز کرکے آپکے بازو مین پونہچا آپنے بزور تمام وہ تیر کھینچا اور حلق سے فوارہ خون کا اچھلا اور بچہ جان بحق ہوا آپ صاحبزادے کو خیمے مین لائے اور اُنکی والدہ کو دیا اور فرمایا لو بچے شہید کو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ؎
ای حرملہ بتا تو ترا اسنے کیا کیا + بچے کو فاطمہ کے نشانہ بنالیا + دوزخ تجھے نصیب ہوا ای سنگدل پلید

دوزخ مین تونے اپنا تو بستر جما لیا
پوچھینگے روز حشر کو جب حضرت رسول — انکا بھی کچھ جواب ہی تو نے بنا لیا

فصل بیان مین تنہائی امام صاحب کے اور ارادہ کرنے جنگ کے آب آپکے پاس مردون مین سوائے عابد بیمار کے کوئی نرہا آپ کو اسوقت سخت صدمہ تھا کہ عورتین تنہا رہ گئین اور میدان کربلا مین دشمنون کا ہجوم اور مستورات کا یہ حال تھا کہ آنکھون سے تار آنسوون کا برابر جاری تھا دم میں دم نہ تھا کلیجا الٹا جاتا تھا پر صبر جمیل الٰہی کا منصب اور اجر جزیل کی مستحق بھی وہی تھین **نظم**

ای دریغا دیدۂ انصاف گر ہوتا کھلا — سبط پیغمبر نہ ہوتا کربلا مین یون کھڑا
کیون نہ غم کرتے غریبی بیکسی پر آپ کے — گر وہان موجود ہوتے حضرت خیر الورا
کیون نہ دیتے کیون نہ غم کھاتے اگر ہوتے وہان — حضرت شیر خدا یعنی علی مرتضے
کیا تڑپتین کیا بلکتین ہوتین گر وان فاطمہ — کیا کلپتے گر حسن ہوتے امام مجتبے

حضرت امام زین العابدین تنہائی حال پدر بزرگوار کی دیکھکر بیتاب ہوئے اور اپنی بیماری کا کچھ خیال نہ کیا نیزہ ہاتھ مین لیکر کانپتے کانپتے مثل بید کے میدان مین مقابلے کو آئے اور مقابل طلب کیا ناگاہ نگاہ امام اُنپر پڑی دوڑکر انکو پکڑا اور خیمے مین لائے اور فرمایا اشہد اشہد ای بیٹا کیا میری نسل کٹجائیگی امید رکھتا ہون کہ تجھسے جاری رہیگی نسل میری قیامت تک اور تو باپ ہوگا شہیدون کا نفخہ صور تک اور فرمایا **نظم**

شفقت والفت ہو میری جتنی اہل بیت پر — بعد میرے تم بھی رکھنا بلکہ اُس سے بیشتر
یہ امانت اب تجھین دیتا ہون ای جان حسین — پیروی سنت کی کرنا تم مرے ای نور عین
بے پدر ہونے کا غم دل پر سکینہ کے نہو — رنج تنہائی نہ آئے زینب و کلثوم کو
بیخبر اعداسے آخر صبر مین ہی مخلصی — رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہنچوگے کبھی
واقعات کربلا کرنا حضور حد بیان — آئے جب نوبت ہماری اسطرح کہنا وہان
گو بہ تن از بارگاہ ہست لبسکہ دورافتادہ ام — لیکن از جان ہم چنان سر بر درت بنہادہ ام

تن مرا ظاہر مین شاہا گو کہہ ہی قربت سے دور	جان و دل سے ہون مگر دربار کے اندر حضور

اور تجھے وصیت کرتا ہون تقوے اور طہارت کی اور دیتا ہون تجکو قرآن شریف ان حضرت نے فاطمہ کا انکو خیمے مین بٹھایا اور آنکھون کو انکی بوسہ دیا اور فرمایا حضرت زینب سے میرے ہتیار لاؤ نظم

اب تو نوبت آئی مجیر الوداع	الوداع اولاد مضطر الوداع	الوداع ای اہل بیت مصطفے
الوداع آل پیمبر الوداع	الوداع ای میری بہنو بیکسو	الوداع ای جان حیدر الوداع
اور گلے چمٹا کے عابد سے کہا	ای مرے بیمار دلبر الوداع	پھر گلے لگ کر سکینہ سے کہا
ای مری مظلوم دختر الوداع	شہربانو سے یہ فرماتے تھے شاہ	ای مری غمخوار مضطر الوداع
سب کڑے تکتے تھے سونہ کو آپکے	جسگھڑی کہتے تھے سرور الوداع	ہی خدا حافظ تمھارا بیکسو
پھر چلے خیمے سے کہکر الوداع	دیکھکر لاشین یہ حضرت نے کہا	ای مرے عباس و اکبر الوداع
سب شہیدون سے جو رخصت ہوچکے	پھر کہا قاسم اور اصغر الوداع	تھا اسی دن کا مجھے بھی انتظار
آگیا وقت مقدر الوداع	اب دعا کر اپنے رب سے ای حسین	ہو ترا سر اور خنجر الوداع

بعد وداع کے لباس جنگ کا بدن پر راست کیا قبا می خز مصری پہنی اور عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک پر باندھا ڈھال حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کی پشت پر لگائی ذوالفقار حضرت حیدر کرار کی ہاتھ مین لیکر اسپ ذوالجناح پر سوار ہوے چاہین چاہا کہ باہر تشریف لائین ایکدم سب مستورات عفت گھبرا گئین فرمایا الصبر حبل متین صبر کی رسّی کو مضبوط پکڑو کہا عرض یہ ہے کہ آپنے ہمکو اس میدان وحشت مین تنہا کس پر چھوڑا فرمایا وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا ط یہ کہکر میدان مین تشریف لائے اور نیزہ زمین پر گاڑ کر کیا اور بیان فخر حسب و نسب جو عادت عرب کی وقت جنگ کے ہی شروع کیا

جد مرے خیر الوریٰ افضلترین انبیا	آفتاب اوج و عزت شمع جمع اصفیا
والدہ ہی کون میری اور رتبہ اسکا کیا	فاطمہ خاتون جنت دخت خاص مصطفے

بھائی میرے جانتے ہو نام ہی انکا حسن — وہ ہین سبط مصطفی اور نور چشم مرتضی
جعفر طیار ہی میرا چچا فردوس مین — طائر جنت ہی وہ ور آشیان کبریا
سید الشہدا ہی حمزہ باپ کا میرے چچا — ایسا تم حسب و نسب اپنا بتاؤ تو بھلا
ای ستمگاران سنگین دل یہ تمنے کیا کیا — ہی تمھارا شیوہ غداری جفا جور و جفا
سب مرے فرزند بھائی بندکے یان سر کٹے — اب بھی باز آتے نہین تم ہو ارادہ جنگ کا
قتل پر میرے کمر باندھی ہی تمنے ظالمو — جان لو ہی قتل میرا موجب قہر خدا
تشنہ لب سب کٹ گئے اور مین بھی جاتا ہون ابھی — ہی تمھارا اور ہمارا فیصلہ روز جزا

بعد اسکے وعظ فرمایا کہ ڈرو تم ای ایمان والو قیامت کے دن سے کہ پیاس اُس دن کی سخت ہوگی اور حوض کوثر ہمارے قبضے مین ہوگا اُس دن کیا مونہ دکھلاؤگے تم نانا حضرت کو جب پوچھینگے تمسے تو کیا جواب دوگے مین آپ سے نہین آیا تمنے مجھے بلایا اور بلاکے میرے بال بچے بھائی بند سب مار ڈالے اب میرے درپے ہوا گر قتل کرنا واسطے ملک کے ہی تو مجھے ملک سے کچھ سروکار نہین چھوڑ دو راہ میری کہ چلا جاؤن حبشہ یا ترکستان کو اور کچھ پانی دو میرے اہل و عیال کو کہ جگر اونکے پیاس سے سوختہ ہوگئے اور جو کوئی بات بھی نہین مانتے تو الحکم للہ ورضینا برضاء اللہ شامی اور کوفی جو نشہ محبت مال مین سرشار تھے آپکے حسب و نسب کو گویا بھولے ہوے تھے اب جو آپ کی زبان مبارک سے سنا کچھ خیال آیا اور پھر آپنے وعظ فرمایا اُسکا بھی گو نہ اثر ہوا ایکدم سب کی آنکھون سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنے کیے ہوے سے پشیمان ہوتے تھے کہ سرداران فوج نے جلدی اسکا تدارک کیا کہ شمر ذی الجوشن اور شبث بن ربعی اور یزید بن ربیعہ یہ تینون رسالدار نابکار سامنے امام نامدار کے آکر بایں الفاظ بولے کہ ای بیٹے ابو تراب کے بات بڑھانا نہین اور قصہ کوتاہ کرو اور غرور سر سے باہر کرو لو جب تک یزید سے بیعت نہ کروگے نہ بوند پانی کی ملیگی اور نہ کہین جانے

ہو گئے آپنے سر مبارک اُنکی بیحیائی سے نیچا کر لیا عمر سعد امیر لشکر نے جو حال لشکر کا ایسا دیکھا
نہایت گھبرایا اور ایک چنگھاڑ لشکر پر ماری کہ خبردار انکو بات کرنے کی مہلت نہ دو اور جتنے تیر انداز
ہیں ایکدم سب کے سب آپ پر تیرون کا مینھہ برسائیں پندرہ ہزار تیر انداز تھے سبنے ایک ہی
مرتبہ آپکی جانب تیر پھینکے مگر قدرت الٰہی سے آپ پر ایک بھی نہ آیا سب تیر خطا کی وہ سب شرمندہ
ہوئے اور آپ خیمے مین تشریف لائے دیکھا قطعہ عورتین اور عابد بیمار ہی اور اُن سب کا
بس اللہ یار ہی ✤ صبر کی تلقین کی اور یہ کہا ✤ صبر کرلو تم تو بیڑا پار ہی ✤ ارادہ میدان مین
آنیکا کیا کہ ناگاہ اندھیرا زمین و آسمان مین ہو گیا اور آدمی کو آدمی نظر نہ پڑتا اُسمین سے ایک
دہشتناک عجیب شکل کا ایک شخص گھوڑے پر بیٹھا ہوا آپکے سامنے آیا دیکھا کہ سر اور ہاتھ اُسکے
گھوڑے کے سے ہین اور پانون اُسکے اونٹ ایسے ہین آپکو سلام کیا ان کلمات کے ساتھ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَجَدِّكَ وَاَبِیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ سلام تمپر اور تمھارے
نانا پر اور تمھارے باپ پر اور تمھاری مان پر فرمایا آپنے کون ہی تو ای بندے اللہ کے کہ ایسے
وقت مین ہم ایسے بیکسون کو ایسی محبت اور اخلاص کے ساتھ سلام کہتا ہی اُسنے کہا ای فرزند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مین بادشاہ پریون اور جنون کا ہون نام میرا جعفر بن احمر ہی اور
مع لشکر کے حاضر ہوا ہون جب والد آپکے چاہ بیر العلم مین تشریف لائے تھے جنون کو ضرب
ذوالفقار سے مسلمان کیا تھا میرے باپ کو بادشاہی جنون کی دی تھی میرا باپ مر گیا اب مین
بادشاہ جنون کا ہون مجھے حکم دیجیے کہ اس جماعت ظالم سے مقابلہ کرون اور اُنکی سب بغاوت
اور عداوت خاک مین ملاؤن ۔ دوستون کو شاد کر دون مین بتوفیق اللہ ✤ ان ستمگاران
سنگین دل مین ڈالون زلزلہ ✤ آپنے فرمایا ای جعفر خدا ے تعالیٰ تمکو جزای خیر دے جنون کو حکم
نہین ہی کہ آدمیون سے قتال کرین کہ وہ تمکو نہین دیکھتے اور تم اُنکو دیکھتے ہو اُسنے عرض کی کہ جنگ

مین ملائکہ سے آدمیون نے قتال کیا فرمایا کہ وہ حکم خداوندی تھا مجھے معاف کر کر آج مجھے اپنی عمر کا
خاتمہ نظر آتا ہی اور آج ہی بہار جمال نانا صاحب کی قسمت مین معدوم ہوتی ہی آپنے اسکو رخصت کیا
یکبارہ غبار رفع ہو گیا دیکھا کہ فوج اعدا کی قتال پر آمادہ ہی آپنے مقابل طلب کیا تمیم ابن قحطبہ کہ ایک
امیر شام کا تھا اور شجاعت مین بڑا نامدار تھا سامنے آیا اور کہا کب تک خصومت کروگے تم ہماری سرکار سے
اور اس حال کو پہونچ گئے کہ خویش و اقربا تمھارے سب ہلاک ہوے فرزندون مین سے کوئی باقی
نہین رفیق بھی سب تباہ ہوے اب تم ایک تن تنہا ہو اور بیس ہزار آدمی انسے کہان تک بسر آوگے
آپنے فرمایا ای شامی تم میری طرف جنگ کو آئے یا مین تمھاری طرف جنگ کو آیا تمنے میرا رستہ گھیرا
یا مین نے تمھارا رستہ گھیرا اب جب نوبت اب خویش و اقربا کی پہونچ گئی اب میرے تمھارے درمیان سوا جنگ کے
اور کیا ہی یہ کہکے آپنے ایک نعرہ مارا اور حملہ تلوار کا تمیم پر کیا ایک ہی حملے مین سر اسکا پچاس قدم پر
گرا اس شجاعت اور جوانمردی سے دل یزیدیون کا ہل گیا اور منتشر ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی یزید
ابطحی نے اپنے لشکر کو آواز دی کہ سب متفق ہو جاؤ اور بے ہمتی نہ کرو دیکھو مین خود جاتا ہون اور
کام انکا تمام کرتا ہون ہتیار لگا کر آپکے سامنے آیا اور وہ شجاعت مین تمام عراق اور مصر اور روم
مین مشہور تھا عمر سعد اور اسکے لشکر نے جب ابطحی کو آپکے مقابلے مین دیکھا نہایت خوش ہوے
اور خیمے مین اسکا نام سنکر صدمہ عظیم ہوا آپنے اسکو غصے سے فرمایا کہ ای ابطحی تو مجھے نہین جانتا کہ
گستاخانہ آگے چلا آتا ہی اسنے تکبر سے آپکو جواب نہ دیا اور تلوار آپکی طرف پھینکی آپنے اسکے وار کو دفع
کیا اور ایک تلوار اسکی کمر پر ایسی زور سے ماری کہ مانند خیار کے دو ٹکڑے ہوا پھر ارادہ دریائے فرات
کا کیا کہ شدت پیاس سے حلق مین کانٹے پڑ گئے تھے شمر نے لشکر کو آواز دی کہ خبردار ہو انکو پانی تک
نہ پہونچنے دینا اگر یہ پانی سے حلق اپنا تر کر لین گے تو پھر انسے مقابلہ دشوار ہو جائیگا پس سارا لشکر
بیس ہزار سوار و پیادہ آپ کے اور دریای فرات کے بیچ مین حائل ہو گئے آپنے ذوالفقار حیدر کرار

کی کھینچی اور اسپ ذوالجناح کو جولان کیا اور دریا کی طرف اڑایا راقم کی عقل دنگ ہے کہ کیا شان صاحب ذوالفقار کی کہ بیس ہزار سوار و پیادہ چیرتے ہوئے دریای فرات پر پونہچے اور کیا وصف ذوالجناح کا بیان کرون کہ ایک پلک جھپکنے مین بجلی سی آنکھون مین کوندگئی کہ دم کے دم مین کنارہ دریا کا پکڑا

آفرین شمشیر جوہر دار کو
آفرین ہی تجکو تیری دھار کو
آفرین ای شیر صولت کوہ کن
آفرین اُس گیسوے خمدار کو
غیب سے آتی تھی ہر دم یہ صدا

ذوالفقار حیدر کرار کو
برق رفتار آفرین ای ذوالجناح
رعد ہیبت برق سی جھنکار کو
کیا سوار اور کیا ہی گھوڑا ذوالجناح
آفرین اُس جنتی سردار کو

آفرین جوہر فشانی پر تری
آفرین تجکو تری رفتار کو
آفرین ای چاند صورت پر تری
آفرین اُن دونون کے کردار کو
بیٹھے تھے الغرض کا پرا جو سامنے بندھا

ہوا تھا سب کو چیر چار کر آپ فرات پر پونہچے اور گھوڑا پانی مین ڈال دیا ایک چلو پانی اٹھایا چاہا کہ پیئین ایک نابکار نے آواز دی کہ تم یہان پانی پیتے ہو وہان خیمہ لٹنے لگا آپنے غیرت سے اُس پانی کو پھینک دیا اور ہاتھ کر دیکھا کہ کذا بون نے جھوٹ اڑایا تھا سبحان اللہ منظور یون تھا کہ روزہ آپکا دنیا کے پانی سے نہ کھلے اس عرصے مین کہ آپ دریای فرات پر پہنچے اور وہان سے خیمے کی طرف آئے چار سو نابکارون کا کھیت رستے مین ڈالدیا جب خیمے مین پونہچے مستورات اہل بیت کی خدمت شریف مین حاضر ہوئین آپنے وصیت فرمائی کہ سوای صبر کے اور کچھ علاج نہین یتیمان شہدا کو خوش رکھنا کسی طرح سے اُنکی آزردگی روا نہ رکھنا حضرت زین العبا کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا نظم

مری جان اب وداع آخرین ہے
یہی ایمای ختم المرسلین ہے
لے اب جاتا ہون تجکو حق کو سونپا

رہے بیٹے جیتا کہ تو مسند نشین ہے
گلے سے آ تجھے عابد لگا لون
کہ میرا منتظر شمر لعین ہے

جو ہونا تھا ہوا مرضی خدا کی
کہ تیری بو مری جان کے قرین ہے
حضرت شہربانو نے عرض کی ای

سیدای سرور مین اگرچہ بیٹی یزدجرد بادشاہ ایران کی ہون کہ وہ پوتا نوشیروان عادل کا تھا مگر

اس ملک مین غریب مسافر ہون آپکی بہنین اور بیٹیان تو اولاد حضرت فاطمہ خاتون جنت کی
ہین انکی تو حرمت لوگ اُنکے واسطے سے کرینگے پھر اگر کسی نے ہاتھ ڈالا تو مین حرمت آپکی ہونگی
اِسکا مجکو بڑا خیال ہی آپنے مونہہ طرف آسمان کے کیا اور آنکھون مین آنسو بھر کے کہا ای شہربانو
مین اللہ تعالی کے کام مین ہون وہ میری حرمت کا حافظ ہی اور علاوہ اسکے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر
بیٹیان پوتیان خاتون جنت کی ہین تم بہو انکی ہو اور بہو بیٹیان تو ایک ہی مرتبے مین ہوتی ہین
پھر آپ سوار ہوے اور فرمایا ؎

ای میرے ہمدمو میرے غمخوار دوستو	آؤ نگاہ دمکو کوئی یاد گر کرے
خون حسین وردسے فریاد گر کرے	تختہ اُلٹ پڑے ابھی ابن زیاد کا

جب ایکی بار آپ میدان مین تشریف
لائے عمر سعد نے لشکر سے کہا کہ یہ شخص تنہا رہگیا اور پیاس کی شدت سے اسکا جگر کباب ہی تم ایک
ایک کرکے اسکے سامنے نہ جاؤ بلکہ سب دھاوہ کرو اور انکو بیچ مین گھیر لو جب کتون نے شیر بیشہ
کو گھیرا آپنے ایک آواز کڑک کا دیا کہ آنا ابن رسول اللہ زلزلا زمین آگیا اور ایک بجلی
سی انکی آنکھون مین چمک گئی پھر آپنے اپنے تئین دریای فرات تک پونہچایا چاہا کہ ایک گھونٹ پانی
پیون عورتون اور بچون کی پیاس یاد کرکے پانی اُٹھا پھینک دیا پھر فوج اعدا نے آپ پر حملہ کیا
یہان تک کہ زخمون سے آپکا بدن چور ہوگیا اور طاقت مین فرق آگیا اور گھوڑا بھی تھک گیا اوسی
حال مین عمر سعد سامنے آیا آپنے فرمایا تو ارادہ میرے قتل کا رکھتا ہی اُسکو شرم آگئی اُٹھ چلا گیا شمر نے
پیادون سے کہا کہ تم انکو چارون طرف سے گھیر لو اُس حال مین آپ تلوار سے کسی کو اپنے پاس
نہ آنے دیتے تھے اُسوقت شمر نے چاہا کہ خیمے کو لوٹین آپنے فرمایا کہ جب تک صاحب لشکر زندہ ہو اُسکا
مال لوٹنا کونسے دین کی بات ہی مین یہان موجود ہون آؤ مجسے قتال کرو یہ سنکر وہ شرمائے اور غارت
کرنے سے خیمے کے باز آئے عمر سعد نے لشکر والون سے تاکید کی کہ جو مردانگی کرنی ہی انکے مقابلے
مین کرو اُسوقت آپ حیران پریشان چارون طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے قطعہ

جدھر دیکھتا ہون نہین دوست کوئی
کہان جاؤن کسکو بلاؤن مین یارب

نہ آتا نظر ہی کہین دوست کوئی
نہین یان دم واپسین دوست کوئی

آخر ظالمون نے تیرون کا مینھ برسایا بہتر زخم تیر اور نیزے اور تلوار کے آپ کے بدن مبارک پر آئے
شدت تیر بارانی سے آپ گھوڑے سے اُتر آئے اور طاقت کھڑے ہونے کی نہ رہی زمین پر بیٹھ گئے
اُسوقت ایک غبار زمین سے آسمان تک پہونچا کہ فرزند رسول جگر گوشۂ بتول گھوڑے سے زمین پر گرا

گرے جب زمین پر امام حسین
کہ وہ پھول جنت کا کملا گیا
کہون کیا کہ خیمے مین کیسا تھا غم
جناب محمد کی جو آل ہو
تو سجدے سے بس آپ اُٹھتے نہ تھے
کہین دل سے کیونکر نہ سب ہاے ہاے

علی اور نبی اور زہرا کی جین
ہوا آسمان پر یہی غلغلہ
کہ ہی ہی ستم اور ہی ہی ستم
تو یاد آتا ہی مجکو وہ وقت اب
کہ ایسا نہو وہ کہین گر پڑے

زمین مین وہ ہین زلزلہ آگیا
کہ وہ ماہ تابان زمین پر گرا
کہ اُس شاہ والا کا یہ حال ہو
کہ حضرت کے کندھے پہ چڑھتے تھے جب
گرے اسطرح سے وہ اب ہاے ہاے

راقم کہتا ہی کہ وہ وقت یاد آتا ہی کہ جب یہ پیٹھ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت نماز مین بیٹھ گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر نہ اُٹھایا یہان تک کہ ستر بار تسبیح سجدے مین کہی اور جب سر اُٹھایا تو آہستہ آہستہ کہ گر نہ پڑین اسوقت کو اگر دیکھتے رسول اللہ صلعم تو کیا حال آپ کا ہوتا ع

نہین تاب دل کو کہ اب کیا کہون　　کلیجا پھٹا جاتا ہی کیا کرون

اس حال مین ہر ایک شقی سر کاٹنے کے ارادے سے آگے جاتا تھا مگر شرم و حیا سے اُلٹا چلا آتا تھا او

اس کار سخت مین کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی ع

کیا سہل کام ہی کہ کٹے سر حسین کا

احمد کے نور چشم کا زہرا کے چین کا

شمر نے لشکریون کو للکارا کہ توقف کیا ہی ایک آدمی کا قتل اگرچہ بہادر ہو مگر ایسے وقت مین کہ زخمون سے چور ہو گیا مشکل ہی ایک نابکار ظالم نے ایک تیر ایسا زور سے پیشانی مبارک پر مارا کہ ایک ٹکڑا پیشانی مبارک کا اُکھڑ گیا اور وہان سے فوارہ خون کا

چھوٹا آپنے اُس خون کو تمام روی مبارک پر مل لیا اور فرمایا کہ اسی رنگ سے قیامت کے دن نانا حضرت
کے سامنے جاؤنگا سلمان بن انس نے نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ آپ زمین پر گر گئے خولی بن یزید
گھوڑے سے نیچے اُترا اور چاہا کہ سر مبارک کو جدا کرے ہاتھ اُسکا کانپا وہ ہٹ گیا شمر ظالم آپ کے
سینہ مبارک پر چڑھ بیٹھا آپنے آنکھ کھولی اور فرمایا کون ہی تو بولا کہ شمر ذی الجوشن ہون مین آپنے
اُسکے دونون دانت باہر نکلے ہوے دیکھے فرمایا سینہ کھول اُسنے سینہ کھولا سینے پر داغ کوڑھ کے
دیکھے فرمایا صَدَقَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی سچ
فرمایا میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای حسین تیرا قاتل کتا ابلق ہی سو وہ کتا ابلق تو ہی ہی آج
مین نے خواب مین دیکھا ہی نانا حضرت کو فرماتے ہین ای حسین کل نماز جمعہ کے وقت تو میرے پاس
ہوگا ای شمر آج کیا دن ہی کہا عاشورا اور جمعہ فرمایا کیا وقت ہی کہا نماز جمعہ کا کہا لوگ اسوقت کیا
کر رہے ہین کہا نماز جمعہ پڑھ رہے ہین خطیب منبرون پر خطبہ پڑھ رہے ہین فرمایا اسوقت منبرون پر
حمد خدا اور ثنا رسول کی بیان ہو رہی ہی اور تو اس سینے پر کہ جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسے
دیا کرتے تھے اسوقت چڑھا بیٹھا ہی اب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی داہنی طرف اور حضرت
یحییٰ علیہ السلام کو بائین طرف اپنے دیکھتا ہون اور وقت نماز کا پایا مین نے اگر ادا کرون مین
نماز کو تو میرے ذمے رہیگی اُٹھ کھڑا ہو کہ مین نماز ادا کرون شمر اُٹھا آپنے نماز کی نیت کی شمر نے عین
حالت نماز مین سر مبارک تن سے جدا کیا اور روح پر فتوح آپکی نیچے عرش برین کے اعلے علیین مین
پرواز فرما گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ سے دیکھو شاہ کربلا کو قتل کے میدان مین ؎
سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز ؎ عمر شریف آپکی چھپن برس و پانچ دن کی تھی **فصل**
اُن واقعات کے بیان مین جو بعد آپکی شہادت کے ظہور مین آئے حضرت ابن عباس رض روایت
کرتے ہین دیکھا مین نے خواب مین وقت دوپہر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پریشان مو غبار آلود

ہاتھ مین شیشہ خون کا لیے ہوے عرض کی مین نے کیسا ہی یہ شیشہ یا رسول اللہ فرمایا خون حسین
اور اُسکے ہمراہیون کا ہی کہ اٹھاتا ہون مین یہ خون آج صبح سے پھر مطابق کیا مین نے یہ خواب تو تھا
وہ دن آپ کی شہادت کا روایت کیا اسکو بیہقی نے اور روایت ہی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی سے
کہ فرماتی ہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایسے حال مین کہ آپ کی
ریش مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا عرض کی مین نے یہ کیا حال ہی آپکا یا رسول اللہ فرمایا مین
مقتل حسین مین موجود تھا روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی نے غور کا مقام ہی کہ جب آواز دردناک
حضرت عباس رضی سے آپکو رات کو تکلیف تھی اور نیند نہ آتی تھی اور رونے کی آواز حضرت امام حسین رض کی حالت طفولیت
مین آپکو بیچین کرتی تھی کہ فرماتے تھے آپ ای فاطمہ نہین جانتی ہی تو کہ حسین کے رونے کی آواز سے
مجھے صدمہ ہوتا ہی اب اس حال مین تشریف لانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کربلا مین اور خون
حضرت امام اور اُنکے بھائی بندون اور فرزندون کا سمیٹ کر شیشے مین بھرنا اور گرد و غبار کربلا
کا آپکے چہرۂ مبارک پر ہونا یہ کیا بعید بات ہی

نظم

کہ بیچین ہین قبر مین مصطفےٰ
یہ ریش مبارک پر کیون گرد ہی
کہ وہ پوچھتی آئین ہین کربلا
تو اموی تھا سیطن کا ای لعین
کہ اسلام مین تجھسے دھبا لگا
اندھیرا ہو گیا کون و مکان مین

خدا کے ہین پیارے محمد نبی
یہ صدمہ ہی کیسا یہ کیا درد ہی
علی مرتضےٰ کو دیا یہ قلق
خدا دیوے تجھکو عذاب مُہین
نظم تجھے بھی کچھ خبر ہی کیا ہوا تھا
زمین مین زلزلہ سا آگیا تھا

ارے شمر ظالم کیا تونے کیا
اُنھین تو نے دمی قبر مین کھلبلی
یہ خاتون جنت کو صدمہ دیا
تو سالا تھا اُنکا بجالایا حق
تو پیدا مسلمانون مین کیون ہوا
نبی کا لعل جب مارا گیا تھا

روایت ہی بصرۂ ازدیہ سے کہ
جب شہید ہوے حضرت امام حسین رض تو خون برسا آسمان سے پس صبح کو اُٹھے ہم تو ہمارے برتن
خون سے بھرے ہوے تھے روایت ہی زہری سے کہ روز شہادت حضرت امام حسین کے جو پتھر اٹھایا

بیت المقدس مین اُسکے نیچے خون تازہ سرخ موجود ہوا روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی اور ابونعیم نے نظم

آسمان سے خون برسا تین دن
دے جواب اسکو بھلا دیتا ہی کیا
پوچھتی ہین سر کہان ہی ای حسین
کیا کیا تو نے بتا ای بےحیا
یا الٰہی اُسکا ہو خانہ خراب
آسمان اس رنگ سے رنگین ہوا
فاطمہ زہرا بھی ششدر ہین کھڑی
دے جواب ای شمر ملعون کچھ ذرا
دے جواب ای کلب ابلق اسکا تو
از پی آل نبی مصطفے
کربلا مین آئے ہین حضرت نبی
دیکھتی ہین سر کٹا فرزند کا
پوچھتے ہین وان کھڑے شیر خدا
کیون بھلا آدم سے تو کتا ہوا

روایت ہی ابن حبان سے کہتے ہین جسدن شہید ہوے حضرت امام حسینؑ اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور جسنے ملی زعفران لٹی ہوئی اُس لشکر کی منہ پر اُسکا مونہ جل گیا روایت کی یہ حدیث بیہقی نے روایت ہی جمیل بن مرہ سے کہا اُنھون نے آپکے اونٹ جو یزید کے لشکر والے پکڑ لیگئے سو جو اونٹ ذبح کیا اُنھون نے تو ایسا کڑوا ہوا گوشت اُنکا جیسے اندرائن کا پھل سو اُسکو کوئی نہ کھا سکا روایت کی بیہقی نے اور سفیان نے اپنی دادی سے کہ دو شخص جو حاضر تھے لشکر یزید مین ایک کا ذکر اتنا لمبا ہو گیا کہ وہ لپیٹ لیتا تھا اُسکو اپنی کمر سے اور دوسرا ساری پکھال پی جاتا تھا اور پیاس اُسکی نہ بجھتی تھی روایت کیا اس حدیث کو ابونعیم نے اور روایت ہی حبیب بن ثابت سے کہا سنا مین نے رونا جنون کا کہ یہ کہکے روتے تھے شعر مَسَحَ النَّبِیُّ جَبِینَہٗ فَلَہٗ بَرِیقٌ فِی الْخُدُودِ ✤ اَبَوَاہُ فِی عُلْیَا قُرَیْشٍ جَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُودِ ✤ ترجمہ نبی نے اُسکی پیشانی چھوئی تھی ✤ کہ روشن جسکا چہرہ چاند سا تھا ✤ علی تھا باپ گرامی قریشی ✤ تو نانا اُنکا تھا سرور جہان کا ✤ روایت ہی حضرت ام سلمہ ام المؤمنین فرماتی ہین کہ نہین سنی تھی مین نے آواز جنات کے رونے کی بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر آج کی رات تو جانا مین نے کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر فرمایا حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے کہ باہر جاکے

دریافت کرکے کیا واقعہ ہوا اُسنے خبر دی کہ امام حسین کی خبر شہادت آئی اور جن یہ کہکے بھی روتے تھے ؎

اَلَا یَا عَیْنُ فَانْتَھِلِیْ بِجَھْدٍ	وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّھَدَاءِ بَعْدِیْ
عَلٰی رَھْطٍ تَقُوْدُھُمُ الْمَنَایَا	اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَبْدِیْ

ت ہو سکے جتنا روے تو ای چشم ٭ کون روئیگا پھر شہیدون کو ٭ پاس ظالم کے کھینچ لائی ہے موت ای وای ان عزیزون کو ٭ روایت کیا اسکو ابونعیم نے روایت ہی منہال بن عمرو سے کہا انھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی دیکھا مین نے سر مبارک حضرت امام حسین کا نیزے پر شہر دمشق مین اور ایک شخص سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ؏ اُسوقت سر مبارک بولا زبان فصیح سے کہ قصہ میرا اصحاب کہف کے قصے سے بھی زیادہ عجیب ہی یعنی مجھے قتل کرنا اور میرا سر نیزے پر لیے پھرنا اصحاب کہف کے قصے سے زیادہ تعجب خیز ہی روایت کیا اسکو ابن عساکر نے روایت ہی ابی قنبل سے کہا انھون نے جب سر مبارک کا لشکر کوفے کو چلے تو پہلی منزل مین ایک لوہے کا قلم نکلا اور لکھی اسنے ایک سطر خون سے

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا	شَفَاعَةَ جَدِّهٖ یَوْمَ الْحِسَابِ
حسین ابن علی کو قتل کر دے امت اور رکھے	بروز حشر امید شفاعت اُنکے نانا سے

روایت ہی حضرت عباس رض سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ مین نے قتل کیے یحیےٰ بن زکریا کے قصاص مین ستر ہزار آدمی اور بیشک مین قتل کرونگا تیرے نواسے کے قصاص مین ستر اور ستر ہزار یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی خون حسین کے بدلے مین اور ایسا ہی ہوا مختار کی جنگ مین **فصل** بیان مین اُن حدیثون کے کہ جو جبرئیل ع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے خبر دی حضرت امام حسین کی شہادت کی مولانا شاہ عبدالعزیز سر الشہادتین مین لکھتے ہین کہ وہ حدیثین درجۂ تواتر اور شہرت کو پہونچ چکین

پہلی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ خبر دی مجکو جبرئیل علیہ السلام نے کہ بیٹا میرا حسین شہید ہوگا بعد میرے زمین طف مین اور
لائے میرے پاس مٹی وہان کی اور کہا اس زمین مین وہ شہید ہوگا روایت کیا اسکو ابن سعد
اور طبرانی نے دوسری حدیث ام الفضل کی ہی اُسمین یہ فرق ہی کہ وہ مٹی سرخ تھی روایت
کیا اسکو ابو داؤد اور حاکم نے تیسری حدیث روایت ہی احمد سے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہا البتہ داخل ہوا مجپر ایک فرشتہ کہ وہ نہین آیا تھا میرے پاس کبھی کہا اُسنے آپکا بیٹا
یعنی حسین شہید ہوگا اور اگر چاہین آپ تو مین دکھاؤن آپکو مٹی وہان کی جہان شہید ہونگے
آپ پس دکھائی مٹی سرخ چوتھی حدیث حضرت انس روایت کرتے ہین کہ اذن طلب کیا مینھ
کے فرشتے نے رب العالمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا پس وہ اذن لیکر آیا
اُسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر مین تھے فرمایا آپنے ام سلمہ سے دروازے کی
خبرداری کرو اور کسی کو میرے پاس آنے نہ دو پھر ام سلمہ خبرداری کرتی تھین دروازے کی کہ
آئے حسین علیہ السلام اور زبردستی کرکے چلے گئے اندر پھر کودنے لگے اور رسول اللہ صلعم انکو گود
مین لیکر چومنے لگے پس کہا اُس فرشتے نے کہ آپ اس بچے کو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کہا فرشتے نے قریب
کہ امت آپکی قتل کریگی انکو اور اگر چاہین آپ تو مین دکھاؤن آپکو وہ مٹی جہان قتل ہونگے وہ پس لایا وہ فرشتہ
ایک مٹھی بالو کی پس لیلیا اُس بالو کو ام سلمہ نے اپنے کپڑے مین روایت کیا اسکو ذہبی نے
اپنی معجم مین پانچوین حدیث روایت ہی ام فضل سے کہ گئی مین پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ایکدن امام حسین کو لیکر پھر دیدیا مین نے اُنکو آپکی گود مین پھر جو مین نے
دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو آنکھون سے آنسو جاری ہین فرمایا آئے میرے پاس
جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ یہ بیٹا میرا شہید ہوگا اور لادی مجکو مٹی سرخ روایت کیا اسکو حاکم اور

بیہقی نے چھٹی حدیث روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ فرماتی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایکدن پس بیدار ہوے آپ اور تھے آپ غمگین اور ہاتھ مین سرخ مٹی تھی اُلٹ پلٹ کرتے تھے اُسکو آپ عرض کی مین نے کیا ہی یہ یارسول اللہ فرمایا خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ حسین میرا شہید ہوگا زمین عراق مین اور یہ مٹی اُسکی ہی روایت کیا اسکو ابو نعیم اور بیہقی نے ساتوین حدیث روایت ہی ام سلمہ سے کہ فرمایا مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوجائے یہ مٹی خون توجان لیجیو میرا بیٹا شہید ہوا پھر رکھ لیا مین نے اُس مٹی کو شیشے مین روایت کیا اسکو ابو نعیم نے آٹھوین حدیث روایت ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ مین نے شب شہادت امام حسینؓ کے غیب سے یہ آواز سنی

أَيُّهَا الْقَاتِلُونَ جَهْلاً حُسَيْناً ۔ أَبْشِرُوا بِالْعَذَابِ وَالتَّذْلِيلِ

قَدْ لُعِنْتُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ ۔ وَمُوسَى وَحَامِلِ الْإِنْجِيلِ

جاہلو ابن علی کے قاتلو ۔ ہو مبارک تمکو ذلت اور عذاب

تمپہ لعنت کی غرض داود نے ۔ اور کیا موسی وعیسی نے عتاب

کذا فی تحریر الشہادتین والصواعق نوین حدیث روایت ہی محمد بن عمرو بن حسنؓ سے کہا انھون نے کہ تھے ہم ساتھ امام حسینؓ کے پس دیکھا امام حسین نے طرف شمر ذی الجوشن کے اور فرمایا سچا ہی اللہ اور رسول اُسکا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گویا مین دیکھتا ہون طرف کتے ابلق کے کہ موہنہ ڈالتا ہی میرے اہل بیت کے خون مین اور تھا شمر کوڑھی روایت کیا اسکو ابن عساکر نے دسوین حدیث روایت ہی یحیی بن حضرمی سے کہ تھا مین سفر صفین مین ساتھ حضرت علی مرتضےؓ کے جب پہنچے آپ نینوے کے برابر تو فرمایا اے ابو عبد اللہ صبر کیجیو کنارے پر فرات کے مین نے عرض کی حضرت یہ کیا بات ہی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ حسینؓ شہید

ہونگے کنارے فرات کے **گیارھوین حدیث** اصبغ بن نباتہ کہتے ہین کہ آئے ہم ساتھ
حضرت علیؑ کے اوپر جگہہ قبر حسینؑ کے فرمایا یہان اونٹ انکے بیٹھینگے اور یہان
کجاوے رکھے جاوینگے اور یہان خون انکے بہینگے وہ ایک جماعت ہی آل محمد سے کہ مارے جاوینگے
اس میدان مین روینگے انپر آسمان و زمین روایت کیا اسکو ابونعیم نے **بارھوین حدیث** انس بن
حارث سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ میرا بیٹا شہید ہوگا کربلا مین جو کوئی
حاضر ہو مدد کرے اُسکی پس انس بن حارث شہید ہوے آپکے ساتھ تحریر مین لکھا ہی کہ یہ خبر آحاد ہی
جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اُسکو واجب ہوا عمل اسپر سو انس بن حارث نے سنا تھا
انھون نے مدد کی اور شہید ہوگئے اس باب مین حدیثین کثیر آئی ہین واسطے اختصار کے انہی پر
اکتفا کیا مین نے اب لکھتا ہون کچھہ حال باقی ماندگان آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بتوفیقہ تعالیٰ
فصل بیان مین واقعات بعد شہادت کے سبحان اللہ آپنے سر دیا مگر یزید پلید کے ہاتھہ مین ہاتھہ نہ دیا

سر داد و نداد دست بر دست یزید — واللہ کہ بناے لا الہ ہست حسینؑ

اُسوقت کا کیا حال لکھون کہ لکھا نہین جاتا اسپ ذوالجناح نے سر اپنا آپ کے خون مین
رنگین کر لیا اور خیمے کے قریب آیا حضرت امام زین العبا کے قدمون پر سر مار کر وہین
مرگیا عورتون کا کیا حال بتاؤن کہ کوئی مراتب اعلے نہ چھوڑے اللہ جل شانہ نے کہ سید الشہدا
پر ختم کر دیے اور مسلمانان امت نے وہ کام کیا کہ کافر کو بھی وہ کرتے ہوے حیا آئے کہ داخل
ہوے بعد شہادت حضرت امام صاحب کے خیمے مین اور لوٹ لیا وہان جو اسباب تھا

اہل جفا نے لوٹ لیا گھر بتول کا — سر کاٹا ہای راکب دوش رسول کا

شمر نے جب حضرت امام زین العبا کو خیمے مین دیکھا ارادہ قتل کا کیا حضرت زینب نے
ہاتھہ اسکا پکڑ لیا اور کہا کسی مذہب مین عورتون اور لڑکون کا مارنا روا نہین ہی ۵

مسکین ہی فاقہ کش ہی یتیم اور اسیر ہی
ہان تاجدار دین بشیر و نذیر ہی

اور قید کیے بارہ لڑکے نوجوان بنی ہاشم مین سے ایک اُنمین سے حضرت امام زین العابدین دوسرے محمد بن عمر بن الحسن اور دس کے نام مین نے کسی کتاب مین نہین پائے اور قید کیا پردگیان حرم نبوت اور پردہ نشینان خاندان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو

ارے ظالم نہین ڈرتا خدا سے
نہین آتا ہی باز اپنی جفا سے

حضرت زینبؑ اور حضرت کلثوم نے فرمایا کہ تم ہمسے دور رہو جو کچھ ہمارے پاس تُوم چھیا ہی ہم تمکو آپ اُتارے دیتے ہین تم نہین جانتے کہ ہم بیٹیان شیر خدا علی مرتضے اور جناب فاطمہ زہرا کی ہین پھر حکم کیا عمر سعد اور شمر ذی الجوشن نے کہ روندو گھوڑون سے لاشین شہدا کی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قطعہ

دل چاک چاک ہوگیا جاے رفو نہین
اب اسکے بعد ہوش نہین گفتگو نہین

اے آب خاک ہو کہ تری آبرو نہین
تشنہ گئے ہین ساقی کوثر جہان سے

فصل بیان مین روانگی اہل بیت اطہر کے

کوفے کو روایت ہی کہ ابن سعد نے عاشورے کے دن بعد شہادت کے آپکے سر مبارک کو اپنے سامنے طلب کیا اور دیکھنے کے خولی بن یزید کو حکم دیا کہ یہ سر مع اور سرون کے اور مع عورتون اور لڑکون کے ابن زیاد کے پاس لیجاؤ وہان سے دمشق روانہ ہوگا خوب احتیاط کرو دوسرے دن صبح گیارھوین تاریخ کو اپنی طرف والون کی لاشین دفن کرائین تیسرے دن بارھوین کو سب شہیدون کے سرون کو نیزون پر چڑھا کر میدان کربلا سے مع اہل بیت کے بشیر بن مالک اور خولی بن زید کے ساتھ کوفے کو روانہ کیا پہلی منزل مین پہنچے تو ایک تختانے کی دیوار پر یہ لکھا دیکھا

شعر

أترجو أمة قتلت حسيناً
شفاعة جده يوم الحساب

حسین بن علی کو قتل کر دیوے امت اور رکھے
بروز حشر امید شفاعت [illegible]

یزیدیون نے بتخانے کے پجاری سے پوچھا کہ یہ شعر کسنے لکھا ہو اور کب سے لکھا ہو اسنے کہا کچھ معلوم نہین پر اتنا اپنے بزرگون سے سنتا ہون کہ یہ شعر اس دیوار پر تمھارے نبی سے پانسو برس پہلے سے لکھا ہوا ہو جب اُس پجاری کو یہ قصہ بخوبی معلوم ہوا تب اُسنے یزیدیون کو دس ہزار درم دیے کہ یہ سر مجھے آج کی رات دیدو صبح لے لینا وہ راضی ہو گئی پجاری نے سر مبارک کو عطر اور کافور اور مشک لگا کے صندل کی چوکی پر رکھا اُسکے سامنے شمع رکھی اور تمام رات جمال مبارک کو دیکھتا رہا دیکھا کہ ستون کے ستون نور کے آپکے سامنے کھڑے ہین اور زمین سے آسمان تک نور کا عجب جلوہ ہو دو پہر کی صبح ہوتے ہوتے مسلمان ہوا اور باقی عمر خدا و رسول کی محبت مین گذاری یہ قدرت خداوندی ہی

حسن ز بصرہ بلال از جبش صہیب از روم	ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست

دوسرے دن کوفے مین پہنچے اہل کوفہ حال اہل بیت کا دیکھکر رو دئے تھے جناب ام کلثوم فرماتی تھین

تمھین تو باعث جور و جفا ہو	تمھین سب قاتل آل عبا ہو
تمھین نے تو ہی لوٹا گھر نبی کا	کیا برباد سب کنبہ علی کا

ابن زیاد نے سرون کو اور اہل بیت کو اپنے دربار مین طلب کیا اور کہا شکر ہو خدا کا کہ ہمنے اپنے دشمن پر فتح پائی حضرت امام زین العابدین کو دیکھکر حکم قتل کا دیا حضرت زینب اور ام کلثوم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اول تو ہم سبھون کو قتل کر بعد ہمارے اس ہمارے وارث کو قتل کرنا تو نہین جانتا کہ بغیر محرم کے عورتون کو سفر درست نہین اگر یہ بچہ بھی مارا جائیگا تو پھر کسکے ساتھ ہم عورتین مدینہ منورہ کو جائینگی اُسنے درگذر کی پھر کہا ان دونون بہنون نے اے ابن زیاد تیری عورتین کہان ہین کہا محل مین فرمایا تیری عورتین تو محل مین ہون اور سردار عالم کی نواسیان تیرے دربار مین کھڑی ہون ؎ موت کو کیا مونہ دکھائیگا نہین ۔ قبر مین کیا مر کے جائیگا نہین
پھر عبید اللہ بن زیاد نے سب رؤسای کوفہ کو جمع کرکے خطبہ پڑھا آئین یزید کی تو صیف کی اور

کہا اگر یزید حق پر تھا جیسا اللہ تعالیٰ نے اُسکی فتح کی امام حسین ناحق پر تھے تو اُنکی شکست ہوئی سب
اہل کوفہ سنا کیے کسی نے دم نہ مارا مگر عبداللہ بن عفیف حق پرست آدمی تھے اُنسے ضبط نہو سکا
اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا ای دشمن خدا تو جھوٹا ہی اور تیرا امام یزید بھی جھوٹا ہی
تو نے فرزند رسول کو قتل کیا اب انتظار کر عذاب دوزخ کا پھر حکم کیا کہ سر سید الشہدا کا تین دن
دروازہ کوفہ پر لٹکا ئین بعد اسکے شمر ذی الجوشن کو پانچ ہزار سوار دیکر سر شہدا کے مع
اہل بیت طرف دمشق کے یزید کے پاس روانہ کیا جب دمشق مین داخل ہوے یزید نے شہر کی
آراستگی اور دربار کا حکم دیا جب سارے شہر کی بازارون مین سر مبارک کو پھرا چکے تب دربار
مین طلب کیا آپ تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب سر شہدا کے اُسکے سامنے رکھے گئے وہ اُس
وقت بھی شراب پیتا جاتا تھا اور سب سرون کو دیکھتا جاتا تھا بعد فراغ کے نگاہ اُسکی حضرت
زین العابدین پر پڑی پوچھا یہ کون ہین شمر نے بتایا کہ بیٹا امام حسین کا ہی یزید نے کہا کہ
تو نے مجھے لکھ چکا ہی کہ انکے بیٹے مارے گئے کہا تیسرے بیٹے نہایت بیمار تھے اس سبب انکو نہین
مارا زندہ حاضر کیا کہا انکو بھی قتل کر وحمید بن مسلم اور ابن سعد نے خود حمایت کی اور
قتل سے بچالیا سبحان اللہ تیری قدرت جب تجھے بچانا ہو تو یون بچائے شمر کے ہاتھ سے
خیمے مین بچایا عبداللہ بن زیاد سے کوفے مین بچایا اور یزید کے ہاتھ سے دمشق مین
بچایا یہ قصہ بھی مثل قصۂ موسیٰ کے ہی ؎ جو تھا سادات کا رکھنا خدا کو وہ بچایا
ہر جگہ زین العبا کو جب اُسوقت یزید سر مبارک کو جو طشت زرین مین رکھا تھا دیکھکر بہت خوش
ہوا درخت خیزران کی چھڑی اُسکے ہاتھ مین تھی وہ حضرت کے ہونٹون پر لگاتا تھا اور کہتا
تھا ای حسین اسی منھ سے تم کہتے تھے کہ ہم یزید کی بیعت نہ کرینگے اب کہو تمہارا یہ حال ہی
ایسا ہی کچھ بکتا تھا اُس مجلس مین سمرہ بن جندب صحابی موجود تھے اُنھون نے اُسوقت

ایک نعرہ مارا اور کہا قَطَعَ اللّٰہُ یَدَکَ کاٹے اللہ تعالی ہاتھ تیرے مین نے بارہا دیکھا ہی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ان ہونٹون کو چوما کرتے تھے اور اب تو ان ہونٹون مین لکڑی
لگاتا ہی ای ظالم تو خاندان نبوت پر اتنا ظلم کر چکا اب تک تجھے بس نہین ہی یزید اس بات سے
بہت غصہ ہوا اور کہا ای سمرہ مجھے تیرے صحابی ہونے کا خیال ہی ورنہ مین تجکو اس گستاخی
کی سزا دیتا انھون نے فرمایا تف ہی تیری اس فہم پر کہ تجھے صحابیت کا تو خیال آئے اور اسکا
ادب نہ کرے اور نبی کے جگر گوشون کا یہ حال کرے اسوقت ہر طرف سے یزید پر لعنت اور ملامت
ہونے لگی اُسنے جھنجلا کے اسوقت کتنے صحابی قتل کیے روایت ہی کہ ایک یہودی سوداگر بھی وہان
حاضر تھا اُسنے یزید سے پوچھا یہ سر کسکا ہی اُسنے کہا اُس شخص کا ہی جسنے ہمارے بیعت سے انکار کیا تھا
سوداگر نے کہا کہ یہ شخص قوم کا بڑا شریف معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے تمھارا مقابلہ کیا کہا یہ شخص قوم
بنی ہاشم سے ہی کہا اسکے باپ کا کیا نام ہی کہا علی اور مان کا نام فاطمہ کہا فاطمہ کسکی بیٹی ہین
کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے کہا تو یہ تمھارے نبی کا نواسا ہی یزید نے کہا ہان
اُس سوداگر نے نہایت سر دھنا اور ہاتھ اپنے دانتون سے کاٹے اور کہا بڑا غضب کیا تمنے کہ
جسکا تم کلمہ پڑھو اُسکے نواسے کا سر کاٹکر اپنے سامنے رکھکر خوشی کرو یہ کہی جرأت تمھاری ہی
اور کسی سے یہ کام کب ہو سکتا ہی پھر سوداگر نے کہا کہ میرے اور داؤد علیہ السلام کے درمیان
مین ستر پشت کا واسطہ ہی سو میری ابتک اُنمین عزت اور حرمت ہی وای افسوس ابھی کل کی
بات ہی کہ تمھارے نبی نے دنیا سے انتقال کیا تمنے اُنکے خاص نواسے کے ساتھ یہ معاملہ کیا
یہ کہا اور وہ دربار سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا ؎ ارے مردود لعنت ہی خدا کی ÷ نبی کی
آل پر تو نے جفا کی ÷ اسی طرح ایک نصرانی قاصد قیصر روم کا دربار مین تھا اُسنے بھی یہ
بے ادبیان دیکھکر کہا عیسی علیہ السّلام کی سواری کے گدھے کا نشان ہم مین ہی ہم سب اسکا

اسکی عظمت اور حرمت کرتے ہین اور جواہر و زر اسپر قربان کرتے ہین حیف ہی کہ تمنے اپنے
نبی کے ایسے پیارے نواسے کو مار ڈالا اور سنا ہی کہ بڑی بھوک پیاس سے مارا معلوم ہوا کہ تم سب
بڑے ظالم لوگ ہو اسپر یزید خفا ہوا اور کہا کہ تو قاصد ہی سلطان روم کا ورنہ تجکو سزای شدید
دیتا اُسنے کہا یہ اور افسوس کی بات ہی کہ روم کے قاصد کا پاس آیا اور نبی کے فرزند کے
قتل مین کچھہ وسواس نہ آیا روایت ہی کہ حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم اور حضرت
امام زین العابدین کو دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا ای لڑکے تیرے باپ نے دعوی خلافت
کا کیا خدای تعالے نے اسکو جھوٹا کیا حضرت زینب نے فرمایا خدای تعالی منافقون کو جھوٹا
کہتا ہی کہ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۝ اور اہل بیت رسول نفاق سے پاک ہین انکی
شان مین فرمایا ہی وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۝ حضرت ام کلثوم نے فرمایا اپنی عورتون کو تونے
محل مین بٹھایا ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتون کو سر دربار بلایا ہی ذرا عذاب قیامت
سے ڈر یزید انکی باتون سے جھنجلایا اور عورتون کے قتل سے تو ناچار تھا یہ غصہ حضرت امام زین العبا
پر نکالا اور کہا جلاد سے کہ اسکو قتل کر و حضرت ام کلثوم نے ہاتھ انکا پکڑ لیا اور کہا ابھی پکارتی ہون یا رسول اللہ کو

اُنَادِيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا خَيْرَ مُرْسَلٍ	حُسَيْنُكَ مَقْتُوْلٌ وَّنَسْلُكَ ضَائِعٌ
کہتی ہون تمسے ای نانا میرے خیر الرسل	بھائی تو اراگیا اب نسل بھی کٹنے لگی

یزید کو اس کلام سے لرزہ ہوا اور حضرت امام زین العابدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا ای
علی بن حسین میرا بیٹا تمہارا ہم عمر ہی اُس سے کشتی کروگے فرمایا کشتی تو سہل ہی ایک خنجر اسکے
ہاتھ مین دے ایک میرے ہاتھ مین پھر دیکھ کون غالب آتا ہی فرمایا ای یزید انصاف کر قرآن شریف
ہمارے گھر مین اترا یا تیرے گھر مین وحی جبرئیل علیہ السلام تیرے یہان لاتے تھے یا ہمارے یہان
آیت تطہیر اور سورہ دہر تیرے حق مین نازل ہی یا ہمارے حق مین آیت مَوَدَّةً فِي الْقُرْبٰى تیرے حق

مین نازل ہوئی یا ہمارے حق مین یزید کو شکران کلام سے رعشہ بدن مین پڑا اور صاحبزادے کو
اور باتون مین لگایا اور کہا کوئی حاجت اپنی مجھسے طلب کیجیے وہ مین ادا کرون فرمایا میرے باپ کے
قاتل کو مجھے دے کہ مین اُسکو قتل کرون یزید نے سب لشکریون کو جمع کیا اور کہا کہ قاتل حسین
کون ہی سب نے کہا کہ خولی ہی خولی نے کہا سنان بن انس ہی سنان بن انس نے کہا قیس بن الاشعث
اُسنے کہا کہ شمر ہی شمر نے کہا مین نہین ہون یزید نے کہا سبکا اتفاق تجھپر ہی اچھا تو بتا کون ہی شمر نے
کہا قاتل حسین وہ ہی جسنے حکم قتل کا دیا اور لشکر اور فوج واسطے قتل کے بھیجی یزید اس بات سے
شرمندہ ہوا اور کہا دور ہو جا تُم تم پر لعنت ہو خدا کی پھر کہا آپ اور کچھ حاجت طلب کیجیے فرمایا سر میرے باپ
کا اور باقی شہدا کا مجھے دے کہ مین انکو دفن کرون کہا یہ حاجت مین نے پوری کی اور کچھ طلب کیجیے فرمایا
کل روز جمعہ ہی خطبے کا مجھے حکم دے کہا اچھا یہ بھی حاجت مین نے پوری کی اور کچھ طلب کیجیے فرمایا
مجھے مع اہل بیت کے مدینہ منورہ پہونچا دے کہا یہ بھی منظور کیا جب دن دوسرا ہوا یزید نے خوف
سے اپنے خطیب کو حکم خطبے کا دیا آپنے فرمایا ای یزید تو نے وعدہ خلافی کی یزید نے کہا کہ اب تو اُسکو
پڑھانے دیجیے اہل شام نے یزید سے درخواست کی کہ انکا خطبہ سننے کو ہمارا دل چاہتا ہی یزید نے
کہا انکے خطبے سے شور و غل اور فتنہ ہو جائیگا لوگون نے کہا کہ یہ ابھی لڑکے ہین اسکا خوف نکر یزید
نے ناچار حکم خطبے کا دیا آپنے کمال فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھنا شروع کیا اول حمد جناب باری
اور صلوۃ جناب رسالت پناہی کو ادا کیا اسمین لوگون کا یہ حال ہوا کہ پرنالے آنسوون کے جاری ہوگئے
پھر جب آپنے فرمایا اَنَا ابنُ رَسُولِ المُجتَبیٰ اَنَا ابنُ مُحَمَّدِ المُصطفیٰ
مین بیٹا رسول مجتبے کا ہون مین بیٹا محمد مصطفے کا ہون یعنی مین بیٹا سافر سُبحَانَ الَّذِی
اَسریٰ کا ہون مین بیٹا صاحب سر قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنیٰ کا ہون مین بیٹا صاحب
فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ مَا اَوحیٰ کا ہون فاطمہ لخت جگر پیغمبر کی میری دادی ہین کہ جنکے

حق مین پیغمبر نے فرمایا مَنْ اَذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِیْ اس خطبے سے شور وغل اور گریہ وزاری تمام مسجد مین برپا ہوا یزید نے اشارہ مؤذن کو کیا کہ تکبیر کہے آپنے بعد نماز کے فرمایا ای اہل کوفہ تمنے میرے باپ کو مکہ معظمہ سے بلایا اور اپنا امام بنایا پھر آپ ہی انکو قتل کیا یزید نے کہا لعنت ہو خدا کی اُنکے قاتلون پر عبید اللہ بن زیاد اگر زندہ میرے پاس بھیجتا تو مین اُنکی بہت حرمت اور عزت کرتا آخر آپکو بھی بدنام تمام ملکون مین ہوا اور مجھے بھی تمام روی زمین مین بدنام کیا راستہ ہم کہتا ہو کہ واقعی یہ کام موجب لعن کا ہوا قیامت تک شعر

نہین ہو کچھ قتل ناحق کا سنا سر ایسے سرور کا
کہ جبریل امین اُس ماہ کا گہوارہ جنبان ہو

نہین آسان ہو نیزے پہ رکھنا سر کو ایسے کے
کہ بوسہ گاہ احمد کا وہ ہر دم روی رخشان ہو

نہین ہو سہل کمھلانا گل آل محمد کا
خصوصا اُسکا جو اس باغ کا سرو خرامان ہو

یقین ہو کربلا مین یہ صدا ای غیب آتی ہو
کہ نفرین خدا ہو شمر پہ لعنت کا شایان ہو

یزید نے بسبب خوف بگڑ جانے رعایا کے اہل کی بہت خاطر اور تعظیم کی مستورات عفت کو عمدہ محل مین اُتارا اور کوئی دقیقہ اُنکی خدمت مین باقی نہین رکھا اور حضرت فاطمہ صغری کی حکایت کہ بعضون نے شام مین انتقال کیا غلط ہو فصل بیان مین روانگی اہل بیت نبوت کے طرف مدینہ منورہ کے مؤرخین فن نے لکھا ہو کہ جب نشہ یزید پلید کا ہلکا ہوا تو اپنے کردار سے نادم ہوا حضرت امام زین العابدین کو اپنی مسند پر اپنے پاس محبت سے بٹھایا کرتا تھا اور ہمیشہ استفسار کیا کرتا تھا کہ میرے گناہون کی بخشش کا بھی کوئی علاج ہو آپ اُسکے جواب مین فرمایا کرتے تھے کہ ہم رحمۃ للعالمین کی آل ہین ہمارا شیوہ معافی کا ہو لیکن سرکار خداوندی اس خون کی مدعی ہو یزید نے کہا اُسکا بھی کوئی علاج فرمائیے آپنے ایک نماز کی ترکیب اسکو بتائی مگر قدرت الٰہی جب وہ اُس نماز کا ارادہ کرتا تھا اُسکو مرگی آجاتی تھی گر پڑتا تھا بیہوش ہو جاتا تھا کبھی وہ نماز اُس سے ادا نہوئی

امام صاحب نے اُس سے فرمایا کہ تو مجھسے وعدہ کر چکا ہی کہ مدینہ منورہ پونہچا دیگا پہ دیتے سامان سفر اہل بیت نبوی کا مہیا کر دیا نعمان بن بشیر کے ساتھ کچھ فوج دیکر اہل بیت کو روانہ مدینہ منورہ کو کیا اسمین بھی اس حیثیت کو اپنی ہیبت اور شوکت اہل مدینہ پر جتانی منظور تھی مگر نعمان بن بشیر نے ایسی عزت اور حرمت اور آرام اور چین سے پونہچایا کہ کوئی دقیقہ خدمت کا باقی نہین چھوڑا الغرض جب یہ قافلہ باقی ماندگان آل نبی کا مدینہ منورہ مین داخل ہوا تو کیا لکھون حال اس روز کا کہ وہ دن قیامت کا تھا کہ تمام اہل مدینہ چھوٹے بڑے استقبال کے واسطے شہر سے باہر نکلے اُسوقت عورتون اور بچون بیکسون کو دیکھکر پتھر کے بھی آنسو نکلتے تھے **قطعہ**

سبھی جانتے تھے دغا کوفیون کی — سبھی جانتے تھے ستم شامیون کا
کہ تھے دیکھتے صبر آل نبی کا — غضب دیکھتے تھے وہ شیطانیون کا

کیا حال لکھون اسوقت کا کہ جب صاحبزادہ مع اہل بیت چند عورتین بچے روضہ منورہ پر حاضر ہوا اور بحال ابتر عرض کی

یا رسول اللہ تربت سے نکالو سر ذرا — دیکھو اہل بیت کو کیا حال ہی انکا ہوا
اپنے والد کا سلام ای حضرت خیر الانام — آپکی خدمت مین پونہچاتا ہون مین بیکس کھڑا
کوئی بھائی اور چچا میرے نہین وان بچے — حضرت عباس کا بھی لو سلام ای مصطفے
دو پھوپھی ہین تین بہنین ایک ماں اور یہ غلام — خدمت عالی مین انکو لیکے مین حاضر ہوا
آپکا کنبا کٹا سب کربلا مین ای نبی — آپکی امت نے بلوا کر یہ کی ہم سے دغا
کربلا مین تین دن ہم بھوکے پیاسے ہی رہے — آپ کا لخت جگر بھی ہو کا پیاسا ہی گیا

راقم کہتا ہی کہ اسوقت مین نہین جانتا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر مین کیا حال ہوا ہوگا مگر وجود پاک آپکا واسطے عالم کے رحمت ہی بنایا گیا تھا ورنہ اُس دن جتنا عذاب نازل ہوتا بجا تھا پھر حضرت ام سلمہ ام المؤمنین کا حال کیا لکھون کہ کیا تھا جس دن حضرت امام حسین نے مدینہ منورہ

سے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے تھے تو اُنکو یہ صدمہ ہوا تھا کہ گھر کے کونے کونے میں پکارتی پھرتی تھین کہ حسین بیٹا تو کہان ہی اب اسوقت مین جو حضرت امام زین العابدین اور عورتون اور بچون کو دیکھا اور امام صاحب کا سر دیکھا بیتاب ہوکر ایک ایک کو گلے لگاتی تھین اور بیہوش ہو ہوجاتی تھین اس حال سے کلیجا پھٹا جاتا ہی سچ کہا جلال الدین سیوطی نے وَفِی قَتْلِہٖ قِصَّۃٌ فِیْہَا طُوْلٌ لَا یَحْتَمِلُ الْقَلْبُ ذِکْرَہَا فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۵ یہ چہری شہادت جو تھی بالکمال مفصل بیان ہوچکا اُسکا حال ❊ فصل بیان مین تاراج مدینۂ مبارک کے جب یزید پلید تباہی اہل بیت نبوی سے فارغ ہوچکا اور اپنا گھر جہنم مین بنا چکا تو اُس گناہ کی شومی سے دل اسکا بالکل سیاہ ہوگیا مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار سوار دیکر سپہ سالار کرکے مدینۂ منورہ کی بربادی کے واسطے بھیجا ۵ قلم کیا تھے جو کہ اُسنے کیا ❊ مگر کیا کرون کچھ تو لکھنا پڑا سات سو صحابی جلیل الشان اور سب ملاکر دس ہزار کو قتل کیا اور تین دن تک اُس شہر مقدس کو لوٹا اور ننھے ننھے بچون اور عورتون کو قید کر لیا حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کا گھر جو گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا لوٹ لیا اور حضرتؐ کی مسجد مین ستونون سے گھوڑے باندھے منبر اور روضۂ مبارک مین جو ٹکڑا زمین جنت کا تھا اُسکو گھوڑون کے پیشاب اور لید سے ناپاک کیا اور تین دن تک اُس مسجد مین نماز نہ ہوئی فقط سعید بن مُسیّب دیوانہ بنکے وہان سے نہ ٹلے اب جو اور حرکتین اُس بقعہ متبرکہ مین اُس لشکر نے کین وہ مجھسے لکھی نہین جاتی ہین ۵ جو جو وہان نہ ہونا تھا سب کچھ ہی ہوگیا ❊ بیدار فتنہ ہوگیا ایمان سو گیا اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ جب یزید یہ عمل بد بھی کرچکا اور نقصان ظاہری اُسکا اس گناہون کی شامت سے کچھ ظہور مین نہ آیا مال وجان اولاد سب سلامت رہے تو اُسکے ایمان ہی پر اور زیادہ تباہی آئی کہ قلب اُسکا نہایت درجے کا سیاہ ہوگیا اب اُسنے مکۂ معظمہ کی بربادی کے واسطے لشکر

روانہ کیا وہان پہونچکر اُسنے گو پھنون سے خانہ کعبہ پر پتھر برسائے ایسا کہ جای طواف سب
پتھرون سے بھر گئی اور مسجد الحرام کے کئی ستون بھی ٹوٹ گئے اور پردہ خانہ کعبہ کا تنور مین جلادیا

اللہ ری قساوت قلبی کہ اپنا دل	پتھر بنا لیا ہی کہ آہن بنا لیا
یہ ظلم اور خانہ کعبہ مین ہای ہای	دوزخ مین تو نے اپنا تو مسکن بنا لیا

اور وہان بھی بہت صحابیون کو قتل کیا سبحان اللہ جس شہر کے حق مین خداوند کریم فرمائے
مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اُسکی ایسی ایسی بے ادبیان وہ نابکار جائز رکھے جب مکہ مدینہ زادہما
اللہ تعظیما الی یوم القیمۃ بھی وہ خبیث فتح کر چکا اب شریعت محمدی کی تبدیل اور تغیر کی فکر مین
ہوا نماز روزہ زکوۃ خیرات تقوی بالکل موقوف کیا علی الاعلان شراب کا پینا اور زنا و اغلام کرنا شروع
کیا علاوہ اُسکے سگی بہن بھائیون کا نکاح جائز کر دیا اب بھی اُسکے کفر مین اہل تقوی کو تردد ہی
اصل بات یہ ہی کہ یہ فقط انکا تقوی ہی کہ زبان انکی محفوظ ہی ورنہ اُسکے اسلام کا کام تو ہو چکا تھا
اہل مکہ اور مدینہ نے بیعت اُسکی توڑ دی تھی کذا فی تاریخ الخمیس طبری مین لکھا ہی کہ نہین شک
ہی یزید کے کفر مین کہ اُسنے غزوہ کیا نبی پر اور قیامت کے دن مخاصمت کرینگے رسول اللہ صلعم
اُس سے اور مخاصمت کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غضب ہی خدا کا حکایت ایک عالم سے
کسی نے یزید کی بخشش کا حال پوچھا انھون نے جواب دیا کہ اور تو صورت اُسکے غفران کی نظر
نہین آتی مگر ہان یہ بات ہی کہ مدعی خون کے سب کریم ہین سو جواب اسکا یہ ہو سکتا ہی کہ مدعی خون
کے سب کریم ہین مگر سرکار مدعی ہی وہ نابکار علاوہ قتل اہل بیت کے مرتکب ایسے امورات منکر کا
ہوا تو اللہ جل شانہ کا اُسنے مقابلہ کیا آخر اسکو اختیار ہی وہ مالک ہی اگر اُسے نہ بخشیگا تو ہمارے
دل کو چین ہی اور اُسکو بخشیگا تو ہمین بڑا ہی سہارا ہی ؎ اگر در دہر یکسر صلای کرم +
عزازیل گوید نصیبے برم ٭ تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ دوزخ مین آگ کے صندوق کے اندر

یزید بند ہی اور نصف عذاب دوزخ کا اُسکو اور نصف اور سب اہل دوزخ کو ہی واللہ اعلم بحقیقۃ
الحال اسی تباہی کے ساتھ وہ تین برس سات مہینے تخت سلطنت پر رہا آخر پندرھوین تاریخ
ماہ ربیع الاول کی ۶۴ سنہ ہجری مین شہر حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہی انتالیس برس
کی عمر مین نامراد مر گیا اور قدرت خداوندی یہ ہی کہ جس دن بیت اللہ شریف پر اُسنے پتھر برسائے
اُسی دن اُسپر پتھر موت کا پڑا ؎ نہ ظالم رہا اور نہ سرور رہے ✤ اک افسانہ بیکسی رہگیا ✤
فصل بیان مین تخت نشینی معاویہ بن یزید کے یزید کے بیٹے کا نام مُعاویہ تھا اُسکو اگرچہ یزید
نے اپنی زندگی مین ولی عہد کر دیا تھا مگر وہ مرد دیندار اور خوف کرنے والا تھا اللہ سے اُسکو جب
تخت پر بٹھایا اُسنے کچھ عرصے کے بعد خطبہ پڑھا بعد حمد و نعت کے تمام اہل شام کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ یہ تخت نامبارک ہی میرے دادا نے مقابلہ حضرت علی مرتضے سے کیا وہ بھی بُرا تھا اسواسطے کہ
حق خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تھا اور میرے باپ نے تو نہایت ہی بدکام کیا کہ اس تخت
کے غرور مین اہل بیت رسالت کو قتل کیا مین اس تخت اور اس بادشاہت کو نہین قبول کرتا
ہون جسکا دل چاہے آل ابو سفیان سے وہ اس تخت نامبارک پر بیٹھے یہ کہکر تخت سے اُتر آیا
اور گوشۂ عافیت مین بیٹھ گیا اُسنے بھی تیس برس کی عمر مین انتقال کیا مگر کسی سے کچھ غرض
نہ رکھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ ؎ گمہا چنین گوہر خانہ خیز ✤ چو بو طالبے
راکنی سنگریز ✤ اب کچھ حال بطور اختصار کے عبید اللہ بن زیاد اور عمر سعد اور شمر اور خولی کا لکھتا ہون
کہ کچھ تو دل مضطر کو چین آئے اور جان بیچین کل پائے **فصل** بیان مین یزیدیون کی بربادی
کے جب مختار بن ابی عُبَیدہ ثقفی عبد الملک کی سلطنت مین کوفے پر غالب آیا اول عمر سعد کو طلب
کیا اُسکا بیٹا حفص نامے حاضر ہوا پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہی کہا خانہ نشین ہی کہا اب کیونکر حکومت
رے سے دست بردار ہو کر گھر بیٹھا ہی پھر حکم دیا کہ عمر سعد اور اُسکے بیٹے اور شمر کا تلوار سے سر اُڑا دین

اور اُن سرون کو حضرت محمد بن حنیفہ کے پاس جو بھائی حضرت امام حسین کے مدینہ شریف مین
تھے روانہ کیا حکم دیا جو جو کربلا مین مقابل امام حسینؑ کے تھا اسکو جہان پاؤ گردن اُڑاؤ یہ حکم
سنکے کوفے والے بصرے کو بھاگے لشکر مختار نے اُنکا پیچھا کیا جسکو پایا قتل کیا اور اُنکی لاش
کو جلایا اور شمر کا گھر تو اول ہی برباد ہوچکا تھا کہ نطق المفہوم مین لکھا ہی کہ جب شمر سر مبارک کو
لیکر کوفے کو جاتا تھا رات کو اپنے گھر رہا اور سر مبارک کو اپنی چارپائی کے نیچے رکھکر سو گیا اُسکی
بی بی کہ نہایت عابدہ تھی تہجد کے واسطے اُٹھی کیا دیکھتے ہی کہ سارا گھر نور سے منور ہی اور ایسا
نظر آیا کہ اب قریب ہی کہ دیوارین گھر کی شق ہو جائین اُسنے غور کیا کہ نور شروع کہان سے ہی
دیکھا کہ شمر کی چارپائی کے نیچے سے شرارے نور کے نکل رہے ہین نیچے جھک کر دیکھا کہ ایک
سر رکھا ہی اور اس نور کا ظہور رہا ہی ہی سر مبارک کو وہان سے نکالا اور گلاب سے دھویا اور شمع
روشن کر کے دیکھا تو پہچانا کہ سر مبارک شاہزادۂ امام حسین کا ہی گلے لگایا نہایت پیار کیا اور
شمر کو جگایا کہ ارے بدبخت یہ تو کیا کر لایا وہ اُٹھکر کہنے لگا کہ تو اس خیال مین نہ پڑ عورت نے
کہا ارے کم بخت انکی محبت تو ایمان کا نشان ہی تو ایمان کی محبت میرے دل سے دور کرتا ہی
شمر نے گھرک کے کہا کہ رکھدے سر کو ورنہ تیرے سر کو تلوار سے کاٹونگا عورت نے کہا کہ جب
سر میرا زمین پر گریگا جب یہ سر مبارک مجھسے جدا ہوگا شمر کو نشہ شراب قہر الٰہی کا چڑھا ہوا تھا
ایک تلوار عورت کو ماری دونون سر ایکدم زمین پر آپڑے گھر تو اپنا وہ آپ کھو چکا تھا اب
مختار نے اُسکو سخت عذاب سے مارا جب خولی بن یزید گرفتار ہو کے آیا اُسکا گھر بھی برباد
پہلے ہی ہوچکا تھا وہ قصہ روضۃ الشہدا مین یون لکھا ہی کہ خولی بھی اپنی باری مین سر مبارک
لیکر کوفے کی راہ مین اپنے گھر آیا اور سر مبارک کو تنور مین رکھدیا اور سو رہا اُسکی بی بی بھی
تہجد خوان تھی وہ تہجد کے واسطے اُٹھی اُسنے تمام گھر کو نورانی دیکھا حیرت مین کھڑی ہی دیکھا

کرایک تخت غیب سے اُترا اُسپر سے چار بیبیان نورانی اُترکر کنارہ زمین مین بیٹھ گئین ایک بی بی
نے سر مبارک کو تنور سے نکالا اور گلے سے لگایا اور نہایت پیار کیا اور رونا شروع کیا اُنکے ساتھ
وہ تینون بیبیان بھی رونے لگین کچھ دیر کے بعد وہ سر تنور مین رکھدیا اور تخت پر بیٹھکر وہ
بیبیان چلی گئین یہ اُٹھکر تنور کے پاس گئی اور سر مبارک کو تنور سے نکالا کیوڑے اور گلاب سے
دھویا شمع روشن کی پہچانا کہ سر مبارک حضرت امام حسین کا ہے نہایت پیار کرکے اور آنکھون سے
لگا کر رویا کی اور روتے روتے بیہوش ہو گئی ہاتف غیب نے آواز دی کہ تو کچھ خوف نہ کر
جو کریگا وہی بھریگا اُسنے کہا اے ہاتف غیبی یہ سر تو مین نے پہچانا مگر یہ معلوم نہین کہ یہ چارون
بیبیان کون تھین ہاتف نے آواز دی وہ بی بی کہ جسنے سر مبارک کو تنور سے نکالا تھا وہ
حضرت فاطمہ زہرا بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھین اُنکے پاس اُنکی والدہ حضرت
خدیجہ کبری محل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھین اُنکے پاس حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علے
کی تھین اُنکے پاس حضرت آسیہ والدہ حضرت موسیٰ کی تھین عورت کو اس بات سے رونا زیادہ آیا
صبح تک سر مبارک کو چومتی رہی اور روتی رہی صبح کی نماز پڑھکر خولی کو جگایا اور کہا اے بدنصیب
یہ کیا کام کر آیا دیکھ تو تجھپر آسمان سے لعنت کا مینھ برس رہا ہے سے اپنے گھر کو سنبھال مین جاتی
ہون خولی ہر چند پیچھے دوڑا اور کہا تیرے نکلنے سے گھر برباد ہو جائیگا عورت نے کہا خدا کرے
تیرا خانہ جلدی خراب ہو اور تیرے بچے سب تباہ ہو جائین کہ تونے گھر خاتون جنت کا اُجاڑا
یہ کہکر چادر اوڑھکر صحرا کو سیدھی چلی گئی پھر کسی نے نشان اُسکا نہ پایا کہ وہ کہان گئی یہان مختار
نے خولی کے واسطے یہ حکم دیا کہ اُسکے چارون ہاتھ پانون کاٹکر سولی پر چڑھاؤ اور اُسکی لاش
کو جلاؤ اسی طرح سب لشکر عمر سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ مین روایت ہے کہ
مختار نے چھ ہزار اہل کوفہ کو جو کربلا مین مقابل امام صاحب کے تھے انواع انواع عذاب سے قتل کیا

فصل قتل ابن زیاد بدنہاد مین جب مختار قتل عمر سعد اور خولی وغیرہ سے فراغت پاچکا تو
ارادہ کیا اُسنے قتل عبداللہ بن زیاد کا اور وہ اُن دنون موصل مین جارہا تھا اور اُسکے ساتھ تیس ہزار
سوار اور پیادے تھے ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج دیکر ابن زیاد کے مقابلے مین بھیجا جب ابراہیم
سرحد موصل مین پونہچا تو ابن زیاد نے یہ خبر سنکر پندرہ کوس موصل سے باہر آکر مقابلہ کیا ایکدن
شام تک جنگ ہوئی قریب شام کے لشکر ابن زیاد کو شکست ہوئی جب فوج ابن زیاد کی بھاگی
تب ابراہیم نے تعاقب کیا اور جسکو پایا اُسکو قتل کیا اور ابن زیاد بھی مارا گیا اُسکا سر کاٹکر ابراہیم
کے سامنے لائے ابراہیم نے وہ سر کوفے کو مختار کے پاس بھیجدیا جب سر ابن زیاد کا کوفے مین
آیا مختار نے دربار کا حکم دیا سب اہل کوفہ جمع تھے سب کے سامنے اُسکے سر کو طشت مین رکھکر اپنے
سامنے طلب کیا اور کہا ای اہل کوفہ غور کرو خون ناحق امام حسین نے ابن زیاد کو نہ چھوڑا اور سر اُسکا اسی
جگہ منگالیا مؤرخین نے لکھا ہی کہ مختار کی جنگ مین ستر ہزار اہل شام اور اہل کوفہ مارے گئے
اور یہ واقعہ سنہ ۶۷ ہجری مین واقع ہوا صحیح ترمذی کی روایت ہی کہ جب سر ابن زیاد کا مع
سر اُسکے سردارون کے مختار کے روبرو رکھے گئے یکایک ایک اژدہا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسکو
دیکھکر ہٹ گئے وہ سانپ سب سرون کو چھوڑکر عبداللہ بن زیاد کی ناک کے نتھنون مین
گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے مونہ مین سے نکل آیا پھر اُسکے مونہ مین گھسا نتھنون سے
نکل آیا اسی طرح سانپ نے تین بار آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا خلاصہ یہ کہ ابن زیاد اور ابن سعد
اور شمر ذی الجوشن اور قیس اشعث بن کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس اور عبداللہ
ابن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے ہلاک ہوے اور
اُنکی لاشون کو گھوڑون کی سمون سے ایسا روندا کہ ہڈیان چور چور ہوگئین غرض جو حاکم کی حدیث
ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاینگے ہی سو محقق ہوئی آخرکار مختار کو یہ خبط ہوا کہ مجکو وحی آتی ہی

اور حضرت محمد بن حنیفہ وہی مہدی موعود ہین جب قبضہ اُسکا کوفے اور اُسکے اطراف اور
جوانب پر خوب ہوگیا تو اُسکو خیال جنگ کا عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہوا حضرت عبداللہ بن زبیر
چونکہ اُسوقت خلیفہ تھے اُنھون نے یہ حال سنکر اپنے بھائی مُصعب بن زبیر کو مختار کے مقابلے مین
بھیجا مصعب اور مختار مین خوب قتال و جدال ہوا آخر فتح مصعب کو ہوئی مختار مارا گیا اور مُصعب
کوفے پر غالب ہوے پھر عبدالملک بن مروان جو ملک شام مین خلیفہ ہوا وہ مصعب پر چڑھ آیا
اور مصعب کو قتل کیا اور اُسکے ساتھ ابراہیم بن مالک اشتر بھی قتل ہوے یہ واقعہ ۷۱ سنہ ہجری مین
واقع ہوا حکایت عبدالملک بن عمیر لیثی کہتے ہین کہ عجیب اتفاق ہی کہ مینے دارالامارة
کوفہ مین پہلے سر مبارک حضرت امام حسین کا عبداللہ بن زیاد کے سامنے رکھا دیکھا پھر عبیداللہ بن زیاد کا سر
اُسی جگہ مختار کے سامنے رکھا دیکھا پھر مختار کا سر مصعب کے آگے اُسی جگہ دیکھا پھر مصعب کا سر اُسی جگہ عبدالملک
بن مروان کے آگے دیکھا یہ حال پر ملال عبرت خیز دردآمیز عبدالملک کے سامنے ذکر کیا
عبدالملک نے کہا کہ خدا آپکو پانچوان سر یہان نہ دکھائے اسی خوف سے عبدالملک نے اُس دارالامارة کو جڑ سے کھدوا ڈالا
جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی تو چاہا کہ عبداللہ بن زبیر پر فوج بھیجے لوگون نے خانہ کعبہ کے خیال سے
مکہ معظمہ کے جانے کی جراءت نہ کی کہ حرم محترم مین قتال حرام ہی اسی عرصے مین ایکدن حجاج بن یوسف نے کہ وہ زیادتی مین
امت کا ہی خواب دیکھا کہ مین نے عبداللہ بن زبیر کا سر کاٹ لیا اور یہ خواب عبدالملک کے سامنے
بیان کیا اُسنے جانا کہ اسکو جراءت ہی کہ مکہ معظمہ مین جاکر عبداللہ بن زبیر سے قتال کرے اُسنے ایک
لشکر جرار حجاج کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ کو روانہ کیا حجاج رہنے والا طائف کا تھا اُسنے وہان
آکر اور فوج جمع کرکے مکہ معظمہ مین داخل ہوا اور آداب مکہ معظمہ کا دل سے اٹھا کر عبداللہ
ابن زبیر سے سرگرم قتال ہوا اور حرم شریف مین تمام خونریزی کی اور مکہ معظمہ کے باشندون کو
مسجد حرام مین ہی قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو کہ جناب عائشہ صدیقہ کے حقیقی بھانجے

ہین اور حضرت اسما بنت ابی بکرؓ کے بیٹے ہین عین خانۂ کعبہ کی دیوار کے نیچے قتل کیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ یہ واقعہ ۷۳ھ سنہ مین ہوا یہ وہ واقعہ ہی جسکی خبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی کہ ایک دنبہ حرم مین ذبح کیا جائیگا اُسکے سبب سے بیحرمتی خانۂ
کعبہ کی ہوگی اسی وجہ سے حضرت امام حسینؓ نے بوقت جانے کوفے کے کسی کی نہانی اور خوف
کیا کہ وہ دنبہ کہین مین نہون کہ میرے باعث سے بیحرمتی خانہ کعبہ کی ہو اسواسطے کہ دعا خون
کی حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی پردہ کعبہ پر پڑی تھی اُسکے بعد پھر حکومت مروانیون کی
ملک عرب اور شام مین جم گئی اور ہمیشہ ہر ایک بادشاہ انمین کا اہل بیت کے امام کو جو جسکے
وقت مین تھے بہت بہت تکلیف دیتا رہا کہ اُنکے نشو و نما ہونے سے میری سلطنت مین فرق
نہ آجائے چنانچہ مطالعہ کرینگے تم اب بقیہ ایمہ اہل بیت نبوی کا حال بنام التتمہ فی حال بقیۃ الائمہ کہ شامل ہو
اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْھَا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ مصباح الزیت فی مناقب اہل البیت مین اکتیس باب اہل بیت کے بیان
مین لکھ چکا ہون بتیسوین باب مین تمام ہوا یہ رسالہ مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسنین اب
لکھتا ہون تینتیسوین باب سے حال باقی بارہ امون اہل بیت نبوی کا بتوفیقہ تعالی

باب تینتیسوان

بیان مین حضرت امام زین العابدینؓ کے آپ چوتھے امام ہین اہل بیت کے
نام اُنکا علی کنیت ابو محمد اور لقب آپکا سجاد اور زین العبا ہی مدینہ منورہ مین آپ اڑتیسوین
سال ہجرت کے پیدا ہوے والدہ شریفہ آپکی حضرت شہربانو بیٹی یزدجرد بادشاہ ایران کی ہین
کرامت ایک رات کو تہجد مین شیطان نے سانپ بنکر آپکے پانون مین کاٹا اگرچہ شدت دردکی تھی
مگر آپنے نماز نہ توڑی بعد نماز کے آپ پر واضح ہوا کہ یہ شیطان ہی آپنے اُسکو طمانچہ مارا وہ دھوان ہوگا

ہوگیا اور آواز دی کہ ای زین العابدین **خوف الٰہی** جب آپ وضو کرتے تو رنگ چہرۂ مبارک
کا زرد ہوجاتا جب لوگون نے سبب پوچھا فرمایا جاکہ ان دنیا کے سامنے جانے سے جب آدمی
کو خوف آتا ہی تو حاکم حقیقی کے سامنے جانے سے کیونکر نہ خوف ہو ایکمرتبہ آپ نماز گھر مین پڑھتے
تھے گھر مین آگ لگ گئی آپ ویسا ہی نماز مین مشغول رہے جب گھر جل چکا نماز تمام کی لوگون نے
کہا کہ نماز کو اتنا طویل کیا فرمایا دوزخ کا ڈر اس آگ پر غالب تھا **کرامات و رضا بالقضاے الٰہی**
زہری سے روایت ہی کہ عبدالملک بن مروان نے جب آپکو قید کیا بڑی پانون مین ہتکڑی
ہاتھون مین ڈالکر مجلس مین بھیجا اور سپاہی پہرے دار ساتھ تھے مین نے بڑی خوشامد سے
دروازے والون سے اجازت حاصل کی جب مین آپکی خدمت مین پونچا آپ کا حال دیکھکر
مجھے سخت بیتابی ہوئی اور مین نے رونا شروع کیا اور عرض کی مین نے کاشکے یہ حال میرا
ہوتا آپ ہنسے اور فرمایا یہ دولت ہماری موروثی ہی اور اس مصیبت سے ہمین کچھ ایذا نہین
پہونچتی اگر چاہین ہم تو ابھی یہ سب دور جاین میرے دیکھتے دیکھتے بیڑیان اور ہتکڑیان سب
دور ہوگئین فرمایا ای زہری تو جا اور ہمارا کچھ غم نہ کہا اور چار دن کے بعد مین نے سنا کہ آپ
بیڑیان وغیرہ مجلس مین ڈالکر غائب ہوگئے اور کسی نے نہ دیکھا ایک دن مین عبدالملک بن
مروان کے دربار مین گیا اور مین نے آپکا حال اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ وہ سید ہین اولاد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اور مقبول خداوندی ہین ایک دن مجلس سے غائب ہوکر میرے
زنانے مکان مین آئے تھے اور فرماتے تھے کہ تو درپے آزار اولاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہوا ہی اور پھر نظر نہ آئے **کرامت** بعد آپکی وفات کے آپکی سواری کی اونٹنی آپکی قبر پر سر ڈالکر
پڑگئی اور آنکھون سے اُسکی آنسو جاری تھے حضرت امام محمد باقر نے ہرچند اُسے اُٹھایا نہ اوٹھی
فرمایا یہ اسی جگہ جان دیگی آخر یونہی ہوا **کرامت** بعد شہادت حضرت امام حسین کے حضرت محمد

ابن حنیفہؓ نے دعوی امامت کا کیا یہ مقدمہ حجر اسود کے سامنے پیش ہوا حجر اسود نے جواب دیا
کہ امامت حق علی بن حسین کا ہی اٹھارویں ماہ محرم ۹۴ سنہ ہجری میں آپنے بسبب دینے زہر کے
وفات پائی اور جنت اعلی میں تشریف لیگئے ہذا من شواہد النبوۃ باب چونتیسواں
بیان میں حضرت امام محمد باقرؓ کے آپ پانچویں امام اہل بیت نبوی کے ہیں کنیت آپکی ابوجعفر
اور لقب آپکا باقر والدہ آپکی حضرت فاطمہ بنت حسن بن علی ہیں جمعے کے دن تیسری ماہ صفر
۵۷ سنہ ہجری میں آپ پیدا ہوے روایت ہی کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں واسطے زیارت
حضرت جابر بن عبداللہ صحابی کے گیا اُسوقت کہ وہ کپڑا اوڑھے ہوے تھے میں نے سلام
کیا اُنھوں نے جواب پاکر پوچھا کہ تو کون ہی میں نے کہا محمد بن علی بن حسین بن علی ہوں
میرے ہاتھ چومے اور کہا ای فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہو تجکو سلام
پیغمبر علیہ السلام کا کہا میں نے السلام علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میں نے قصہ پوچھا
انھوں نے بیان کیا کہ مجسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ملاقات کریگا ایک میرے
فرزند سے کہ نام اُسکا محمد ہوگا روایت ہی کہ آپ دار الامارۃ ہشام بن عبد الملک میں اس حال
میں کہ وہ بڑی شان سے بنا ہوا تھا فرمایا یہ عمارت توڑی جائیگی اور خاک بھی اُسکی یہاں سے
اُٹھائی جائیگی لوگوں نے تعجب کیا ہشام کا انتقال ہوا اُسکے بیٹے ولید نے وہ عمارت
مسمار کردی وفات آپکی دوشنبے کے دن ساتویں ماہ ذی الحجہ کو ایک سو باون ہجری میں
ہوئی ستاون برس کی آپکی عمر تھی بقیع میں آپ دفن ہوے ہذا من شواہد النبوۃ باب پینتیسواں
بیان میں حضرت امام جعفر صادقؓ کے آپ بیٹے اور سجادہ نشین ہیں حضرت امام محمد باقرؓ کے کنیت آپکی
ابوعبداللہ اور لقب آپکا صادق والدہ آپکی اُم فروہ بیٹی قاسم بن محمد بن ابی بکر کی ہیں اور نانی آپکی بیٹی
عبدالرحمن بن ابی بکر ہیں پیدائش آپکی مدینہ منورہ میں ۸۰ سنہ ہجری تیرہویں ماہ ربیع الاول دن دوشنبے کے

ہوئی آپ چھٹے امام ہین اہل بیت نبوی مین اور آپ ہی سے تعلیم پائی امام اعظم رحمہ اللہ نے
اور آپ اُنکے ہمعمر ہین روایت ہی کہ منصور خلیفۂ وقت کو لوگون نے آپکا دشمن بنایا آپ
کو طلب کیا اور دربان سے کہا کہ جب وہ آئین تو تو انکو قتل کر دے بحیوجب تشریف لائے اور
منصور کے پاس آکر بیٹھ گئے منصور حیران ہوا اور دربان کو بُلایا اور کہا کہ تونے تعمیل حکم
کی نہ کی اُسنے کہا کہ مین نے انکو نہین دیکھا ایسی ایسی اور کتنی کراستین اُنکی دیکھکر وہ معتقد ہوا
نقل ہی کہ ایک شخص آپکو دس ہزار درم دیکر حج کو گیا کہ میرے واسطے حویلی خرید کر رکھنا آپنے
وہ سب صرف فی سبیل اللہ کر دیے جب وہ آیا اور حال پوچھا فرمایا مکان مین تیرے واسطے
خرید رکھا اور قبالہ اُسکا یہ ہی اُسمین لکھا تھا کہ یہ مکان کہ ایک دیوار اسکی ملحق ہی ساتھہ مکان
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ایک دیوار اسکی ملصق ہی ساتھہ دیوار حضرت علی مرتضی کے
اور ایک دیوار اسکی متصل ہی ساتھہ مکان امام حسن رضؓ کے اور ایک دیوار اُسکی چسپ ہی ساتھہ دیوار
امام حسین کے اُس آدمی نے وصیت کی کہ یہ قبالہ میری قبر مین رکھدینا دوسرے دن بعد اُسکے دفن
کے لوگون نے دیکھا کہ قبالہ قبر پر رکھا ہی اور اُسکی پشت پر لکھا ہی کہ وفا کی امام جعفر صادق نے
وفات آپکی روز دوشنبہ پندرھوین رجب سنہ ۱۴۸ھ ہجری مین ہوئی بقیع مین نزدیک قبر
اپنے والد شریف کے دفن ہوے باب چھتیسوان بیان مین حضرت امام موسیٰ کاظم
کے آپ صاحبزادے اور جانشین ہین حضرت امام جعفر صادق کے کنیت آپکی ابو الحسن اور لقب
آپکا کاظم نام والدہ کا حُمیدہ پیدائش آپکی مقام ابوا تکہ مدینے کے بیچ مین اتوار کا دن ساتوین
صفر سنہ ۱۲۹ھ ہجری مین آپ پیدا ہوے مہدی بن منصور نے آپکو قید کیا رات کو حضرت
علی رضؓ مہدی کے خواب مین تشریف لائے اور فرمایا ای مہدی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ
أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ربع کہتے ہین آدھی

رات کے وقت مہدی نے مجھے طلب کیا میں آیا تو سنا کہ مہدی اس آیت مذکورہ کو خوش الحانی
سے باواز بلند پڑھ رہا ہی مجھسے کہا کہ جا موسی بن جعفر کو محبس سے لے آ جب وہ تشریف لائے اُنسے
مہدی نے معانقہ کیا اور نہایت عزت سے بٹھایا اور حال خواب کا اُنسے بیان کیا اور کہا
مجھے اطمینان کر دیجیے کہ آپ مجھسے باغی تو نہونگے آپنے فرمایا کہ مین نے ہجتک ابتک مقابلہ کیا او
نہ اب کرونگا ربیع کو حکم دیا کہ انکو دس ہزار دینار دیکر رخصت کرو اور مدینہ منورہ تک پہنچاو
ربیع کہتے ہین کہ مین نے رات ہی رات سامان سفر کا کر دیا اور دس ہزار دینار دیکر انکو
رخصت کیا کہ مبادا پھر وہ آپ کو ایذا پونہچائے مدینہ منورہ پہونچکر آپ بآرام تمام مشغول عبادت
ہوئے پھر ہارون رشید نے بغداد مین بلا کر آپکو قید کیا اور وہین زہر دیا یا یحییٰ بن رجب کو
صدمۂ زہر سے کہ یحییٰ بن خالد نے کھجورون مین ملا کر کھلایا دن جمعے کے ۱۸۶ھ ہجری
مین وفات پائی اور بغداد مین دفن ہوے اسی زمانے مین حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

باب سینتیسوان بیان مین حضرت امام علی رضا بن موسی کاظم کے آپ صاحبزادے

حضرت امام موسی کاظم کے ہین اور آٹھوین امام ہین خاندان اہل بیت سے پیدائش
آپکی مدینہ منورہ روز پنجشنبہ گیارھوین ربیع الاول ۱۵۳ھ ہجری مین ہی والدہ کا نام
تحفینہ ہی آپ صاحب مقامات اور کرامات ہین مامون خلیفۂ وقت نے آپکو اپنا ولی عہد
بنایا تھا حاسدون نے کہا کہ تو نے غضب کیا کہ اولاد علی مین سے ایک شخص کو تو نے حاکم بنایا تیرے بڑے
انکو اور اُنکے بزرگوارون کو قید اور ذلت دیتے رہے تو نے انکو پھر سر چڑھایا مامون نے کہا کہ اسمین
مین نے بڑی حکمت کی ہی کہ لوگ انکو بسبب اولاد رسول ہونیکے اپنا حاکم نقرار دین اب مین رفتہ رفتہ
انکا علاج کرونگا ہر چند وہ چاہتا رہا کہ آپکو ذلت دے آپ بفضل خداوندی سے کبھی ذلیل نہوے
آخر مامون نے آپکو زہر دے ملک طوس مقام سنا باد تو مین رمضان شریف ۲۰۳ھ مین آپکی وفات

ہوئی اور وہین آپ دفن ہوے **باب اڑتیسوان** بیان مین حال حضرت امام محمد بن علی رضا
بن موسی کاظم رحمہ اللہ کے کنیت آپکی ابو جعفر ثانی اور لقب آپکا تقی والدہ شریفہ کا نام ریحانہ
قوم ماریہ قبطیہ سے ہین آپ نوین امام ہین اہل بیت نبوی کے پیدائش انکی روز جمعہ دسوین
رجب مدینہ منورہ ۱۹۵ سنہ ہجری مین ہی عمر آپکی پچیس سال کی ہوئی ایک دن مامون کی سواری
جاتی تھی رستے مین سب لڑکے بھاگ گئے آپکی عمر اسوقت گیارہ برس کی تھی آپ رستے مین سے
نہ ہٹے جب مامون نزدیک آیا آپ سے پوچھا سب لڑکے بھاگ گئے تم کیون نہ بھاگے فرمایا رستہ
تنگ نہین تو ظالم نہین مین چور نہین پھر کیون بھاگتا مامون کو یہ بات نہایت پسند آئی پوچھا نام
تیرا کیا ہی کہا محمد کہا بیٹا کسکا کہا علی رضا کا کہا الحق تو بیٹا علی رضا کا ہی اس ندامت سے کہ مامون
نے انکے والد کو زہر دیا تھا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کر دیا اور انکے ساتھ مدینہ منورہ کو روانہ کیا
مامون کا جب انتقال ہوا اور خلافت معتصم باللہ پر مقرر ہوئی اسنے انکو زہر دلوایا چھٹی تاریخ
ماہ ذی الحجہ ۲۲۰ سنہ ہجری مین آپکی وفات ہوئی اسی زمانہ مین حضرت امام احمد حنبل تھے
باب انتالیسوان بیان مین حضرت امام علی نقی کے آپ صاحبزادے امام محمد تقی کے
اور سجادہ نشین انکے ہین اور آپ دسوین امام ہین اہل بیت نبوی کے کنیت آپکی ابو الحسن
اور لقب آپکا ہادی والدہ آپکی شمانہ ام فضل بیٹی مامون خلیفہ بغداد کی ہین پیدائش آپکی
مدینہ منورہ تیرھوین رجب ۲۱۲ سنہ مین ہی نقل ہی کہ ایکدن ایک اعرابی آپکے پاس آیا اور
عرض کی کہ میرے ذمے قرض گران ہو اسکے ادا سے مین عاجز ہون آپنے اقرارنامہ اپنے نام
کا کہ مجھکو اس شخص کے تیس ہزار درم دینے ہین لکھدیا اور فرمایا کہ جب میرے پاس جماعت لوگون
کی ہو اسوقت آکر مجپر تقاضا سخت کیجیو وہ اعرابی دوسرے دن ایسے وقت آیا کہ آپکے پاس
خلیفہ وقت کا بیٹا بیٹھا تھا اور تقاضا سخت شروع کیا اور کلمات ناسزا آپکی نسبت زبان پر لایا

اور اقرار نامہ آپکا پڑھکر کیا متوکل خلیفہ حاضر تھا اُسنے اپنے خزانے سے اتنا ہی مال طلب کرکے
نذر آپکی کیا آپنے اُسکو حوالے کر دیا نقل ہی کہ متوکل کی ران مین دنبل نکلا جراح اور اطبا اُسکے
علاج سے عاجز ہوے خلیفہ کی ماں نے آپ سے رجوع چاہی آپنے کچھہ دوا بھیجی کہ دنبل پر لیپ کرو
اطبا اور جراح ہنسے آخر جب لیپ کیا بفضلہ تعالی تین دن مین شفای کامل ہوگئی متوکل کی ماں نے
تھیلی ایک ہزار اشرفی کی نذر گذرانی اُسی ایام مین حاسدون نے غمازی کی کہ امام نے مال و ہتیار
بہت جمع کیے ہین ارادہ اخذ خلافت کا رکھتے ہین خلیفہ نے اپنے مصاحب سعید کو کہا کہ رات کو
بیخبر اُنکے مکان مین جا اور جو اسباب اور ہتیار ہون لے آ وہ کمند ڈالکر مکان مین اترا تو اندہیرا تھا
آپنے چراغ روشن کر دیا اور اپنے مصلے پر عبادت مین جیسے مشغول تھے مصروف رہے تمام گھر تلاش کیا
ایک توڑا دینار کا اور ایک شمشیر خاص آپکی نکلی سعید نے لاکر خلیفہ کے آگے رکھدی خلیفہ شرمندہ ہوا
اور جانا کہ توڑا تو وہی ہی جو میری والدہ نے ارسال خدمت کیا ہی اور شمشیر خاص آپکی ہی دونون چیزین
واپس کین اور عذر چاہا آپنے فرمایا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔
وفات شریف آپکی زمانہ خلافت مستنصر باللہ خلیفہ بغداد موضع سامرہ مین دوشنبے کے روز ماہ
جمادی الثانی سنہ ۲۵۴ ہجری اکتالیس برس کی عمر مین ہوئی **باب چالیسوان بیان مین حضرت**
امام حسن عسکری کے آپ بیٹے ہین حضرت امام علی نقی کے کنیت آپکی ابو محمد اور لقب آپکا زکی اور عسکری
ہی والدہ شریفہ کا نام سوسن تھا آپ گیارہوین امام اہلبیت کے ہین پیدائش آپکی سنہ ۲۳۱ مین ہوئی صاحب صحیح عجیع نے
قصہ اعرابی کا جسنے تیس ہزار درم طلب کیے تھے آپکے حال مین لکھا ہی روایت ہی کہ آپکے وقت مین قحط
ہوا خلیفہ معتمد باللہ سب لوگون کو ساتھہ لیکر صحرا مین استسقے کو گیا مینہہ نہ برسا پھر نصاری کا پادری
قوم نصاری کو لیکر استسقے کو گیا مینہہ برسا اس امر سے مسلمانون کو ذلت ہوئی جب خلیفہ نے آپکو
بلایا اور یہ امر کہا آپنے فرمایا کل مین استسقے کو جماعت مومنین کے ساتھہ جاؤنگا انشاء اللہ تعالی

آپ دوسرے دن صحرا کو گئے اور فرمایا اس پادری سے طلب کر بارش کو وہ آیا اور اُسنے ہاتھ اپنا
طرف آسمان کے دراز کیا آپنے ہاتھ پکڑ لیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ میں ہڈی آدمی کی ہے وہ اُسکے ہاتھ مین
سے لیلی اور فرمایا کہ اب بارش طلب کر اُسنے بہت عاجزی سے بارش طلب کی ایک قطرہ بھی نہ برسا
بلکہ جو ابر آیا تھا وہ بھی کھل گیا اور دھوپ نکل آئی خلیفہ کو اور تمام مسلمانون کو بہت خوشی ہوئی خلیفہ نے
آپسے سبب اسکا دریافت کیا فرمایا اسکے ہاتھ مین ہڈی نبی کی تھی کہ اُسکے باعث سے اللہ تعالیٰ
مینہ برسایا تھا خلیفہ انعام اور اکرام سے بہت پیش آیا اور مدفن آپکا سر من رای ہے عمر آپکی چالیس
برس کی تھی سنہ ۲۶۰ھ مین آپ کی وفات ہوئی بارھوین امام اہل بیت کے حضرت امام مہدی ع
ہین چونکہ پیدا ہونا اُنکا آثار قیامت سے ہے بس حال اُنکا مع اور علامات قیامت کے بطور اختصار
کے خاتمۃ الکتاب مین لکھتا ہون بتوفیق اللہ تعالیٰ **خاتمۃ الکتاب** بیان مین حضرت امام
مہدی علیہ السلام اور علامات قیامت مین جاننا چاہیے کہ آپ کی پیدائش مین اختلاف شیعہ
سنی کا ہے شیعہ کہتے ہین کہ آپ اولاد امام حسین مین سے حضرت امام عسکری کے بیٹے ہین صغیر
سن مین باپ کی حیات مین اُنکو امامت ہوئی اور آپ دنیا سے غائب ہوگئے قریب قیامت
کے ظہور فرمائینگے اہل سنت والجماعت کے بعض علما بھی مثل عبدالوہاب شعرانی وغیرہ کے اسطرف
گئے ہین مگر جمہور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اولاد حضرت امام حسن کی ہین اور آپ کو یہ ثمرہ اسکا
ملا کہ آپ نے واسطے اصلاح بقای حیات مسلمانون کے خلافت سے ہاتھ اُٹھایا اللہ جل شانہ
نے اُنکی اولاد مین سے ایک شخص کو ایسے وقت مین خلافت اور امامت دی کہ بہت ہی بڑا کام
دین کا اُنسے نکلیگا اور آپ کو قیامت کے علامات کبری سے گردانا حلیہ مبارک آپکا یہ ہے
قد مائل بدرازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل کشادہ پیشانی بینی باریک بلند زبان مین
قدرے لکنت کہ وقت کلام کرنے کے آپ تنگ ہونگے تو ہاتھ اپنا زانو پر مارینگے اور علم آپکا

لدنی ہوگا چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہونگے بعد ظہور کے سات برس یا آٹھ برس جئینگے
نام آپکا محمد والد کا نام عبد اللہ ماں کا نام آمنہ ہوگا مدینہ منورہ مین پیدا ہونگے آپ کے
حال مین بہت حدیثین وارد ہین ترمذی اور ابو داود نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دنیا تمام نہو گی جب تک میرے اہل بیت مین کا ایک شخص عرب مین سے مالک
نہو گا تمام دنیا کا کہ نام اسکا میرا نام ہی اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہی اور اوسکی
ماں کا نام میری ماں کا نام ہی اس حدیث سے رد ہوا مذہب شیعہ کا کہ وہ کہتے ہین اُنکے
باپ کا نام حسن عسکری تھا جو پیدا ہو چکے حضرت امام حسین کی اولاد مین اور جسکو شیعہ امام حسین
کی اولاد مین کہتے ہین وہ وفات پا چکے روایت ہی ابو داود سے کہ حضرت علی نے حضرت
امام حسن کو فرمایا کہ یہ میرا بیٹا موافق فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سید ہی اور پیدا کریگا اللہ
تعالی اسکی اولاد سے ایک شخص تمھارے نبی کے مشابہ اخلاق مین اور صورت مین اور
بھر دیگا وہ دنیا کو اپنے عدل اور انصاف سے اس قول سے حضرت علی کے بھی رد ہوا مذہب
شیعہ کا اور بھی رد ہوتا ہی مذہب شیعہ کا اس بات سے کہ باوجودیکہ ایسی بڑی بڑی خلقتین اسلام
مین ہوتی چلی آتی ہین اگر ہوتے تو کسی وقت مین ظہور فرماتے الحاصل حضرت امام مہدی مدینہ منورہ
سے مکہ معظمہ کو آوینگے تمام لوگ اُنسے بیعت کرینگے اور اسوقت غیب سے یہ آواز آویگی هٰذَا
خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا کہ یہ مہدی ہی خلیفہ اللہ کا تم سنو اسکے قول
کو اور اطاعت کرو انکی اور آپ کی علامت یہ ہوگی کہ جس سال مین آپ ظہور فرماوینگے اُس رمضان
شریف مین چاند گہن اور سورج گہن دونوں ہونگے یہ قیامت نامے مین مولانا رفیع الدین
مرحوم کے ہی اُنھی کے وقت مین دجال نکلیگا اور انھی کے وقت مین عیسیٰ آسمان سے نزول
فرماوینگے اور نماز امام مہدی کے پیچھے پڑھینگے اور حکم احکام سب شرع محمدی پر بدستور قائم رہینگے

وہ زمانہ نہایت عمدہ ہوگا اور بڑی برکت اُس زمانے مین ہوگی کہ ایک انار کا پانی ایک گھر والے پیٹ
بھر کر پینگے اور کوئی کسی سے بغض اور حسد نہ رکھیگا بعد اسکے حضرت امام مہدی پینتالیس برس
یا سینتالیس یا انچاس برس کی عمر مین دنیا سے انتقال فرمائینگے عیسے علیہ السلام اُنکے جنازے کی نماز
پڑھکر انکو دفن فرمائینگے پھر عیسے کو وحی ہوگی کہ میرے بندون کو کوہ طور کی طرف لیجا کہ مین ایک
مخلوق ایسی پیدا کی ہی کہ اُنکے مقابلے کی طاقت کسی کو نہوگی روایت کیا اسکو مسلم نے پھر یاجوج ماجوج
کہ دو قومین ہین یافث بن نوح کی اولاد ہین وہ بسبب سد سکندری کے دنیا سے بند ہین اسوقت
برآمد ہونگے تمام دنیا کا پانی پی جائینگے اور دانہ گھاس کھا جائینگے اُسوقت عیسےٰ غار مین مسلمانون
کو لیے ہوے چھپ رہینگے پھر کچھ عرصے کے بعد اُنمین وبا آئیگی وہ سب مرجائینگے انکے تیر دکمان
کا مسلمان سات برس تک ایندھن جلائینگے پھر عیسیٰ دنیا سے انتقال فرمائینگے اور روضۂ مبارک
مین دفن ہونگے بعد اُنکے جہجاہ نام بادشاہ خلیفہ آپ کا بھی عدل اور انصاف سے گذاریگا مگر
کفر و شرک روز بروز بڑھتا جائیگا پھر اُس زمانے مین ایک زمین مشرق مین اور ایک مغرب مین
جہان منکران تقدیر رہتے ہونگے دھس جائیگی پھر زمین و آسمان مین ایک دھوان گھس جائیگا
مومنون کو اسمین تکلیف ہوگی جیسے زکام مین ہوتی ہی اور کافرون کو سخت تکلیف ہوگی اُسی
وقت مین ایک رات ایسی طویل ہوگی کہ وہ کئی راتون کے برابر ہوگی کہ بچے اور لوگ سب
بلبلا جائینگے اُسکی صبح کو آفتاب تھوڑی چمک سے مغرب سے طلوع ہوگا اسوقت دروازہ توبہ کا
بند ہو جائیگا کسی کافر اور مسلمان کی توبہ نہ قبول ہوگی پھر دوسرے روز دابۃ الارض مکۂ معظمہ
مین صفا کی پہاڑی شق کر کے نکلیگا وہ جانور ہوگا صورت اُسکی آدمی کی پانؤن اونٹ کے گردن
گھوڑے کی دم گائے کی سینگ گینڈے کا ہاتھ بندر کے بڑی فصاحت سے کلام کریگا ایک ہاتھ مین
اُسکے عصا دوسرے مین انگوٹھی سلیمانی ہوگی تمام ملکمین پھریگا مومن کی پیشانی پر ایک خط

عصا کا کھینچ دیگا اس سے تمام چہرہ اُسکا نورانی ہو جائیگا اور کافر کی پیشانی پر انگوٹھے سے مہر کریگا
کہ تمام بدن اسکا سیاہ ہو جائیگا پھر کچھ مدت کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا ملک شام کی طرف سے چلیگی
ایمان والے سب کے سب اس وقت مرجائینگے اگر کوئی مومن اسوقت غار مین چھپی ہوگا اسکو بھی وہ ہوا
لگیگی وہ بھی مرجائیگا پھر تمام کافر رہجائینگے اور خیر و شر مین تمیز نہ رہیگی اسکے بعد حبشہ کے لوگ
کا روی زمین پر غلبہ ہوگا وہ لوگ حبشی خانہ کعبہ کو ڈھا ئینگے پھر تو ہر گلی کوچے مین علانیہ
مان بہن سے زنا ہوگا قرآن شریف سے حروف اُٹھ جائینگے کاغذ سفید ہو جائیگا پھر ایک
مدت کے بعد جنوب کی طرف سے ایک آگ اُٹھیگی اور لوگون کو گھیر کر حشر کی زمین پر لائیگی بعد
اسکے صور پھونکا جائیگا سب مرجائینگے قیامت ہو جائیگی مجھے مقصود یہ ذکر یہان لکھنا نہ تھا مگر
حضرت امام مہدیؑ کے ذکر مین یہ ذکر بھی بطور اختصار کے لکھا گیا جسکو کیفیت حضرت امام مہدیؑ
کی اور قیامت کے علامات کبریٰ کی تفصیلاً دیکھنی منظور ہو تو وہ بڑی بڑی کتابون کی
سیر کرے تمام ہوئی یہ کتاب حواس خمسہ کہ مقصد اول ہی کتاب فردوس آسیہ کا اللہ تعالےٰ
قبول فرمائے اسکو اور میری بیٹی آسیہ بیگم کو اپنے فضل سے جنۃ الفردوس عطا فرمائے اور میری
خواہر رقیہ مرحومہ اور میرے والدین کو شریک کرے اسکے ثواب اور جزا مین اور میرے
بیٹے محمد ادریس کی عمر دراز کرے اللہ تعالیٰ اور علم نافع روزی کرے اُسکو آمِین یَا رَبَّ
الْعَالَمِینَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اب لکھتا ہون مین کتاب اربعہ عناصر فی بیان
ایمۃ الاکابر یعنی ایمہ بزرگان دین مین کہ وہ مقصد دوسرا ہی کتاب فردوس آسیہ کا مع رسالہ
عشرہ کاملہ بیان مین دس شاگردون امام صاحب کے اور مع ستہ ضروریہ بیان مین اصحاب صحاح ستہ کے
اور مع تحفہ اثنا عشریہ کے بیان مین بارہ اامون حضرات غیر مقلدین کے بتوفیقہ تعالیٰ و

بِتَیسِیرِہٖ وَتَسہِیلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَحسِن عَاقِبَتَنَا فِی الاُمُورِ کُلِّھَا رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِكَ یَآ اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ

مناجات بقاضی الحاجات

فضل کر مجپر خدایا مصطفٰے کے واسطے — بخشدے صدیق اکبر باصفا کے واسطے
صدقے مین فاروق اعظم کے مجھے ایمان دے — اور ذی النورین عثمان باحیا کے واسطے
کوئی مشکل بھی نہوئے دین و دنیا مین مجھے — حیدر کرار حضرت مرتضٰے کے واسطے
کیجیو مقبول محنت کو مری ای کبریا — شاہزادے شہ حسن اہل دعا کے واسطے
آسیہ بیٹی کو میری جنۃ الفردوس دے — نخت پیغمبر شہید کربلا کے واسطے
اور مری خواہر رقیہ کو بھی مولی بخشدے — سبط شاہ کربلا زین العبا کے واسطے
اور مرے ماں باپ کو جنت دے معلی قبر مین — بو حنیفہ حامی دین ہدا کے واسطے
صدقے مین ان سب کے کر مقبول میری یہ کتاب — غوث اعظم پیر مرشد رہنما کے واسطے
اور مرا ادریس بھی ہو اسکے سولی فیضیاب — حضرت قرآن کتاب کبریا کے واسطے
عمر طبعی پائے یہ فرزند میرا اور رہے — چین سے دونون جہان مین اولیا کے واسطے
جیتے جی محتاج دنیا مین کسی کا ہو نہ وہ — تیرے محبوب محمد مصطفٰے کے واسطے
نزع مین ہو نام تیرا ورد میرا ای کریم — سید ابرار شاہ دوسرا کے واسطے
مبتلا عصیان مین ہون ایسا کہ غلطی کے بقول — ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہی دعا کے واسطے
ہی تجھی کو شرم میری تیرا کہلاتا ہون مین — جز ترے در کے کہان جاؤن خدا کے واسطے
عبدب ہی نام کافی تیری رحمت کے لیے — ہی بڑا یہ آسرا بفرجزا کے واسطے

قطعۂ تاریخ مصنف

لکھتے لکھتے جب قلم بھی تھک گیا
جنة الفردوس مین ہی غم نہ کھا
دمبدم اُسکو وہان دیدار ہی
سب ہی ماجور آپنے جو کچھ لکھا
ہوگئی مقبول گلزار و بہار
ای مرے غمگین پدر ہی یہ دعا
کر میرے ادریس بھائی کو نصیب
اور دنیا مین رہے خرم سدا
مقصد اول تھا یہ فردوس کا
اس سے بھی فارغ تو کر ای کبریا
اور صحیفے میرے سب مقبول ہون

یون کہا ہاتف نے ای مرد خدا
ہی وہ گلدستون مین اور گلزار مین
کہتی ہی ای قبلہ گاہی مرحبا
جو صحیفہ آپکا آتا ہی یان
اور فردوس اور گلدستہ بنا
میرے والد کو خوشی اور چین ہو
علم و فضل و زہد و تقوی لے رہا
اک ہزار اور تین سو دو کم مین اب
اب ہوا آغاز مقصد دوسرا
یہ دعائین میری مولی ہون قبول
عبد رب کی بس یہی ہی التجا

آسیہ بیگم بفضل کبریا
کامران ہی وہ بافضال خدا
آپکی محنت یہان مشکور ہی
ہوتا ہی مقبول درگاہ خدا
بارگاہ کبریا مین رات دن
زار ہو انکا مخالف برملا
حافظ قرآن بھی ہوا اور باعمل
مین حواس خمسہ ہون لکھ چکا
یعنی وہ اربعہ عناصر جسکا نام
از پئے اصحاب و آل مصطفی

خاتمة الطبع الحمد للہ کہ یہ

کتاب لاجواب موسوم بہ **فردوس آسیہ** مصنفہ جناب افادت مآب عالم علوم عقلی و نقلی مولوی محمد عبد الرب صاحب دام اللہ مجدہ بہ تصحیح خلف صالح مصنف علام عمدہ علمای کرام واقف احادیث و آیات جامع الفضائل و الکمالات واعظ خوش بیان حافظ قرآن مولوی محمد ادریس صاحب دام بالفیوض [illegible] بعد درستی اعراب عبارات عربیہ و اصلاح اشعار اردو و فارسیہ بصحت تمام مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر جلوہ ظہور مین آئی

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی
کانپور مین چھپی ہی مہر و دستخط مہتمم کے ثبت ہوے

محمد روشن خان حنفی [illegible]
محمد عبد الرحمن خان

جدول اغلاط فردوس آسیہ موسومہ بہ حواس خمسہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	جعلنها	جعلناها	۷۱	۱۷	ایانٓ	ایان	۱۹۹	۱۷	قریقہ	قریظہ
۶	۳	بنی النضیر	بنی النضیر	۶۲	۱۸	بیگا	بیکا	۲۰۰	۱	〃	〃
〃	۵	اِقتدوا	اِقتدُوا	۶۳	۱۶	حضرمی	حضرمی	〃	۸	نظیر	نضیر
۱۰	۱۴	زرادہ	زرارہ	۶۸	۴	منقلب	منقلب	۲۰۱	۱	قریضہ	قریظہ
〃	۱۱	من تحتها	تحتها	۹۱	سرخی	خطیہ	خطبہ	۲۰۴	۱۵	النخاقار	الخفار
〃	۷	الانهر	الانهر	۹۴	۸	عبدالرب صاحب	عبدالرب	۲۰۶	۲	عاقر	عاقر
۱۱	۱۹	للتقوی	للتقوی	۹۵	۱۹	طِرانی	طبرانی	۲۰۸	۱۴	ارنی	ارنی
۱۲	۱	والانصارد	والانصار	۹۶	۱۱	مخزومی	مخزومی	۲۰۹	۳	عاقر	عاقر
〃	۱۰	ما یکلم	ما یبلغ	۹۹	۱۵	تنبیت	تبنیت	〃	۱۴	مین	یمن
〃	۱۴	ابوہریرہ	ابوبردہ	〃	〃	سلحیات	سائحات	۲۱۹	۱۴	قستیں	مستیں
〃	حاشیہ	سے اور انصار کے اور او پر	اور انصار	۱۲۶	۹	ذہب بن	وہب بن	〃	۱۳	تفخیے	تفخیے
۱۶	۷	شخبیہ	شعبہ	〃	〃	منوہہ	منبہ	〃	۱۵	ابنانی	ابناہی
۱۷	۱۶	مجزورہ	مجذورہ	۱۴۱	۵	مجھتر	بجھتر	۲۱۷	۲	سے انکو	انکو
〃	۹	قریقہ	قریظہ	〃	۱۰	آثا	آسکے	〃	۱۴	متخیزن	متحیز
۱۹	۱۲	ان ہنکو	اور ہنکو	۱۴۹	۳	غلفا	خلفائی	۲۱۸	۱۶	فرمایا	فرمایا میں
〃	۱۶	الزینت	الزینت	۱۵۴	۱۰	والا حکم	والا حکام	〃	۱۸	عباسس	بن عباس
〃	۱۶	حاشیہ	حاسنہ	۱۵۵	۹	لیرا	سیرا	۲۲۳	۱	لیعنی	بنی
۳۳	سرخی	اوسن	آدس	۱۵۶	۱۸	آئی	کوئی	۲۲۶	۴	منیفہ	حنفیہ
۳۴	۲	زراد	زرارہ	〃	۱۹	سی	سنی	〃	۱۷	صنیفہ	حنفیہ
〃	۸	خرنج	خزرج	۱۵۹	۱۵	تشمر	تشمر	〃	۱۹	سے	کودے
۳۵	۹	اردجام	ازدحام	۱۶۰	۱۴	حضر	معنر	۲۲۹	۷	انکرب	انکرب
〃	۱۲	ان کنتم	ان کنتم	۱۶۳	۷	انتی	انتہا	〃	〃	الشقم	التقم
۴۱	۵	معنا	صعنا	۱۶۱	۲	آدبار	ادبار	۲۳۳	۸	انقضا	انقضام
۴۸	۳	السکینۃ	الله سکینۃ	۱۶۴	۳	فراری	فزاری	۲۳۵	۳	بنیت	بیت
۵۶	۹	عنیقہ	حنفیہ	۱۸۰	۱۳	کی موت	موت کی	۲۳۷	۱۷	خواصوں	خواصو
۶۵	۲	الوفاق	الوفات	۱۹۲	۵	قریقہ	قریظہ	۲۴۵	۱۴	جزاک	جزاک
〃	〃	اسامیہ	اسامہ	۱۹۴	۹	الخلفاء	الخلفاء	۲۴۸	۱۲	کہ یہ	یہ کہ
۶۸	۱۵	سکے	سکے	۱۹۹	۱۲	حی بن حاب	حیی بن اخطب	۲۵۴	۱۴	نقب	نقشہ
۶۹	۱	قرارسی	قراری	۱۹۸	۷	〃	〃	۲۵۵	۱۷	قعالی	تعالی
۷۱	۸	ثعلاب	خطاب	〃	۱۷	قریقہ	قریظہ	۲۵۷	۱۵	بعضا	بعض